دفع التحريفات ورفع التلبيسات

يلحقه

رمي الجمرات

يريدون ليطفؤا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو كره الكافرون

الحمد للہ والمنۃ کہ در اوان حمید و زمان سعید رسالۂ شریفہ و عجالۂ منیفہ مشتمل اوپر جواب کتاب آیات بینات الموسوم بہ

دفع التحریفات و رفع التلبیسات

ملقب بہ

رمی الجمرات

من مصنفات جناب ہدایت مآب قدسی القاب تورع مآب عمدۃ الاجلاء صفوۃ العلماء خوش بیان شیرین زبان انسان العین مولوی سید علی حسین صاحب دام ظلہ العالی

مقام لکھنؤ محلہ وزیرگنج مطبع اثنا عشری میں باہتمام سید عابد علی رضوی کے چھپا

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك اللهم يا ملهم الخيرات ومجيب السؤلات ومقيل العثرات على ما وفقتنا لدفع التحريفات ورفع التلبيسات عن الآيات البينات وازاحة الشبهات بتاويل المتشابهات الى المحكمات وانقذتنا من شفا جرف الهلكات بركوب سفن النجاة واتباع اهلبيت نبيك خير البريات المتطهرين عن رجس الخطيئات عليه وعليهم افضل الصلوات التامات الناميات الفائقات واكمل التحيات الطيبات الزاكيات على اصحابه الاخيار السابقين في الخيرات المتمسكين بالثقلين في الفتن المضلات لا المقتحمين في ورطات الضلالات المخرجين من النور الى الظلمات المؤمنين بافواههم دون صدق النيات المتنافسين في الدنيا الدنية وما يحويها من اللذات الموثرين ظهورهم باوزارها

وَالتِّبِعَاتِ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ حَوْلَ الْاَرْضِيْنَ دَائِرَاتٍ وَذَرَّتِ الذَّارِيَاتُ
وَسَرَتِ السَّارِيَاتُ اما بعد حمد وثناے ایزد منعام واہداے ہدایاے صلوٰۃ وسلام
بحضرت خیر الانام وآلہ الکرام اوپر منصفین اہل ایمان واسلام کے مخفی ومحتجب نرہے
کہ بالفعل ایک رسالہ آیات بینات نام تصنیف عطر لیف قمقام عالی مقام والا احتشام
جناب سید محمد لعلی صاحب ہداہ اللہ الی سبیل السلام اس عبد ستہام اقل الانام کی نظر
سے گذرا دیکہا بینے کہ تمام مملو از اتہام اور مبنی اوپر خیالات خام اور تقریرات مختل
النظام کے ہے اور ہرگز صلاحیت اسکی نہین رکہتا کہ خدام علماے کرام متوجہ اوسکی نقض
وابرام کے ہون اور کیونکر ایسا نہو حالانکہ بعد اسکے ظاہر ہوگا کہ مصنف رسالہ فہم
عبارات فارسیہ مین قاصر اور اصطلاحات علوم رسمیہ سے مطلقا غیر ماہر ہے اور زیور
علم وکمال سے بالکل عاری اور عاطل اور اپنے تئین صاحب لیاقت منصب تصنیف
سمجھنا اونکا محض خیال خام اور ہوس باطل ہے اور علماے فن مناظرہ وکلام اور قدماے
کملاے والامقام نے فرمایا ہے کہ ضرور ہے کہ ایسے حضرات سے مخاطبہ اور محاورہ ترک
ہو جاوے اور جب تک اینکہ مسلک مجادبہ ومناظرہ مسلوک ہو مگر چونکہ یہ رسالہ اونکا بزبان اردو موجب
فریب عوام الناس اور ہیجان وسواس اون لوگون کے ہے جو تفاصیل دلائل اور
اصول مسائل سے آگاہ اور ماہر نہین اور طریقے تحقیق حقائق اور تنقیب دقائق کے
اون پر ظاہر نہین اور مقاصد کلام اور غایت مرام اور مواضع اتہام اور کجی افہام
اور تخیلات خام اور اباطیل اوہام سے بیخبر ہین لہذا ضرور ہوا کہ حقیقت حال اور کماہی
ہر مقال سے اونکو آگاہی دیجاوے تا قطاع الطریقان راہ دین وایمان سے بچین
اور دور سیان ضالین اور مضلین اور ہادیان راہ دین کے تمیز دین اور فریب شیاطین

مین نہ آوین اور بنا دانی وہ دکا نکہا وین بدین لحاظ اس خاکپای طلاب مؤمنین و تراب
ارباب دین و یقین نے یہ چند سطرین لِلّٰہ فی اللّٰہ واسطے کشف تمویہات و تلبیسات و ازالۂ تلمیع
و تدلیسات صاحب رسالہ کے لکہین لیکن افسوس دو امر کا ہے ایک یہ کہ معروف و مشہور ہے
کہ لطف خطاب ساتہ مخاطب صحیح کی ہوتا ہے اور ہمارے حضرت مخاطب قطع نظر عدم استقامت
فہم اور اعوجاج طبع کی مصطلحات فن میزان و مناظرہ سے بہی بالکلیہ کورے ہین اور
ماہرین فن پر بخوبی ظاہر اور روشن ہے کہ طرح مناظرہ جیسا کہ مخاطب نے کی
جز عوام کے بتقریر عامیانہ اہل علم سے نہین ہو سکتی دوسرے اس زمانہ مین کوئی ایسا
مرد میدان مباحثہ و مناظرہ نہین نظر آتا کہ سختیان حملات ضربت حیدریہ اور صدمات
بوارق موبقہ غضنفریہ اور طعن رماح فرقہ جعفریہ اور کڑی چوٹین صمصام اور صوارم
متکلمین اثنا عشریہ کی اوٹہائے اور بہر متحمل اوسکا ہو جائے اور واغوثاہ و اغوثاہ (فریاد فریاد)
زبان پر نہ لائے ہان صاحب رسالہ بسبب اسکے کہ خود بادی بدرشتی ہے شاید تحمل کا
کام فرمائے اور جواب ترکی بترکی سنکر پیشانی شریف پر شکن نہ لائے لیکن ہم اکثر ان
درشتیہای بیجا سے جو صاحب رسالہ نے شیعون کے حق مین کی ہے چشم پوشی کرتے
ہین اور بمقتضائے قولا لہ قولاً لینا جواب سختی بملائمت دیتے ہین اور امید خدا سے
ہے کہ انصاف کو کام فرماکے ہدایت پاوے اور راہ باطل سے بہر راہ حق پر آوے
وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ ٭ من انچہ شرط بلاغ ست با تو میگویم ٭ تو خواہ
از سخنم پند گیر خواہ ملال ٭ اور مسمی کیا ہمنے اس رسالہ کو ساتہ دفع التحریفات و رفع
التلبیسات کے اور ملقب کیا ساتہ رمی الجمرات کے وہا انا اشرع فی المقصود متوکلاً علے
مفیض الخیر والجود قَالَ الْمُخَاطِبُ الْقَمْقَامُ هَدَاهُ اللّٰهُ سُبُلَ السَّلَامِ

اشارہ است
بطرف اینکہ درین زمانہ
حضرات اہلسنت خود
بادی بدرشتیہای بیجا
مے شوند و اگر احدے از
اہل التشیع بمقتضای آنکہ
جزاؤ سیئۃ سیئۃ مثلہا
جوابش کلمہ شکن داد چون
قوت بانحش ندارند
بسراسیمگی و بیدست و پائی
مظلومانہ رجوع بعدالت
مے آرند و بہ بی انصافی
ابادی ظلم چشم
می پوشند ۱۲ +

شرعی مراد نہین بلکہ مطلقاً دعاے رحمت مراد ہے ملاحظہ فرماتے اور لفظ اجمعین جو بتاکید مفید استغراق ہے نہ لاتے اور منافقین امت کو قابل صلوٰۃ نہ ٹھہراتے اور اگر افواج یزید اور قاتلان امام مظلوم شہید کو کہ سب امت رسولؐ سے معدود ہین اور اون نہین کی شان مین جَمَاعَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ لَا یَنَالُهُمُ اللّٰهُ شَفَاعَتِیْ وارد ہے مورد صلوٰۃ اور مرجع تحیات ٹھہرانا حضرت مصنّف پر کمال تسنن تازہ سے شاق نہو تو کوئی جاے استعجاب نہین ہے اسلئے کہ امام غزالی نے بھی یزید کے بارہ مین لکھا ہے علی مانقل عنہ فی حیوۃ الحیوان للدمیری تحت لفظ الفہد اَمَّا التَّرَحُّمُ عَلَیْهِ فَجَائِزٌ بَلْ مُسْتَحَبٌّ بَلْ دَاخِلٌ فِیْ قَوْلِنَا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَاِنَّهٗ کَانَ مُؤْمِنًا یعنے رحمت بھیجنا یزید پر جائز ہے بلکہ مستحب ہے بلکہ یزید داخل ہے ہمارے اس قول مین کہ خداوندا تو مغفرت کر سب مومنین اور مومنات کی اور یہ بات محقق ہے کہ یزید مومن تھا تمام ہوا کلام امام غزالی کا حالانکہ یزید وہ پلید ہے کہ جسکے حق مین جناب علامہ ثانی سعدالدین تفتازانی شرح عقائد نسفیہ مین ارشاد فرماتے ہین کہ اَلْحَقُّ اَنَّ رِضَا یَزِیْدَ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ وَاسْتِبْشَارَهٗ بِذٰلِكَ وَاِهَانَتَهٗ اَهْلَ بَیْتِ النَّبِیِّ مِمَّا تَوَاتَرَ مَعْنَاهُ وَاِنْ كَانَ تَفَاصِیْلُهٗ اٰحَادًا فَنَحْنُ لَا نَتَوَقَّفُ فِیْ شَاْنِهٖ بَلْ فِیْ اِیْمَانِهٖ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اَنْصَارِهٖ وَاَعْوَانِهٖ یعنے حق یہ ہے کہ یزید کا خوش ہونا امام حسینؑ کو قتل کرکے اور اس فعل پر راضی ہونا اوسکا اور اہانت کرنا اوسکا اہلبیت نبوی کی اون امور سے ہے کہ جسکی خبر متواتر معنوی ہے اگرچہ تفاصیل احاد سے معلوم ہو پس ہم نہین توقف کرتے اوسکی شان مین بلکہ اوسکے ایمان مین لعنت خدا اوسپر اور اوسکے اعوان اور انصار پر انتہی لیکن قیامت بپا ہوگئی ہے کہ قاتلان حضرت عثمان بن عفانؓ

اور شجاع الدین ابو لولو قاتل حضرت عمر ابن الخطاب یہ سب بہی مورد رحمت ٹھہر گئے
معلوم نہین کہ اگر حضرات مقتولین مقبولین اہل سنت زندہ ہوستے تو اس اونکے قاتلون
پر رحمت اور صلوۃ بہیجنے پر حضرت مصنف سے کسطرح پیش آتے غالبًا فرمانا امام غزالی
کا وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَعَصَّبُ لِاَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَلَوْ رَاٰهُ لَكَانَ اَوَّلَ عَدُوٍّ لَّهٗ صادق
آجاتا اور تعجب یہ ہے کہ یہ فقرات معمولی ہین ہزارہا مصنفین درج کتب وخطب کرتے
ہین مگر یہ ترقی واضافہ وتعمیم صلوۃ جو حضرت نے کی ہے کسینے بہی نہین کی حضرات
اہل سنت کا عجب حال ہے کہ کبہی تو صلوۃ مین ایسا مضائقہ ہوتا ہے کہ آل محمدؐ پر بہی
بہیجنے پر اعتراض ہوتا ہے چنانچہ مناظرہ بعض علماے شیعہ کا ساتہہ بعض فضلاے اہلسنت
کے کہ مدعی سیادت تہے مشہور اور بعض کتب مین بطور لطیفہ مذکور ہے کہ عالم شیعی نے
آل محمدؐ پر صلوۃ بہیجی فاضل سنی نے فرمایا کہ کیون صلوۃ بہیجتے ہو کیا دلیل ہے واسطے
جواز صلوۃ کے غیر انبیا پر عالم شیعی نے کہا کہ دلیل آیہ کریمہ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ
قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ
ہے فاضل سنی نے ازراہ کمال عناد وبلالحاظ عقوق آبا واجداد کے کہا کہ علی ابن ابیطالب
اور اونکی اولاد کو کیا مصیبت پہونچی جو مصداق اس آیہ کے ہوسکین عالم شیعی نے
ذکر مصائب اہلبیت کو نظر بشہرت ترک کر کے واسطے زیادتی تخجیل مناظر کے فرمایا کہ
اس سے زیادہ کیا مصیبت ہوگی کہ تم ایسا ناخلف فرزند اونکی اولاد مین پیدا ہوا ہے
کہ بعض منافقین کو اون پر ترجیح اور تفضیل دیتا ہے اور اپنے آبا واجداد پر صلوات
بہیجنے کا بہی روادار نہین ہوتا ہے اہل مجلس اس لطیفہ پر ہنسے اور فاضل سنی منفعل
اور خفیف اور خجل ہوئے اور بعض شعرائی جو حاضرین مجلس سے تہے یہ اشعار تصنیف کیے

اِذَا الْعَلَوِیُّ تَابَعَ نَاصِبِیًّا + بِمَذْهَبِہٖ فَمَا هُوَ مِنْ اَبِیْہِ + وَاِنَّ الْکَلْبَ خَیْرٌ مِنْہُ طَبْعًا + فَاِنَّ الْکَلْبَ طَبْعُ اَبِیْہِ فِیْہِ + اور کبہی بلحاظ اسکے شیعہ ہمیشہ صلوۃ آل محمدؐ پر بہیجتے ہین یہ امر ایسا ناگوار خاطر ہوا کہ حضرت مصنف نے اسقدر اوسکو ارزان اور بے حقیقت کردیا کہ قاتلان جگر گوشہاے رسول خداؐ بلکہ کشندگان مقتدایان باعز وعلا حضرت مصنف کے بہی اوسمین داخل ہوگئے اور یہ بہی لطیفہ قابل ملاحظہ ہے کہ وہان جو صاحب مانع تصلیہ آل رسولؐ تہے وہ بہی مدعی سیادت تہے اور یہان جو صاحب صلوۃ کو اس درجہ بے قدر اور ارزان کرتے ہین وہ بہی ادعای سیادت رکھتے ہین الحاصل یہ عبارت فصیح وبلیغ جو مخاطب نے تحریر فرمائی مخدوش ہے بچند وجہ اول یہ کہ آلہ کو اصحابہ پر مقدم کرنا خلاف مذاق جمہور اہل سنّت وجماعت ہے اسلیئے کہ اونکے عقیدے مین تو بعد جناب رسول خداؐ کے کل خلائق پر من حیث الثواب والرتبۃ تفضیل شیخین کو ہے جیسا کہ عقائد نسفی مین جو معتبر کتاب اہل سنّت کی ہے موجود ہے افضل البشر بعد نبینا ابوبکر الصدیق ثم عمر الفاروق انتہی بلکہ ظاہر عبارت تفضیل انبیای اولی العزم پر بہی ہے فما ظنک بغیرہم اور ہرگاہ مخاطب نے دامن آل کا چہوڑا اور اصحاب ثلثہ کا محکم پکڑا ہے تو لازم تہا کہ لفظ آلہ کو اصحابہ پر مقدم کرتا تاکہ زبان ساتہہ قلب وجنان کے موافق اور مطابق ہوتی یہ نہین کہ فریب عوام کے لیئے دل مین کچہ اور زبان پر کچہ دوسرے لفظ اصحابہ عام ہے شامل ہے کل صحابہ کو کسیکو استثنا نہین کیا بلکہ لفظ اجمعین سے نے تاکید شمول کرکے سب کو گہیر لیا حالانکہ بعض اصحاب ایسے ہین کہ جنکے حق مین جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ مِنَ الْاَصْحَابِ مَنْ لَا یَرَانِیْ بَعْدَ مَا یُفَارِقُنِیْ یعنے بعض صحابہ

ایسے ہین کہ بعد اسکے کہ مجھسے مفارقت کرینگے پہر مجکو نہ دیکھین گے اور حضرت خلیفہ
ثانی حضرت ام سلمہ سے پوچھتے تھے کہ آیا مین بہی اونہین مین سے ہون جیسا کہ نہایہ
ابن اثیر مین کہ معتبر کتاب اہل سنت کی ہے موجود ہے اور بہی اصحاب مین ہین وہ
لوگ جنکا ذکر حدیث حوض مین ہے یعنے فرشتے اونکو حوض کوثر پرسے دور کر دینگے
جیسا کہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور دیگر صحاح مین ہے اور محصل بعض طرق حدیث
کا یہ ہے کہ بعض صحابہ کو ذات الشمال یعنے فرشتگان عذاب گرفتار کرلینگے پس جناب
رسول خدا اون ملائکہ سے فرمائینگے کہ اصحابی اصحابی یا اُصیحابی اُصیحابی یعنے یہ اصحاب
میرے ہین پس ملائکہ عرض کرینگے کہ جس روز سے آپنے انسے مفارقت کی اوسی روز سے
بمظہر ارتداد ہوئے اور اولٹے پاؤن راہ کفر پر پہرے پس جناب رسول خدا اون صحابہ
کے حق مین سحقا سحقا فرمائینگے یعنے رحمت خدا سے انکو دوری ہو اور یہی معنی ہین
لعنت کے بالجملہ اگر ان سب صحابہ پر حضرت مخاطب صلوات بہیجتے ہین تو اونکو اختیار ہے
اور اگر کچھہ لوگون کو مستثنے کرتے ہین تو آلہ استثنا کا المعنی فی بطن الشاعر ہو گا۔
تیسرے لفظ ازواجہ شامل ہے جمیع ازواج کو شیعون کو اسمین اور کچھہ جاے
کلام نہین ہے مگر اسیقدر کہ بعض انہین سے جو مصداق آیہ فقد صغت قلوبکما
ہین یعنے اے عائشہ وحفصہ تم دونون کے دلون نے میلان بہ بدی کیا ہے پس کوئی
خبر مثل خبر قرآنی کے اوپر حسن حال اور حسن مآل انکے قائم کرنی چاہیئے حالانکہ حسن
حال و مآل مخالف نص قرآنی وقرن فی بیوتکن سے ظاہر ہے کہ خدا نے توحکم کیا
کہ گہر سے باہر نہ نکلو اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ مجتہدہ تا بصرہ کہ مدینہ سے
منزلون دور ہے تشریف لیگئین اور در میان فوج کثیر کے معرکہ آرا ہوئین اور

سکھاے دنیا کے حمایت مین حدیث تنبحا کلاب حوآب واپاک ان تکون یا حمیرا پر علی
مافی المواہب وکنیز العمال لحاظ نہ فرمایا اور فریب شیاطین کہا یا محصل حدیث علی
مافی النہایہ یہ ہے کہ جناب رسول خدا فرما گئے تھے کہ ایک زن میری ازواج سے
لڑنے کو نکلی گی اور کتے حوائب کے کہ وہ ایک مقام ہے درمیان مدینہ اور بصرہ کے
اسکو دیکھکر بہونکین گے پہر اون حضرت نے خود حضرت عائشہ سے مخاطب ہوکر فرمایا
کہ ڈور اس بات سے کہ وہ تو ہی ہو اے حمیرا لیکن باین ہمہ با غواے طلحہ و زبیر قدم معرکہ
جدال و قتال مین رکہا اور نفس رسول سے جنکی شان مین صد ہا صحابی مشہور و
معروف ہے لڑین یہانتک کہ تیس ہزار مسلمانون کو قتل کر والا اور بعد خرابی بصرہ
مدینہ کو پہرین اور حضرات اہل سنت اسمقام پر قابل تماشاے اہل انصاف ہین کبہی
کہتے ہین کہ یہ معرکۂ عظیم لا عن قصد و شعور سرزد ہوا کہ جسکے بانی صبیان تھے وَهٰذَا
مِمَّا يَضْحَكُ عَلَيْهِ الصِّبْيَانُ کبہی عذر خطائی الاجتہاد بیان فرماتے ہین اگرچہ
یہ اجتہاد مخالف نصوص قرآن و حدیث ہو کہ بالاتفاق جائز نہین اور کبہی عذر توبہ
وندامت پیش لاتے ہین اور کلام اولاً اوسکے ثبوت مین ہے اور ثانیاً اوسکی مقبولیت
مین خصوصاً نظر بخون ناحق مسلمانان کہ متعلق بحقوق الناس ہے جو تھے لفظ اتہہ
جو ایجاد طبعزاد مخاطب ہے اسمین جو قباحتین ہین پیشتر اس سے معروض بیان مین
آئین کہ منافقین امت اور قاتلین ذریت حضرت رسالت بلکہ قاتلین مقتدایان سفیان
مثل قاتلین حضرت عمر و عثمان سب اسمین داخل ہین کسیکو استثنا نہین کیا بلکہ لفظ اجمعین
نے سبکو گہیر لیا آب اس مقام پر بطور لطیفہ یہ گذارش ہوتا ہے کہ خود ہی حضرت مخاطب
نے بعد چند سطروان کے اشارہ طرف حدیث ستفترق امتی کے فرمایا ہے لیجئے جناب

[illegible] انتہی لفظہ

رسول خدا نے فرمایا کہ میری امت کے تہتر فرقہ ہونگے اور بجز ایک کے کلہم فی النار

ہین پس جب لفظ امتہ اجمعین ہے یہ کل فرق امت مورد صلوۃ ہوئے تو

شیعون کو شکر گذار اسکا ہونا چاہیے کہ حضرت مخاطب نے ہمکو بہی قابل صلوۃ

جانا لیکن مقام افسوس یہ ہے کہ ہم اسکے مقابلہ مین بجز اون صلواتون کے جو

مقابل صلوۃ ہین کچہہ کہہ نہین سکتے اسلیے کہ مخالف کلہم فی النار کے ہو جاویگا اور

ایمان بحدیث نبوی مثل مخاطب کے ہاتہہ سے جائے گا پس امید یہ ہے کہ اس بارہ

مین ہمارا عذر قبول ہووے والعذر عند کرام الناس مقبول و قال المخاطب

الفقام هدالا الله سبل السلام بعد حمد و صلوۃ کے جاننا چاہیے کہ

خدا ے عز و جل نے ہماری ہدایت کے واسطے اپنا محبوب پیغمبر بہیجا اور اپنا خاص کلام

اوسپر نازل کیا اور چراغ رہنمائی کا اوسکے ہاتہہ مین دیا اور اپنی کمال مہربانی سے

شرک اور کفر کی تاریکی سے نکال کر ہمارے دلون کو نور ایمان سے روشن کیا پس

ایمان اور اسلام ایک ایسی اوسکی نعمت ہے کہ ہم اوسکا شکر ادا نہین کرسکتے لیکن

شیطان نے بعد ایمان کے اکثر مسلمانون کو بہکایا اور اونکے دلون کو باطل عقیدون

سے پہر تاریک کر دیا اور مسلمانون مین ایسا تفرقہ ڈال دیا کہ بہتر فرقے گمراہ ہوگئے

جنکی نسبت ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی سے خبر دی تہی پس

ہم لوگون کو فقط اسلام کے نام پر خوش ہونا اور صرف توحید اور نبوت کے اقرار

پر اپنے آپ کو ناجی سمجہنا نہ چاہیے بلکہ ہر عقیدے کی تحقیق کرنا اور ہر اعتقادی مسئلہ

کی تطبیق کتاب اللہ اور کتاب الرسول سے دینا ضرور ہے اور یہ ممکن نہین ہے کہ جو

شخص اپنے سچے اور صاف دل سے صرف اپنی نجات کی امید پر خدا کی کتاب کو دیکہے

اور تعصب اور عناد کو دخل نہ دے وہ حق اور باطل مین تمیز نہ کرسکے اور ایسے حق
کے طالب کو خدا گمراہی مین پڑا رکھے ہان جو کوئی پہلے ہی سے سچائی کا طالب نہو
اور مذہبی تعصب مین گرفتار ہو اور سوائے مجادلہ اور مکابرہ کے اوسے اور کچھہ
منظور نہ ہو اور اپنے آبائی دین اور مذہب کو تقلیداً سچ جانتا ہو اور اِنَّا وَجَدْنَا
آبَاءَنَا عَلٰی اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰی اٰثَارِهِمْ مُقْتَدُوْنَ کہتا ہو وہ بیشک اپنی گمراہی مین
پڑا رہیگا اور دل کو باطل عقیدون سے کبھی پاک و صاف نہ کرسکیگا یقال
المتمسك بولايه علي ابن ابيطالب عليه السلام پر یہ بھی جاننا چاہیے
کہ جب خدا نے چراغ رہنمائی اپنے پیغمبر کے ہاتھہ مین دیا تو اوسوقت لوگ تین قسم پر ہو گئے
ایک تو کافر محض جنکی بصر بصیرت پر عصبیت کے پردے پڑے ہوئے تھے پس اس چراغ
ہدایت سے اونکو کچھہ نفع نہ ہوا اور وہ لوگ تاریکی محض ضلالت و غوایت و جہالت مین
پڑے رہ گئے جیسے امثال ابوجہل اور ابولہب دوسرے مؤمن محض کہ جنھون نے
اقرار باللسان اور تصدیق بالجنان بلکہ عمل بالارکان بھی کیا اور ظاہر اور باطن اونکا
از سرتاپا نور ایمان اور ضیاء ایقان سے منور ہو گیا اور چونکہ یقین اعتقاد جازم
ثابت مطابق للواقع ہے پس ممکن الزوال نہوگا تیسرے وہ لوگ کہ جنکی زبان پر
کلمۂ ایمان جاری ہوا لیکن تصدیق جنانی سے عاری تھے پس ظاہر اونکا تو نور
ایمان ظاہری سے منور تھا مگر باطن اونکا ظلمت کفر و شک و ریب سے تیرہ و تار
رہا اور یہ لوگ مُذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ رہگئے
چنانچہ ابتداے کتاب خدا مین ان تینون قسمون کے لوگون کا ذکر ہے اور مذمت
مین اس قسم ثالث کے جو مصداق فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ کے تھے جناب باری نے

نہایت مبالغہ فرمایا ہے اور اونکی تفضیح حال کے لئے مثالین لطیف اور نادر بیان
کی ہین چنانچہ فرمایا ہے مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ
ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ پھر فرمایا اَوْ
كَصَيِّبٍ مِنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ تا اینکہ فرمایا كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ
مَشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا الغرض ان تمثیلون کی تفاسیر مین مثل بیضاوی
وغیرہ کے بوجہ احسن مذکور ہین کہ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسے لوگون کا نور ایمان
ناقص ہے گو بسبب ایمان ظاہری کے فوائد ایمانی دنیوی سے متمتع ہوئے اور مال غنیمت
وزکوۃ پایا اور جان و مال اپنا بچایا مگر حقیقت مین ظلمات ضلالت اور غوایت مین گرفتار
رہے پس یہی اصحاب ایمان ناقص منافقین امت تھے کہ داخل زمرۂ اصحاب رسول اللہؐ تھے
جیسا کہ بعد اسکے امام نووی سے شرح مسلم مین نقل ہوگا کہ اِنَّهُمْ كَانُوا مَعْدُودِيْنَ
فِي أَصْحَابِهِ يُجَاهِدُوْنَ مَعَهُ إِمَّا حَمِيَّةً أَوْ لِطَلَبِ الدُّنْيَا یعنے منافقین امت اصحاب
رسول خداؐ مین معدود اور محسوب تھے اور آنحضرت کے ساتھ جہاد و نمین شریک ہوتے
تھے بالحمیت یا بطلب دنیا پس ایسے ہی لوگ مبدأ اور منشأ کل فسادات کے ملت اسلامیہ
مین ہوئے اور انہین لوگون کے شبہات شک و ریب سے ایک فرقہ کے تہتر فرقے
ہوئے کہ جنکی شان مین كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدٌ ہے جیسا کہ اوائل کتاب ملل و
نحل مین کہ معتبر کتاب اہلسنت کی ہے بیان شبہات ملت اسلامیہ مین مذکور ہے
اِنَّ شُبُهَاتِهَا نَشَأَتْ كُلُّهَا مِنْ شُبُهَاتِ مُنَافِقِي زَمَنِ النَّبِيِّ إِذْ لَمْ يَرْضَوْا
بِحُكْمِهِ فِيمَا كَانَ يَأْمُرُ وَيَنْهَى یعنے کل شبہات ملت اسلامیہ منافقین زمانہ رسول خدا
سے پیدا ہوئے جسوقت کہ وہ منافقین حکم جناب رسول خداؐ پر راضی نہوئے اور انکی

امر و نہی کو نہ مانا بعد اسکے چند مثالین ذکر کین کہ منجملہ اوسکے قصہ اوس منافق کا ہے
کہ جسنے جناب رسول خداؐ کو تقسیم غنائم مین عیاذاً باللہ بے انصافی متہم کیا اور
کمال وقاحت سے برو آنحضرت کے کہا کہ اعدل یا محمد فانک لم تعدل یعنے انصاف کرو
اے محمدؐ کہ تمنے تقسیم مین بے انصافی کی ہے اور اون حضرت نے کمال خلق سے جواب
مین اسیقدر فرمایا کہ وَیحک اِن لَم اَعدِل فَمَن یَعدِلُ یعنے وائے ہے تجہپر اگر مجہی سے
بے انصافی ہوگی تو پہر دنیا مین کون انصاف کریگا صحیح مسلم و بخاری مین ہے کہ بعض
صحابہ نے اجازت چاہی کہ اوس منافق کو قتل کرین پس اون حضرت نے فرمایا دَعہُ
لَا یَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّداً یَقتُلُ اَصحَابَہٗ یعنے چہوڑ دے اسکو تا لوگ نہ کہین
کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین بعد ذکر اس منافق کے صاحب ملل فرماتے ہین کہ اگر
منافق لعین کا معترض ہونا جناب رسول خداؐ پر نہ تہا مگر اس راہ سے کہ اپنے قیاس
اور استحسان عقلی کو مقابل مین نص کے جاری کیا یعنے جسطرح شیطان نے مقابل
حکم خدا بسجدۂ آدم اپنی عقل کو دخل دیا اور حکم خدا نمانا اوسیطرح منافقین بہی
حکم رسول خداؐ پر راضی نہوتے تہے اور مقابل نصوص صریحہ اپنی عقلون کو
دخل دیتے تہے یہانتک کہ فرماتے ہین کہ فہذا ما کان فی زمانہ وہو علی شوکتہ

وقوتہ وصحتہ والمنافقون یخادعون فیظہرون الاسلام ویبطنون النفاق
یعنے پس یہ تہا حال منافقین صحابہ کا اون حضرت کے زمانے مین جسوقت مین وہ
حضرت اپنی شوکت اور قوت اور صحت بدنی پر تہے کہ یہ منافقین خدع وفریب
کرتے تہے اور اسلام کو ظاہر کرتے تہے اور نفاق کو دلون مین چہپائے
ہوئے تہے انتہی الحاصل جب حال منافقین کا آنحضرت کی حالت صحت اور

قوت مین یہ تھا کہ سرتابی اونکے احکام سے کرتے تھے تو قیاس کرنا چاہیئے کہ حالت ضعف
اور مرض مین اور بعد اون حضرت کے بدرجہ اولے سرتابی کی ہوگی اور کیا فرق ہے
درمیان ان منافقون کے اور اون منافقون کے جو مانع کتابت وصیت نامہ ہوئے
اور جب اون حضرت نے کاغذ و دوات واسطے لکھنے وصیت نامہ کے طلب فرمایا تو لا کے
ندیا اور نسبت ہذیان العیاذ باللہ اونکی طرف دی اور کہا کہ اس شخص پر درد نے غلبہ
کیا ہے اور کتاب خدا ہمکو کافی ہے اور اسیطرح جب اون حضرت نے فرمایا کہ جَہِّزُوا
جَیْشَ اُسَامَۃ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا یعنے سامان کرو لشکر اسامہ کی ساتھ
جانے کا خدا لعنت کرے اوس پر جو لشکر اسامہ سے پیچھے رہجائے پس اس باب مین بھی اون
حضرت کے حکم کی تعمیل نکی اور اپنی عقل و قیاس کو مقابل نص کے جاری کیا چنانچہ صاحب
ملل نے ان مخالفتون کا بھی ذکر بعد اسکے کیا ہے اور بسبب حسن ظن کے اپنے خلفاء
سے اسکو اختلافات اجتہادی قرار دیا ہے حالانکہ یہ اجتہادات بھی مثل اجتہادات
سابقہ کے مقابل نص صریح کے تھے بہرکیف جو کچھ حضرت مخاطب اسمقام پر ارشاد فرماتے
ہین کہ مسلمان بعد ایمان کے راہ ایمانی سے منحرف ہوگئے اگر غرض یہ ہے کہ اصحاب
ایمان ناقص منحرف ہوگئے تو مسلّم ہے لیکن اونکے دل تو کبھی نور ایمان سے منور ہی
نہین ہوئے تھے بلکہ ظلمت شک و ریب سے ہمیشہ تیرہ و تار رہتے تھے ہان زمانہ اول و آخر
مین اسقدر فرق ہوا کہ حالت قوت اور شوکت صحت جناب رسول خدا مین مجال سرتابی
کم تھی اور بعد اون حضرت کے بالکل خلیع العذار اور گسستہ مہار ہوگئے اور بے خوف
و خطر مطابق اپنی خواہشات نفسانی کے کاربند ہوئے **قولہ** لیکن شیطان
نے بعد ایمان کے اکثر مسلمانون کو بہکایا **اقول** ہم آپکی بہت تعریف کرتے ہین

کہ یہ بات آپ نے خوب تحریر فرمائی ہے یہ فرمانا خیال مین رہے انشاء اللہ آگے
کام آوے گا ہم بھی کہتے ہین کہ بہت لوگ ایمان لائے اور بعد اغوائے شیطان منحرف
ہوگئے اور انجام منجر بارتداد ہوا اور ظاہر ہے کہ شیطان کا بہکانا مخصوص ساتھہ
کسی وقت کے نہین ہے بلکہ از عہد آدم تا این دم جاری ہے جیساکہ سابق مین
لوگ راہ ایمان سے بہکے ویسا ہی آپ بھی راہ حق چھوڑکر راہ باطل اختیار کرتے
ہین قولہ اور صرف توحید اور نبوت کے اقرار پر اقوال صفحہ ۷ کے آخر مین
آپ اپنی کتاب کے لکھتے ہین کہ جب پیغمبر صاحب نے نبوت کا دعوا کیا اور اسلام کی
دعوت فرمائی اوسوقت خدا کی توحید اور اپنی نبوت کی تصدیق ایمان کی علامت
رکھی انتہی موضع الحاجہ پس جب ایمان کی علامت صرف اقرار شہادتین ٹھہرا تو اس مقام
پر یہ لکھنا کہ صرف توحید اور نبوت کے اقرار پر اپنے آپکو ناجی نہ سمجھنا چاہیئے اسکے کیا
معنے ہین سے این تناقض در تکلم کے روا است قولہ کتاب اللہ اور کتاب الرسول
اقول کتاب اللہ تو ہم سمجھے مگر کتاب الرسول کے کیا معنے ہین اگر مراد وہی کتاب اللہ
ہے تو تکرار بیکار ہے اور اگر مراد اہلسنت کے صحاح ہین تو شیعون کے نزدیک
اسقام ہین اور اگر مراد وہ کتاب ہے کہ جسکے لکھنے سے حضرت عمر مانع ہوئے تو وہ لکھی
ہی نہین گئی اوسکو کوئی کیا دیکھے چنانچہ صحیحین مین بتفاوت الفاظ موجود ہے کہ
اون حضرت نے فرمایا اِئْتُوْنِیْ بِدَوَاتٍ وَقِرْطَاسٍ اَکْتُبُ لَکُمْ کِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا
بَعْدِیْ اَبَدًا یعنے اون حضرت نے وقت وفات فرمایا لاؤ میرے پاس دوات وکاغذ کہ
لکھون مین واسطے تمہارے ایک کتاب کہ نہ گمراہ ہو بعد میرے کبھی پس حضرت عمر نے اِنَّ
الرَّجُلَ لَیَهْجُرُ فرمایا اور حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ یعنے اس شخص کو معاذ اللہ ہذیان ہے ہمکو کتاب اللہ

کافی ہے آرے اگر کتاب اللہ کو مقارن باقوال عترت طاہرہ کرتے تو البتہ حدیث متفق
علیہ اِنِّی تَارِکٌ فِیکُمُ الثَّقَلَینِ کِتَابُ اللّٰہِ وَعِترَتِی کے مطابق ہوتا یعنے اون حضرت
نے فرمایا کہ مین تم مین دو چیزین بزرگ چھوڑے جاتا ہون ایک کتاب خدا اور دوسرے
اہلبیت میرے مَااِن تَمَسَّکتُم بِھِمَا لَن تَضِلُّوا بَعدِی کہ اگر ان دونون کے ساتھ تم
متمسک ہوگے تو بعد میرے گمراہ نہوگے فَاِنَّھُمَا لَن یَفتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الحَوضِ
بس تحقیق کہ یہ دونون آپس سے جدا نہونگے یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آئین لیکن
جب خود حضرت عمر نے حَسبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ فرمایا اور عترت سے ہاتھ اوٹھایا تو اتباع
اونکے کتاب العترت پر کب نظر کرینگے قولہ سچے اور صاف دل سے اقول تعجب ہے
کہ سچائی اور صاف دلی کو آپ واسطے احقاق حق کے ضروری سمجھتے ہین اور پھر خود اوسکے
مطلقًا کاربند نہوئے اور تحریفات اور تلبیسات اور خیانت فی نقل العبارات عمل مین لائے
جیسا کہ آیندہ واضح ہوگا علاوہ اسکے محض سچائی اور صاف دلی کافی نہین ہے بلکہ لیاقت
فہم مقاصد عبارات قرآنی اور خطابات یزدانی بھی ضرور ہے جو بمراحل آپ سے
دور ہے اور اگر محض تبدیل مذہب پر مدار ہے تو ہزارون سنی بھی شیعہ ہو جاتے
ہین بلکہ بہت مسلمان کرسٹان بھی ہو جاتے ہین خدا نکرے کہ آپ بھی اونہین سے
ہون قولہ تمیز نہ کرسکے اقول لاریب تمیز مین الحق و باطل ہر ذی عقل
کو لازم ہے ورنہ حجت خدا تمام نہو اور لِلّٰہِ الحُجَّۃُ البَالِغَۃُ غلط ہو جاوے
مگر جَحَدُوا بِھَا وَاستَیقَنَتھَا اَنفُسُھُم کا کیا علاج ہے قولہ آبائی دین و
مذہب کو تقلیدًا سچ جانتا ہو اقول الحمد للہ کہ فرقۂ حقہ شیعہ اپنے مذہب کو تقلیدًا
سچ نہین جانتا بلکہ تحقیقًا سچ جانتا ہے اسلیئے کہ اول مسئلہ انکے کتب کلامیہ کا یہی ہے

کہ تقلید مسائل اصول دینیہ مین جائز نہین ہے اور بالاتفاق اسمین تقلید باطل
ہے پس ایسے فرقہ کے سامنے ذکر اِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا کا محض لغو اور بیکار ہے برخلاف
اون لوگون کے جنہون نے تقلید علما کی فے الاصول جائز رکہی ہے اونکے سامنے اِنَّا
اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السَّبِیْلَ پڑہنا چاہیے اور اگر حضرت مخاطب
کو معلوم نہو کہ تقلید فی الاصول کسنے جائز رکہی ہے تو ہم سے سنین کہ وہ ائمہ اہلسنت
اور سلف صالح اونکے ہین جنہون نے فرمایا ہے کہ اَلنَّظَرُ فِیْهِمَا مَظِنَّةُ الْوُقُوْعِ
فِی الشُّبْهَةِ وَ الضَّلَالِ لِاخْتِلَافِ الْاَنْظَارِ بِخِلَافِ التَّقْلِیْدِ فَاِنَّهٗ طَرِیْقٌ اٰمِنٌ
فَوَجَبَ اِحْتِیَاطًا وَلِوُجُوْبِ الْاِحْتِرَازِ عَنْ مَظِنَّةِ الضَّلَالِ اِجْمَاعًا یعنے اصول
عقائد مین فکر و غور کرنے سے احتمال ہے کہ آدمی ضلالت اور شبہ مین پڑجائے اسلیے
کہ نظرین مختلف رہتی ہین برخلاف تقلید کے کہ وہ ایک امان کا طریقہ ہے واضح رہے
کہ یہ استدلال ان بزرگوارون کا بعینہ و بعبارتہ شرح مختصر الاصول علامہ تفتازانی
مین مذکور ہے اور اوسی سے ہمنے نقل کیا ہے اور ائمہ اربعہ اہلسنت کی طرف یہی مذہب
منسوب ہے اور اکابر محدثین اور ائمہ متقدمین سے بہی یہی الفاظ ماثور ہین بخوف
تطویل نقل اونکی عبارتون کی نہین کی گئی تفصیل اسکی ملاحظہ کتاب قواعد العقائد
احیاء العلوم امام غزالی سے معلوم ہو سکتی ہے بلکہ خود امام غزالی بہی اسیطرف
مائل ہین چنانچہ احیاء العلوم مین فرماتے ہین کہ اِعْتِقَادِ الْعَامِّیِّ فِی الثَّبَاتِ کَالطَّوْدِ
الشَّامِخِ لَا تُحَرِّکُهُ الدَّوَاهِیْ وَالصَّوَاعِقُ وَعَقِیْدَةُ الْمُتَکَلِّمِ الْحَارِسِ اِعْتِقَادُهٗ
بِتَقْسِیْمَاتِ الْجَدَلِ کَخَیْطٍ مُرْسَلٍ فِی الْهَوَاءِ یُصَفِّقُهُ الرِّیَاحُ مَرَّةً هٰکَذَا وَمَرَّةً
هٰکَذَا اِلَّا مَنْ سَمِعَ مِنْهُ فَتَلَقَّفَهٗ تَقْلِیْدًا کَمَا یَتَلَقَّفُ نَفْسُ الْاِعْتِقَادِ یعنے

امی جاہل کا اعتقاد نجات مین ایسا ہے جیسا کہ ایک پہاڑ کہ جسکو کوئی ہٹا نہین سکتا اور متکلم کا اعتقاد جیسے ہوا مین ایک ڈورا لٹک رہا ہے کہ ہوا سے اوڑکر ادہر اودہر ہو جاتا ہے مگر یہ کہ متکلم دلیل کو تقلید سے اعتقاد کرے جیسا کہ اصل مسئلہ کو عامی نے تقلید سے اعتقاد کر لیا ہے انتہی خلاصہ کلام الغزالی قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام بعد اس تمہید کے بندہ گنہگار مہدی علی ابن سید ضامن علی عفر اللہ ذنوبہ اپنے بہائیون کی خدمت مین التماس کرتا ہے کہ منجملہ مذاہب مختلفہ مسلمانون کے دو مذہب زیادہ جاری ہین ایک اہل سنت و جماعت دوسرا امامیہ دونون اپنے مذہب کو حق اور دوسرے کے مذہب کو باطل کہتے ہین اور اپنے آپکو ناجی اور دوسرے کو ناری سمجھتے ہین ہزارون کتابین تالیف ہوگئین اور صدہا رسالے تحریر ہوئے مگر یہ جھگڑا ابتک طے نہوا جسکا جو عقیدہ تہا وہ اوسپر قائم رہا بہت کم ایسے ہین جنہون نے حق پر نظر کرکے اپنے آبائی دین کو چھوڑا ہو اور دوسرے مذہب کو صرف اپنی نجات کے لیئے اختیار کیا ہو لیکن مین اپنے خدائی عز و جل کا ہزار ہزار شکر کرتا ہون کہ مین اون چند آدمیون مین سے ہون جنہون نے اپنی نجات کی امید پر دونون مذہب کے اصول پر انصاف سے غور کیا اور مذہب اہل سنت کو مطابق کلام الٰہی کے پاکر اور مذہب امامیہ کو اوسکے مخالف دیکھکر اپنے آبائی دین کے چھوڑنے مین اور تمام کنبہ قبیلے سے جدا ہونے مین کچھہ کسیکا لحاظ و خیال نہین کیا اور امامیہ مذہب کو جو بفحوای برعکس نہند نام زنگی کافور کے مخالف عقائد ائمہ کرام علیہم السلام کے ہے چھوڑکر سچا مذہب اہلسنت و جماعت کا اختیار کیا چونکہ میرے عزیز و قریب اور بہائی بھتیجے اکثر اپنے قدیم مذہب پر ہین اور مجھے گمراہ جانتے ہین اسلیئے مین اون پر اون دلائل عقلی کو ظاہر

کرتا ہون جنہون نے میرے دلکو اونکے مذہب سے متنفر کیا اور اون شواہد نقلی کو
بیان کرتا ہون جنکے سبب سے مینے مذہب اہل سنّت و جماعت کو اچھا جانکر اختیار کیا
اسیواسطے مین یہ رسالہ اہل سنّت و جماعت کے مذہب کی خوبیون مین لکھتا ہون خدا
کرے کہ میرے اور بہائی اسکو نظر انصاف سے دیکھکر باطل عقیدون کو چھوڑین اللّٰھم
آمین **یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام**
معلوم ہوا کہ غرض اس تمہید سے جو آپ نے کی ہے بیان وجہ تبدیل مذہب بمذہب ہے
اور صاف صاف اقرار اور اعتراف ہے اس بات کا کہ پیش ازین آپ دین آبائی پر تقلیداً
تھے اور ہمنے ابھی ذکر کیا کہ متفق علیہ فرقہ حقہ شیعہ اور ضروریات مذہب انکے سے
ہے کہ تقلیداً اختیار کرنا کسی دین کا جائز نہین ہے پس جو آپنے تقلیداً دین آبائی
کو اختیار کیا تھا یہ خلاف عقیدۂ کل فرقہ شیعہ تھا اور جو شخص کہ اوپر خلاف عقیدۂ کل
فرقہ شیعہ کے ہو اوسکو شیعو نمین نہین داخل سمجھہ سکتے پس آپ پر تبدیل مذہب بمذہب
صادق نہین آسکتا ہان اگر یہ فرمائیے کہ تبدیل لامذہبیتہ بمذہب باطل عندالشیعہ عمل
مین آیا ہے تو اسکو ہم مان سکتے ہین **فقط** اپنے بہائیون کی خدمت مین اقول
لَا اَخُوَّۃَ بَیْنَ الْکَافِرِ وَالْمُؤْمِنِ **فقط** مگر یہ جھگڑا ابتک طے نہ ہوا **اقول** اب
شاید مخاطب خوش فہم کے طے کرنے سے طے ہو جائے گا حضرت سلامت آپ فقط برائے
نام مہدی ہین سہ برعکس نہند نام زنگی کافور + جو اس جھگڑے کو طے کرینگے وہ دوسرے
ہی مہدی موعود ہین عجل اللہ ظہورہ آپ نے ناحق کی مشقت اوٹہائی اور اپنے
سر پر ایک جہان کی خاک اوڑائی ہے **فقط** دونون مذہب کے اصول پر انصاف
سے غور کیا **اقول** آپ اپنے تئین منصف سمجھتے ہین اور اپنے منہ سے میان مٹھو

سنتے ہین دوسرا اسکو کب مانے کا حضرت والا اگر درحقیقت آپ منصف ہوتے تو راہ خدع وفریب پر نچلتے اور نقل اقوال مین خیانتین نکرتے اور ناقلین اقوال کو مصدق نٹھراتے جیسا کہ عنقریب ظاہر ہوگا پس اس سے صاف ثابت ہے کہ آپکو جز حق پوشی اور کچھ منظور نظر وقت اثر نہین ہے خدا اسکی جزائے خیر آپکو دے فقط مذہب امامیہ اسکے مخالف دیکھکر اقول یہ آپکا پندار ہے دوسرون پر حجت نہین ہوسکتا ہے خصوصًا جبکہ آپکے علم وکمال اور فہم وعقل کا حال ظاہر ہوگیا کہ آپکو فہم کلام علماے فریقین کی لیاقت حاصل کرنے کے لیئے ابھی ایک زمانہ دراز چاہیئے چہ جائے اینکہ آپ اونکے کلام مین ترجیح اور نقص وابرام فرماوین اور اگر محض اپنی ہی سمجھ کی راہ سے کوئی مذہب حق وباطل ٹھرجاوے تو شیعہ بھی مذہب اہل سنّت کو از اول تا آخر مخالف کلام الٰہی جانتے ہین بلکہ سورۂ حمد سے خلافت حضرت خلیفۂ اول کو باطل کرنا شروع کرتے ہین اور غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ کو ساتھ غَضِبَتْ فَاطِمَةُ وَلَمْ تَتَکَلَّمْ حَتّٰی مَاتَتْ اور ساتھ اَلْفَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ مَنْ اَغْضَبَهَا فَقَدْ اَغْضَبَنِیْ وَمَنْ اَغْضَبَنِیْ فَقَدْ اَغْضَبَ اللّٰهَ کے کما فی البخاری وغیرہ ملاکر وہ نتیجہ نکالتے ہین کہ جس سے بطلان خلافت ایک طرف بطلان ایمان ہی ہوا جاتا ہے اور بعد اسکے رکوع اول سے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ الآیات لیکر تا من الجنة والناس جتنی آیات منافقین کی شان مین ہین اوسکا راس ورئیس حضرات ثلثہ کو ثابت کرتے ہین اور جتنی آیات مومنین کی شان مین ہین سبکار

بروایت کو قابل احتجاج نہین جانا بلکہ اوستاد بخاری نے کہا کہ مین اپنے دل
مین اونکی طرف سے کھٹکا پاتا ہون اور مالک نے بہی اونسے روایت نہین کی جبتک
کہ کسی دوسرے کو اونکے ساتھہ نہ متضم کرلیا یعنے فقط اونکی روایت کو قابل اعتبار
نہ سمجھا اور امام رضا علیہ السلام کے ترجمہ مین یہ عبارت لکھی ہے قال ابو طاھر
یاتی عن ابیہ العجائب یعنے ابو طاہر نے کہا ہے کہ وہ اپنے باپ سے عجیب عجیب
باتین نقل کرتے ہین اور پہر لکھا ہے کہ قال ابو الحسن الدارقطنی اخبرنی ابن حبان
فی کتابہ فقال ان علی بن موسی الرضا یروی عن ابیہ عجائب یہم ویخطی یعنے
کہا ابو الحسن دارقطنی نے کہ ابن حبان نے مجھے خبر دی کہ علی بن موسی الرضا اپنے
والد سے عجائب نقل کرتے تھے اور وہم کیا کرتے تھے اور خطا کیا کرتے تھے۔
انتہی اور مراد عجائب سے وہ باتین ہوتی ہین جو محل تعجب ہون اور قابل اعتبار
نہون اور وہم وخطا کی نسبت تو بتصریح صریح ایسے امام عالی مقام کی نسبت
موجود ہے اور ابن الجوزی اور سیوطی نے اپنے تصانیف مین جو موضوعات
حدیث مین ہین اور علی بن محمد عراق مدنی نے کتاب تنزیہ الشریعہ مین اور شیخ
رحمۃ اللہ سندی نے مختصر تنزیہ الشریعہ مین امام حسن عسکری علیہ السلام کی نسبت
لکھا ہے کہ لیس بشیٍ یعنے العیاذ باللہ وہ کچہہ نہین ہین اور عقیلی نے کہ علماے
اعلام اہل سنت سے ہے امام موسی کاظم علیہ السلام کو کتاب الضعفا مین ضعفاے
رواۃ مین داخل کیا ہے اور اون حضرت کے حق مین فرمایا ہے کہ حدیثہ غیر
محفوظٍ براے خدا جاے انصاف ہے کہ آیا متابعت اماموں کی کرنے والے
وہ لوگ ہین جو اماموں سے کھٹکتے ہین اور اونکو متہم اور ضعیف جانتے ہین

اور لیس بتشئ اونکے حق مین کہتے ہین اور اونسے روایت کرنا جائز نہین جانتے بلکہ خوارج اور نواصب کی روایات کو تالی کتاب خدا جانتے ہین یا وہ لوگ کہ جنکی کل بضاعت دین اور ایمان روایات ائمہ علیہم السلام ہین اب یہان حضرت مصنف رسالہ اور اونکے ہم مذہبون کو مناسب ہے کہ فائدہ ملقبہ بسعادۃ الدارین فی شرح حدیث الثقلین مین کہ جزو تحفہ اثنا عشریہ کا ہے اور مابین باب پنجم و ششم تحفہ کے واقع ہے اس عبارت شاہ عبد العزیز صاحب کو جو مقتدا اکل حضرات اہلسنت کے ہین ملاحظہ فرماوین جسکو اضعف العباد یہان بالفاظہا نقل کرتا ہے اور پہر دیکہین کہ خود بگواہی شاہ صاحب حق کس فرقہ کی جانب ہے شیعہ کی یا سنی کی اور عبارت مشار الیہا یہ ہے باید دانست کہ باتفاق شیعہ و سنی این حدیث ثابت است کہ پیغمبر فرمود انی تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي اَهْلَبَيْتِي پس معلوم شد کہ در مقدمات دینی و احکام شرعی ما را پیغمبر حوالہ این دو چیز عظیم القدر فرمودہ است پس مذہبے کہ مخالف این دو باشد در امور شرعیہ عقیدۃً و عملاً باطل و نامعتبر ہست و ہر کہ انکار این دو بزرگ نماید گمراہ و خارج از دین باشد انتہی اب مضمون کو دیکہنا چاہیے کہ باعتراف شاہ عبد العزیز صاحب کے حضرت اہل سنت جو ائمہ کرام علیہم السلام کی شان مین ایسے الفاظ لکہتے ہین گمراہ خارج از دین ہوئے یا امامیہ اثنا عشریہ جو اصولاً و فروعاً قرآن اور احادیث ائمہ کو کہ مفسرین قرآن اور حاملین علوم قرآن ہین اپنا ملجا اور ماوا جانکر کل اصول و فروع اونہین سے اخذ کرتے ہین علاوہ اسکے خود علماے اعلام اہل سنت اقرار کرتے ہین کہ طریقہ ائمہ اہلبیت غیر طریقہ ائمہ اہلسنت

وجماعت ہے چنانچہ شارح منہاج لکھتا ہے کہ انکار قیاس مسائل دینیہ مین مذہب
اہلبیت ہے جیسا کہ عمل اوپر قیاس کے مذہب ابوحنیفہ اور شافعی وغیرہ کا ہے
ملاجامی نفحات مین ہمدانی سے ناقل ہے کہ مذہب امام جعفر صادقؑ حرمت خرگوش
ہے ثعلبی ناقل ہے کہ مذہب علی عدم جواز المسح علی الخفین ہے وفی شرح الشرح
عن الابدی مذہب علی جواز بیع امہات الاولاد ولم یزل علیہ الشیعۃ علامہ تفتازانی
شرح مختصر الاصول عضدی مین فرماتے ہین کہ اصحاب نے اختلاف کیا ہے جواز
بیع امہات الاولاد مین اور مذہب علی جواز بیع ہے چنانچہ یہی مذہب شیعون
کا ہے اور شیعہ اون حضرت کے مذہب کو بہتر جانتے ہین اب ہم حضرات اہلسنت سے
پوچھتے ہین کہ قیاس پر عمل کرنا تم جائز جانتے ہو کہ ہم خرگوش تم کہاتے ہو کہ ہم
مسح علی الخفین تم جائز جانتے ہو کہ ہم جواز بیع امہات الاولاد کے تم منکر ہو کہ ہم
کہو کسنے مذہب اہلبیت چھوڑا ہے ملا جلال دوانی شرح عقائد عضدیہ مین فرماتے
ہین کہ فرقہ ناجیہ تہتر مین سے طائفہ اشعریہ ہے اسلیے کہ عمل انکا اوپر اون احادیث
صحیحہ کے ہے کہ جناب رسول خداؐ اور اونکے اصحاب سے منقول ہین اور ظواہر احادیث
سے تجاوز اور اپنی عقول پر اعتماد نہین کرتے مثل معتزلہ کے اور نہ احادیث غیر
اصحاب پر عمل کرتے ہین مثل شیعون کے کہ متابعت کرتے ہین اوسکی جو اپنے
اماموںسے روایت کرتے ہین بسبب اسکے کہ معتقد اونکی عصمت کے ہین مولوی عبدالعلی صاحب
شرح مسلم الثبوت مین فرماتے ہین کہ اجماع اہلبیت حجت نہین ہے خلافاً للشیعۃ
بلکہ اہلبیت جائز الخطا ہین قد یصیبون وقد یخطئون ویجوز علیہم الزلۃ
ھی وقوعہم فی الذنب من غیر تعمد کما وقع من سیدۃ النساء من ھجرانہا

خلیفہ رسول اللہِ حِینَ منعھا فدک انتھی موضع الحاجہ یہ ہے اعتقاد اہلسنت
کا دربارۂ ائمہ اہلبیت کہ رتبہ اماموں کا کہین کم رتبۂ اصحاب سے سمجھتے ہین اور اصحاب
کے قول کو قابل اعتبار جانتے ہین اور قول اماموں کا محل اعتماد نہین تصور کرتے
اور شیعون پر طاعن ہین کہ قول پر اماموں کے عمل کرتے ہین اور اونکو معصوم سمجھتے
ہین اسی سبب سے خطبۂ کتاب مین معروض ہوا کہ لفظ اصحابہ کو آلہ پر بمذاق اہلسنت
مقدم کرنا ضرور ہے آپ فرمائیے کہ متمسک باہلبیت شیعہ ہین جو باعتراف تمہارے
علمائے اقوال ائمہ پر عمل کرتے ہین اور اہلبیتؑ کو بنص آیۂ تطہیر معصوم جانتے
ہین اور اونکے اجماع کو حجت سمجھتے ہین بلکہ ایک کے قول کا انکار بہی کفر جانتے ہین
یا متمسک باہلبیت وہ لوگ ہین جو اونکو خاطی سمجھتے ہین اور اونکا قول قابل اعتبار
نہین جانتے اور صدور ذنب اور معصیت ولو من غیر تعمد اونسے جائز بلکہ واقع سمجھتے
ہین اور جناب بتول بضعۂ رسولؐ کو معاذ اللہ دعوائے فدک مین کاذب اور گناہگار
کہتے ہین کبرت کلمۃً تخرج مِنْ افواھھم ان یقولون الا کذبا ردّ اس خرافات
کا کتاب سیف ماسح اور طعن الرّماح مین بخوبی کیا گیا ہے اس مقام پر ہمکو فقط اسقدر
بیان کرنا منظور ہے کہ باعتراف علمائے سنیہ امامیہ اپنے اماموں کے مذہب پر
ہین شرح مواقف مین شریف جرجانی فرماتے ہین کانت الامامیہ اوّلاً علیٰ
مذھب ائمتھم حتّٰی تمادی الزمان فاختلفوا اور شہرستانی بہی کتاب
ملل ونحل مین ضمن ذکر امامیہ لکھتے ہین کانوا فی الاصول علیٰ مذھب ائمتھم
فی الاصولِ ثم اختلفت الروایات عن ائمتھم وتمادی الزمان اختار
کلّ فرقۃٍ طریقۃً خلاصۂ کلام یہ ہے کہ امامیہ ابتدا مین تو اپنے اماموں کے مذہب

عد اسکے زمانہ زیادہ گزرا پس بسبب اختلاف روایات کے متفرق اور مختلف
ہوئے اس سے صاف ثابت ہے کہ شیعہ مذہب ائمہ اثنا عشر پر تھے و
فی الابتدا لیکن اہلسنت پس کبھی مذہب ائمہ پر نہ تھے ورنہ ذکر خصوصیت
ئمہ با مامیہ محض لغو ہوتا ابن اثیر کہ علماے اعلام اہلسنت سے ہے
تاب جامع الاصول مین جسمین احادیث صحاح ستہ جمع کی گئی ہین ذیل
حدیث اِنَّ اللہَ سَیَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ
سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا یعنی خداوند تعالی ہر سیکڑے کے سر پر
یک مجدد دین پیدا کرتا ہے فرماتے ہین کہ ضرور نہین ہے کہ مجدد دین
یک ہی شخص ہو وَنَحْنُ نَذْکُرُ الْاٰنَ الْمَذَاھِبَ الْمَشْھُوْرَۃَ فِی
الاِسْلَامِ الَّتِیْ عَلَیْھَا مَدَارُ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَھِیَ
مَذْھَبُ الشَّافِعِیِّ وَاَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَمَالِکٍ وَابْنِ حَنْبَلٍ وَمَذْھَبُ الْاِمَامِیَّۃِ
ی اب ہم ذکر کرتے ہین مذاہب مشہورہ فی الاسلام کا جسپر مدار مسلمین
ہے اطراف روی زمین مین اور وہ چارون مذہب اہلسنت کے ہین
ر پانچوان مذہب امامیّہ کا بعد اسکے مجدد دین ہر مذہب کا ذکر نام بنام
روع کیا ہے یہانتک کہ کہا ہے کہ مائۃ ثانیہ مین مجدّد مذہب امامیہ
ی بن موسی الرضاء ہین اور مائۃ ثلثہ مین محمد بن یعقوب کلینی اور مائۃ
بعہ مین سید مرتضی علم الہدیٰ تھے اور بدیہیات جلیہ سے ہے کہ کل
لبیت کا ایک مذہب تہا پس جس مذہب کے مروج اور مجدّد علی بن
سی الرضاء تھے وہ ہی مذہب کل اماموں کا تہا پس باعتراف علماے

اہلسنت ثابت ہوگیا کہ مذہب امامیہ وہی مذہب کل اماموںکا ہے نہ مذہب
اہل سنتِ معاویہ کا اور جس بات کے خود علماء متقدمین ومتاخرین اہلسنت
معترف ہین تعجب ہے جہلاسے اس زمانیکے کہ کیونکر انکار کرتے ہین اور
کہتے ہین کہ مذہب امامیہ برخلاف اماموںکے ہے بالجملہ اگر کل شواہد
دلائل لکھے جائین تو ایک کتاب ضخیم ہو لہذا مشتے نمونہ از خروارے
حیز تحریر مین آیا ہے **قوله** برعکس نہند نام زنگی کافور ۞ **اقول**
واقع مین مصداق اس مصرعہ کے اہلسنتِ معاویہ ہین جنہون نے خلاف
عرف وخلاف تصریحات اہل لغت مثل مجدالدین فیروزآبادی وغیرہ اپنا
نام شیعہ رکھا ہے شروع تحفہ اثنا عشریہ سے آپکو اسکا پتا ملجائیگا
کہ اوس مرد عزیز نے اپنا نام شیعۂ اولی رکھا ہے پس اگر اول سے
خلیفۂ اول حضرت ابی بکر ہین تو شیعۂ ابی بکر نام رکھنا مناسب تھا
حدیث مین شِیْعَۃُ عَلِیٍّ هُمُ الْفَائِزُوْنَ ہوا اور اگر مراد شیعۂ
علی ہے تو وہی ع برعکس نہند نام زنگی کافور ۞ ہے **قوله**
مجھے گمراہ جانتے ہین **اقول** حقیقت یہ ہے کہ آپ ہمیشہ سے
ایسے ہی تھے کبھی شیعہ تھے کبھی سنی اب کرستان ہونے لگے دیکھئے
کہ کیا رنگ بدلتے ہین **قوله** دلائل عقلی کو ظاہر کرتا ہون **اقول**
دلائل عقلی ونقلی آپ کے سب مبنی اوپر خلل دماغ کے ہین لکھا جائیگا
عنقریب انشاءاللہ **قوله** اہل سنت کے مذہب کی خوبیونمین ایک
مین بھی یہہ رسالہ فرقۂ حقۂ اثنا عشریہ کے مذہب کی خوبیونمین لکھتا ہون

خدا کرے کہ آپ کے سنی بہائی اسکو نظر انصاف سے دیکہین اور اپنے
باطل عقیدونکو چہوڑ دین اللھم آمین ثم آمین قال المخاطب
المقام ھذا الا اللہ سبل السلام تمہید یہہ سب پر ظاہر ہے
کہ دونو مذہب کا اصل اختلافی مسئلہ معاملہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ
کا ہی کہ اہلسنت اونکو اچہا جانتے ہین اور شیعہ اونکو برا کہتے ہین بلکہ
جسطرح اہل سنت اونکو تمام امت سے مرتبہ مین اعلیٰ اور افضل اور ایمان
اور اسلام مین سب سے بہتر اور کامل جانتے ہین اوسیطرح پر شیعہ
اونکو سب سے زیادہ تر برا اور خراب حتی کہ کافر اور مرتد کہتے ہین پس
درحقیقت یہی مسئلہ ایسا ہے جسپر دونو مذہب کی حقیت اور بطلان کا
مدار ہے یعنی اگر موافق اصول مذہب اہلسنت کے صحابہ کا ایمان و اسلام
مین کامل ہونا اور مرتے دم تک اونکا اوسپر ثابت قدم رہنا ثابت ہو تو
بلاشبہہ سنیونکا مذہب حق اور شیعونکا مذہب باطل اور اگر برخلاف اسکے
اونکا کافر اور مرتد ہونا والعیاذ باللہ من ذلک معلوم ہوا تو شیعونکا مذہب
سچا اور سنیونکا مذہب جہوٹہا ہے اسواسطے ہم اول صحابہ کے فضائل
بیان کرتے ہین پہر خلافت راشدہ کو ثابت کرینگے پہر جواب مطاعن کا جو
صحابہ کی نسبت امامیہ کرتے ہین دینگے یقول المتمسک بولایۃ
علی ابن ابیطالب علیہ السلام اصل اختلافی مسئلہ ماخذ دین و
ایمان ہے بعد جناب رسول خدا صلعم کے امامیہ کل اصول و فروع کو ماخوذ
کرتے ہین اہلبیت طاہرین ع سے کہ بموجب حدیث متفق علیہ مثل اہلبیتی

کسفینۂ نوح ؑ سفینۂ نجات ہین اور بموجب حدیث متفق علیہ
انّی تارکٌ فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ و عترتی اونکا حکم ہرگز
حکم کتاب خدا سے جدا نہین ہوتا اور سابقاً شاہ عبدالعزیز صاحب کی
عبارت نقل ہوئی ہے کہ فرماتے ہین کہ در مقدمات دینی و احکام شرعی
مارا پیغمبر ص حوالہ باین دو چیز عظیم القدر فرمودہ است پس مذہبی کہ مخالف
این دو باشد در امور شرعیہ عقیدۃً عملاً باطل و نامعتبر است پس شیعونکا عمل
قولاً و فعلاً اسی بات پر رہا جسکو چار و ناچار شاہ صاحب کو بھی دلی و
لساناً قبول کرنا پڑا ہے اور شیعون نے انہین کا دامن تھاما اور از توحید
تا معاد اور از طہارت تا دیات انہین کے قول و فعل پر عمل کیا اور انہین
کے احادیث کو اپنا دین و ایمان جانا اور اہلسنت نے صحابہ اور تابعین
اور تبع تابعین کو ماخذ اپنے مسائل دین و ایمان کا ٹھہرایا اگرچہ بعض انمین سے
ناصبین عداوت اہلبیت طاہرین ؑ اور قاتلین ذریت سید المرسلین ص اور
مارقین اور قاسطین اور ناکثین سے ہون جیسا کہ ملاحظۂ رواۃ صحاح
اور غیر صحاح اہلسنت سے ظاہر ہے ہر چند جہال زبانی مدعی تمسک
باہلبیت بھی ہوتے ہین مگر علماے اعلام اونکے فخر کرتے ہین کہ
فقط منقولات صحابہ پر عامل ہین نہ مثل شیعونکے منقولات ائمہ پر کاملاً
ہین جیسا کہ ابھی اقوال ملا سعد تفتازانی اور سید شریف جرجانی اور
جلال الدین دوانی اور حکیم شہرستانی وغیرہ سے بخوبی ظاہر کیا گیا
ان دونون دینون کے اختلاف پر نظر کرنا چاہیئے کہ اصول مین از تو

معاد

معاد اختلاف کثیر ہے اور اسیطرح فروع مین از طہارت تا دیات اختلاف
کثیر ہے پس آپ سے جو اصل اختلافی مسئلہ فقط معاملہ صحابہ ٹھہرایا ہے
بیوجہ ہے اس لیئے کہ اگر بفرض محال مثل شریک الباری سب صحابہ
عدول ہی ٹھہر جائین اور برخلاف احادیث متواترہ مثل حدیث حوض
وغیرہ کے اور سیکڑون دلائل عقلیہ و نقلیہ کے جسمین کتب ضخیمہ تصنیف
ہوئی ہین ناجی ہونا کل صحابہ کا ثابت ہو جائے تو اس سے ماخذ مسائل
اصولیہ و فروعیہ ہونا اونکا ثابت نہوگا اسلئے کہ عدم عصمت اونکی اتفاقی
بین الامت ہے اور شیعونکے نزدیک بجز اہلبیت معصومین ؑ کے کوئی
ماخذ اصول و فروع نہین ہو سکتا ہے پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ اسی ایک
مسئلہ صحابہ کے طے ہونے سے رفع اختلاف لاکھون مسائل کا از توحید تا
دیات ہو جاے اور اگر غرض آپکی اثبات حقیت احد المذہبین بلزوم خرق
اجماع مرکب ہے تو تخصیص مسئلہ صحابہ لغو ہے بلکہ ایک ادنی مسئلہ کا ثبوت
مسائل مختلفہ سے آپ کر دیجیے تو قصہ طی ہو جائیگا بسم اللہ ایک ترکیب
وضو ہی کی آپ اسطرح سے ثابت کر دیجیئے کہ آپکے خصم کو جاے کلام
نرہے بلکہ ایک جزء ہی وضو کا یعنی بطلان مسح اور وجوب غسل پا اتنا
ہی آپ ثابت کر دیجئے الغرض آپکے اور آپکے امثال کے کلہ سے
یہ بات خارج ہے کہ ادنی بات کا بھی ثبوت کر سکین فما ظنك
باصول المسائل و غوامضہا یہ آپ ناحق زق زق و بق بق کر کے
اپنا سر پھراتے ہین اور دوسرونکی اوقات کو ضایع کرتے ہین قوله

معاملہ صحابہ کرام ہے کہ اہلسنت اونکو اچھا جانتے ہین اور شیعہ اونکو برا
سمجھتے ہین **اقول** اگر لفظ کرام صفت احترازیہ ہے اور مقصود اس سے
احتراز ہے صحابۂ لیام سے تو حاشا و کلا کہ شیعہ صحابۂ کرام کو برا سمجھتے
ہون بلکہ اپنے نزدیک جن لوگونکو لیام جانتے ہین اور اونکا لیام ہونا کتب
فریقین سے ثابت کرتے ہین اونہین کو برا سمجھتے ہین آور اگر لفظ کرام کو
مخاطب نے صفت کاشفہ ٹھرایا ہے اور مقصود یہہ ہے کہ جملہ صحابہ کہ
کلہم کرام ہین اہلسنت اونکو اچھا اور شیعہ کلہم کو برا سمجھتے ہین تو یہہ بہی
غلط ہے اسلیئے کہ ہرچند مذہب جمہور اہلسنت کا یہہ ہے کہ صحابہ کلہم
عدول ہین جیسا کہ صاحب فتح المغیث علی ما نقل فرماتے ہین کہ الصحابۃ
کلہم عدول وعلیہ الجمہور کما قال الامدی وابن الحاجب انہم
عدول کلہم مطلقا وحکی ابن البر فی الاستیعاب اجماع اہل الحق
من المسلمین وہم اہل السنۃ والجماعۃ علی ان الصحابۃ کلہم
عدول انتہی ملخصاً یعنی کل صحابہ عادل ہین اور یہی مذہب جمہور
اہل سنت کا ہے آور امدی اور ابن حاجب نے بہی یہی کہا ہے کہ کلہم
مطلقاً عدول ہین آور ابن بر نے استیعاب مین بہی کہا ہے کہ عدول ہین
کل صحابہ کا مجمع علیہ اہلسنت وجماعت ہے اور صفحۂ ۱۱ مین حضرت مخاطب
کے کلام سے بہی سمجھا جاتا ہے یعنی سب ایمان لانیوالے کامل الایمان
ہی تہے پس یہ بات گو شیعونکے نزدیک غلط ہے ولنعم ما قال
مولانا ومقتدا الناس السید عباس الشستری ادام اللہ ظلالہ

سے ان الصّحابۃ منہم المجہول + والہالکون المہلکون الغول +
ومنافقون نفاقہم مقبول + عجبًا من النصّاب کیف تقول +
انّ الصّحابۃ کلّہم لعدول + مگر یہہ مسلم ہے کہ یہ مذہب اہلسنت
ہے لیکن شیعہ جیسا کہ ابھی ہمنے بیان کیا کل اصحابہ کو برا نہین سمجہتے
بلکہ بعضے ہی کو برا جانتے ہین خدا خیر کرے آپنے ابتدای تمہید سے
فریب دہی عوام شروع کی اور ایسی گول باتین کہتے ہین جس سے یہی
ظاہر ہوتا ہے کہ شیعہ کل صحابہ کو برا جانتے ہین حالانکہ صفحہ ٢٧ مین
اسی کتاب کے آپ خود مقرّ اس بات کے ہین کہ امامیہ کے نزدیک
فضائل کے مصداق صرف وہی اصحاب ہین جنکو علماے شیعہ نے
قبول کیا ہے پہر صفحہ ٢٣ مین فرماتے ہین کہ مابہ النّزاع درمیان
ہمارے اور حضرات کے صرف یہہ امر رہگیا کہ مراد اس سے تمام مہاجرین
ور انصار ہین یا نہین بلکہ خلفای ثلثہ اسمین داخل ہین یا نہین انتہے
موضع الحاجۃ پس اس صورت مین مناسب یہہ تہا کہ اس مقام پر بجاے
لفظ صحابہ کرام کے ثلثہ عظام اور خلفاے نیکنام آپ فرماتے تا
فریب عوام اور تطرق ابہام اور اوہام سے آپکا کلام دور ہوتا قولہ
تمام امت سے مرتبہ مین اعلیٰ اور افضل اقول شیعہ بہی صحابۂ مقبولین
کو تمام امت سے من بعض الوجوہ اعلیٰ اور افضل اور کاملتر جانتے ہین
اور ویسا ہی بعض دیگر کو جو اہل نفاق وشقاق سے تہے یا بعد ایمان
کے شیطان نے اونکو طمع ریاست اور حبّ دولت دنیا مین ڈال کر

مصداق

بمصداق آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرًا۔ کے راہ دین و ایمان
سے پھیر اگو بظاہر مصلحتہً زبان سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ
کہتے رہے اونکو بہت برا اور بہت خراب جانتے ہین بلکہ کسی
عاقل کی مجال نہوگی کہ ایسونکو برا نہ سمجھے باقی رہا کلام تعیین اور
تشخیص ابرار و فجار مین پس یہی امر معرکۃ الآراء بین الفریقین ہے بہت سے
لوگونکو اہلسنت برا جانتے ہین اور شیعونکے نزدیک اونکی برائی ثابت نہین
جیسے امثال مالک نویرہ کہ جنکو خلیفۂ اول نے زبردستی اہل ردہ ٹہرا کر قتل
کروا ڈالا اور امثال سعد عبادہ جنکے حق مین حضرت خلیفۂ ثانی قتل
اللہ سعدًا فانہ صاحب فتنۃٍ فرماتے تہے کما فی النہایہ اور بہت سے
لوگ بالعکس اسکے ہین یعنی شیعونکے نزدیک اونکی برائی ثابت ہی اور اہلسنت
اونکو اچھا جانتے ہین **قولہ** درحقیقت یہی ایک مسئلہ **اقول** درحقیقت
کل مسائل مختلفہ فیما بین الفریقین کہ ضروریات ہر ہر فرقہ سے ہون ایسے
ہین تخصیص اس ایک مسئلہ کی لغو بحث ہے کما بیّنا سابقًا اول سب
مسائل دینیہ سے توحید ہے اسمین دیکہئے کہ کسقدر باہم اختلاف
اہلسنت صفات کو زائد بر ذات سمجھتے ہین اور لزوم تعدد قدما سے کچھ
پروا نہین کرتے اور شیعہ اسکو عین شرک جانتے ہین اہلسنت خلافًا للنص
الصریح لا تدرکہ الابصار رویت خدا کے قائل ہین اور کہتے ہین
کہ ہم خدا کو کالقمر فی لیلۃ البدر دیکہین گے شیعہ اسکو منافی لیس کمثلہ
شیٔ کے جانتے ہین اہلسنت خالق عادل کو جابر اور بندونکو مجبور

سمجھ

سمجھتے ہین شیعہ اسکو ظلم قبیح جانتے ہین الغرض اصولاً اور فروعاً ہزارون
مسئلہ مختلف فیہ ہین کہ مدار حقیت اور بطلان ہر ایک پر ہو سکتا ہے
کل حزب بما لدیہم فرحون تخصیص مسئلہ صحابہ بیکار ہے شیعہ
کبھی تبعیت اہلبیت نبوی ص سے جنکو معصوم جانتے ہین اور اونہین کے
منقولات پر کہ ناقلین اوسکے ہر ہر طبقہ مین ہزار در ہزار ہین عمل
کرتے مین دست بردار ہونگے نہ سنی تبعیت ابو الحسن اشعری اور
ابو حنیفہ اور امثال اونکے سے ہاتھ اوٹھاوینگے حتی یظہر اللہ
حجتہ المنتظر صلوات اللہ علیہ وعلی آبائہ الکرام ما یتوالی
اللیالی والایام اللہم عجل ظہورہ واتمم نورہ ولو کرہ
المشرکون انہم یرونہ بعیدا ونراہ قریبا **قولہ** اگر ہو افق
اصول مذہب اہلسنت کے **اقول** اگر غرض اس عبارت سقیم سے
یہ ہے کہ ثبوت ایمان حضرات ثلثہ بنا بر اصول مذہب اہلسنت کے ہو جاے
تو شیعہ اوس اصول کو غیر معقول اور غیر مقبول جانتے ہین اور اگر غرض
یہ نہین ہے تو عبارت کی تصحیح فرمایئے کہ ایہام خلاف مقصود اوس سے
دفع ہو جاے **قولہ** اسواسطے اول ہم صحابہ کے فضائل **اقول**
بنا بر اسکے ہمکو بھی ضرور ہو گا کہ بمقابلہ اونکے ہم حضرات ثلثہ کے رذائل
بیان کرین پھر خلافت غیر راشدہ کو باطل کرین پھر رد جواب مطاعن کا
جو اہلسنت دیتے ہین کر دینگے الغرض دربردہ دوستی اہلسنت آپ نے
سنیون کے ساتھ بڑا سلوک کیا کہ اونکے پیر ونکو فضیحت کرانے کا ارادہ کیا

جہاں تو قبل ظہور تنفر آپ سے بہت خوش تھے مگر شاید عقلاء اہلسنت
اسکو پسند نہ کرتے ہونگے ع چو سنگ انداختی بر روی دشمن
حذر کن کاندر آماجش نشستی + قال المخاطب القمقام
هداه الله سبل السلام دلائل عقلی صحابہ کی فضیلت مین
پہلی دلیل یہ بات سب جانتے ہین کہ جب پیغمبر خدا کو خدا نے عرب مین
مبعوث کیا اور مکہ معظمہ مین اول حضرت کو اظہار نبوت کا حکم دیا تو
اوسوقت مین سب لوگ کافر اور مشرک تھے اور آپکے عزیز اور قریب
اور رشتہ دار اور بھائی بند اس خبر کو سنتے ہی آپکے دشمن ہو گئے تھے
اور آپکی تکذیب کرتے تھے کوئی مجنون کہتا تھا کوئی دیوانہ بتاتا تھا
نعوذ بالله من ذلك اور چھ برس تک باوجود دعوت اور اظہار
معجزات کے صرف چند آدمی جو چالیس سے کم تھے مسلمان ہوئے مگر
چھ برس کے بعد کسی قدر جماعت مسلمانونکی ہوئی اور دعوت عام اسلام
کی علانیہ ہونے لگی اور ارکان دین کو حضرت نے علی رؤس الاشہاد
ظاہر کرنا شروع کیا تب اہل مکہ نے یہانتک تکلیف اور ایذا دینی شروع
کی کہ آخر مکہ چھوڑنا اور مدینہ کو ہجرت کرنا پڑا اور بعدہ آہستہ آہستہ دین
اسلام کی ترقی ہونی شروع ہوئی اور پھر اسقدر جلد اسلام پھیلا
کہ چند سال کے عرصہ مین سیکڑون سے ہزارونکی اور ہزارون سے
لاکھونکی نوبت آگئی اور جماعت کے جماعت اور فوج کے فوج دین خدا
مین داخل ہوگئے پس غور کرنیکا مقام ہے کہ جن لوگون نے ابتداء دعوت

مین اسلام قبول کیا اور سب سے پہلے پیغمبر خدا صلعم کے کہنے کو سچ جانا
اور اول ہی اول آپکے نبوت کو تصدیق کیا اور بلا توقف اور بلا تامل
کلمۂ شہادت پڑہا اور بغیر صلاح اور مشورہ اپنے عزیزون اور رشتہ دارن
کے قدیمی دین کو چہوڑ دیا اور اپنے بہائی بندونسے علیحدہ ہوکر اول
ہی اول آپکا دامن رحمت پکڑا اور اپنے دوست آشناؤن سے مخالفت
کرکے غاشیۂ اطاعت نبوی اپنے دوش پر رکھا تو ایسے لوگون کے
اسلام کا جو ایسے نازک وقت مین اپنے باپ دادا کے دین کو چہوڑکر
نئے دین مین آئے کوئی نہایت قوی سبب ہوگا ورنہ یہہ بات سب
جانتے ہین کہ اپنے قدیم دین کا چہوڑنا اور نیا دین اختیار کرنا نہایت
ہی مشکل ہوتا ہے اور اپنے عیش و آرام کا ترک کرنا اور مصیبت اور ایذا
مین پڑنا اور تکلیفین اوٹہانا بلا کسی خاص سبب کے کسی کو گوارا نہین ہوتا
پس اگر ہم اون اسباب کو سوچین جن سے اول اول صحابہ نے دین
قبول کیا تو صرف دو سبب معلوم ہوتے ہین یا دین کی خواہش اور نجات
کی امید یا دنیا کی طمع اور مال و دولت کا لالچ اگر پہلے سبب کو ہم
تسلیم کرین اور اوس امر کو مانین کہ صحابہ نے اپنی نجات کی امید پر
دین اسلام قبول کیا تہا اور صرف خدا کی رضامندی کے لیئے اپنے
گھر بار کو چہوڑا تہا تو ہمارے وہم مین بہی یہ بات نہین آتی کہ پہر ایسے
لوگ کسیوقت مین اوس دین سے پہر گئے ہون اور کبہی اونہون نے
اوس محبت کو جو ایمان اور اسلام کے ساتہہ تہی دل سے نکال دیا ہو

بلکہ ہم یقین کر سکتے ہین کہ جن لوگون نے صرف خدا کی رضامندی
حاصل کرنے کے لئے اسلام کو مصیبت اور تکلیف کیوقت اختیار کیا
ہوگا اور برسون اوسی کے لئے رنج اور دکھہ اوٹھائے ہونگے
وہ کبھی اوس دین سے نہ پھرے ہونگے بلکہ مرتے دم تک ویسے
ویسے ہی ثابت قدم رہین ہونگے اور اگر ہم دوسرے دو سبب پر
نظر کرین کہ وے لوگ دنیا کی طمع پر اور مال و دولت کی لالچ سے
مسلمان ہوئے ہون تو یہہ ایسی بات ہے کہ جسکی نسبت ہم فرضی خیال
بھی نہین کر سکتے اور نہ کوئی شخص جسکو ایمان اور عقل اور شرم کا
پاس ہوگا اسکو خیال کر سکتا ہے اسلئے کہ ابتداء اسلام مین جو کچھہ
دنیا کی طمع تھی وہ ظاہر جو کچھہ دولت و مال کی حرص تھی وہ معلوم
پس ثابت ہوا کہ صحابہ کا ایمان لانا اور مسلمان ہونا صرف نجات آخرت
کی امید پر تھا اور جب اوس امید پر ایمان لانا اونکا ثابت ہوا تو پھر
اوس سے پھرنا اونکا غیر ممکن تھا **یقول المتمسّك بولاية**
علىّ بن ابيطالب عليه السّلام جو شخص کہ متمذہب بمذہب
اشعریہ ہو کیونکر وہ متمسک بدلائل عقلیہ ہو سکتا ہے اسلئے کہ اونکو
تو حسن و قبح عقلی سے انکار بحت ہے پس اگر آپ کی عقل ناقص نے کچھہ
دلائل مزخرف ایجاد بھی کئے تو بنا بر اصول اہلسنت قابل اصغا نہین
ہو سکتے و مع قطع النظر عن ذالک پس ملخص اس طول تقریر کا یہی ہے
کہ جو اصحاب اوائل زمان دعوت مین ایمان لائے ضرور ہے کہ وے

آخرت ہی کے ایمان لائے ہون اور جو لوگ کہ واسطے آخرت ہی کے
ایمان لائے ہون ضرور ہے کہ مرتے دم تک راہ دین سے نہ پہرین پس
اگر یہ تقریر تمام ہو تو دلالت نکریگی مگر اوپر حسن و خوبی بعض صحابہ کے
و لاینکرہ احدٌ نہ اوپر خوبی کل صحابہ کے جیسا کہ دعویٰ آپکا ہے کہ
کل صحابہ عدول ہین باقی رہی گفتگو اسمین کہ ثلثۂ اہلسنت اول زمانۂ
دعوت مین ایمان لانیوالو نمین سے تھے پس شیعہ اسکو مسلّم ہی نہین رکھتے
خصوصًا سابق الاسلامی حضرت خلیفۂ اوّل تو کتب شیعہ اسے بنقل
باطل ہے بلکہ کتب مخالفین بہی اوسکے خلاف پر شاہد ہین شیعہ اہلبیت
عصمت و طہارت سے کما فی الامالی ناقل ہین کہ سات برس تک جناب
رسولخدا ؐ کے پیچہے بجز علی ابن ابیطالب ؑ اور جعفر بن ابیطالب کے کوئی
نماز پڑہنے والا نتہا پہر ایمان لانیوالے سر آ حضرت ابیطالب اور علانیۃً
حضرت حمزہ اور عبیدہ اور ابوذر غفاری اور عمر ابن علبسہ اسلمی اور زید بن
حارث اور حباب ابن الارث اور خالد بن سعید وغیرہم تھے جب اسلام
کو یومًا فیومًا ترقی شروع ہوئی تب اہلسنت کے شیخین نے بہی بظاہر
قبول اسلام کیا اور عقل کسی عاقل کی اسکو مستبعد نہین جانتی کہ اگر
کوئی اولوالعزم کمر اوپر اولوالعزمی کے باندہے اور اوسکا امر یومًا فیومًا
ترقی پذیر نظر آوے تو بعضی عقلا بہی بطمع حصول مدارج دنیوی اوسکا
ساتہہ دیتے ہین بدین امید کہ ہرگاہ اوسکو کوئی ثروت اور ریاست
ہاتہہ لگے تو ہمارا بہی کچہہ بہلا ہو جائیگا چنانچہ ابتدائی ریاستون اور سلطنتون

مین ہمیشہ ایسا ہی واقع ہوا جیسا کہ اہل تواریخ پر مخفی نہین ہے اور جبکہ حال
عقلا کا یہہ ہو فما ظنك بالسفہاء الفقراء لیکن کتب مخالفین کی
شہادت اس دعوی پر پس ابن ابی الحدید ابو جعفر اسکافی سے کہ دوستداران
حضرات خلیفہ اول وثانی سے ہے ناقل ہے کہ اوسنے کہا کہ جمہور
المحدثین لم یذکروا ان ابابکر اسلم الا بعد عدة من الرجال منہم
علی بن ابیطالب وجعفر اخوہ وزید بن حارثة وابوذر الغفاری و
عمر بن عنبسہ اسلمی وخالد بن سعید بن العاص وخباب بن الارت
وغیرہ انتہی اب ہم بحث کرتے ہین آپکی صغری اور کبری دلیل مین
کہ دونو ممنوع ہین لیکن صغری پس اسوجہ سے کہ آپ فرماتے ہین کہ
جو اوائل دعوت اسلام مین ایمان لائے ضرور ہے کہ واسطے آخرت کی
کے لائے ہون ہم کہتے ہین کہ لانسلم یہہ ہرگز ضرور نہین بلکہ جائز ہے
کہ بعضے آخرت کے واسطے ایمان لائے ہون اور بعضے بطمع اوس دنیا کی
کہ حصول اوسکا زمانہ آیندہ مین مرجو تہا علی الخصوص جو لوگ کہ علاوہ قرابت
حال اولو العزمی صاحب عزت اور حمایت بیسان قوم وقبیلہ مثل ابوطالب
اور امیر حمزہ وغیرہ موافقین سے بلکہ بحمیت قومیت امثال ابو لہب تک
مخالفین مین سے جیسا کہ شعب ابوطالب مین کل بنی عبد المطلب اور کل
بنی ہاشم شریک حراست جناب ختمی مآب تھے کوئی امر خارجی بھی باعث
اونکی طمع اور امید کا ہو جیسا کہ شیخین اہلسنت کیواسطے ہوا کہ کاہنین اور
منجمین یہود نے اونکو خبر دی تہی کہ قریب ہے کہ ایک شخص مدعی نبوت ہو اور

امر اوسکا ترقی پذیر ہوا اور جو لوگ کہ اوسکا ساتھ دین اور اوسکے دین مین دیتے تھے
وہ معزز اور مکرم اور مخالفین اوسکے خوار اور ذلیل ہون اور بھی حضرت شیخین کو
بشارت دی تھی کہ اگر تم دونو ایمان لاؤ سگے تو تمکو ایک سلطنت یعنی خلافت
حاصل ہوگی یہی وجہ ہوئی شیخین کے ایمان ظاہری لانے کی اب فرمائیے
کہ اسمین کونسا امر خلاف عقل ونقل لازم آیا یہ تقریر ہماری مبتنی ہے اوپر
منع کلیت صغریٰ کے اب ہم یہ تقریر آخر کہتے ہین کہ صغریٰ مین لفظ
ایمان جو مستعمل ہوئی اگر مراد اوس سے ایمان حقیقی ہے اور غرض یہ ہے
کہ جو لوگ اوائل دعوت مین ایمان حقیقی لائے وہ ضرور ہے کہ آخرت
کیواسطے لائے ہون تو یہ کلیہ مسلم ہے مگر خصوصیت اوائل دعوت کی
لغو ہے بلکہ اوائل اور اواخر سبکا حال یکسان ہے اور آپکے ثلاثہ کے
واسطے یہ کلیہ کچھ نفع نہین پہنچاتا اسلئے کہ ایمان حقیقی اونکا اول بحث
ہے شیعہ اونکے ایمان کو بجز ایمان ظاہری کے کبھی ایمان حقیقی ہونے
کے قائل ہی نہین ہین اور اگر کہیئے کہ ایمان ظاہری لانیکی کیا وجہ تو ہم
کہینگے وہی طمع حصول دنیا زمانہ آیندہ مین جو بقرائن حال اور بقول
کاہنین ملحوظ نظر کرامت اثر تھی جیساکہ آپ خود حملہ حیدری سے نقل کر
چکے دگر وعظ وارشاد بر این نسق + در ابطال اصنام واثبات حق ++
نمودی حبیب خدائی جہان + نکردی وسے کار در مشرکان ++
بخواندے مدام از کلام مجید + بر آن قوم آیات وعد و وعید ++
نمودی اثر گفتہ اش گاہ گاہ + کہ بگذاشتی یک دو کس پا براہ ++

ولیکن نہ جملہ زراہ یقین + یکے بہر دنیا یکے بہر دین + بنادان رسد گر بگیرد خطا + کہ دنیا کجا بود با مصطفا + چنین ہست دنیا نہ بود اثر آن + وئے بود آیندہ منظور شان + خبر دادہ بودند چون کاہنان + + کہ دین محمد بگیرد جہان + ہمہ پیروانش بعزت رسند + تمام اہل انکار ذلت کشند + یکی کردہ ایمان ازین رہ قبول + یکی شخص بہر خدا و رسول +

اور اگر صغرٰی مین ایمان سے مطلق ایمان مراد لیا ہے اعم اس سے کہ ظاہری ہو یا حقیقی تو ایسے ایمان عام کا آخرت کے لئے ہونا ایسا بدیہی البطلان ہے کہ قابل ضحک صبیان اور نسوان ہے لیکن کبرٰی آپکی دلیل کا پس آپ کہتے ہین کہ جو لوگ واسطے آخرت کے ایمان لائے ہون ضرور ہے کہ مرتے دم تک راہ دین سے نہ پھرین ہم کہتے ہین کہ یہ بھی کلیۃ آپکا حیز منع مین ہے کیون نہین جائز ہے کہ ایک زمانہ مین عقل اوسکی درست اور مزاج اوسکا صحیح ہو اور ایمان للآخرۃ لایا ہو اور بعد اوسکے بوجوہ و اسباب خارجیہ یا داخلیہ مثل صحبت ہای بد یا غلبہ حرص و حسد یا مستی دولت و ثروت یا طمع حکومت و ریاست یا عجب و کبر و غرور یا قلت صبر بر نوائب دہر۔ یا غلبۂ شہوات نفسانی یا خدع و فریب شیطانی طریقۂ استقامت کو چھوڑ کر راہ اعوجاج اختیار کرے الغرض انسان کے ایک طریقہ پر تا دم مرگ رہنے کے لئے کوئی دلیل نہین قایم ہو سکتی ابھی چھٹی سطر صفحہ ۱۷ اولی مین آپ خود ھی فرما چکے ہین لیکن شیطان نے بعد پیغمبر کے اکثر مسلمانون کو بہکا یا ابھی کیون حضرت کیا آپ جلد بات بھول جاتے ہین

نہین معلوم کہ اس اختلال حواس کی کیا وجہ ہے اور اسقدر تناقض اور تہافت کلام کا کیا باعث ہے اب ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ ایا شیطان کا لپٹنا مخصوص آپ ہی کے ایسے لوگون کیواسطے ہے یا صدر اول مین بہی شیطان کو مداخلت تہی تو آپ کا کلیہ باطل ہوگیا اور اگر نہ تہی تو ان لی شیطانا یعتر ینی فان زغت فاستقیمونی کے کیا معنی ہین کما اعترف به فضل ابن روزبهان فی کتابه ابطال الباطل افسوس ہے کہ جسوقت حضرت صدیق اکبر بر سر منبر یہہ ارشاد فرماتے تہے کہ اوس شخص پر شیطان سوار ہوتا ہے تو اوسوقت مین کوئی آپکے دوستدارون مین سے حاضر مجلس معلی نہ تہا کہ آپ کی تحقیقات گوش گزار خلیفہ صاحب کرتا اور دست بستہ بصد ادب عرض کرتا کہ خلیفہ صاحب آپ غلط فرماتی ہین ہمارے دوست میان مہدی صاحب نے تحقیق اسکی کی ہے کہ صدر اول کی بلس جو کلہم فقط ایمان واسطے آخرت کے لائی ہین شیطان کو کہان مداخلت ہی اور اسصورت مین فرمانا جناب سرور انام کا حق حضرت عائشہ مین

قد جاءك شیطانك اور من هنا یطلع قرن الشیطان کما فی صحیح مسلم محض غلط ہوا جاتا ہے اسلئے کہ شیطان کو وہان کیا دخل تہا اور حدیث ان الشیطان یفر من ظل عمر بھی بیکار ہے اسلئے کہ جب کسی کے پاس شیطان کو دخل نہ تہا تو تخصیص عمر کی لغو ہوگئی اور اگر فقط عمر ہی سے شیطان ڈرتا تہا تو اور حضرات کی خدمت مین مشرف ہوتا ہوگا تو تخصیص صدر اول بعدم مداخلت شیطان باطل ہوگئی اور خدا خود خلیفہ

شیطانکو صدر اول مین بیان فرماتا ہے حیث قال فی قصۃ احد
حین انہزموا وترکوا الرسول ﷺ ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان
انما استزلہم الشیطان ببعض ما کسبوا اور اسمین کچھ شک نہین کہ روز احد
کی فرارین مین حضرت عمر بھی تھے بلکہ خود فرماتے تھے لقد رایتنی یوم
احد وانا اصعد فی الجبل منہزما مثل اروية یعنے مین مثل مادہ بز
کوہی پہاڑ پر اوچکتا تھا کما فی الدر المنثور للسیوطی ونقل عن کنز
العمال لما کان یوم احد ہزمنا وفررت حتی صعدت الجبل فلقد
رایتنی انزو کانّنی اروی یعنی روز احد ہزیمت کہائی ہمنے اور بہاگا مین
یہانتک کہ پہاڑ پر چڑہ گیا مین پس پایا مینے اپنے تئین اوچکتا ہوا مثل بز کوہی
کے انتہی پس آیہ شریفہ سے کذب حدیث ان الشیطان یفر من ظل
عمر بھی ثابت ہوگیا اب ہم جواب اجمالی دیچکے پس مناسب معلوم ہوا کہ
آپکی فقرات شکنی بھی کرین **قولہ** سب لوگ کافر اور مشرک تھے +
اقول اس قصہ خوانی حضرت مخاطب لا ثانی سے بجز اظہار تاریخ دانی
اور کوئی مطلب نہین ظاہر ہوتا خصوصًا مقام استدلال مین بے سند
باتین کہنی بجز مکثاری کے کس چیز پر محمول ہوگا کیجاہا ہو سکتا ہے کہ یہہ
کلیہ آپ کا کہ کل آدمی کافر اور مشرک تھے کوئی منع کرے اور کہی کہ انسان
جناب امیر علیہ السلام جنکو اہلسنت کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین یعنے
خداوند تعالی نے اونکے وجہ مکرم کو سجدۂ اصنام سے بچایا مثل شیوخ
کبار کے نہ کافر تھے نہ مشرک تھے اور عذر خوردسالی غیر مسلم ہے اسلیے

نہ تکلیف اعتقادی غیر تکلیف اعمالی ہے اور باوجود اسکے بعض روایات
معتبرہ دال ہین اسپر کہ سن شریف انحضرت کا پندرہ برس کا تہا اور
بنابر مذہب حق ابوطالب بہی ویسے ہی تہے کہ وصایای انبیای بعقین
و تفویض جناب رسولخدا ص فرمایا پس علماء آل محمد ص نے انکو کافر جانتے ہین
نہ مشرک بلکہ احادیث مین انکو تشبیہ بمومن آل فرعون کہ جسکے حق مین
جناب باری سے یکتم ایمانہ فرمایا ہے دی گئی ہے اور اسیطرح
علمای نصاری جو مشرف باسلام ہوئے کہ جنکی شان مین جناب باری
نے فرمایا منہم قسیسین ورھبانا وانہم لا یستکبرون ٥ واذا
سمعوا ما انزل الی الرسول تری اعینہم تفیض من الدمع مما عرفوا
من الحق ہم انکو اپنے دین کا مومن سمجتے ہین آپ چاہین کافر کہین
یا ہین مشرک کہین شاید کہ حدیث سید القسیسین فی الجنۃ حق عم حضرت
خدیجہ مین آپکی نظر مبارک سے نہین گذری الغرض کلیۃ آپکا باطل ہے
ہرچند ہمکو تعرض کرنا امثال ایسے مقامات کا کچہ ضرور نتہا اسلئے کہ اصل مطلب
سے ہمارے ان قصہ خوانیون کو کچہ علاقہ نہین ہے لیکن بنظر اسکے کہ آپکی
خوبیانی سب پر واضح ہوجائے بعض مقامات پر ہمنے تعرض اسکا کردیا ہے
قولہ آپکے دشمن ہوگئے اقول یہ قول بہی مثل قول سابق کے
لغو ہے ہرگز سب دشمن نہین ہوئے جناب امیر علیہ السلام مثل عمر کے
کب دشمن تہے حضرت ابوطالب جو حافظ اور حارس جناب رسول خدا
تہے کب دشمن تہے حضرت امیر حمزہ جسنے امثال ابوجہل کی موچہون مین

مشیمہ ملوا یا کب دشمن سے تھے حضرت سلامت ذرا بھی تو اشہب تیز گام
کو لگام دیجیے شتر بے مہار ہونا مناسب نہین ہے اپنے خصم کی سا
بات سمجھ بوجھ کے موںہ سے نکالیئے **قوله** کوئی مجنون کہتا تھا کوئی
بناتا تھا **اقول** مجنون اور دیوانہ کہنے والے خود مجنون اور دیوانے
عقلا اوس زمانہ کے حجت ہاے شافیہ کو سنتے تھے اور معجزات کو دیکھ
اور ایمان بصدق دل لاتے تھے گو ایسے لوگ قلیل ہون مثل سلمان
ابو ذر و مقداد و عمار و یاسر وغیرہم کے وقلیل من عبادی الشکور
قوله دعوت عام اسلام کی علانیہ ہونے لگی **اقول** اس تقریر دل
سے صاف ثابت ہے کہ بیشتر اس سے دعوت علانیہ نہ تھی بلکہ باب
من الاشرار سیما من اشد الکفار تھی اور یہی اخفا اور استتار مثل استتار
فی الغار کے قسم از تقیہ ہے جسکے نام سے آپ کی طبیعت جل بھن کر خاک
ہو جاتی ہے اور چند نیزہ اوچھل اوچھل کے آپ زمین پر گرتے ہین
یہہ بات سینے سچ کہی تو برا نمانیے کہ آپ نے موںہ کے بہل ٹھوکر کھائی
اور اگر آپکی سمجھ مین خلاف واقع ہے تو قصور معاف کیجیے کہ اپنی اپنی
ہے **قوله** بلا تامل کلمۂ شہادت پڑھا **اقول** ظاہرا یہہ ایمان لانا
بزرگونکا بہی مثل فلتۂ بیعت بکری واقع ہوا تھا جسکے حق مین خود حضرت
عمر جو بانی مبانی اس فلتہ کے تھے فرماتے ہین فمن عاد الی مثلها
فاقتلوه کما فی صحیح البخاری والنهایه والملل والنحل وغیرہ ورنہ بی غور
تامل کسی امر کا اختیار کرنا دلیل سفاہت ہے خداوند تعالی حکم فرماتا

عجب نیست که اینجا شیعیان برخوانند بعید البیت تحقیقی عمر قابل چرا اگر بر نفس خود حاکم کرده که او قابل قتل است بهر انکه بیعت فلته نموده ۱۲ منه

کہ حقیت دین مین غور و فکر کرو قل انما اعظکم بواحدۃ ان تقوموا للّٰہ مثنیٰ وفرادی ثمّ تتفکروا مابصاحبکم من جنۃ فکر و تامل موجب ایمان تحقیقی ہے کہ وہ زوال پذیر نہین ہے اور جو شخص کہ دین تحقیقی نہین کہتا ہو اوسکو مثل حضور والا کے ایک دین سے طرف دوسرے دین کے بدل جانا کچھہ بات نہین ہے ظاہر اصحابہ مرتدین کا ایمان مثل آپہی کے ایمان کے ہوگا کہ اونہون نے بلا تامل و فکر اختیار کیا تہا اسی وجہ سے وہ راہ دین سے بہت جلد پہر گئے گو اونکی تشخیص اور تعئین مین ہمارے آپکے اختلاف ہے آپ اہل ردہ کو کہتے ہین اور ہم دوسرون ھی کو کہتے ہین والعاقل تکفیہ الاشارہ قولہ کوئی نہایت قوی سبب ہوگا

اقول قوت اور ضعف سبب موقوف اوپر استعداد کے ہے جیسی جسمین استعداد ہے ویسا ہی اوسکے لئے سبب چاہئے اور وہ بھی ہر شخص کیواسطی مختلف ہے کسیکو استیناس صحبت جیسے اکثر متفرّین کو کسی طمع مال و دنیا کسی کو طمع عزت و منزلت کسیکو طمع ریاست و حکومت کسیکو طمع آخرت پس جیسا مادہ اور جیسی استعداد قوی ہوگی ویسا ہی سبب ضعیف کافی ہوگا اور جسقدر کم ہوگی اوسیقدر سبب قوی کی احتیاج ہوگی پس ہر شخص کے لئے سبب قوی کی ضرورت نہین ہے یہہ بھی فرمانا آپکا غلط ہوا قولہ نہایت ہی مشکل ہوتا ہے اقول مگر آپکے ایسے متلون المزاج کو تو کچھہ مشکل نہین نظر آتا ہے بہت سے سُفہا کو دیکہا کہ دن رات مثل گرگٹ کے رنگ بدلتے رہتے ہین جسطرف کچھہ بھی منفعت دنیا اور خواہشات نفسانی

کے موفقت پائی اوسطرف تعالی کے بیگن کیطرح جھک پڑے ہے ہرچند زبان
نکالنا ترک ادب ہے مگر شیعونکا گمان جو آپکے نزدیک سراپا باطل ہے حق
خلفای راشدین مین ایساہی ہے چنانچہ خطبہ شقشقیہ مین کہ با قرار مجد الدین
فیروز آبادی و ابن اثیر وغیرہ کلام جناب امیر علیہ السلام ہے بیان عہد عمری
مین مذکور ہے فمنی الناس لعمر اللہ بخبطٍ و شماسٍ و تلوّنٍ و اعتراضٍ
اور یہی مشکوٰۃ شریف اور نہایہ ابن اثیر اور ازالۃ الخفا مین حدیثین میلان
حضرت خلیفہ ثانی کی طرف یہودیت و نصرانیت کے مذکور ہین کبھی نسخہ
من التوراۃ لاتے تھے اور جناب رسولخدا اوسکو پڑھکر سناتے تھے کہ جس سے
رنگ چہرہ مبارک غیظ و غضب سے متغیر ہوجاتا تھا اور فرماتے تھے والذی
نفس محمّدٍ بیدہ لو بدء لکم موسیٰ لا تبعتموہ یعنے قسم ہے اوسکی کہ
جان محمّد جسکے قبضۂ قدرت مین ہے اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام تمہارے
واسطے ظاہر ہون تو ہر آئینہ تم متابعت اونکی کروگے اور کبھی خدمت
اقدس مین عرض کرتے تھے کہ ہمکو احادیث یہود بہت پسند آتے ہین اگر
آپکی راے مبارک مین آئے تو ہم اسمین سے کچھ لکھین اور جناب رسولخدا
جواب مین فرماتے تھے اتتھوّکون انتم کما تھوّکت الیھود والنصاریٰ
بعد ماجئتکم بیضاء نقیۃ ولو کان موسیٰ حیًا ما وسعہ الا اتباعی

فی النہایۃ التھوک کالتھور ہو الدخول فے امر بغیر رویۃ یعنے بے سمجھے
اور بے سوچے کسی بات کو اختیار کرنا وقیل التھوک التحیر یعنی بعضون
نے تفسیر تہوک بہ تحیر کیا ہے الحاصل وہ حضرت فرماتے تھے کہ تم لوگ

مثل یہود و نصاریٰ متحیر ہو یا بے سمجھے بوجھے چلتے ہو آیا مین تمہارے واسطے
طریقہ پاکیزہ روشن نہین لایا ہون اور اگر حضرت موسیٰ ع آج زندہ ہوتے
تو بجز میری اطاعت و متابعت کے اونکو چارہ نہوتا و فی النہایہ فی حدیث
آخر ان عمر اتی بصحیفۃ اخذھا من بعض اھل الکتاب فغضب
رسول اللہ وقال امتھوکون فیھا یا ابن الخطاب بالجملہ متزلزل الایمان
ہونا خلیفہ صاحب کا اسی سبب سے تھا کہ بے فکر و تامل ایمان لائے تھے
اگر ایمان مین ثابت القدمی ہوتی تو ہزار موسیٰ ع آتے تو اونکا قدم نہ ہٹتا
حالانکہ جناب رسول خدا صلعم بقسم شدید فرماتے ہین کہ اگر موسیٰ ظاہر ہوتے
تو تم بیشک ملت اسلام بیضاء نقیہ کو چھوڑ دیتے اور یہودیت اختیار کرتے
علاوہ اسکے تزلزل ایمانی حضرت خلیفہ ثانی تو ماجرائے روز حدیبیہ سے
علی ما فی الصحاح والسیر خود اونکے اقرار سے ثابت ہے کہ فرماتے تھے کہ
جیسا کہ شک آج مجکو نبوت مین ہوا ایسا کبھی نہین ہوا اس سے صاف ظاہر ہے
کہ شک ہمیشہ تھا مگر اوس روز شک بڑھگیا تھا کما نقل عن زاد المعاد
للعلامۃ ابن القیم اور عجب تر شارح نودی سے ہے کہ قول عمر کو فقلت
الست رسول اللہ فرماتے ہین کہ یہ کہنا از راہ شک نہ تھا بلکہ از راہ غیظ و
غضب بدر دین تھا سبحان اللہ خود قایل تو اقرار کرے کہ مجکو شک ہوا اور
اونکے محبین فرماوین کہ شک نہین ہوا وہی مثل صادق ہے کہ مدعی سست
گواہ چست کیا دینداری ہے کہ فعل رسول اللہ صلعم موجب غیظ و غضب ہو
بہرکیف اب خدا کو حاضر و ناظر جانکے فرمایئے کہ ایسی طبیعت اور مزاج والو نکو

ایمان لانا اور ایمان سے پھر جانا کون مشکل بات ہے کہ جسکے لئے سبب
قوی کے آپ خواہان ہین **قوله** تو صرف دو سبب معلوم ہوتے ہین
اقول کوئی دلیل عقلی اور نقلی انحصار پر قایم نہین ہوئی کیون نہین جائز ہے
کہ سفاہت اور تلون طبعی باعث اسکا ہوا اور کیون نہین جائز ہے کہ دیگر
اسباب خارجیہ یا داخلیہ سبب ہون کما مر **قوله** صحابہ نے **اقول**
اگر مراد صحابہ سے کامل الایمان مثل ابوذر و سلمان ہین تو ایمان لانا اونکا
واسطے آخرت کے مسلّم بین الفریقین ہے اور اگر مراد وہ اصحاب ہین
جو ہمیشہ متزلزل الایمان رہے اور مصداق اٰمنوا بافواههم ولم تؤمن
قلوبهم ولما یدخل الایمان فی قلوبهم کے تھے تو اصل ایمان ہی
اونسے منتفی ہے فضلا عن کونه للآخرة **قوله** تو ہماری وہم مین بھی
یہ بات نہین آتی **اقول** واہمہ خلّاق صور باطلہ ہے اور یہہ توہم اونکا
سراسر باطل ہے عقل عقلا حکم کرتی ہے ثبات کا نہ فقط حکم صحیح امکانی
بلکہ حکم وقوعی ایقانی کہ اکثر ہوا کہ ایمان لانیوالون اور ایذا ہین اوٹھانیوالون نے
بخواہشات نفسانی و باغواے شیطانی راہ ایمان کو چھوڑا اور طریقہ جنت سے
مونہہ موڑا اور مستحق دخول نار اور واصلین دار البوار سے ہوئے ففی صحیح المسلم
عن ابی ہریرة انّ رسول الله صلعم قال انّ الرّجل لیعمل الزّمن الطویل بعمل
اهل الجنّة ثمّ یختم عمله بعمل اهل النّار وانّ الرّجل لیعمل الزّمن الطّویل
بعمل اهل النار ثمّ یختم عمله بعمل اهل الجنّة کبھی شیاطین الجن باعث
اسکے ہوسکتے کہ تمام عمر کی محنتین او مشقتین اور عبادتین مرتے دم بیکار ہوگئین

چنانچہ قصۂ برصیصا اسپر شاہد عادل ہے اور کبھی شیاطین انس باعث اسکے
ہوئے چنانچہ بنی اسرائیل کہ ایذائین اوٹھانا اونکا حضرت موسیٰؑ کیواسطے
اوذینا من قبل ان تاتینا و من بعد ما جئتنا سے ظاہر ہے ایک فقرہ
سامری سے کہ ھذا الھکم واله موسیٰ فنسی دین حضرت موسیٰ سے
یکبار دست بردار ہوگئے اور حضرت ہارون کے قتل پر مستعد ہوگئے
جیساکہ جناب باری نے فرمایا ہے یابن اُمّ انّ القوم استضعفونی
وکادوا یقتلوننی پس اگر اسیطرح جناب امیر علیہ السلام کہ صاحب منزلت
ہارونی تھے فرماوین یا ابن عم ان القوم استضعفونی وکادوا
یقتلوننی تو کونسا امر خلاف عقل ونقل لازم آتا ہے حالانکہ آپکے صحاح مین
موجود ہے یکون فی ھذہ الامّۃ کلّما کان فی بنی اسرائیل حذو
النّعل بالنّعل والقذّۃ بالقذّۃ اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری مین یون ہے
لتتبعنّ سنن الذین من قبلکم شبرا بشبر و ذراعا بذراع حتی لو دخلوا
فی جُحر ضبٍّ لاتّبعتموھم قلنا یا رسول اللہ الیھود والنصاریٰ قال
فمن وفی النھایۃ لترکبنّ سنن من کان قبلکم حذو القذّۃ بالقذّۃ
ای کما یقدّر کلّ واحدۃٍ من ریش السھم علی قدر صاحبتھا وتقطع
یضرب مثلا للشیئین یستویان لا یتفاوتان انتہیٰ خلاصہ جو بنی اسرائیل
مین واقع ہوا اور جو اگلی امتون نے کیا وہ سب یہہ امت بھی کریگی یہانتک
کہ اگر وہ لوگ یعنے یہود ونصاریٰ داخل سوراخ سوسمار ہوئے ہونگے تو یہہ امت
بھی داخل ہوگی الغرض اگلی امتونکے ساتھ یہہ امت ایسی مساوی ہے جسطرح

ایک جوتے کے مقابل دوسرا جوتہ ہوتا ہے اور ایک پر تیر کے برابر دوسرا
پر تیر ہوتا ہے آور حذو النعل اور حذو القذّة بالقذّة ایک مثل
ہے کہ دو شی مساوی مین بولی جاتی ہے جسمین کچھہ تفاوت نہو آور بعض طرق
حدیث مین ہے غیر انّی لا اعلم اتعبدون العجل من بعدی ام لا یعنے
جو بنی اسرائیل نے کیا وہ تم سب کروگے جز اسکے کہ مجکو معلوم نہین کہ تم
بعد میرے گوسالہ پرستی بہی کروگے یا نہین حضرت سلامت گوسالہ پرستی کا
حال تو معلوم نہین مگر اسمین کچھہ شک نہین کہ اس امت نے گاو کہن سالہ
پرستی کی باغواے سامری اس امت کے آور صفورا کا لڑنا حضرت یوشع سے
معروف اور مشہور اور کتب تواریخ مین مذکور ہے مثل جنگ جمل کے کہ مفصح
جمال باکمال افعال مخذرات حجال اور متبرجات علی الجمال ہے فتبصر و تامل کو
قولہ اور برسون اوسکے پیچھے رنج اور دکھہ اوٹھائے **اقول** ان برسونکی
مدت کبھی اون برسونکی مدت سے جسمین شیطان نے رنج و تعب عبادت خدا
مین اوٹھائے ہین نہین بڑھی ہوگی رنج و مشقت حضرات ثلثہ اگر بارہ برس تک
تہا تو شیطان کا رنج و تعب عبادت بارہ ہزار برس کا تہا تو یہہ بات آپکے تو ذہن
مین بہی نہ گذری ہوگی کہ شیطان بہی فرمان خالق انس و جان سے جسکی رضامندی
کیواسطے ہزارون برس کی عمر عزیز کو رنج و تعب عبادت مین ضایع کیا تہا
پھر گیا ہو **قولہ** مرتے دم تک ثابت قدم رہے **اقول** اسبات مین ہم
بہی آپ کی موافقت کرسکتے ہین کہ جسقدر دین کو اونہون نے دنیا کیواسطے
اختیار کیا تہا یعنے بظاہر کلمہ شہادتین پڑہنا اوسپر مرتے دم تک باقی رہے

اور کیونکر نہ باقی رہتے حالانکہ حصول سلطنت مسمی بخلافت اوسی پر موقوف
تہا لیکن کلام اوس ایمان حقیقی مین ہے جو موجب نجات آخرت ہو نہ اوس
ایمان مین جو موجب حصول دولت دنیا ہو بہ اتفاق مفسرین اہلسنت اس آیۂ
تریدون عرض الدنیا کے حضرت خلیفۂ اول تہے کہ جنکی تجویز مبارک سے
اساراے بدر سے فدیہ لیا گیا گو رواۃ کذابین نے واسطے چہپانے عیب
خلیفہ صاحب کے جناب رسولخدا کو بہی سمیٹ لیا ہو مگر تمیز دینے والے
نیک و بد مین جہوٹہہ اور سچ کو بخوبی سمجہہ لیتے ہین پس جس شخص کے طمع مال دنیا
پر خدا گواہی دے تو اگر آپکے ایسے لوگ ہزار شہادت علی النفی اوپر عدم طمع
دنیا کے دین تو ہم کب مانین گے ومن اصدق من اللہ قیلا قولہ
فرضی خیال بہی نہین کر سکتے اقول ہم بہی ہرگز فرضی خیال نہین کرتے
اور نہ کوئی شخص جسکو ذرا بہی عقل و ایمان و شرم کا پاس ہوگا وہ فرضی خیال
کریگا بلکہ صاحبان عقل و ایمان واقعی خیال کرتے ہین کہ ایمان حضرات ثلثہ فقط
بطمع جیفۂ دنیا تہا اور جو شخص کہ فقط ماجراے سقیفہ کو بنظر انصاف صحیح بخاری
وغیرہ مین دیکہے اوسپر صبح صادق سے روشن تر ہوگا کہ یہہ تخالف اور تشاجر
صحابہ کا باہم نہتہا مگر بطمع حرص دنیا کہ ایک کہتا ہے مین امیر ہونگا دوسرا کہتا ہے
کہ نہین مین امیر ہونگا تیسرا کہتا ہے کہ منکم امیر و منا امیر اور کوئی کہتا ہے
نحن الامراء وانتم الوزراء کچہ لوگ کہتے ہین کہ ہم انصار مستحق خلافت ہین
کچہ لوگ کہتے ہین کہ ہم مستحق تر ہین کہ مہاجرین اور قریشی ہین آپس مین لڑنا
اور منصوص غدیر خم کا کچہ ذکر بہی نکرنا اور باوجود اوس لیاقت و اہلیت و علم

وفضل

وفضل وزہد وورع وشجاعت اور جانفشانیونکے رواج دین مین اونکو خبر
تک نکرنا اور نعش مطہر جناب رسولخدا صلعم کو بے غسل وکفن چھوڑنا اور شریک
دفن وکفن ہونا اور قبل اسکے تخلف جیش اسامہ سے کر کے اپنے تئین مورد لعن
خدا اور رسول کرنا اور بعد اسکے غصب فدک کرنا اور بضعۂ رسول کو ستانا اور
جھٹلانا جیسا کہ اکثر کتب معتبرۂ صحاح اور غیر صحاح اہلسنت مین مذکور ہے اور
کسی قدر ابتداے کتاب ملل ونحل مین کہ کتب معتبرۂ اہلسنت سے ہے اسکا
ذکر ہے الغرض یہہ سب حالات شقاوت دلالات نہ تھے مگر واسطے طلب
زخارف دنیویہ کے اور بطمع ریاست وحکومت اور نہ تھا یہہ مگر تکالب اوپر
جیفۂ دنیا کے بکمال حرص جیسا کہ جناب رسولخدا صلعم نے پیشتر سے خبر اسکی
دی تھی اور فرمایا تھا ستحرصون علی الامارة وسیکون ندامة یوم
القیمة کما فی صحیح البخاری یعنی قریب ہے کہ تم لوگ اے صحابہ حرص امارت
کی کروگے اور وہ تمہارے لئے روز قیامت موجب سراسر ندامت ہوگا
انتہی حال قیامت تو روز قیامت معلوم ہوگا مگر ثمرۂ دنیاوی تو آپ خود دیکھتے
ہین کہ زبان ایک خلایق کثیر کی جنکے عدد لاکھو نسے متجاوز ہین جن لفظوں
سے اونکے حق مین گویا ہے آپ پر مخفی نہین ہے **قولہ** اسلئے کہ ابتداے
اسلام مین **اقول** اگر یہہ غرض ہے کہ ابتدائی اسلام مین طمع مال ودولت
دنیاے موجودہ نہ تھی تو مسلم ہے لیکن انحصار طمع کا طمع دنیاے موجود
غیر مسلم ہے جب جناب والا حفظ قانون تحصیلداری اور ڈپٹی کلکٹری مین
اوقات عمر عزیز کو ضایع کرتے تہے اوسوقت مین نہ تحصیلداری موجود تہی

پٹی کلکٹری اور اگر غرض یہہ ہے کہ طمع مال و دولت دنیائی موجودہ اوسکو
ہی نہ تہی تو غیر مسلم ہے بسا ہے کہ انسان اپنے تئین تعب اور مشقت
مین ڈالتا ہے بطمع و امید حصول دولت دنیا زمانہ آیندہ مین گو وہ امید
قطعی و ظنی نہو بلکہ موہوم ہو پس اس امید موہوم پر کیا کیا زحمتین اوٹہاتا ہے
اور مشقتین کہینچتا ہے فما ظنك اذا کان مظنونا بقرائن الحال و مقرونا
بمقالات الکهنة المخبرین عن ما یطمع فی المآل من الاموال کما مر
قوله پس ثابت ہوا کہ صحابہ کا ایمان لانا اقول ہمنے جو تقریر ردّ اقوال
مخاطب مین بیان کی اوس سے بخوبی ثابت ہوا کہ ایمان ظاہری ثلثہ کا اور
شہادتین زبان پر جاری کرکے بظاہر مسلمان ہونا فقط بطمع حصول دنیا
زمانہ آیندہ مین تہا جب اس امید پر ایمان ظاہری لانا ثابت ہوا تو اوس لیے
پہرنا اونکا غیر ممکن تہا اسی لیے ایمان ظاہری سے نہ طرف ایمان حقیقی کے پہرے
نہ طرف کفر ظاہری کے فتامّل حتّی تاتیك الیقین والحمد لله
رب العالمین قال المخاطبُ لاجنب من کلّ جانبٍ دوسری
دلیل جبکہ ہم خلفائی راشدین اور مہاجرین و انصار کے حالات پر نظر
کرتے ہین اور اونکی چال و چلن پر خیال کرتے ہین تو اوس سے ہمکو یقین کامل
ہوتا ہے کہ وہ قدم بقدم اپنے پیغمبرؐ کے چلتے تہے اور حرص ہوا کو کسی کام
مین دخل نہ دیتے تہے اور شب و روز خدا اور اوسکے رسول کی رضا کے طالب
رہتے تہے اونکے دشمن بہی اس سے انکار نہین کر سکتے کہ اونہون نے حضرتؐ
کی رفاقت کا حق نہایت خوبی سے ادا کیا اور اپنی جانون اور مالونکو نہایت خوشی سے

حضرتؐ پر فدا کیا کونسی مصیبت رہگئی کہ جو کفار نے اونکو نہین دہی کونسی تکلیف
باقی رہگئی کہ مشرکین نے اونکو نہین پہنچائی جب کفار نے پیغمبر خداؐ کو
آور ایذا دینا شروع کیا اوسوقت اصحاب نبیؐ نے کیسی حمایت اور رفاقت
کی آور دعوت اسلام مین کیسی سعی بلیغ فرمائی جب عرب عامۃً آور قریش خاص
حضرتؐ کی ایذا دہی پر مستعد ہوگئے اوسوقت یاران وی خود را اسپر و
از مشرب عشق چہ بادہا کہ نخوردند و چہ ستمہا کہ نکردند و ہر گاہکہ آنجناب
و جہاد مامور شد اصحاب وے در مقابلۂ کفار چہ رنجہا کہ نہ کشیدند و چہ غمہا
کہ نہ چشیدند پس اگر خدا اور اوسکے رسولؐ کی محبت اون لوگون کو نہ تہی
کیون اپنی جانون آور مالون کو تلف کرتے تہے آور کیون سختیان اور مصیبتیں
اپنے اوپر اوٹھاتے تہے سوچنا چاہیئے کہ مہاجرین کو کسکے عشق نے گہر
سے نکالا انصار کو کسکی محبت نے دیوانہ کیا آخر ؎ رنگین کہ گردنبچہ مژگان
ایچنین ہد لعل و گہر کہ ریخت بدامانم اینچنین ہد مین حضرات شیعہ سے پوچہتا
کہ صحابۂ کبار آور مہاجرین و انصار مصیبت اور رنج کیوقت مین حضرتؐ
شریک ہوئے یا نہین آور مال آور جان اور عزت اور ابرو کو آپ پر نثار
کیا یا نہین حضرت کے پیچہے اونہون نے اپنے عزیزون اور قریبونکو چہوڑا
یا نہین اسلام کے پہیلانے مین اونہون نے تکلیف اور ایذا پائی یا نہین
پس یا ایسے بدیہیات سے انکار کیجیے یا اقرار چونکہ انکار کرہی نہین سکتے
اسلیئے لازم آیا کہ اقرار کرین آور اگر اونکی محنتون اور کوششونکا اقرار
تو پہر ذرا انصاف بہی کرین کہ جسکے پیچہے اونہون نے یہہ تکلیفین گوارا کی

اونکی

...سکی نگاہ مین کیا کچہ بہی قدر و منزلت اونکی ہوگی اور جسکی خاطر اونہون نے
...کو ہینے گہر بار کو چہوڑا ہوگا اوسکے دلمین کچہ بہی محبت اونکی ہوگی ہے یارو
...رفا تو علی مرتضے ہی کی قسم ہے کہ اگر مصیبت کیوقت مین کوئی تمہارا شریک
...سرانجام اور دکہہ درد کی حالت مین کوئی تمہارا ساتہہ دے اور اپنے بہائی بندونکو
...چہوڑ کر تمہارے ہمراہ ہوئے اور اپنی جان و مال کو تمہارے پیچہے ضایع کرے
...تو ہہ تمہاری نگاہ مین اوسکی کچہہ عزت اور تمہارے دلمین اوسکی کچہہ محبت ہوگی
...دو چار غمین اگر ہوے تو وہی مہاجرین اور انصار کی نسبت حضرت کیطرف سے سمجہو
...تہہ انصاف کرو کہ جسوقت لوگ چارونطرف سے یا ساحر یا مجنون کہکر آپکا د
...ور بلاتے ہونگے اوسوقت جو لوگ یا رسول اللہ اور یا حبیب اللہ کہکر آپ کو
...گہر...تے ہونگے اور جبکہ خویش و اقارب آپکے آپکو ستاتے اور تکلیفین دیتے
...ر گانگے اوسوقت جو لوگ اپنا سینہ سپر کر دیتے اور حضرت کو بچاتے ہونگے
...تہا...نکی اس اعانت کی کیا کچہہ قدر و منزلت آپکے نزدیک ہوتی ہوگی اے
...ذرا انصاف کی آنکہہ بند نکرو تو صحابۂ کرام کے مرتبونکی کوئی انتہا نہین ہے
...کسی شخص اس دنیا مین ایسا ہے کہ اب اونکے مرتبہ پر پہنچے اور اونکے سا
...چہہ پا سکے کہان ہین اب رسول خدا کہ وہ دعوت کرین اور اونکے کنبہ
...قبیلہ کے لوگ اونکو جہٹلاوین اور ہم مین سے کوئی سامہنے آکر صدقت
...یا رسول اللہ کہکر آپکے دل کو خوش کرے کہان ہے وہ وقت کہ پیغمبر خدا
...ہجرت کرین اور غار مین جاکر چہپین اور کوئی ہم مین سے اوسوقت ساتہہ
...ہو لے اور یار غار کہلاوے کہان ہے وہ زمانہ کہ فقراء مہاجرین کو لیکر

تم تو

حضرت مدینہ مین پہنچین اور مدینہ والے اپنے اوپر مصیبت گوارا کر
اپنے گھرونمین ٹھہراوین اور انصار کہلاوین کیا اب پھر وہ دن مل سکتے
کہ پیغمبر خداؐ بدر کی لڑائی پر جاوین اور ہم لوگ حضرتؐ کے ساتھہ ہوان اور
مدد کے لئے خدا ملائکہ کو بھیجے اور لقد رضی اللہ عنہم کہکر اپنی رضا
ظاہر فرماوے اے بہائیو وہ زمانہ گذر گیا وہ وقت باقی نہین رہا جنکو
نعمت ملنے والی تہی اونکو مل گئی جنکو یہہ دولت حاصل ہونیوالی تہی و
مین داخل ہوگئے جو انصار مین شامل ہونیوالے تہے وہ انصار مین شا
ہوچکے اب ہزار جان ومال کو کوئی نثار کرے مگر والسابقون الاو
من المہاجرین والانصار کی فضیلت پا نہین سکتا تمام جہان کی
کوئی لٹاوے مگر اصحاب بدر یا یاران بیعت الرضوان مین داخل نہین
ان دولتون کو لینے والے لیگئے ان نعمتونکو لوٹنیوالے لوٹ لیگئے
حریفان بادہا خوردند و رفتند + تہی خمخانہا کردند و رفتند + اے
جن لوگون نے بلاواسطے پیغمبر خداؐ سے تعلیم پائی اور جن شخصون
صاحب شریعت سے ہدایت حاصل کی کیونکر تمہارے دلمین اونکی
اور تمہاری نظر مین اونکی قدر و منزلت نہین ہے کیا تمہاری عقل
قبول کرتی ہے کہ اون ہزارون لاکہون آدمیون مین جو برسون پیغمبرؐ
کی صحبت اور رفاقت مین رہے کسیکے دل پر ایمان کا کامل اثر نہوا
بیشمار آدمیون مین جو نمازون اور جہادون مین حضرتؐ کے شر
کوئی اسلام پر ثابت قدم نرہا باوجودیکہ حضر اور سفر مین آپکے ہمرا

نشروہ

شب و روز اپنے کانون سے وعظ و نصیحت سنتے رہے اپنی آنکھون سے جبرئیل ع
کا آنا وحی کا لانا دیکھتے رہے لیکن اپنے نفاق اور کفر سے والعیاذ باللہ
باز نہ آئے گو کہ حضرت صلعم نے طرح طرح کے معجزے اونکو دکھلائے
انواع انواع کی دعائین اونکے حق مین فرمائین لیکن نہ کسی معجزہ کا اونپر اثر
ہوا نہ کوئی دعا اونکے حق مین مقبول ہوئی بھلا انصاف کرو کہ کوئی مسلمان
ایسا عقیدہ رکھیگا اور اپنے پیغمبر صلعم کی شان مین داغ لگاویگا اور اوسکے
تمام شاگردون اور کل مریدونکو کافر اور مرتد کہیگا ذرا تو سوچو کہ اگر
کسی عالم کے تمام شاگرد جاہل رہین اور کسی امیر کے مصاحب سب کے سب
بدچلن ہون اور کسی ولی کے مرید کلہم اجمعین فاسق و فاجر ہون تو کیا
اوس سے کچھہ بدظنی اوس عالم اور اوس امیر اور اوس ولی کی نسبت
لوگونکو نہوگی بیشک ضرور ہوگی پس اسیطرح پر تمام صحابہ کے کفر اور
ارتداد پر اعتقاد رکھنا درپردہ حضرت کی نبوت مین داغ لگانا ہے و
نعوذ باللہ من ذلک **یقول المتمسک بولایۃ علی**
ابن ابیطالب یہہ دلیل عجیب و غریب دلیل ہے کہ جسکا صغریٰ و
کبریٰ اور نتیجہ کا کچھہ پتا نہین ملتا ہے تقریر عامیانہ ہے مبنی اوپر
اقناعیات اور دعاوی بلا دلیل کے کاش صغریٰ و کبریٰ منطق کی بھی
دیکھہ لی ہوتی کہ ایسی تقریر مختل النظام واقع نہوتی بعد بہت فکر و غور کے
ماحصل تقریر یہہ معلوم ہوا کہ بدیہیات سے ہے کہ ثلثہ اور کل مہاجر و انصار
متبعیت جناب رسول خدا صلعم مین کامل تھے اور نہایت سختیان امور شقیہ

راہ خدا مین اوٹھائین آور خود رسول خداؐ سے تعلیم پائی اور جو ایسے
وہ منافق اور مرتد نہین ہوسکتے نتیجہ یہہ کہ خلفاے ثلثہ اور مہاجرین
انصار مرتد آور منافق نہین ہوسکتے جواب اجمالی یہہ ہے کہ بداہت
نہین ہے مگر بداہت وہم کہ جسکا منشا سفاہت یا غباوت فہم ہی جس
مین آج بارہ سو برس سے ہزارون عقلا اختلاف کرتے چلے آتے ہین اگر وہ
بدیہی ہے تو پہر نظری کس جانور کا نام ہے جناب والا شیعہ کسی مقدمہ
آپکے مقدمات دلیل سے مسلّم نہین رکہتے نہ تو اسکو مانتے ہین کہ آپکے ثلثہ
متابعت جناب رسولخداؐ مین کامل تہے بلکہ اونکو متابعت حرص ہوس مین کامل
سمجہتے ہین نہ اسکو مانتے ہین کہ اونہون نے راہ خدا مین کچہہ اذیتین اوٹہائین
بلکہ جو اذیتین اوٹہائین راہ طلب حفیفۂ دنیا مین اوٹہائین چنانچہ جناب
رسولخداؐ کے سامنے اموال غنایم سے متمتع ہوئے اور بعد اونکے انکی
حق اونکی اولاد کا چہینا آور نہ اونمین تعلیم جناب رسول خداؐ کا کچہہ اثر
اور نہ اونہون نے مثل ابوجہل ور ابولہب کے معجزات کے دیکہنے سے ہدایت
پائی ولنعم ما قال الجامی ؎ آنکہ او روی بہ بہبود نداشت * دیدن روی نبی
سود نداشت * اور نہ شیعونکا اعتقاد بہ نسبت کل مہاجر و انصار کے ایسا
ہے کہ کلہم موسوم بخیر و خوبی و حسن عاقبت ہین کما قال التفتازانی فی شرح المقاصد
لیس کل صحابی معصوما ولا کل من لقی النبیؐ بالخیر موسوما آری بعض
کی بہ نسبت ایسا سمجہتے ہین کہ وہ مدارج عالیۂ ایمان آور ایقان پر فائز ہوے
ولاکن قلیل ما ہم ولیس لمثلاثتکم منہا نصیب پس اگر مراد موضوع کبری

برابر

ایسے لوگ ہین تو البتہ وہ منافق اور مرتد نہ تھے لیکن اس صورت مین صغریٰ
غیر مسلم ہے اور اگر مراد وہ ایسے لوگ ہین یعنے طالبین جیفہ دنیا تو کبریٰ غیر مسلم
ہے اور اگر محمول صغریٰ مین ایسے اور موضوع کبریٰ مین ویسے ہین یا بالعکس تو حد
ہین فلم یتکرر الاوسط اب ہم آپ کے فقرات شکنی سے فقرات لیست اعادی
اہلبیت ع کو توڑتے ہین قولہ جب کہ ہم خلفاے راشدین اقول
جبکہ ہم خلفائی غیر راشدین اور اکثر انصار و مہاجرین کے حالات پر نظر
کرتے ہین اور اونکے چال وچلن پر جو خود جناب رسولخدا صلعم اور اونکے اہلبیت
کے ساتھ کیا خیال کرتے ہین تو اوس سے ہمکو یقین کامل ہوتا ہے کہ وہ ہر
قدم راہ مخالفت پر چلتے تھے اور اپنی حرص و ہوا کو ہر کام مین دخل دیتے تھے
شب و روز خدا اور رسولخدا کی راہ رضا سے ہارب اور جیفہ دنیا کے
طالب رہتے تھے اور اونکے دوست بھی جب اپنے صحاح کو بنظر انصاف
دیکھین تو اس سے انکار نہین کر سکتے اور بہت سے آیات اور روایات
اسپر شاہد ہین بمقتضائے مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ بعض کیطرف اشارہ کیا جاتا ہے
پس مہاجرین و انصار مین سے ہین وہ طالبین دنیا جنکی شان جلالت نشان
تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرۃ خداوند عزوجل فرماتا ہے
یعنی اے صحابہ پیغمبر ص تم لوگ خواہان مال دنیا ہو اور خدا چاہتا ہے تو آ
خرت کو کما مرت الاشارۃ الیہ آنفًا اور پھر فرماتا ہے منکم من یرید
الدنیا و منکم من یرید الاخرۃ یعنی اے صحابہ تم سے بعض طالب دنیا
ہین اور بعض طالبین آخرت ہین اب ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ جن لوگون

سکا

کے آپ مدعی کمال دینداری ہین اونکے حق ہین خداگواہی دنیا طلبی کی
دیتا ہے پس یا اپنے تئین آپ سچا کہیئے یا آپنے خداکو سچا کہئے خداکو
معاذ اللہ جہوٹہا کبہی نہین سکتے تو لازم ہوگا کہ اپنے تئین جہوٹہا دراصل
اور دعویہا ہی بے سروپا سے ہاتہہ اوٹہایئے اور سنئے اونہین مہاجرین
انصار مین سے ہین وہ لوگ جنکی شان ہین خدا فرماتا ہے تسرون الیہم
بالمودۃ وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعلہ منکم فقد
ضل سواء السبیل خلاصہ یہہ ہے کہ اے اصحاب پیغمبر تم لوگ دوستی
کفار دلونمین چہپاتے ہو ظاہر اور باطن تمہارا ایک نہین ہے اور مین
خوب جانتا ہون جس چیزکو تم چہپاتے ہو یعنی کفرکو تم چہپاتے ہو اور
ایمان کو ظاہر کرتے ہو یا محبت کفار کو چہپاتے ہو اور محبت مومنین
ظاہر کرتے ہو اور جو شخص تم ہین سے ایسا کرتا ہے بہ تحقیق کہ وہ گمراہ ہے
راہ راست سے انتہی محصلاً کیون صاحب یہی قدم بقدم پیغمبر کے چلے
اور حرص و ہوا کو دخل ندینا اور شب و روز خدا و رسول کی رضا کے طالب
رہنا ہے کہ دشمنوں سے ملئے اور خدا اور رسول کے راز کو فاش کیجیے
نہین سمجہتے کہ اگر دینداری و دین طلبی اسی کا نام ہے تو بے دینی کسکو کہتے
اور اونہین مہاجر و انصار مین سے ہین وہ لوگ جنکی شان مین ہے واذا
رأوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما قل ما عند اللہ خیر من اللھو
ومن التجارۃ یعنے جب دیکہتے ہین اصحاب کسی تجارت کو یا لہو ولعب
تو جاتے ہین طرف اوسکے اور چہوڑ دیتے ہین تجکو کہڑا ہوا نماز مین کہ

کہو

کہ جو کچھ خدا کے نزدیک ہے وہ بہتر ہے لہو اور تجارت سے انتہی کیون صاحب
دیندار و نکے یہی حال اور چلن ہین کہ پیغمبرؐ کو تنہا نماز مین چھوڑ کر نماز کو توڑ
کر عبادت خدا سے مونھہ موڑ کر واسطے سننے صدائے دف طبل کے دوڑ کر
جائین اور تجارت کو عبادت خدا پر مقدم جانین کاش پیغمبرؐ کو تنہا نماز مین
چھوڑ کر اکتفا کرتے یہہ حضرات تو پیغمبر صاحبؐ کو نرغۂ کفار مین تنہا چھوڑ کر
رو بفرار لاتے تھے اور مصداق فولیتم مدبرین کے ہو جاتے تھے
اگر سب مہاجر و انصار کا چلن اچھا تھا تو کیون مصداق فقد باء بغضب
من اللہ وماویٰہم جہنم وبئس المصیر کے ہوتے کیون فرار من
الزحف کرتے اور خلفائے راشدین کا بھاگنا احد مین حنین مین
تو متفق علیہ بین الفریقین ہے پس جب تک جناب رسولخداؐ کا فرار مین
معاذ اللہ پیش قدم ہونا نہ ثابت کیجئیگا تب تک خلفائی راشدین کا قدم
بقدم چلنا نہ ثابت ہوگا اب دو ایک حدیثین بھی سن لیجئے کہ جس سے
کامل الاتباع ہونا خلفاء کا اور کل مہاجر و انصار کا بخوبی واضح ہو جائے
صحیح مسلم مین اور تفسیر درمنثور مین حذیفہ سے روایت ہے واللفظ
للاخیر کہ لیلۃ الاحزاب مین ہم جناب رسولخداؐ کے ساتھ تھے وکان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یصلی من اللیل فی لیلۃ باردۃ لم ار
قبلہ ولا بعدہ برداً کان اشد منہ یعنی جناب رسولخداؐ نماز شب
پڑھتے تھے اور وہ رات ایسی سرد تھی کہ مینے کبھی ایسی سردی پیشتر اس سے
دیکھی تھی نہ بعد اسکے فقال الا رجل یذہب الی ہولاء فیاتینا

يكنوهم جعله الله معي يوم القيامة يعنے آيا كوئی شخص ايسا ہے جو
لشكر كفار كيطرف جائے اور اونكی خبر لائے اور جو شخص ايسا كرے يعنی
خبر كفار لائے تو عوض مين اسكے خداوند عزّ وجل اوسكو روز قيامت كے
ميرے ساتهہ كريگا قال فما قام منّا انسانٌ قال فسكتوا ثمّ عاد فسكتوا
حذيفه كهتے هين پس هم مين سے كوئی شخص نہ اوٹها اور سب نے سكوت
كيا پهر حضرت نے مكرر اسی سخن كا اعاده فرمايا مگر كسی نے جواب نديا تب
اونحضرت نے فرمايا يا ابابكر فقال استغفر الله ورسوله يعنی بالخصوص
يار غار كا نام نامی ليكر پكارا تب بهی خليفه صاحب نہ اوٹهے اور بڑے هی بڑے
فرمانے لگے كه خدا اور رسول مجكو معاف ركهين ثم قال ان شئت ذهبت
پهر جناب رسول خدا نے فرمايا كه اگر تو چاهتا تو جاسكتا تها فقال يا عمر
فاستغفر الله ورسوله ثمّ قال ان شئت ذهبت جب حضرت ابو بكر
نہ اوٹهے تب اونحضرت نے بالخصوص نام نامی خليفهٔ ثانی ليكر پكارا اونهون
نے بهی بڑے هی بڑے كها كه مجكو بهی معاف كيجيے اونحضرت نے فرمايا
كه تو بهی اگر چاهتا تو جاسكتا تها ثمّ قال يا حذيفة فقلت لبّيك
فقمت حتّی اتيته پهر حضرت نے فرمايا ای حذيفه پس مينے كها
لبّيك اور اوٹها اور حاضر خدمت بابركت هوا الحديث كيون حضرت
يهی تبعيت كامل اور رضا طلبی خدا و رسول اور خدمتگزاری اور ادای حق
رفاقت تها كه وه حضرت پكارا كرين اور كوئی صاحب جواب نه دين اور
دم بخود لمبے پڑے رهين اور جب نام بنام پكارين تب بهی حاضر خدمت نهون

اور قبل اسکے کہ وہ حضرت تکلیف کسی کام کی دین پڑے پڑے ایک کہے
مجھے معاف رکھیئے دوسرا کہے مجھے معاف رکھیئے سبحان اللہ کیا محبت
تھی اور کیا اطاعت تھی جسپر حضرات اہلسنت کو ہزار جان سے قربان ہونا
چاہیئے اور اگر کاش کہین سے مال غنیمت یا زکوۃ آیا ہوتا تو بہت جلد
اوٹھ کر دوڑتے کیا خوب گنواری مثل یاد آئی ہے کامی چور نوالے حاضر
اور حدیث سنئے صحیح بخاری بعد کتاب البارے نکالئے اوسمین حضرت
صدیقہ فرماتی ہین کہ ایک روز جناب رسولخدا نے برسر منبر فرمایا من
یعذرنی فی رجل قد بلغنی اذاہ فی اھلی یعنی کون شخص ہے کہ
مجکو معذور رکھے سزا دھی مین اوس شخص کی کہ پہنچی ہے میرے تئین
اذیت اوسکی دربارۂ اہل سیرے کے فقام سعد بن معاذ الانصاری
فقال یا رسول اللہ انا اعذرک منہ انکان من الاوس ضربت
عنقہ وانکان من اخواننا من الخزرج امرتنا ففعلنا امرک قالت
فقام سعد بن عبادۃ الانصاری وھو سید الاوس وکان قبل
ذلک رجلا صالحا ولکن احتملتہ الحمیۃ فقال لسعد کذبت
لعمر اللہ لا تقتلہ ولا تقدر علی قتلہ فقام اسید بن حضیر وھو
ابن عم سعد بن معاذ فقال لسعد بن عبادۃ کذبت لعمر اللہ
لنقتلنہ فانک منافق تجادل عن المنافقین فتثاور الحیان
الاوس والخزرج حتی ھموا ان یقتتلوا ورسول اللہ
قائم علی المنبر فلم یزل رسول اللہ یخفضھم حتی

سکتوا وسکت انتہی محصل یہہ ہے کہ سعد بن معاذ انصاری اوٹھہ کھڑا ہوا
اور کہا کہ مین معذور رکھتا ہون آپکو اوس موذی سے اگر وہ قبیلہ اوس
سے ہے تو مین اوسکی گردن مارونگا اور اگر ہے ہمارے برادران خزرج
سے پس جو آپ اوسکے بارہ مین حکم فرمائنگے ہم آپکے امر کے تعمیل کرینگے
حضرت صدیقہ فرماتی ہین پس اوٹھا سعد بن عبادہ انصاری اور وہ
سردار اوس تہا اور قبل اسکے مرد صالح تہا لیکن برانگیختہ کیا اوسکو حمیت
جاہلیت نے پس کہا سعد بن معاذ سے قسم بخدا تو نے جھوٹہہ کہا تو اوسکو
نہین قتل کرسکتا ہے اور نہ تیری مجال اوسکے قتل کرنے کی ہے پس اوٹھا
اسید بن حضیر ابن عم سعد معاذ اور کہا سعد عبادہ سے قسم خدا کی تو جھوٹہہ
کہتا ہے ہر آئینہ ہم اوسکو قتل کرینگے اور تو خود منافق ہے کہ منافقونکی
جانب داری کرتا ہے پس جوش و خروش مین آئے دونو قبیلے اوس و خزرج
اور قصد کیا باہم قتال کرنیکا درحالیکہ رسول خدا منبر پر کہڑے ہوئے ہین پس
انحضرت نے دونونکے شور و شغب کو پست کیا یہانتک کہ اونہون نے سکوت
کیا اور حضرت بہی ساکت ہوئے انتہی اب ملاحظہ فرمایئے اس حدیث صحیح
بخاری کو کہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بعض صحابہ کس قدر بے باکی اور
بے اعتنائی اور وقاحت اور بیحیائی مین کامل تہے کہ جنکو جناب رسول خدا
کا مطلق پاس ادب نہ تہا اور کس قدر نفسانیت اونپر غالب تہی کہ دین
ایمان کا کچھہ لحاظ نہ تہا اور بہو دیان رسول خدا کی جانبداری پر کمر باندہتے تہے
اکسون حضرت صحابہ کا وہ منصب طالب رضای خدا اور رسول ہونا ہی کا

نام ہے اور اپنی ہوا وہوس کو مداخلت نہ دینا اسی کو کہتے ہین اور قدم بقدم
پیغمبر صلعم کی راہ پر چلنے کے یہی معنی ہین یہہ تھا حال اون صحابہ کا جو بشہادت
صادقہ صدیقۂ صالحین مین سے تھے فما ظنک بالطالحین منہم
ولاکن اذا لم تستحی فقل ما شئت اور حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین
روایت کی ہے ان اناسا من الانصار قالوا یوم حنین حیث افاء
اللہ علی رسولہ من اموال ھوازن ما افاء وطفق رسول اللہ یعطی
رجالا من القریش المائۃ من الابل فقالوا یغفر اللہ الرسول یعطی قریشا
ویترکنا وسیوفنا تقطر من دمائہم وقال الحمیدی عن انس ان الانصار
قالت اذا کانت الشدۃ فنحن ندعی ویعطی الغنائم غیرنا خلاصہ جب روز
حنین خدا نے غنیمت مال ہوازن عنایت کی تو جناب رسولخدا صلعم نے بعضی آدمیون
سی کچھہ قریشیونکو سو سو شتر دئے پس کہا انصار نے کہ خدا مغفرت کرے
رسول صلعم کی کہ وہ قریش کو دیتے ہین اور ہمکو نہین دیتے حالانکہ ہماری تلوارون
سے خون قریش ٹپکتا ہے حمیدی کہتا ہے کہ انس نے یہہ بہی روایت کی ہے
کہ انصار نے کہا کہ جب وقت شدت ہوتا ہے تو ہم پکارے جاتے ہین اور
اموال غنایم ہمارے غیرونکو دئے جاتے ہین انتہی اس حدیث سے کس قدر
دنیا طلبی صحابہ کی معلوم ہوتی ہے کہ جناب رسولخدا صلعم کو معاذ اللہ متہم
بخیانت اور عدم عدالت کرتے تھے بلکہ جیسا کہ صحیح بخاری اور بیضاوی
مین ہے بعضے کمال وقاحت سے بررُو آنحضرت صلعم کے کہتے تھے اعدل
یا محمد صلعم اور وہ حضرت صلعم اپنے خلق عظیم سے جواب مین اسیقدر ارشاد

فرماتے تھے ویحک ان لہا اعلال فمن یعدل الغرض حرص و ہوا طالبین
دنیا کی جب حیات رسولخداؐ مین باین مرتبہ ہو کہ موجب ان سب باکیون
کی ہو یہانتک کہ خدا بہی اونکی شان مین فرمائے منہم من یلمزک فی
الصدقات فان اعطوا منہا رضوا وان لم یعطوا منہا اذا ہم
یسخطون پس اسی پر قیاس کرنا چاہیئے کہ بعد وفات اونحضرتؐ کے
حرص و ہوا سے کیا کیا نہ اونسے سرزد ہوا ہوگا یہہ تہا مختصر حال حضرات
ثلثہ اور اکثر مہاجرین اور انصار کا جو سامہنے جناب رسولخداؐ کے تہا اگر
بالتفصیل لکہا جائے تو ایک دفتر طویل بہی گنجایش نکرے لیکن حال مابعد کا
اونحضرتؐ کے پس اوسکا احصا تو ممکن ہی نہین ہے اور کیونکر ایسا نہوتا
حالانکہ خود جناب رسول خداؐ فرما گئے تہے انی لست اخشی علیکم
ان تشرکوا ولکن اخشی علیکم الدنیا ان تنافسوہا کما فی البخاری
یعنی بعد اپنے تم سے اسبات کا ڈر مجہے نہین ہے کہ تم لا الہ الا اللہ
چہوڑ کر پہر مشرک ہو جاؤگے لیکن مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ حرص دنیا
تمکو گمراہ کرے گی اور تم بالکلیہ طالب دنیا ہو جاؤگے جیسا کہ یہہ حدیث
صحیح بخاری مین موجود ہے اور بہی اوسی صحیح بخاری مین ہے کہ جناب
رسولخداؐ نے فرمایا انکم ستحرصون علی الامارۃ وستکون ندامۃ
یوم القیامۃ یعنی قریب ہے کہ تم حرص امارت و ریاست کروگے
اور یہہ امر تمہارے لئے روز قیامت موجب ندامت ہوگا **قولہ** اور اپنے
جانون اور مالونکو نہایت خوشی سے حضرتؐ پر فدا کیا **اقول** حضرات ثلثہ

سے کے مال فدا کرنیکا حال جہان آپنے ایمان کو زبردستی اونکے گلے مڑھا ہے
علی التفصیل معرض بیان مین آویگا بالاجمال یہہ ہے کہ ہمیشہ ابا عن جد مفلس مفلوک
اور قلندر صعلوک تھے جب صاحب ذوالفقار حیدر کرار ع کی جوتیونکے صدقہ
سے کچہہ استطاعت بہم پہنچائی تو ظنت وبخل اس قدر دامنگیر ہوا کہ روز نزول
آیۂ نجوی انفاق ایک درہم سے بہی مونہہ چرایا یہانتک کہ حضرت ابی ذر رض
عثمان غنی کو دیکہکر آیۂ یوم تکوی بہا جباہہم وجنوبہم پڑہتے تھے
چنانچہ شاہ جی دہلوی بہی اثبات خرافت ابی ذر مین اسکے مقر ہین اور یہی سبب
ہوا اونکے اخراج بلد کرنیکا حالانکہ یہہ وہ بزرگ ہے جسکے حق مین جناب
رسولخدا صلعم نے فرمایا ما اقلت الغبراء وما اظلت الخضراء علی اصدق
لہجۃ من ابی ذر یعنے نہین اوٹھایا زمین نے اور نہین سایہ ڈالا آسمان
نے کسی پر کہ صادق اللہجہ تر ہو ابی ذر سے باقی رہا جانونکا فدا کرنا پس شیخین
ولیتم مدبرین سے بہت ظاہر ہے حالانکہ خداوند عز وجل نے کسقدر تاکید
سے فرمایا تہا فلا تولوہم الادبار ومن یولہم یومئذ دبرہ الے
ان قال فقد باء بغضب من اللہ وماواہ جہنم وبئس المصیر
یعنی اے مسلمانو جب صف جنگ مین کفار سے ملاقات کرو تو اونکو پشت
نہ دو اور جو شخص کہ پشت دیگا وہ گرفتار غضب خدا ہوگا اور جگہہ اوسکی جہنم
ہے اور کیا بری بازگشت ہے مگر صحابۂ کبار و یاران جان نثار کو بروقت
کارزار ہمیشہ جز فرار کے کچہہ نہ سوجہتا تہا بہلا فرمایئے تو کس شخص کو کفار نابکار
سے آپکے خلفاء عالی وقار نے زیر شمشیر آبدار کیا اور جز فرار کے کہان ثبات قدم

اختیار کیا ہے رسولخدا باعلای ندا فرماتے تھے اِلَیَّ اَیْنَ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْن
مگر کوئی صاحب مسلمانوں مین سے نہ سنتے تھے کبھی فرماتے تھے یَا اَصْحَابَ
اَلْبَقَرَةْ مگر اونکو جز گاو تازی اور دغابازی کے کچھہ نہ سوجہتا تھا یار غار
نہین معلوم کہ کس غار تیرہ و تار مین چھپ جاتے تھے کہ مور و مار تک بھی
اونکا پتا نہ پاتے تھے حضرت آقای نامدار افلح شہسوار کے خود اپنی تعریف
فرار مین زبان گہربار سے اقرار فرماتے ہین کہ لَمَّا کَانَ یَوْمَ اُحُدٍ ھُمْ فَنا
فَفَرَرْتُ حَتّٰی صَعِدْتُ الْجَبَلَ فَلَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَنْزُو کَاَنَّنِیْ اَرْوِیَةٌ کما
رواہ السیوطی فی المنثور یعنی بھاگا مین اور پہاڑ پر چڑہ گیا اور سطرح
اوچکتا تھا جیسی مادہ بز کوہی اوچکتی ہے حضرت عثمان ایسا بھاگے تھے
کہ تین تین روز اونکا پتا نہ ملتا تھا اور جناب رسولخدا فرماتے تھے
لَقَدْ ذَھَبْتَ عَرِیْضًا یَا عُثْمَانُ کما فی الاستیعاب الغرض کیا جان نثار
اور کیا رفاقت شعار تھے کہ رسول ایزد غفار کو مجمع کفار نابکار مین تن تنہا
چھوڑ کر راہ فرار اختیار کرتے تھے آپ اگر اس فرار کا انکار کیجیے تو انکار
کلام اللہ ہوگا پس لاریب کہ اقرار کیجیے اور غایت اعتذار آپکا یہ ہوگا کہ
ایزد کردگار نے بخش دیا تو ہم کہینگے کہ اگر کسی بار بخش دیا تو بخش دینے
کا ر ایزد غفار تھا آپکے خلفاء کا اوسمین کیا کردار تھا اور بار بار بخشدینا بھی
ثبوت کہانسے ہو سکتا ہے اُحد مین خیبر مین حُنین مین ہمیشہ انکی یہی اطوار رہی
ایک خطا دو خطا تیسری خطا تو آپ جانتے ہی ہونگے کہ کون خطا ہے
قولہ اوسوقت یاران وی خود را سپر ساختہ از مشرب عشق اقول

قولہ ابھی تو آپ ہندی مین باتین کرتی تھی دور از حال کونسا اختلال مزاج
صورت زوال اعتدال ہوا کہ موجب تبدیل مقال ہوا اور آپ فارسی چھانٹنے لگے
شاید زبان پر لفظ مشرب کے جاری ہونے نے ہم مشربونکی یاد دلائی
اور از خود رفتگی غالب آئی حالت صحو سے عالم سہو و محو مین جاتے رہے
اور عالم سکر و مستی مین عشق اللہ پاک ذات اللہ پکارنے لگے حالانکہ
اطلاق عشق عرف قرآن و حدیث سے خارج اور مفہوم لغوی مین اسکے
خروج از حد اعتدال داخل ہے اسی سبب سے حکمانے اسکو قسمی از جنون
و مالیخولیا ٹھرایا ہے اور بقول ابن جوزی اطلاق اسکا عرف و لغت مین
علی ما یصح بہ الجماع کے آیا ہے اور آپکے اولیاء اللہ نے کچھ احادیث
مفتعلہ اس باب مین بنا کے المجاز قنطرۃ الحقیقۃ ٹھرایا ہے لیکن مشرب
متکلمین اونکے مشرب سے جداگانہ ہے آپ کہان سے کہان جاتے ہین
ذرا ہوش مین آئیے اور سنیے کہ سپر جناب رسولخدا کی حقیقت مین حفظ
حافظ حقیقی تہا و لہ معقبات من بین یدیہ و من خلفہ یحفظونہ
الآیۃ اور ظاہر مین حفظ و حمایت کرنیوالے اونکے اجلاے قوم تہے مثل
ابیطالب اور علی بن ابی طالب اور جعفر بن ابیطالب اور حمزہ اور عبیدہ و
امثالہم نہ اذلاے قوم پرانی جوتیان کہانیوالے ابن بیعہ کی کہ ایسے لوگون
کی جان تو خود انحضرت کی نعلین مبارک کے صدقہ سے بچتی تہی پس وہ حضرت
بخلق عظیم خود سپر انکی تہے نہ بالعکس کما ستعلم عنقریب قولہ چہ بادہا
کہ نخوردند و چہ مستیہا کہ نکردند اقول ذکر مستی و بادہ خواری و امثال این مقامات

مشعر از رندی و بے باکی ہست و یاد دہ از شرب و نوش پیر مغان شماس
شراب نبیذی نوش میفرمود وَ اَضَرُّ لِلشَّیطَانَۃ بِالْمَاءِ میفرمود اگر پیرو
او ہستید البتہ در عالم مستی و بیہوشی و حالت نوشا نوشی و گرم جوشی و
ہم آغوشی ساقی ساغر کشی لذت چشی ترکمان وشی افلح سنشی بہم رسانیدہ
کہ بپاے گردن صراحی در پیالہ و بادہ کہن سالہ را حوالہ کنند و بخون ارغوانی لعل
تا زیر دامن رنگین تو دامان تہی را بیواقیت و لآلی ہنگی گہر آگین سازد تو
در عالم از خود رفتگی سگفتہ باشید کہ رنگین کہ کرد دامن تمنا نم اینچنین
لعل و گہر کہ ریخت بدامانم اینچنین + قولہ مین حضرات شیعہ سے پوچھتا
اقول مین حضرات اہلسنت سے پوچھتا ہون کہ آپکے ثلاثہ کبار اور اکثر مہا
اور انصار بہت بڑے رنج و مصیبت کے وقتون مین جب جان و آبرو پر آن
اور رسول ایزد کردگار زرغۂ کفار مین گھر گئے بلکہ زخمی بھی ہوئے تب
اوس جان جہان کو چھوڑ کر اپنی اپنی جان بچا کر بھاگے یا نہین اور بجز
چند کے جنکو آپ صغار بلکہ نمبر چار مین سمجھتے ہین آپکے کبار بھی ش
ہوئے یا نہین اور مال اور عزت و آبرو سب کو اپنی جان عزیز پر نثار کیا
نہین اور اپنی جان اور اپنی زن و فرزند کے دہیان نہین اور محبت زندگا
دنیاے فانی کے پیچھے اونحضرت کو بلکہ دین و ایمان کو چھوڑا یا نہین آ
ایسے نازک وقتون مین اور ایسے معرکہاے مرد آزما مین نام اسلام
مٹا دینے مین کچھ کوتاہی کی یا نہین لیس یا ایسے بدیہیات کا انکار
یا اقرار چونکہ انکار کر ہی نہین سکتے اسلیئے لازم آیا کہ اقرار کرین اور اگر

اونکی دغابازیون اور نمکحرامیونکا اقرار کرین تو پھر ذرا انصاف بھی کرین کہ
جسکے ساتھہ انھون نے ایسے بُرے وقتونمین دغا کی ہوگی اور ایسی تکلیفونمین
اوسکا ساتھہ چھوڑا ہوگا اوسکی نگاہ مین کیا کچھہ بھی بیدینی اور بے ایمانی
اونکی نہ ثابت ہوئی ہوگی آے یارو تمکو اپنی عمر عزیز کی قسم ہے کہ اگر کوئی
تمہارے نولے پیالے مین حاضر اور وقت مصیبت کے تمہارا شریک نہہ
اور دُکھہ درد کی حالت مین تمہارا ساتھہ نہ دے اور بد روغ واسطے حصول
دنیا کے اپنے تئین تمہارا فدائی لکھے اور باطن مین اپنے بھائی بندون سے
جو تمہارے دشمن ہون ملا رہے اور اپنی جان یا مال کو بُرے وقتونمین تمسے
عزیز کرے تو تمہاری نگاہ مین کچھہ کوئی اونکی اوسکی اور ذلت وخواری اور
تمہارے دلمین کچھہ اوسکی بیدینی اور بے اعتباری ہوگی یا نہین اگر ہوئے
تو وہی مہاجرین فارین اور انصار بے اعتبار کی نسبت حضرت صلعم کیطرف سے
سمجھو اور انصاف کرو کہ جسوقت لوگ چارو نطرف سے ہزار در ہزار کفار
ستم شعار اُقتلوا الساحر والمجنون کہکر آپکا دل دکھاتے ہونگے اور درپے
قتل و جرح ہونگے پس جب اون لوگون نے جنسے امید ایسے وقت مین ساتھہ
دینے کی تھی ساتھہ ندیا ہوگا اور کچھہ اداے حق رفاقت نکیا ہوگا بلکہ
اپنی اپنی جان بچاکر بھاگ کھڑے ہوئے ہونگے اور اونحضرت کو تنہا درمیان
تشنگان خون کے چھوڑ دیا ہوگا تو اونحضرت صلعم کے دلمین ایسے کمینونکی
کیا قدر و منزلت رہی ہوگی یہہ اطوار تو اونحضرت صلعم کے سامھنے کے تھے
اور بعد اونحضرت کے جو کچھہ کیا وہ عیان ہے کہ نعش مطہر کو بیگور وکفن

چھوڑا اور تجہیز و دفن بادشاہ دین و دنیا سے مونہہ موڑا اور خود مثل نادر شاہ کے
بادشاہ بن بیٹھے اور اسپر بھی راضی نہوئے فدک تک چھین لیا اور اونکی
اولاد کو نان شبینہ کا محتاج کر دیا اور ایسی حالت ذلت و خواری مین چھوڑ دیا
کہ ہر ایک حجر اور مدر کے نیچے اونکا خون بہایا گیا فالی اللہ المشتکی اور بفرض
محال مثل شریک الباری اگر اونحضرت صلعم نے روز غدیر اور بمقامات کثیرہ
نص اوپر خلافت کسیکی نہ کی ہوتی اور اونکے اہلبیت مین معاذ اللہ کسیکو لیاقت
خلافت بھی نہوتی تو بمقتضائے نمک حلالی و وفا شعاری یہہ تہا کہ خلافت
کو خاندان نبوت سے نہ نکالتے گو انتظام کار اپنے قبضۂ اقتدار مین رکھتے
مگر خلافت کو مخصوص باہلبیت کرتے تب بہی اونحضرت کی اولاد کو ایک عزت
اور وقعت رہتی اور ہر سفلہ و دون کو ادعای خلافت نہوتا اور ہر فاسق
و فاجر مثل بنی اُمیہ اور بنی عبّاس کے طمع خلافت نکرتے اور مدار خلافت
بہ بیعت چند اجلاف نکرتے تو اہل شام معٰویہ اور یزید کی متابعت کے زمین
مختار نہوتے اور نوبت اسکی نہ پہنچتی کہ معرکۂ کربلا مین کل بہتر دیندار اور
لاکھون بنام مسلمان اور در حقیقت بدتر از کفار بہم پہونچتے اور یہہ خرابیان
جو سبب ہدم بنیان ایمان و اسلام ہوئین نہ پڑتین اے یارو اگر انصاف
کی آنکھہ بند نکرو تو صحابۂ لیام کی شقاوت کی انتہا نہین ہے کہ اونہون
نے خاندان نبوت کو مٹا دیا **قولہ** صدقت یا رسول اللہ کہکر آپکے
دلکو خوش کرے اقول جن لوگون نے صدقت بتصدیق جنابی کہا
اونکی وہی تعریفین ہین جو آپ ہشتیلے کے گلے مڑھتے ہین اور جن لوگون نے

فقط لسانی کہا وہ لوگ مصداق قالوا انّك لرسول الله والله یعلم
انّك لرسوله والله یشهد انّ المنافقین لکاذبون کے ہین **قولہ**
یار غار کہلاوے **اقول** ے بس کن حدیث غار کہ عار ست نزد عقل +
آن حزن وبیقراری شیخ معمّرم + یار غار سے جو اذیتین اونحضرت کو پہنچین
اوسیکا چرچا آجتک زبانون پر ہے اہلسنّت سیکڑون تاویلین کرکے
چھپاتے ہین اور بے صرفہ باتین بناتے ہین ولاکن لن یصلح العطار
ما افسد الدّهر حقیقت مین بجاے یار غار اگر کوئی مار زہر دار ہوتا تو
خلیفہ صاحب کے زہر بونے سے اوسکا ضرر کم ہی ہوتا ونعم ما قال السعدی
ے ترا اژدہا گر بود یار غار + ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار + **قولہ**
بدر کی لڑائی پر جاوین الی قولہ لقد رضی الله عنهم کہکر اپنی رضامندی
ظاہر کرے **اقول** یہہ بات کبھی گوش زد ہمارے نہین ہوئی کہ بالخصوص
اہل بدر کی شان مین خدا نے کہین لقد رضی الله عنهم فرمایا ہے بلکہ اس
کلام الله مین جو اہلسنت واسطے پڑھنے تراویحون کے ازبر کرتے ہین
اس مین تو کہین لقد رضی الله عنهم موجود ہی نہین ہے آیتین اون قرآنون
مین جنکو حضرت عثمان محرّق القرآن نے جلایا شاید تھین موجود ہو اور
آپکو شاید کوئی نسخہ جلا بہنا اوسمین سے مل گیا ہو لیکن مشکل یہہ ہے کہ
کوئی مفسّر اور محدث بہی تو نہین لکہتا ہے کہ لقد رضی عنهم اہل بدر کی
شان مین نازل ہوا جناب والا جیسا یقین اہلسنّت نے اہل بدر کی شان نہین
بنایا تہا وہ خود کیا کم تہا کہ آپکو نئی تصنیفونکی احتیاج اونکی شان مین پڑی

اس سے بڑھکر کیا ہوگا کہ خدا نے اونکو بقول اہلسنت اجازت تامہ عامہ کا
فسق و فجور کی علی کر الدہور و مر الشہور دی ہے اور فرمایا کہ اعملوا ما شئتم
فانی قد غفرت لکم بعد از بدر کے جو اونکا جی چاہتا زنا اور لواطہ اور شرب
خمر اور قتل نفوس کرتے اور خلیع العذار اور گسستہ مہار رہتے اس سے بڑھکر
اور کیا فضیلت ہوگی کہ آپ نے زاد نغمۃ علی الطنبور کیا اور لقد رضی اللہ
عنہم بھی اوسپر رکھہ دیا آپ نے مومنین کی شان مین رضی اللہ عنہم سنا
لقد رضی اللہ عن المومنین کے وارد ہے پس وہ مخصوص مومنین ہے آپکے ثلاثہ
کو جنکا ایمان ہی ثابت نہین اور اسیطرح منافقین اور مرتدین کو اس سے کچھ
نہین ہے فاسئل بہ بصیراً لعلک ماکنت بہ خبیراً ولیضحکوا
قلیلاً ولیبکوا کثیراً **قولہ** وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ
وَالْاَنْصَارِ **اقول** یہ آیہ شریفہ مثل آیہ سابقہ البتہ بالخصوص فضیلت
پر اون مومنین کے دلالت کرتا ہے جو سابقین اولین سے تھے خواہ
مہاجرین مین ہون خواہ انصار مین سے نہ منافقین مہاجرین اور انصار
سابقین سے ہون خواہ لاحقین سے اسلئے کہ اونکی مذمت پر ہزارہا
آیتین اور حدیثین دلالت کرتی ہین بالجملہ تعریف اونہین مہاجرین
انصار کی ہے جو للہ فی اللہ ایمان لائے اور اوس ایمان پر مرتے دم تک
قایم رہے آپ ناحق منافقین اور مرتدین کو انمین داخل کرتے ہین
اپنے ثلاثہ کی خبر لیجئے اور اونکا ایمان ثابت کیجئے آپکو مومنین مہاجرین
اور انصار سے بحث کرنا لغو ہے اسلئے کہ شیعہ جملہ مومنین خالص

خواه سابقین سے ہون خواه لاحقین سے خواه مہاجرین سے ہون خواه
انصار سے اچھّا سمجھتے ہین وَلَوْ قَلَّ عددهم وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْر
قوله اصحاب بدر یا یاران بیعت رضوان **اقول** اصحاب بدر اور بیعت
رضوان مین بھی تعریف مومنین هی کی ہے نہ منافقین کی وَسَیَظْهَرُ عَلَیْکَ
نَبَاُهُمْ بَعْدَ حِیْنٍ فَکُنْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْن **قوله** ان دولتونکے لئے لینے والے لیگئے
اقول جسطرح دولت دین کے لینے والے اوسکو لیگئے اوسیطرح دولت
دنیا کے لینے والے بھی دنیا کے مزے لوٹ لیگئے یاران بے وفا اور
حریفان پر دغا نے جس تمنّا مین ایک عمر صرف کی تھی اور جسکے واسطے محنتین
اور مشقتین اور اذیتین اوٹھائین تھین بعد جناب رسولخدا اسکا اونکا موقع
ملا اور نفاق باطنی کا راز پوشیدہ کھلا حریفون نے بیخوف وخطر نرد دغا
کھیلی اور حسب خواہش دلی اپنی مقصود اصلی تک پہنچے حریفان بادہ ہا خوردند
و رفتند ٭ لیکن جب زمانہ مین آپ ایسے لوگ سرڑے مُردونکی جلانیے
والے اور سنّت خلفای جور کے تھامنے والے موجود ہین تو کہہ سکتے ہین
کہ ہست محفل بر آن قرار که بود + ہست مطرب بران ترانہ ہنوز **قوله**
ای یارو جن لوگون نے بلاواسطہ پیغمبر خدا سے تعلیم پائی **اقول** جن لوگون
نے تعلیم پائی پاین معنی کہ تعلیم پذیر ہوئے اور ہدایت پائی اور اوس
ہدایت پر باقی بھی رہے ہمارے دلونمین اونکی نہایت محبت ہے اور
ہماری نظرونمین اونکی بڑی قدر و منزلت ہے مگر جن لوگونمین باوجود
تعلیم اور ہدایت کے کچھہ اوسکا اثر نہین ہوا ہم اونہین کو بُرا سمجھتے ہین

اور مہتدی نہونا اونکا نقص تعلیم اور نقص ہدایت نہین ہے بلکہ نقص
قابلیت اور نقص لیاقت بسبب سوء اختیار غیر مہتدین کے ہے جیسے
کہ عدم تاثیر قدرت قادر علی الاطلاق ایجاد شریک الباری مین نقص
قدرت نہین ہے بلکہ نقص اس ماہیت کا ہے کہ قابلیت اور لیاقت
خلعت وجود ہی نہین رکھتی اسیطرح نہ مہتدی ہونا فرعون اور ہامان نقص
ہدایت وتعلیم حضرت موسٰی وہارون نہین ہے اور نہ مہتدی ہونا ا
اور ابو لہب کا اور فرعون اور ہامان اس امت کا نقص تعلیم وہدایت
جناب رسولخدا نہین ہے ولنعم ماقیل ؎ ہر کرا وروی بہبود نداشت
دیدن روی نبی صلعم سود نداشت * وکذا قال الآخر ؎ دون شود از قرب بزرگان خر
* جیفہ دہد بوی بد از آفتاب * قولہ ان ہزارون لاکھون آدمیون کو
الی قولہ کسیکے دل پر ایمان کامل کا اثر نہوا اقول اس اضطراب کلام
کا باعث جز فریب دہی عوام کالانعام اور کچھہ نہین معلوم ہوتا ہے کبھی
مدعی حسن وخوبی مطلق صحابہ ہوتے ہین کبھی تخصیص صحابہ کبار کر دیتے
کبھی مطلق مہاجر اور انصار کہتے ہین ایک صفحہ مین آپ کتنے رنگ بدلتے
بدلتے ہین آب یہان پوچھتے ہین کہ کیا کسیکے دل پر ایمان کامل کا اثر
کون کہتا ہے کہ دنیا مین کوئی مومن کامل نہ تہا ہمارے آپکے فرق
ہے کہ آپ کل کو مومن کامل ٹھہراتے ہین ہمین طمع کہ سب کے صدقہ مین
کچھہ آپکے ثلاثہ کو بھی حصہ ملجائیگا ہیہات ہیہات یہ تمنای محال
آپ خود صفحہ اولی مین کہہ چکے ہین کہ تہتر مین سے ایک ہی ناجی

پس وہی ایک کامل الایمان تہا اور شیعو نکے نزدیک وہ ایک نہین ہے مگر علےؑ و شیعتہٗ فانہم ہم الفائزون — نہ ابوبکر و اہل سنتہ فانہم ہم الخاسرون **قولہ** جو نماز و نمین اور جہاد و نمین حضرت کے شریک رہے ہے **اقول** منافقین کا نماز و نمین شریک ہونا مصداق یراؤن الناس تہا یعنی بریا و سمعہ تہا اور جہاد و نمین بطمع مال غنیمت تہا پس ایسی نمازین اور ایسے جہاد کہان موجب ثبات قدم ہوسکتے ہین **قولہ** لیکن اپنے نفاق اور کفر سے باز نہ آئے **اقول** کفار اور منافقین تو کبہی معتقد الوہیت اور نبوت نہ تہے سفر اور حضر مین ساتہہ رہنا اور شب و روز وعظ و نصیحت سننا اگر اونکو مفید نہوا اور معجزات کو اونہون نے سحر پر محمول کیا اور ان ہو الا سحر یوثر کہا اور جبرئیل عؑ کے تشریف لانیکو اور وحی پہنچانے کو افتری علی اللہ کذبا ام بہ جنۃ سمجہا تو یہ کچہہ جای تعجب نہین ہے کہ یہہ سنت قدیمہ کفار اور منافقین کی بہ نسبت انبیای سابقین کے چلی آتی ہے اگر یہی کسی قدر آپکو تعجب کرنا ہو تو اس سے کیجیے کہ جو لوگ کسی زمانہ مین ایمان بخدا اور رسولؐ لائے تہے پہر وہ کیونکر ثابت قدم نرہے اور مصداق ثم قست قلوبکم بعد ذلک فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ الآیہ کے ہوئے لیکن یہ بات بہی چندان جای تعجب نہین ہے آپ نے خود صفحہ اولی مین فرمایا ہے لیکن شیطان نے بعد ایمان کے اکثر مسلمانو نکو بہکایا انتہی جناب والا شیعہ بہی یہی کہتے ہین کہ اکثر کو بہکایا تو اقل ہی ایمان پر باقی رہے اور اکثر نے اون

اقل کو ایسا ضعیف کردیا کہ احقاق حق اور ابطال باطل کما ینبغی نہ کر
فصار اہل الحق مستضعفین مشارق الارض و مغاربہا + واہل
الباطل تملکو مداخلہا و مناہلہا و مشاربہا **قولہ** کسی معجزہ
اثر اونپر نہوا اور نہ کوئی دعا اونکے حقمین مقبول ہوئی **اقول** آری منافقین
کفار کی حق مین ایسا ہی ہے کہ نہ کسی معجزہ کا اثر ہوا نہ کوئی دعا کا اثر ہوا اور یہ
ایک سنت قدیمہ ہے اہلسنت کیون نہین نظر کرتی کہ تسع آیات موسے کو کب
فرعونیون مین اثر ہوا اور دعا ابراہیم کو مغفرت آذر مین لقولہ واغفر لابی انہ کان
من الضالین کب اثر ہوا اور دعا حضرت نوح کو نجات مین اپنی بیٹی کی بقولہ ان ابنی من
کب اثر ہوا اسیطرح دعای جناب رسولخدا کو کفار اور مخالفین کے بارہ میں
بمقتضای ان تستغفر لہم سبعین مرۃ لن یغفر اللہ لہم اگر
نہوا تو کیا جای تعجب ہے **قولہ** کوئی مسلمان ایسا عقیدہ رکھیگا
اقول سواے آپکے ایسے مسلمان کے کہ جسنے مسلمانی کو چھوڑ کر تنصر اختیار
کیا ہے سب مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے کہ کفار اور منافقین مین معجزہ کا
اثر نہ ہونے سے کسی پیغمبر کی پیغمبری مین داغ نہین لگتا ہے بعثت انبیا
اور تعین حافظان شرع واسطے اتمام حجت خدا کے ہے تا کہ اہل دنیا
نہ کہین کہ لولا ارسلت الینا رسولا پس اگر اہل دنیا سے کوئی شخص
ایمان نہ لاوے تو پیغمبر کی پیغمبری اور وصی کا وصی ہونا نہین باطل ہو
حجت خدا بمقتضائی وللہ الحجۃ البالغۃ تمام ہو جاتی ہے چنانچہ
سیر مین منقول ہے کہ حنظلہ پیغمبر نے بمجرد اسکے کہ اظہار نبوت کیا

بنام

لیام نے اونکو قتل کیا تو اس سے کچھ داغ اونکی نبوت مین نہین لگ گیا مگر
متنصرین داغ لگانے کیو لسطے اسلام مین جو چاہین سو کہین **قولہ**
اوسکے تمام شاگردون اور کل مریدون کو کافر اور مرتد کہیگا **اقول**
اگر تمام اور کل سے معنی حقیقی اوسکے مراد ہین یعنی کل الافراد بحیث لا یشذ
منہ فرد تو یہ کذب محض اور افترای بحت ہے اسلئے کہ باتفاق امت شیعہ
علیؑ و اصحابہ کسی زمانہ مین از ابتدا تا انتہا کافر اور مرتد نہ تھے آری امت مین
اختلاف ہی تو اہل سنتہ ابی بکر و عمر و اخرابہم مین ہی کہ بعضے اونکو کافر اور منافق
سمجھتے ہین مثل شیعونکی اور بعضے اونکو مومن سمجھتے ہین مثل اہلسنت کی اور اگر تمام اور کل سے
معنی مجازی اوسکے مراد ہین یعنی اکثر تو خود آپ صفحہ اولی مین فرما چکے ہین
کہ شیطان نے بعد ایمان کے اکثر مسلمانون کو بہکایا پس اگر اتنا ہی امر
آپکے لئے موجب بدظنی اور پیغمبری مین داغ لگنے کا ہوا ہے تو آپکے ایمانکا
خدا حافظ ہے اور شاید یہی بدظنی موجب آپکے تنصر کی ہوئی لیکن اسکو
خوب جانئے گا کہ اگر مثل آپکے اور آپکے اوستاد کے ہزار در ہزار بکر بھاگ جائین
اور گردن مروڑی مرغیان کھائین تو دین اسلام مین کچھ خلل نہ پڑیگا
بلکہ آپ خود اسلام سے خارج ہو جائینگے **قولہ** اگر کسی عالم کے تمام شاگرد
جاہل **اقول** علم عالم اور ولایت ولی اور امیری امیر اگر بجہت شاگردون اور
مریدون اور مصاحبون کے ہے جیسا کہ مشہور ہے کہ پیران نمی پرند مریدان
می پرانند تو البتہ شاگردونکی جہالت اور مریدون اور مصاحبونکے نالایق
اور فاجر و فاسق ہونے سے عالمیت اور ولایت اور امارت مین کچھ شک

بٹہ لگے گا اور اگر علم اور ولایت اور امارت اوسکی فی نفسہ ہے اور صفت ذاتی اوسکی ہے اور بمقتضائی آنکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید شاگردون اور مریدون پر موقوف نہین ہے تو اگر تمام شاگرد جاہل ہوئے اور تمام مرید مرتد ہوئے اور تمام مصاحب فاسق ہوئے تو اوس عالم اور ولی اور امیر کو کیا ضرر ہے **قولہ** پس اسیطرح تمام صحابہ کے کفر اور ارتداد پر اعتقاد رکھنا **اقول** کفر اور ارتداد قوم حضرت موسیٰ سے بگوسالہ پرستی آپکے نزدیک حضرت موسیٰؑ کی نبوت مین کیا داغ لگ گیا نعوذ باللہ من ذلک الاعتقاد الفاسد اور درحقیقت حضرت موسیٰؑ کی نبوت مین داغ لگانا جناب رسولخداؐ کی نبوت مین داغ لگانا ہے اسلیئے کہ وہ حضرت مصدق اونکے تھے فنعوذ باللہ من ذلک بلکہ اسی تقریر سے حضرت عیسیٰؑ کی نبوت مین بھی داغ لگے گا کہ وہ بھی مصدق حضرت موسیٰ کے تھے تو آپکو کوئی مفر طرف تنصر کے بھی نرہیگا بلکہ نبوت کل انبیاؑ مین داغ لگ جائیگا لان کلہم مصدقون لمن مضیٰ ومبشرون بمن یاتی فنعوذ باللہ من ذلک اور اگر کوئی کہے کہ داغ نبوت حضرت موسیٰ بسبب رجوع قوم کے الی الحق مٹ گیا تو ہم کہین گے کہ اسیطرح جب قوم نے رجوع طرف جناب امیر علیہ السلام کے کی تو داغ نبوت جناب رسولخداؐ بھی مٹ گیا یہہ تقریر بنابر آپکی تخئیل فاسد کے ہے ورنہ ہمنے سابق مین بیان کیا کہ مومنین کاملین اپنے ایمان پر آجتک باقی ہین اور چند منافقین امت نے دنیا طلبون کو بطمع مال و دولت و بوعدہ ہائے

حکومت و ریاست باہم کرکے مومنین موقنین کو بقہر و استعلا مستضعف
کر دیا تو اوس سے نبی کی نبوت اور امام کی امامت مین کچھہ داغ نہین لگتا
اسلیے کہ ثبوت نبوت اور امامت بدلائل باہرہ و معجزات قاہرۂ متواترہ
ہوتا ہے نہ بگفتہ چند دنیا طلبونکے جنکے کفر و ایمان ہی مین مابین اہل اسلام
جھگڑے پڑے ہوئے ہین پس اونکے حسن و خوبی سے نہ نبوت اونکے
مخالفین ملت کے نزدیک بن جاتی ہے اور نہ اونکے بگڑنے سے بگڑ جاتی ہے
الغرض کفر اور ارتداد حضرات ثلاثہ و اخزابہم سے داغ نبوت جناب رسولخدا
مین لگانا آپ ہی کے ایسے باایمانونکا کام ہے فنعوذ باللہ ثم نعوذ
باللہ ثم نعوذ باللہ من ذلک قال المخاطب العمقام ھدا ہ
اللہ سبل السلام تیسری دلیل اسکا کوئی انکار نہین کرسکتا ہے کہ
پیغمبر خدا ایسے وقت مین مبعوث ہوئے کہ لوگ توحید سے منکر ہو گئے تھے
عبادت اور استعانت مین شرک کرنے لگے تھے معاد پر یقین نہ رکھتے تھے
عبادت کے طریقونکو بھول گئے تھے دین ابراہیمی مین تحریفین کرنے لگے تھے
جانورونکی طرح آپسمین لڑتے اور وحشیونکے مانند باہم جھگڑتے تھے
علم اور حکمت سے بے بہرہ ہو گئے تھے اخلاق حسنہ کو چھوڑ کر جاہلانہ
رسمونکے پابند ہو گئے تھے چنانچہ اللہ جلشانہ نے توحید کی بتلانے
شرک کے چھوڑانے عبادت کے طریقے سکھلانے دین ابراہیمی کے
جاری کرنے اخلاق حسنہ کی تعلیم دینے کے لئے حضرت کو نبوت اور رسالت
کا مرتبہ دیا اور تمام بنی آدم کی ہدایت کا بار آپکے اوپر رکھا اور چونکہ بعد

حضرت سے کے خدا کو دوسرا نبی بہیجنا منظور نہ تہا اور سلسلہ نبوت کا آپ
ذات پر ختم کرنا منظور تہا اسلیئے جو فضائل اور کمالات اور معجزات جدا جدا
اور انبیا علیہم السلام کو دی گئے تہے وہ سب حضرتکو دیئے گئے اور جا بجا
طریقے ہدایت اور تعلیم کے علحدہ علحدہ اور پیغمبرونکو سکہلای گئے تہے
وہ سب حضرت کو سکہلائے گئے بلکہ اس نظر سے کہ کوئی فرقہ کوئی گروہ
آپکی فیضان نبوت سے محروم نرہے اور آپکی ہدایت اور تعلیم مثل بعض اگلی
نبیون کے بی اثر نہوجائے اور کسیکو کوئی عذر ایمان اور اسلام لانے
باقی نرہے اور کسیکو موقع آپکی نبوت کے انکار کرنیکا نہ ملے وہ معجزات
حضرت کو دی گئے جو اور کسی نبی کو نہین دئے گئے اور اون اون باتونکی
اجازت آپکو دی گئی کہ اور کسی پیغمبر کو نہین دی گئی اسیواسطے آپکی ہدایت
کا اثر جلد اور کامل ہوا اور کچہہ ایک ہی ذریعہ سے نہین بلکہ مختلف ذریعونسے
سے لوگون نے ایمان کو قبول کیا جو لوگ فصحا اور بلغا مشہور تہے وہ قرآن مجید
کی فصاحت دیکہکر قائل ہوگئے اور جو لوگ علم اور حکمت کا دعوی کرتے تہے
وہ آپکی تعلیم حکیمانہ دیکہکر معتقد ہوگئے جو شخص معجزہ کے طالب تہے وہ
معجزات دیکہکر ایمان لائے جو لوگ شجاعت اور مردانگی مین مشہور تہے
وہ میدان جنگ مین مقابلہ کی تاب لا سکے آخر مغلوب ہوکر مطیع ہوگئے
اور جو غرض اللہ جلشانہ کی آپکی نبوت سے تہی کہ دین اسلام تمام دنیا
مین پہیل جاوے اور سب باطل دینون پر غالب ہوجائے وہ حاصل ہوگئی
لیکن یہہ فائدہ جو بعثت نبوی سے ہوا صرف اہلسنت کے اصول کے مطابق

ثابت ہوتا ہے اور موافق اصول مذہب شیعہ کے ہرگز ثابت نہین ہوتا
اسلئے کہ جو لوگ حضرت کے سامنے ایمان لائے جب اونکی نسبت یہ اعتقاد
کیا جاے کہ وہ ایمان اور اسلام مین کامل تھے اور دل سے حضرت صلعم
کی نبوت کے معتقد تھے اور مرتے دم تک اوسپر ثابت قدم رہے
تو یہ امر البتہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ حضرت کی ہدایت سے جو غرض
تھی وہ حاصل ہوگئی مگر جبکہ اون لوگون کی نسبت یہ گمان کیا جاے
کہ وہ ظاہر مین مسلمان تھے اور باطن مین عیاذاً باللہ کافر یا حضرت
کی وفات کے بعد ہی مرتد ہوگئے تو کسکے مونہہ سے یہ بات نکل
سکتی ہے کہ حضرت کی ہدایت سے کچھہ فائدہ ہوا حقیقت یہہ ہے کہ
جو اعتقاد شیعونکا بہ نسبت صحابہ کے ہے اوس سے الزام آپکی نبوت
پر آتا ہے اور سُنیوالے کو مذہب اسلام پر شبہہ ہوتا ہے اسلئے کہ
جب کوئی اس امر پر یقین کرے کہ جو لوگ حضرت صلعم پر ایمان لائے اونکے
دلون پر کچھہ اثر ایمان اور اسلام کا نہ تھا اور وہ صرف ظاہر مین مسلمان
تھے اور عیاذاً باللہ باطن مین کافر تھے یا حضرت صلعم کے انتقال کرتے ہی وہ
اوس سے پھر گئے وہ حضرت صلعم کی نبوت کی تصدیق کرنہین سکتا ہے
بلکہ یون کہہ سکتا ہے کہ اگر حضرت صلعم سچے نبی ہوتے تو کچھہ نہ کچھہ اونکی ہدایت
مین تاثیر ہوتی اور کوئی نہ کوئی دل سے اونپر ایمان لایا ہوتا اور بجاے
ہزارون لاکھون آدمیونکے جو اونپر ایمان لائے سَو دو سَو آدمی تو ایمان پر
ثابت قدم رہتے اگر صحابہ کرام تمہارے عقائد باطلہ کے موافق اسلام

اور ایمان مین کامل نہ تھے تو پھر وہ لوگ کونسے ہین جن پر حضرتؐ کی ہدا
اثر ہوا اور وے لوگ کتنے ہین جنکو حضرتؐ کی نبوت سے فایدہ ہوا
اصحاب نبوی سوائے معدودے چندکے بقول تمہارے سب کے سب
عیاذاً باللہ منافق اور مرتد تھے تو دین اسلام کو کسنے قبول کیا اور پ
کی تعلیم و تلقین سے کسکو نفع پہنچا کن لوگون نے آنحضرتؐ کے کہنے سے
شرک چھوڑ کر توحید پر اعتقاد کیا کن شخصون نے عبادت کے طریقوں
سیکھا کس گروہ نے دین محمدیؐ کو جاری کیا کس فرقہ نے ایمان
پھیلایا اے یارو تمکو تو اسلام کا نام لینا اور پیغمبر صاحب کی نبوتؐ کا
ظاہری بہی کرنا نہ چاہیئے اگر پیغمبر صاحبؐ کے ایمان لانیوالون مین
سَو دو سَو ہزار دو ہزار کو تم کافر کہتے یا اون لوگونکو جو بعد غلبۂ اسلام
مسلمان ہوئے تم منافق جانتے تو صبر آتا مگر افسوس تو اسی بات کا
کہ تم اونہین لوگون پر اعتراض کرتے ہو جو سب سے پہلے ایمان لائے اور اونہین
منافق بتاتے ہو جنہون نے خدا کے دین کو جاری کیا اور اون ہزار
لاکھون آدمیونمین سے جو حضرت پر ایمان لائے تھے سوائے چار چھ شخص
کسی کو اچھا نہین کہتے ہو بھلا کیونکر ایسے عقیدہ پر تعجب نہ آوے
کیونکر تمہاری اس گمراہی پر افسوس نہ ہووے **یقول المتمسّک**
بولایة علی ابن ابیطالب علیہ السلام اس تیسری
محصّل بعد از قصہ خوانی کہ گویا کرسٹانکی نشانی ہے یہہ معلوم ہوا کہ
خدا کی مبعوث کرنے خاتم الانبیاءؐ سے یہی تھی کہ کل بنی آدم ہدایت پا

اور

ر ایمان لاوین پس اگر کل صحابہ بظاہر ایمان لانیوالے مرتے دم تک
ل الایمان ٹھہر جاوین جیسا کہ مذہب اہلسنت ہے تو غرض خدا کی حاصل
گی اور پیغمبر صبھی سچّے پیغمبر ہونگے بلکہ اگر سَو دو سَو بہی ایمان پر باقی
جائنگے تو بھی مخاطب کو صبر آجائیگا اور آنسو پونچھہ جائنگے لیکن
ب تو یہہ ہے کہ بنا بر مذہب شیعہ کے کہ کل چار ھی پانچ مومن
ل رہتے ہین تو خدا کی غرض بالکل نہ حاصل ہوئی اور پیغمبر کا بہیجنا بالکلیہ
ہو گیا پس ایسے پیغمبر کے بہیجنے سے کیا حاصل کہ جسکی ہدایت کا کچھہ
ھی دنیا مین نہ پایا گیا سبحان اللہ زہے فہم و زہے دانش و خوبی حدّت
ہن رسا ہزار حکمای یونان اس طریقۂ برہان پر قربان اور جان بو علی سینا
ردان ایسی دلیلین سوا لے مخاطب کے بھلا کسی کو کب سوجھتی ہین
علم کو نہایت افسوس آتا ہے کہ ایسی دلیلین لاجواب کے جواب مین اپنی
عزیز چند روزہ کو ضایع کرین ۔ع۔ آلشنت جوابش کہ جوابش ندہی ؎ لیکن
یہ سمجھکے کہ عوام کالانعام نہین سمجھتے اور ترک جواب کو محمول عجز پر کرتے ہین ازینجا
بالاجمال کچھہ گزارش خدمت شریف کیا جاتا ہے کہ یہہ دلیل نامربوط آپکی
تخئیل اوہام اور اضغاث احلام ہے اسلئے کہ لاریب کہ خداوند عزّ شانہ
ل نے اپنی فضل و کرم اور مقتضائی مصالح و حکم سے بنی آدم کو [illegible] کی
حجت واسطے اصلاح حال اور حسن مآل کے ضروری تھی سب سے عنایت
مائی پہلے عقل ممیّز بین الخیر والشرّ عطا کی فالہمہا فجورہا و
تقوٰیہا ۔ کہ یہہ حجت باطنی خدا ہے بعد اوسکی حجت ظاہری بارسال رُسُل

وانزال

وانزال کتب اور نصب اوصیاء تمام کی تاکہ ممکن ہوا کہ کافۃ الناس
پاویں اور راہ راستی پر آویں پس جو کچہ مقتضاے فیض ازلی در حق ان
تہا اوسکی طرف سے وہ سب عمل مین آیا اور یہہ سخن قابل انکار نہ
اسی طرح انبیاء اور اوصیاء پر جن جن با توںکو خدا نے دربارہ اصلاح خو
واجب کیا تہا حتی المقدور وہ بھی عمل مین لائے وما اریدُ اِلّا الا
ما استطعت کے کاربند رہے اور انتہای درجے کی کوشش
محنتین اور مشقتین ہدایت ناس مین کین اور اذیتین اجراے دین مین
و محتسبًا اوٹہائین اور اونکے ثبات قدم مین کبھی لغزش نہین آئی او
الطاف جلیلہ جناب باری سے تہا کہ اہلسنت اسکو امر تفضلی بحت
اور شیعہ بنظر اوسکے غناے ذاتی کے تفضلی اور بنظر حِکَم و مصالح
بواجب کرتے ہین پس بعد اسکے کہ خداوند عزّ و جلّ نے تکمیل مدارج لط
و مقرب فرمایا بعضے لوگون نے بحسن اختیار بمقتضای عقل و نقل پر عمل
اونہون نے ہدایت پائی وَمَا هُم اِلّا قلیل و قلیل من عبادی ا
اور اکثر لوگ بمقتضاے واکثرهم لا یعقلون و لتجدن اکثر
فاسقین بخواہشاتِ نفسانی اور اغوای شیطانی مقتضای عقل و
سے بسوء اختیار دست بردار ہوکر راہ دین سے درگذرے او
عاجل دنیائی فانی کو بعوض ثوابِ آخرتِ باقی کے خرید کیا اور حکم
مصلحت خدا مقتضی اسکی نہین ہوئی کہ ایسے لوگون کو بمشیت ا
بجبر و اکراہ راہ دین پر لاوے ولو شاء ربک لآمن من فی

جمیعًا ولو یشاء اللہ لھدی النّاس جمیعا پس بندونکو للاختیار
اختیار کے چھوڑا چنانچہ خود فرمایا لا اکراہ فی الدّین
قد تبیّن الرّشد من الغیّ اور فرمایا من شاء فلیؤمن ومن شاء
فلیکفر پس اگر فرض کیا جاوے کہ کل بنی آدم کافر ہو جاوین تو جب خدا
نے جو ان پر لازم تہا وہ عمل مین لا چکے ہین تو نہ خدا پر کوئی الزام
آسکتا ہے نہ اوسکے رسولؐ پر اسے چونکہ حجّت خدا تمام ہو چکی ہے
پھر اپنا الزام عائد طرف عباد کے ہوگا اسلئے کہ اونپر لازم تھا
اتّباع انبیا کرو اور اونہون نے نکیا بنا براسکے اب ضرورت مترتب
ہدایت کے نرہے اور اگر کوئی خوش فہم مثل مخاطب کے کہے
اثر ہدایت مترتب ہونا ضرور نہ ہوا تو ایسے نبی کا بھیجنا عبث
ہوا تو ہم جواب دینگے کہ ہرگز عبث نہین ہے اسلئے کہ حجت خدا
مبعوث کرنے نبی کے تمام ہوگئی اور کسیکو مجال اسکی نرہی کہے
لولا ارسلت الینا رسولًا فحجتہم واحضۃ وللہ الحجۃ البالغۃ
فیما نحن فیہ مین اور فرمائیے کہ اگر سو دو سو صحابہ سے ایمان
اور کفر ہے اور دس ہی پانچ ایمان پر باقی رہگئے گو یہ معتقد شیعہ نہین ہے
عنقریب معلوم ہوگا مگر اسمین کیا قباحت لازم آئی اور پیغمبرؐ کی پیغمبری
خدائی مین کیا خلل پڑا اسے اگر خدا اسباب ہدایت کے پیدا کرنے
ادای رسالت اور تحمل بار نبوت مین کچہ کوتاہی فرماتا تو آپ کا
کہنا بجا تہا سو فرماتے آپ اہل انصاف ذرا انصاف کرین کہ خداوند تعالیٰ

اسباب ہدایت پیدا کرنیسے آور نبی صلعم کے ادای رسالت کرنیو
اکثر صحابہ کے منافق رہنے اور مرتد ہوجانے سے کیا علاقہ
کون تناقض پایا گیا ہے کہ ایک کا وضع مستلزم رفع آخر ہوت
ہدایت اور ادای رسالت خواہی نخواہی مستلزم ایمان ہوتی اگر
اور ابوجہل کیون کافر رہتے اور منافقین اپنے نفاق پر کیون
اور اہل ردہ کیون مرتد ہو جاتے بس اسیطرح کیون نہین جایز
قوم حضرت موسیٰ ع ایک زمانہ مین اکثر صحابہ مرتد ہو جاوین گو پھر
راہ پر آوین آور جب خود ایمان لازم ہدایت نہو تو بقا علی الایمان
ضرور ہوگی آپ نے خود ہی صفحہ اولی مین فرمایا ہے کہ اکثر
نے بعد ایمان کے بہکایا ہے اور اونکے دلونکو عقائد باطلہ سے
اگر بتقریر آپکے کوئی کہے کہ خدا ورسول صلعم کے اہتمام نے کچھ
کہ تہتر فرقو نمین سے بہتر فی النار ہوئے آور فقط ایک ہی فرقہ
تو پیغمبر صلعم کی ہدایت اور خدا کی کفالت کا کیا اثر ہوا اگر کاش دس
ہوتے تو کچھ صبر آتا نہ یہہ کہ فقط ایک ہی بہشتی ہو تو آپ کیا
دیجئے گا فما ہو جوابکم فہو جوابنا **قوله** اسکا کوئی انکا
اقول لفظ اس کا مشار الیہ اگر کل کلام مختل النظام ہے تو آپ
منکر ہے اور اگر بعض کلام دون بعض مراد ہے تو اوسکی تشخیص
اور اگر فقط فقرہ اولی مراد ہے تو ایک کلام کے تحت مین کل
عوام کو دام فریب مین لانا ہے تا لوگ سمجھین کہ کل کلام مسلم الثبوت

کر قولہ لوگ توحید سے منکر ہو گئے تھے اقول اگر مراد لوگ سے امثال
ثلاثہ کے اصحاب ثلاثہ و اخزاہم ہین تو مسلّم ہے کہ وہ بت پرست تھے پس
ر ہوت پرستی سے طرف خود پرستی کے رجوع کرنے مین کچھ استبعاد نہین ہے
ی افرایت من اتخذ الٰہہ ہواہ اور اگر مراد کل دنیا کے لوگ ہین فلا
ن نسلّم والمدعی مطالب بالبرہان اور یہی حال فقرات مابعد
جا سمجھنا چاہیئے قولہ تمام بنی آدم کی ہدایت کا بار آپ کے اوپر رکھا
ے پھول مراد ہدایت سے اگر ارآءۃ الطریق ہے تو مسلّم ہے کہ وہ حضرت
لائیل سے لئے بھیجے گئے تھے اور آنحضرتؐ نے اس بار کو باحسن ما کان
ن مبین الامکان اپنے سر سے اوتارا اور مصداق قد بلغوا رسالات
ربہم کے ہوئے لیکن اس ارآءۃ الطریق کو ایصال الی المطلوب لازم
نہین ہے وہو بیّن ومبیّن سے فی فواتح کتب المیزان پس ایمان لانا اسکو
ی فرقہم ہوا فما ظنک بالبقاء علی الایمان اور اگر مراد ہدایت سے ایصال
الی المطلوب ہے فیکذبہ قولہ تعالیٰ انّک لا تہدی من احببت فما
ب کیف بالاغیار ولو کان صاحب الغار قولہ آپ کے فیضان ہدایت سے
انکم نہ ہے اقول لاریب کہ جناب رسول خداؐ کے موصوف ہونے
ہ بایں صفات جلیلہ امکان فیضان ہدایت واسطے کل بنی آدم کے
لکن ہر ممکن الوقوع کے لئے وقوع لازم نہین ورنہ ہزارون لاکھون
ن کروڑون کفار اس فیض سے محروم نرہتے بلکہ خود حضرتؐ کے قوم و
قبیلے کے لوگ مثل ابو جہل اور ابو لہب کے بلکہ حضرتؐ کی ہر وقت کی صحبت مین رہنے والے

اور ایمان ظاہر کرنیوالے اور کفر چھپانیوالے یعنی منافقین تو البتہ محروم جسکا
بالجملہ فیض یابی بہدایت فقط وجود ہادی سے نہین ہے بلکہ موقوف
اسپر کہ لوگ بھی بحسن اختیار ہادی کی ہدایت کو مانین اور اوسکی ہدایت
چلین پس جو لوگ للہ و فی اللہ راہ ہدایت پر چلے وہ فیضیاب ہوئے
قلیل ما ہم اور جن لوگون نے اونحضرت صلعم کے کہنے کی تصدیق
اور اونکو معاذ اللہ ساحر اور کاہن اور مجنون اور شاعر سمجھا کئے
فقط صدقت یا رسول اللہ صدقت یا رسول اللہ کہتے رہے اور
سنکر رہے اور ہمیشہ اسکی فکر مین رہا ہے کہ وہ حضرت صلعم جلد وفات پا
مطالب دلی بر آوین وہ ہمیشہ محروم فیض ہدایت سے رہے
آپکی ہدایت اور تعلیم مثل بعض اور نبیونکے بے اثر ہوجائے اسکو
آخر کلام دلیل ثانی کا دلالت کرتا ہے اس بات کے اوپر کہ جسکی
اور ہدایت اور صحبت اور رفاقت اور معجزات اور دعوات بیکار
اوسکی نبوت ہی مین داغ لگتا ہے اور آپ ہی دلیل مین آپ بعد
فرماتے ہین کہ اگر حضرت صلعم سچے نبی ہوتے تو کچھ نکچھ اونکی ہدایت
ہوتی آپ کی غرض خدمت شریف مین یہہ ہے کہ یہان جو نبیونکی نسبت
کہ اونکی تعلیم اور ہدایت بے اثر ہوگئی کہیئے داغ اونکی نبوت پر
وہ جھوٹھے پیغمبر بنا بر آپ کے افادہ کے ٹھہرے یا نہین لیکن
آپہی سے ایسے متنصرین کا ہوگا ورنہ کل اہل اسلام خواہ شیعہ ہون
نبیون کو برحق سمجھتے ہین اور یہہ سبب نہ پائے جانے اثر ہدایت انبیا

جسکا منشاء سوء اختیار عباد ہے نہ اون پیغمبروں کی پیغمبری مین داغ
لگاتے ہین نہ اونکو معاذ اللہ جھوٹھا سمجھتے ہین اور اگر فرمایئے
ہماری غرض نفی اثر تعلیم اور ہدایت سے بہ نسبت بعض انبیاء کے نفی بقا
ہے تو ما نحن فیہ مین بھی ہم ایسا ہی کہین گے کہ فی الجملہ اثر ہدایت
تعلیم کا مرتدین کو ہوا تھا مگر باقی نرہا بلکہ یہان فی الجملہ باقی بھی رہگیا
ارتداد من حیث الاسلام بعد جناب رسولخدا صلعم کے واقع ہی نہین ہوا یا
تو شاذ و نادر ہوا بلکہ جو واقع بکثرت ہوا وہ ارتداد من حیث الایمان
ارتداد من حیث الاعمال تھا چنانچہ خود آپ نے صفحہ اوسلے مین
دیا ہے کہ اکثر مسلمانونکو شیطان نے بعد ایمان کے بہکایا اور او
انکو اعتقاد باطل سے بھر دیا اور ہمارے نزدیک اصل اصول اون
باطلہ کا یہہ تھا کہ لوگون نے اعتقاد اسکا کیا کہ متابعت اہلبیتؑ کچھ
ضروری امر نہین ہے اور کتاب خدا ہمکو کافی ہے اور حدیث ثقلین کو
طاق رکھ دیا اور حسبنا کتاب اللہ پکارنے لگے یہانتک کہ پیغمبرؐ
ہجو کہا اور وصیت نامہ تک جسکی شان مین لن تضلوا ابدا تھا
دیا ہر چند بادی اسکے منافقین ہوئے مگر اثر اوسکا مرتدین مین
سفینہ نجات سے پھر گئے اور آل کا را وسکا یہہ ہوا کہ ذریت رسول
تحت کل شجر و حجر مقتول ہوئے قبحہم اللہ شر الجزا آرے یہہ تھا حال
اور مرتدین کا لیکن کاملین فی الایمان اپنے ایمان پر باقی رہے
انوا قلیلین مستضعفین فی الارض قولہ کوئی عذر ایمان

اور اسلام لانے پر باقی نرہے اقول واقع مین خدا اور رسول سے
اتمام حجت ہوگیا کہ کوئی عذر باقی نرہا مگر نفس امارہ نے بمقتضای
سوّلت لی نفسی اور شیطان نے بمقتضاے لاغوینہم اجمعین
عبادک منہم المخلصین یون سامریان امت کو گمراہ کیا کہ لوگون
بجای گوسالہ پرستی کے گاو کہن سالہ پرستی کرائی ولقد صدق
ابلیس ظنہ فاتبعوہ الا فریقا من المومنین قولہ اور جو
اللہ جلشانہ کی آپکی نبوت سے تھی کہ دین اسلام تمام دنیا مین
اقول اولا سابق مین بیان ہوچکا ہے کہ غرض خدا کی تمام کرنا
کل اہل دنیا پر تھا وہ مبعوث کرنے نبی سے اور موید کرنے اوسکے
بآیات بینات باہرہ اور معجزات قاہرہ بخوبی عمل مین آیا اور حجت
کل مخلوقات پر تمام ہوگئی خواہ اسلام ساری دنیا مین پھیلتا یا نہ
آپکے نزدیک تصدیق حقیت نبوت اسلام کے پھیلنے پر موقوف
پس یہ عجب تحقیق ہے کہ جسے تصدیق نبوت مصدقین اولین
آتا ہے اسلئے کہ جنکو آپ مصدقین اولین سمجھتے ہین اور اونکے
صدقت یا رسول اللہ کہنے پر فخر کرتے ہین اونکو بجز تصدیق
تصدیق جنانی نہ حاصل ہوئی اور کیونکر حاصل ہوتی حالانکہ اوسوقت
دین اسلام قبیلہ بنی ہاشم مین بھی نہین پھیلا تھا فضلا عن القبائل
بقول آپکے تصدیق حقیت بغیر پھیلنے اسلام کے ہوتی ہی نہین
تحقیق آپکی ہے کہ جس سے آپ اثبات ایمان ثلاثہ کیا چاہتے تھے

ھی باطل ہوا جاتا ہے ثانیاً اسلام کا پھیلنا مستلزم ایمان کے
کو نہین ہے اسلئے کہ اسلام فقط اقرار شہادتین ہے لقولہ تعالیٰ
الاعراب اٰمنّا قل لم تؤمنوا ولٰکن قولوا اسلمنا ولما یدخل
ن فی قلوبھم وثالثاً سلّمنا کہ اسلام و ایمان سب پھیلا لیکن پھیلنے
بقاعلی الایمان فی کلّ عھدٍ و فی کلّ آنٍ کچھ ضرور نہین جائز ہے
ت خاص مین اکثر لوگ ایمان سے پھر جائین گو بعد عہد کے پھر
ت پر آوین کما وقع فی قوم موسیٰ ع ویؤیّدہٗ قولہ علیہ السلام
سنن بنی اسرائیل حذو النّعل بالنّعل والقذّۃ بالقذّۃ بعد
ن صحاحکم قولہ اور سب باطل دینون پر غالب ہو جاوے
مراد غلبہ سے اگر من حیث الحجۃ ہے تو مسلّم ہے ولن یجعل اللّٰہ
ین علی المؤمنین سبیلا۔ وقال البیضاوی المراد بالسّبیل
قال السّدی والزّجاج والبلخی لن یجعل اللّٰہ للکافرین
لمؤمنین سبیلا بالحجّۃ وان جاز ان یغلبوھم بالقوّۃ لکن
ین منصورون باللّٰہ لا لہٗ والحجّۃ انتہی لیکن اسکو پھیلنے اور
دین سے کچھ علاقہ نہین ہے اور اگر مراد غلبہ سے تسلّط تام ہے
ول وسکا اثبات محل کلام ہے قال الضحاک عجبت قولہ تعالیٰ
ہ علی الدّین کلّہ اراد عند نزول عیسیٰ بن مریم لا یبقی
ین الّا اسلم او ادّی الجزیۃ وقال السّدی ذالک یکون
ج المھدئ من آل محمّدٍ فلا یبقی احد الّا اقرّ بمحمّدٍ

وھ

وهو المروی عن الباقرؑ وقال الکلبی لا یبقی دین الا ظهر ع
وسیکون ذلک ولم یکن بعد ولا یقوم الساعة حتی تکون ذ
محصل سب اقوال مفسرین کا یہی ہے کہ تسلط تام اسلام کا جو مص
لیظهره علی الدین کله ہو ہنوز ظہور مین نہین آیا بلکہ اسکا
صاحب الامر علیہ السلام مین ہوگا باقی رہا تسلط فی الجملہ
جای کلام نہین ہے کہ عہد جناب رسالتمآب صلعم مین حاصل ہوا
مستلزم عدم نفاق بعض صحابہ اور بقای علی الایمان ہونے کل
کل صحابہ کا نہین ہے فلا یتم التقریب قولہ جو لوگ حضرت
ایمان لائے اقول متفق علیہ بین الفریقین ہے بلکہ صدہا آیات
صحاح اور غیر صحاح کی اسپر دلالت کرتی ہین کہ حضرت کے
دو قسم کے لوگ تھے ایک وہ جو لِلّٰہ فی اللہ حقیقت مین ایمان
دوسرے وہ جو بطمع دنیا بظاہر ایمان لاے امنوا بافواه
تومن قلوبهم پس اگر ان سبکو آپ ایمان و اسلام مین کامل
فائده بعثت نبوی مطابق اصول اہلسنت بہت فرست ہوگ
بحث نہین ہے لکم دینکم ولی دین ط قولہ اور د
کی نبوت کے معتقد تھے اقول منافقین صحابہ کے دل
مختلف ہونا جلای بدیہیات سے ہے گو آپ اس مقام
ایمان لانیوالونکو مصدق نبوت فرماتے ہین مگر لاریب کہ قل
اسکا ہے یقولون بافواههم ما لیس فی قلوبهم قولہ مرف

ثابت فرما

ثابت قدم رہے **اقول** کل کا ثابت قدم نرہنا بھی اتفاقیات سے
ہے اسلئے کہ اہلسنت بھی مرتدین صحابہ کو ثابت قدم نہین کہتے اگر اختلاف
ہی تو اونکی تعئین اور تشخیص مین ہے کہ ماذالوا مرتدین منذ فارقتہم
کے مصداق کون صحابہ ہین بہرکیف ہمکو اس سے انکار نہین ہے کہ حقیقت
مین مومنین اور ظاہر مین منافقین بھی تا عہد حیات جناب سالتمآب ص
اوس دین پر جسکو جناب ختمی مآب ص نے پھیلایا تھا قایم رہے لیکن بعد وفات حضرت
کے منافقین امت نے وہ فتنہ وفساد برپا کیا کہ جس سے اکثر مومنین
کو جادۂ ایمان سے لغزش ہوئی گو اسلام مین باقی رہے اسلئے کہ شہادتین
کا زبان سے انکار نہین کیا اور مصدق اسکا خود آپکا فرمانا ہے کہ اکثر
مسلمانونکو شیطان نے بعد ایمان کے بہکایا آپ فرمایئے کہ ابن بہکانے
نے دین اسلام کو باطل کر دیا یا قایم رکھا اگر رکھا تو بنا بر مذہب شیعہ کے
بھی دین اسلام قایم رہگیا اور اگر باطل ہوگیا تو بنا بر مذہبین کے باطل ہوگیا
پھر آپکا ارشاد کہ سنیونکے اصول کے موافق یہہ ہے اور شیعونکے اصول کے
موافق یہہ ہے محض غلط ہوا **قولہ** حضرت کی ہدایت سے جو غرض تھی
وہ حاصل ہوگئی **اقول** مرا اگزارش ہوا کہ غرض ہدایت خلق سے تمام
کرنا حجت خدا کا تمام خلق پر تھا وہ غرض جب حضرت نے ادای رسالت فرمائی
تو بہرکیف حاصل ہوگئی خواہ کفار و منافقین کفر و نفاق پر باقی رہین یا نہین
خواہ اکثر مومنین لطمع زخارف دنیویہ و بفریب شیاطین جن و انس ایک
زمانہ مین راہ ارتداد عن الایمان پر جاوین یا نہین علاوہ اسکے جب نفاق

بعض صحابہ کا اور ارتداد بعض دیگر کا مختلف فیہ نہین ہے گو اونکی تعیین و
تشخیص مین اختلاف ہو تو اگر تقریر آپ کی تمام ہے تو اعتراض مشترک الورود
علی الفریقین ہوگا فما ہو جوابکم فہو جوابنا غایۃ الاعتذار آپکا یہہ ہوگا کہ شیعہ
اکثر کو اہل نفاق اور ارتداد سے جانتے ہین اور ہم اقل کو تو ہم کہین گے
کہ قرآن اور حدیث اور تواریخ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ از عہد آدم تا خاتم
ہر ہر زمانہ مین کاملین فی الایمان اقل قلیل ہین اور دنیا طلب اور کفار و فجار
الی یومنا ہذا اکثیر ہین یہانتک کہ کئی ہزار بلکہ بنا بر بعض روایات کے کئی لاکھہ
مین جناب سید الشہداؑ کا ساتھہ دینے والے بہتر ہی نکلے **قولہ** تو کسی مونہہ
سے یہہ بات نکل سکتی ہے کہ حضرتکی ہدایت سے کچھہ فائدہ ہوا **اقول**
آپکے مونہہ سے یہہ بات نکل سکتی ہے کہ موذیان عترت رسولؐ اور قاتلان
ذریت بتولؑ فائدہ مندان ہدایت خدا اور رسولؐ سے تھے ہم تو منکر ہین
قولہ حقیقت یہہ ہے **اقول** حق حقیق فوق کل حقیقۃ کے یہہ ہے کہ جو
اعتقاد سنیون کا لسانی بہ نسبت کل صحابہ اور اونکے اذناب کے جنکو تابعین
اور تبع تابعین کہتے ہین اور جنکے حق مین حدیث خیر القرون بنائی گئی ہے
جب کوئی اونکے شنائع اعمال اور قبایح افعال پر بہ نسبت ذریت رسول ربّ
متعال سے کے صحاح اور غیر صحاح و سیر و تواریخ اہلسنت سے نظر کرے اور
غصب حقوق اور قتل نفوس بناحق کو دیکھے اور جانے کہ ایسے ظالمین بھی
مسلمانونکے نزدیک خدا اور رسول کی ہدایت سے بہرہ یاب ہین تو الزام
اونحضرتؐ کی نبوت پر بلکہ خدا کی خدائی پر دیگا کہ یہ کیسا فائدہ ہدایت

ساری دنیا مین پھیلایا کہ جسکا نتیجہ یہہ فساد فی الارض ہوا اور البتہ سننیوالے
کو شبہہ مذہب اسلام کی حقیقت پر ہوگا کہ جب اسلام مین ایسے مفسدین
فی الارض اچھے کہلاتے ہین تو ایسے اسلام سے کفر ہی بہتر ہے پھر
حضرت کی نبوت کی تصدیق کیونکر کر سکتا ہے **قوله** کہہ سکتا ہے کہ
اگر حضرتؐ سچے نبی ہوتے تو کچھ نہ کچھ اونکی ہدایت مین تاثیر ہوتی ۔
اقول اولاً سابق مین بتوضیح بیان ہو چکا ہے کہ ہدایت واسطے اتمام
حجت خدا کے ہے تاثیر ہو یا نہو ثانیاً اگر تاثیر ہونا ضرور ہے تو اگر ایک
آدمی مین تاثیر ہو تو وہ بھی تاثیر ہے کیا حدیث صحیح مسلم کی آپکی نظر سے
نہین گذری ومن الانبیاء من لا یصدقه الا رجل واحد چہ جائے
اینکہ ہزارون مین تاثیر ہوئی ہو گو بقول آپکے نزدیک شیعونکے بقای تاثیر
ایکوقت خاص مین چار ہی پانچ مین رہگئی ہو اس سے انتفای تاثیر فی الکل حین
نہین لازم آتا ہے ثالثاً عدم بقای تاثیر بہتر فرقونمین مسلم بین الفریقین
ہے پس اگر ایک فرقہ مین تاثیر کا باقی رہنا کافی تصدیق النبوت ہے
فذاک علی المذہبین والا فالاعتراض مشترک اور اسکا مدعی ہونا کہ ضرور ہے
کہ قرن اولی مین تاثیر کل مین باقی رہی اور قرن ثانی مین اسکی ضرورت نہین ہے
یہہ بعینہ وہی دعوی ہے کہ شیطان کو صدر اولی مین مداخلت نہ تھی وقد منعنا
اشد المنع فهو محتاج الی البیان والمدعی مطالب بالبرهان رابعاً
انحضرت کی ہدایت ہی کا یہہ اثر ہے کہ آپکے ایسے لوگ باوجود میلان قلبی کے
الی التنصر اب تک اقرار ظاہری لا اله الا الله محمد رسول الله کا

کرتے ہین خاصتاً اونحضرت کی ہدایت ہی کی تاثیر ہے کہ سب سُنّی الی الآن
اقرار اونحضرت کی نبوت کا کرتے ہین گو اونکی اثبات خطا و نمین تخطیۂ الانبیا
لکھتے ہین اور اونکی طرف ایسے رذائل کی نسبت کرتے ہین کہ سننے والے
کو معاذ اللہ موجب تنفر ہوتا ہے مثل اسکے کہ نبی کو کاندھے پر چڑہا کے
ناچ دکھلایا گیا سمجھے و انشاء اللہ ساد ساً اونحضرت کی ہدایت ہی کا یہہ اثر
ہے کہ ہر ہر دیار و امصار مین ہزارون بلکہ لاکھون شیعہ عقائد حقہ پر ثابت
اور قایم ہین اور اونحضرت کو منزہ جمیع عیوب اور رذائل سے سمجھتے ہین
سابعاً تاثیر کے لئے ضرور ہے لیاقت مؤثر بالفتح جیسے آگ کی تاثیر جلانا
ہے مگر گیلی لکڑی نہین جلتی۔ پانی کا کام ڈوبانا ہے مگر سوکھی لکڑی نہین
ڈوبتی اسمین مؤثر اور تاثیر کا عدم تاثیر مین کچہ نقص نہین ہے پس اگر یہ سبب
عدم لیاقت فریق من الصحابہ کے اونمین ہدایت کی تاثیر نہین پائی جاے
یا بقا اوس تاثیر کے لئے نہ ہے تو مؤثر کا کیا قصور ہے ثامناً تاثیر کا اطلاق
تاثیر ناقص اور کامل دونو پر ہوتا ہے پس مطلق تاثیر سے شیعونکو انکار نہین ہے
اور شیعہ بھی یہی کہتے ہین کہ ہزارو نمین تاثیر ہوئی مگر حسب لیاقت اور استعداد
کے ہر شخص بہرہ یاب ہوا لیکن اکثر مین تاثیر ناقص ہوئی کہ فقط لا الہ الا
اللہ محمد رسول اللہ کے قایل رہے گو منافقین رسانا ہی سہی اور اقل
مین تاثیر کامل ہوئی کہ وہ طالب جیفۂ دنیا نہوئے اور راہ دیانت پر قایم
اور ثابت قدم رہے اور ادای حقوق اہلبیت رسالت مین بقدر مقدور
قاصر نہین ہوئے و انکا نوا اقل قلیل و قلیل من عبادی الشکور

ناسعاً الخ

تا سعا جب وہ حضرت خود اسکی خبر دے گئے ہون کہ تاثیر کلی میری ہدایت
کی بعد میرے باقی نرہیگی اور اکثر صحابہ بعد میرے طالب جیفۂ دنیا ہونگے
اور حریص طرف ریاست اور امارت کے ہونگے اور مال زکوٰۃ اور غنیمت
کھا جائینگے طمع دنیا مین ایک دوسرے کی گردن پر سوار ہوگا تو اگر ایسا
نہوا ہوا ور کل ایمان لانیوالے اثر تامہ ہدایت پر باقی رہگئے ہون جیسا کہ
مذہب اہلسنت کا ہے تو تصدیق نبوّت آنحضرت کی ہو ہی نہین سکتی اور کوئی کہہ
سکتا ہے کہ اگر سچے نبی ہوتے تو کچھ نکچھ اونکے کلام کا اثر پایا جاتا بخلاف
مذہب معتقد شیعہ کے کہ جب کوئی منافقین اور مرتدین کے حالات کو
دیکھیگا تو کھیگا کہ وہ بیشک نبی برحق تھے کہ جیسی جیسی خبر غیب دیگئے تھے
ویسا ہی واقع ہوا باقی رہا اخبار آنحضرت کا پس اہلسنت کے صحاح اور
غیر صحاح سے بخوبی ثابت ہے ففی الصحیح البخاری انکم ستحرصون علی
الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیامۃ فنعمت المرضعۃ وبئست
الفاطمۃ وعنہ یعنے اے صحابہ عنقریب تم حرص امارت کروگے اور یہہ
امر تمہارے لئے روز قیامت موجب ندامت ہوگا وَ فِی المِشکوٰۃِ عَن
اَبِی ذرؓ قال قال رسول اللہ کیف انتم وائمۃ بعدی یستأثرون بھذا
الفئ قلت اما والذی بعثک بالحق اضع سیفی علی عاتقی
ثم اضرب بہ حتی القاک قال افلا ادلک علی خیر من ذلک تصبر حتی
تلقانی رواہ ابو داؤد انتہی یعنی اے ابو ذر کیا کروگے تم جسوقت کہ
بعد میرے ائمہ جور ہونگے اور مال زکوٰۃ کو اپنے واسطے اختیار کرینگے تنہا

ابی ذر سے کہ قسم ہے خدا کی کہ مین اپنی تلوار کو کندھے پر رکھونگا اور اون
اشقیا کو مارونگا یہانتک کہ آپ سے ملاقات کرون فرمایا آنحضرت صلعم نے
کہ مین تمکو اس سے بہتر بات بتلاتا ہون تم صبر کرو یہانتک کہ مجھسے ملاقات کرو
اور شیخ عبدالحق دہلوی نے ترجمۂ مشکوٰۃ مین تصریح کی ہے کہ انتقال ابوذرؓ
زمانۂ عثمان مین ہوا پس غور کرنا چاہیے کہ وہ کون ائمہ جور تھے عہد ابوذر
مین کہ جناب رسولخدا صلعم نے جنکے ظلم پر صبر کرنیکو ابوذر سے حکم فرمایا تھا
وفی صحیح المسلم عن حذیفة قال قلت یا رسول اللہ صلعم انا کنا بشرٍ
فجاء اللہ بخیرٍ فنحن فیہ فہل من وراء ہذا الخیر شرٌ قال نعم قلت
ہل وراء ذلک الخیر شرٌ قال نعم قلت ہل وراء ذلک الخیر شرٌ قال
نعم قلت کیف قال تکون بعدی أئمة لا یہتدون بہدای ولا یستنون
بسنتی وسیقوم فیہم رجال قلوبہم قلوب الشیاطین فی جسمان انس
قال قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک قال تسمع وتطع
وان ضرب ظہرک واخذ مالک فاسمع واطع صحیح مسلم مین حذیفہ سے
منقول ہے کہ مینے عرض کی خدمت رسولخدا صلعم مین کہ ہم لوگ ایک شر مین تھے
کہ خداوند تعالی بعد اوسکے ایک خیر لایا یعنی ضلالت سے راہ ہدایت دکھلائی
اب آیا بعد اس خیر کے پھر کوئی شر ہے حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہان پس حذیفہ نے
تعجبانہ یہی سوال تین دفعہ کیا اور آنحضرت صلعم نے ہر مرتبہ یہی فرمایا کہ ہان بعد اس
خیر کے شر ہے پس پوچھا حذیفہ نے کہ کیونکر ہوگا وہ شر فرمایا آنحضرت صلعم نے
کہ ہونگے بعد میرے ائمۂ ضلالت کہ میری ہدایت پر نہ رہینگے اور میری سنت پر نہ چلینگے

اور فرمایا

اور قریب ہے کہ قایم ہون بحکومت بیچ مسلمانونکے ایسے آدمی کہ دل اونکے
شیاطین سے کے ہونگے اور صورت اونکی آدمیونکی ہوگی کہا حذیفہ نے کہ عرض
کی مینے کہ اوسوقت مین کیا کرون یا رسول اللہ صلعم حضرت صلعم نے فرمایا کہ مناسب
یہہ ہے کہ تو اونکی بات سُنے اور اونکی اطاعت کرے اور اگر تجکو مارین اور
اگر تیرا مال چھین لین تب بھی تو سن اور اطاعت کر یہہ حدیثین جسطرح سے
خلفائی جور کی ضلالت پر دلالت کرتی ہین اوسیطرح اونپر حکم تقیہ کے بھی دلالت
کرتی ہین فلا تغفل عا شر الاریب کچہ نہ کچہ اثر ہدایت اونحضرت کا ہوا مگر یہ
امر مستلزم عصمت مہتدین نہین ہے ولا معصوم الا من عصمہ اللہ پس ممکن
ہے کہ مہتدین بعد ہدایت گمراہ ہوجائین خصوصاً بعض عقائد مین مثل عقیدہ
لزوم اتباع اہلبیت عم مین اور اگر گمراہی بعد ہدایت ممکن نہوتی تو خدا کیونکر فرماتا
افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیہ فلن
یضر اللہ شیئاً اور کیونکر فرماتا فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ سبحانہ
اگر انقلاب اور نکث ممکن نہ تہا تو ذکر کرنا امر محال کا ایک امر لغو اور باطل تھا
تعالی اللہ عن ذلک پس لاریب کہ ممکن تہا اور ممکن وہی ہے جسکے فرض وقوع
سے کوئی محال نہ لازم آوے اور بنا بر تقریر مخاطب کے اسکے فرض وقوع مین
پیغمبر صلعم کی پیغمبری بلکہ خدا کی خدائی باطل ہوئی جاتی ہے کہ جسنے معاذ اللہ پیغمبر
بیکار بہیجا پس اس سے محال تر کون امر ہوگا اور جب ممکن کے وقوع سے محال
لازم آیا تو ممکن ممکن نرہا ہذا خلف فتلک عشرۃ کاملۃ قولہ اور کوئی
نکوئی دلسے اونپر ایمان لایا ہوتا اقول صاحبان انصاف اس تہافت اور تخبط

تقریر مخاطب کو ملاحظہ فرماوین کہ خود بعد دو سطر کے ارشاد فرماتے ہین
حکایۃً عن اعتقاد الشیعۃ علیٰ زعمہٖ کہ سوائے معدودے چند کے سب کے سب
منافق اور مرتد تھے انتہی پس آیا یہہ معدودے چند مصداق اون کوئی نہ کوئی کے
کہ جو دل سے ایمان لائے تھے نہ تھے اور جب یہہ معدودے چند بقول تمہارے نزدیک
شیعونکے دل سے ایمان لائے تھے تو پھر یہہ کہنا تمہارا کہ کوئی نہ کوئی دل سے
ایمان لایا ہوتا تمہاری ہی زبان سے باطل ہو گیا یا نہین **قولہ** سو دو سو آدمی
تو ایمان پر ثابت قدم رہتے **اقول** شیعونکے نزدیک سو دو سو سے زیادہ
جناب مقبولین سے ہین گو انہین کامل اور اکمل اور اکمل در اکمل ہین مگر وہ سو دو سو
درمیان ہزارون دنیا طلب کے ویسے ہی مغلوب ہوئے جیسے کہ بہتر اصحاب
جناب سید الشہداء کے لاکھون مین ہان فرق اتنا ہی ہے کہ بنا بر عقیدۂ شیعہ
انکو بمقتضای مصلحت وقت خدا اور رسول کیطرف سے اجازت جہاد کی
ملی تہی اور انکو حکم صبر و تقیہ ملا تھا جیسا کہ ابھی حدیث ابی ذر مین گذرا تصبروا
حتی تلقانی اور حدیث حذیفہ مین گذرا تسمع و تطیع وان ضرب ظہرک
فاسمع واطع اور تصدیق اسبات کی کہ شیعہ سو دو سو کو صحابہ مین مقبول
کہتے ہین کتب رجال شیعہ سے طبقہ اصحاب مین نظر کرنے سے معلوم ہو جاتی ہے
اگر اور کوئی کتاب کتب رجال سے نہ ملے تو فقط مجالس المؤمنین جو زمانہ مین
دائر و سائر ہے اسی کے طبقہ صحابہ کو دیکھہ لیجیے کہ سو دو سو کا پتا اوسی سے
لگ جائیگا **قولہ** تو پھر وہ لوگ کونسے ہین جن پر حضرت کی ہدایت کا اثر ہوا
اقول وہ لوگ تو ہزارون ہی ہین کہ جن پر ہدایت کا اثر ہوا اگر اوس ہدایت پر

باقی بروجہ کمال رہنے والے فقط وہی سو دو سو ہین اور اونکو خدا نے اثر پر اسلئیے باقی رکھا کہ آپ ایسے لوگونکو کچہ عذر تصدیق نبوّت جناب رسول خدا مین نرہے اور عند اللہ اس تنصر پر بنا بر مذہب شیعہ کے بھی آپ محجوج ہین **قولہ** اور وسے لوگ کتنے ہین **اقول** وہی سو دو سو **قولہ** تو دین اسلام کو کسنے قبول کیا **اقول** قبول کرنیوالے بہت ہین مگر اوسکے مقتضا پر باقی رہنے والے ایکوقت خاص مین وہی سو دو سو تھے گو بعد مراجعت کرنیکے طرف جناب امیر علیہ السلام کے پھر ہزارون ہو گئے **قولہ** کسکو نفع پہونچا **اقول** الجواب الجواب **قولہ** کن لوگون سے **قولہ** کن شخصون سے **اقول** الجواب ہو الجواب **قولہ** کس گروہ نے دین محمدیؐ کو جاری کیا **اقول** اعتقاد شیعہ مین دین محمدی کسی گروہ کے جاری کرنیسے جاری نہین ہوا بلکہ خود خدا نے اوس دین کو بقوت ید اللّٰہی جاری کیا قال امیر المؤمنین ؑ اِنَّ هٰذا الامر لم یکن نصره ولا خذلانه بکثرة ولا بقلة وهو دین الله الذی اظهره اور آپکے عقیدہ مین یہہ ہے کہ دین محمدیؐ چند نالایق بزدلونکے جاری کرنیسے جاری ہوا شیعہ ایسے عقیدہ سے پرہیز کرتے ہین **قولہ** ای یارو تمکو تو اسلام کا نام لینا **اقول** اے یارو تمکو تو اسلام کا نام لینا نہ چاہیے اسلیے کہ تمنے منافقین اور مرتدین کو اپنا پیشوا بنایا ہے اور کلاب جیفہ دنیا کو اپنا امام ٹھہرایا ہے کیون نام اسلام کو ایسے امامون سے ہنسواتے ہو اور ظلمہ بنی امیہ اور بنی عباس سے بیعت کرکے اونکو خلیفۃ اللہ بناتے ہو یہہ جتنے خلفاء جور ہین اونکو خدا نے خلیفہ بنایا تھا یا رسولؐ نے

یا بیچارے شیعون نے بنایا تہا تمہین نے اسلام مین خرابیان ڈالین جس فاسق و فاجر کو جانا کہ اوس سے کچہ دنیا حاصل ہو گی اوسی سے بیعت کر کے اوسکو خلیفہ بنالیا شیعون نے بجز ائمہ اہلبیتؑ کے کسکو امام اور خلیفہ بحق سمجہا اور شیعونکے کس امام کی ذات سے خرابیان دنیا مین پیدا ہوئین کہ جس سے زبان طعن یہود اور نصاری حسن و خوبی اسلام پر دراز ہوئی **قولہ** نبوت کا اقرار ظاہری بہی نکرنا چاہیئے **اقول** سوائے منافقین کے ہم سب مسلمانونکو جناب رسولخدا کی نبوت کا مُقِر ظاہری اور باطنی سمجہتے ہین اگرچہ گو بعضے عرفان مدارج نبوت مین قاصر ہین مگر اس زمانہ کے مسلمانان متنصرین کو البتہ مثل منافقین صحابہ کے فقط اقرار ظاہری پر جانتے ہین ہم نہین سمجہتے کہ کس جرم پر شیعونکو آپ حکم انکار نبوت دیتے ہین فقط اتنی ہی جرم پر کہ ثلاثہ کو دوست نہین رکہتے آپ کیون اسقدر برہم ہوتے ہین مثل وجوب ولائی اہلبیتؑ کے بالخصوص دوستی ثلاثہ کیواسطے کوئی آیت یا حدیث نکال لیتے یا خلافت کو مثل شیعونکے اصول دین سے کہتے تو البتہ شیعون پر کسی قدر برہمی بجا تہی وان لیس فلیس سچ پوچہئے تو سنیونکو مناسب ہے کہ جناب رسولخدا کی نبوت کا انکار کرین اسلیئے کہ جو نبی پناہ بخدا ایسا مبتذل ہو کہ بی بی کو کندہے پر چڑہا کے ناچ دکہلاتا پہرے اور احکام شریعت مین ہمیشہ ٹہوکرین کہاوے اور خطائین کرے اور حضرت عمر کی اتالیقی سے اوسکا کام چلے تو ایسے نبی کی نبوت کا اقرار کرنا کیا ضرور ہے بلکہ مناسب ہے کہ حضرت عمر کی نبوت کا اقرار کرین **قولہ** سو دو سو ہزار دو ہزار کو تم کافر کہتے **اقول** ہم نے ایک کو

نہ سو کو نہ ہزار کو بکفر اسلامی کافر کہتے ہین یہانتک کہ کفر نفاقی والونکو بھی
بکفر اسلامی نہین کافر کہتے آپ بعد جناب رسولخدا صلعم کے اکثر کو بکفر ایمانی
اور بکفر طاعتی کافر کہتے ہین لیکن تاہم سو دو سو کو آپ ایسے لوگون کی
تسکین خاطر کیواسطے مومن بھی کہتے ہین **قولہ** بعد غلبہ اسلام کے
مسلمان ہوئے **اقول** محبت دنیا مین جو بعد غلبہ اسلام کے اور جو قبل
غلبہ اسلام کے مسلمان ہوئے سب مساوی تھے اور ہواے نفسانی اور
اغواے شیطانی کو سب مین مداخلت تھی اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ وَاِنَّمَا هُمْ
اَقَلُّ قَلِيْلٍ فِیْ كُلِّ عَهْدٍ وَّفِیْ كُلِّ عَصْرٍ یہ آپکا زعم باطل ہے کہ صدر اولی
مین طمع دنیا اور ہواے نفسانی اور اغواے شیطانی کو دخل ہی نہتا ہم سابق
مین تریدون عرض الدنیا اور انما استزلهم الشیطان سے آپکے
مزعوم کو باطل کر چکے ہین فتذکر **قولہ** تو صبر آتا **اقول** جب جناب والا کی
خواہش درونی کے مطابق شیعہ عمل کرتے تو بیشک آپکو صبر آتا اور آپکے
جگر مین ٹھنڈک پڑتی لیکن حق تابع خواہشات نفسانی نہین ہے کیونکر آپکی
خوشنودی کے لیئے کوئی حق کو ناحق اور ناحق کو حق کرے قال اللہ تعالی
وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ پس
شیعہ بچارونکو آپ معاف رکھیئے کہ بجز سیدھی کے ٹیڑھی بات نکرینگے
قولہ جو سب سے پہلے ایمان لائے **اقول** کچھ ضرور نہین ہے کہ
جسکو آپ سب سے پہلے ایمان لانیوالا جانین ہم بھی اوسیکو جانین شیعیان
علی ابن ابیطالب ع سب سے پہلے ایمان لانیوالا بروایات فریقین علی ع

ابن ابیطالب کو جانتے ہین اور اونپر کوئی اعتراض نہین کرتے بلکہ معترضین
کو خارجی کہتے ہین **قولہ** جنہون نے دین کو جاری کیا **اقول** الغرض
تنزّلی اگر کسی منافق نے بھی دین خدا جاری کیا ہو تو مصداق ان الله
یؤیّد هذا الدین برجلٍ فاجرٍ کے ہوگا کما فی الصحیح البخاری حقیقت
یہہ ہے کہ جو لوگ فقط آپکے عقیدہ مین مُجری دین ہین وہ شیعون کے
اعتقاد مین مخرّب دین ہین ورنہ شیعونکو اونکے بُرا سمجھنے سے کیا
حاصل تھا اور ظاہر ہے کہ باعث اسکا درد دین سے نہ کوئی غرض
دنیاوی برخلاف اہلسنت کے کہ اونہون نے ہمیشہ اہل ظلم وجور کو خلیفہ
بناکے اور اونکی مدح وثنا کرکے کیسے کیسے مزے دنیا کے لوٹتے **قولہ**
سوائے چار چھہ شخصون کے کسیکو اچھا نہین کہتے **اقول** یہہ عوام فریبی
اور افترا سازی شاہ جی دہلوی کی ہے آپ ناحق اوسکے درپے ہوتے
مین آتے ہین کتب رجال شیعہ تو موجود ہین طبقہ صحابہ مین دیکھیے
کہ شیعہ کتنونکو اچھا کہتے ہین اور جن چار چھہ کو آپنے [illegible]
خاطر کیا ہے البتہ شیعہ اونکو ایسے درجے مین اکمل الکاملا جانتے ہین
کہ طرفۃ العین جادۂ ایمان کامل سے اونکو لغزش نہین ہوئی اور ایک آن
بھی ذہن اونکا مسبوق بہ شبہہ نہین ہوا یہانتک کہ درجۂ عالیۂ بیت
اہل البیت تک اونہون نے ترقی کی اس سے لازم نہین آتا کہ جو اوس درج
کمال ایمانی مین اونسے کم ہون ہم اونکو برا سمجھین ورنہ واضح ہو کہ جسطرح
کفر کے لئے معانی مختلفہ ہین مثل کفر اسلامی اور کفر ایمانی اور کفر طاعتی

اور

اور کفر نعمتی اوسیطرح ارتداد کے لئے بہی معانی مختلفہ ہین کہ وہ سب معنے
تحت معنی لغوی مندرج ہین کہ ہو دی جسکا پھرجانا ایک حال سے
طرف دوسرے حال کے ہے پس جو شخص شہادتین سے پہرا وہ بہی
مرتد ہے جیساکہ یہی معنی مشہور ہین اور طبقۂ صحابہ مین ایسے لوگ شاذ
ونادر ہین جیسے روایت درحق کاتب الوحی صحاح اہلسنت مین ہے
اسیطرح جو شخص اصول ایمان سے پھر جاے اوسپر بہی اطلاق ارتداد
کیاجاتاہے وہذا کثیر فی الصحابۃ بلکہ جو ضروریات اور مقتضیات اوسکے
سے پھرے یا درجۂ یقین کامل سے طرف ناقص کے یا ذہن اوسکا
کسی وقت مین مسبوق بشک وشبہہ ہو جائے وہ بہی مصداق اسکا ہے اوسیطرح
سے جو حسن حال اور محاسن افعال سے پھرے اور حال زہد وتقوی سے
طرف حال فسق وفجور اور طمع اور حرص دنیا کے جاوے ان سب پر اطلاق
ارتداد کا کرسکتے ہین پس کفر اور ارتداد کا اطلاق نسبت صحابہ کے جہان
کلمات علماء امامیہ یا اونکی احادیث مین پایا گیا ہے کہین مراد اوس سے
معنیٔ اولین کفر اور ارتداد کے نہین ہین بلکہ کوئی معنی معانیٔ دیگر سے حسب
قرائن مقام مراد ہوتے ہین اور اسیطرح جیسے ایمان اور اسلام کبہی مترادف ہین
اور کبہی آپسمین نسبت عموم وخصوص ہے اور فسق وکفر مین بہی نسبت
عموم وخصوص ہے پس چاہئے کہ اس بات کا مومنین کو خیال رہے کہ رفع
تلبیسات عامہ مین بکار آمد ہے **قوله** کیونکر ایسے عقیدہ پر تعجب نہ آوے
اقول جائی تعجب عقاید اہلسنت ہین کہ نیک کو بد سے تمیز نہین دیتے

اور سب صحابہ کو عدول کہتے ہین حالانکہ خود ہی اونکے فسق و فجور کی
تصریحات کرتے ہین کہ فلان صحابی پر فلان خلیفہ نے حد زنا جاری کی
اور فلان پر حد شرب خمر جاری کی کتاب احیاء العلوم مین آپکے امام
غزالی فرماتے ہین ماترک الناس الربا باجمعھم کما لم یترکوا
شرب الخمر و سائر المعاصی حتی روی ان بعض اصحاب النبی
باع الخمر فقال عمر لعن اللہ فلانا ھو اول من سن بیع الخمر اور شاہ
ولی اللہ ازالۃ الخفا مین فرماتے ہین عن ابن عباس ذکر لعمر بن خطاب
ان سمرۃ باع خمرا قال قاتل اللہ سمرۃ ان رسول اللہ قال لعن اللہ
الیھود حرمت علیھم الشحوم فحملوھا و باعوھا انتہی محصل یہہ ہے
کہ لوگون نے ربا نہین چھوڑا جسطرح شرب خمر اور سائر معاصی کو نہین چھوڑا
یہانتک کہ بعض اصحاب نبی نے شراب بیچی تھی کہا عمر نے خدا لعنت کرے
فلان پر کہ وہ اول جاری کرنیوالا طریقہ بیع خمر کا ہے اور ابن عباس سے
روایت کی ہے کہ عمر ابن خطاب سے کسی نے کہا کہ سمرہ نے شراب بیچی
عمر نے کہا قاتل اللہ سمرۃ قاتل بمعنی لعن کے ہے کما صرح بہ اہل اللغۃ
الحاصل باین ہمہ فسق و فجور پھر کل صحابہ عدول ہین اے حضرات اہلسنت
تمہارے ایسے عقیدون پر کیونکر تعجب نہ آوے اور کیونکر تمہاری اس
گمراہی پر افسوس ہو اور واقفان رموز اسرار کہ چشم آبرو سے لی بحقیقت
کار لیجاتے ہین بمقتضاے ان العیون لتبدی فی تقلبھا ما فی الضمائر
من ودّ و من حنق خوب جانتے ہین کہ اصل غرض قایل ہونے عدالت

کل صحابہ سے نہین ہے مگر حفظ حریم ثلاثہ ارتداد و نفاق سے پس
جو ثلاثہ کو اچھا کہے تو اگر کل صحابہ کے فسق و فجور کو ثابت کرے
تو اہلسنت بطیب خاطر اوس سے راضی ہین بلکہ اوسکو اپنا امام اور پیشوا
بناتے ہین اسلئے حضرات ذرا تو غور کرو اور کچہ تو خدا سے ڈرو کہ اون
ہزارون لاکہون کروڑون درکروڑون آدمیونسے جو حضرت پر ایمان
لائے سوائے تین شخصونکے دلمین تم کسی کو اچھا نہین سمجھتے ہو بہلا
کیونکر ایسے عقیدۂ باطنی تمہارے پر تعجب نہ آوے اور کیونکر تمہاری
اس گمراہی پر افسوس نہو + قال المخاطب المقام هذا ه
سبل السلام چوتہی دلیل ہم لوگ کیا شیعہ اور کیا سنی پیغمبر صاحب
کی زیارت کو افضلترین سعادات اور بہترین قربات سے سمجھتے ہین اور
چونکہ اب زمانہ آپکی حیات کا نہین ہے اسلئے آپکی قبر مبارک کے دیکھہ لینے کو
اور آپکے روضۂ انور کی خاک آنکھونمین لگانیکو غنیمت جانتے ہین اور اسیکو
بہترین سعادات سمجھتے ہین اور اگر کوئی شخص خواب مین آپکی زیارت سے
مشرف ہوجاتا ہے تو وہ بڑے بزرگونمین شمار کیا جاتا ہے اور حقیقت مین
جبتک کوئی شخص نہایت ہی نیک اور مخلص اور پرہیزگار نہین ہوتا وہ
خواب مین بہی سعادت زیارت سے مشرف نہین ہوسکتا ہے پس نہایت
افسوس کا مقام ہے کہ ہم اون لوگونکی بزرگی اور فضیلت کا کچہہ بہی اعتقاد نکرین
جو برسون حضرت کی زیارت کرتے رہے اور رات دن آپکی صحبت مین حاضر
رہے اور ہر لحظہ اور ہر ساعت آپکی دیدار سے مشرف ہوئے اور ہمیشہ آپ سے

ہمکلام رہے اور نہ صرف زیارت اور صحبت کی سعادت پائی بلکہ ...
غم اور خوشی مین شریک رہے اور آپکی یاری اور مددگاری اعلاء کلمۃ ...
مین کرتے رہے سہ از وطنہا مہاجرت کردند + بر المہا مصابرت ...
در سفر ہمرکاب وبودند + در حضر ہمخطاب وبودند + ہمہ آثار وحی ...
ازو + ہمہ اسرار دین شنیدہ ازو + باہنیہ در شدائد واہوال ...
ارواح کردہ واموال + پایۂ دین بلند از ایشان شد + کار شرع ...
از ایشان شد + رضی اللہ عنہم از سوی حق + بہر ایشان بشارت ...
غرضکہ صرف زیارت اور صحبت ہی حضرت سید الانبیاء علیہ التحیۃ و ...
کی ایسی فضیلت ہے کہ کوئی بزرگی اوسکو نہین پاتی نہ کہ جب اسکے ساتھ ...
فضایل ذاتی بہی صحابہ مین موجود ہون تو پھر اونکے مراتب اور مدارج کی کیا ...

یقول المتمسّک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

یہہ دلیل اول دلیل ہے اوپر اجنبیت مخاطب کے طریقہ استدلال ...
چاہتا ہے کہ ثواب زیارت وزائرین سے عدم نفاق اور عدم ارتداد منافقین
اور مرتدین صحابہ ثابت کرے غافل اسسے کہ ثواب کل اعمال مشروط بایمان ...
شاید آپنے کلام خدا مین مثالین اعمال کفار کی نہین دیکہین قال اللہ
تعالیٰ والذین کفروا اعمالہم کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمان ماء حتی
اذا جاءہ لم یجدہ شیئا الآیۃ پھر فرماتا ہے مثل الذین کفروا
بربہم اعمالہم کرماد اشتدت بہ الریح فی یوم عاصف خلاصہ اعمال
کفار سے مثل سراب بیابان کے ہین کہ پیاسا اوسکو پانی گمان کرتا ہے ...

کہ جب اوسکے پاس آیا نپایا اوسکو کوئی شے اور مثل تو دہ خاکستر کے ہین
کہ ہوای تند اوسکو اوڑا دے پس جب بسبب کفر نفاقی اور کفر ارتدادی کے
ایمان ہی نہین ہے تو اعمال کس کام آتے ہین ابہی تو آپنے ایمان حضرات ثلاثہ
ثابت ہی نہین کیا ہے شرف اعمالی اونکے لیئے کیا ثابت کرنے لگے یہ نہین سمجہتے
کہ اگر آپ اونکے حسن اعمال سے اونکا ایمان اور اونکی بزرگی ثابت کرینگے تو پہلے
ہم اہل نفاق کے اعمال کو بہ نیت خالص ہونا مسلّم ہی نکرینگے اور مرتدین کے
ارتداد کو باعث محو اعمال اونکا کہینگے اور حبطت اعمالھم مین داخل کرینگے اور
ثانیاً اونکے فضایح اعمال اور شنایع افعال کو دلیل اونکے کفر اور رذالت اور دنائت
کی گردانینگے چونکہ فی الجملہ تفصیل حالات مطاوی ردّ اقوال مابعد مین مناسب ہر مقام
کے آویگی لہذا یہان بالاجمال اشارہ طرف بعض کے بمودائے مالا یدرک کلّہ لا یترک
کلّہ مناسب معلوم ہوا پس وہ اوصاف جمیلہ اس قسم کے ہین طالب دنیا بمودائے
تریدون عرض الدّنیا ہونا [1] نبوت مین ہمیشہ شک کرنا [2] اور روز حدیبیہ اوسکا [3]
ظاہر کر دینا افعال جناب رسولخدا پر معترض ہونا [4] ترک ادب رسالت کرنا یہان تک [5]
کہ دامن شریف کو مثل کتونکے پکڑ کر کہینچنا اور اونحضرت کا دردانہ اڑا دینا [6] مین
اونحضرت کو تنہا چہوڑ دینا مانع کتابت وصیت سے ہونا [7] اور اپنی جان بچا کر بہاگ
کہڑے ہونا نسبت ہذیان طرف اونحضرت صلعم کے دیکر انّ الرّجل لیہجر کہنا [8]
واسطے طلب ریاست دنیوی کے سقیفہ بندی کرنا [9] نعش مطہر کو بے غسل و [10]
کفن چہوڑنا غصب خلافت کرنا [11] غصب فدک کرنا [12] بضعۂ رسول صلعم کو آزار دینا [13]
مرتے دم تک اونکو غضبناک رکہنا [14] قصد احراق خانۂ نبوت کرنا [15] بلکہ دروازہ [16]

کو جلانا بضعۃ الرسول[17] پر بعض اشقیا کا تیغ کھینچ یداللہ کو ہاتھ اوٹھانا مال[18] خمس
وزکوٰۃ بغیر حق کھانا مال غنیمت[19] لٹانا خزانہ[20] جمع کرنا مطرودین[21] رسول اللہ کو بلا
مال[22] خدا کا اونکو کھلانا قرآن[23] کو جلانا اصحاب خاص رسول اللہ صلعم کو مارنا بے عزت کرنا
جلائی وطن کردینا الغرض بیان حسن خوبی حضرات ثلاثہ کے لئے دفاتر طوال
چاہیئے کتب کلامیہ فرقہ حقہ اونکے مطاعن سے بھری ہوئی ہین طرفہ یہ ہے
کہ یہ سب حالات شرافت دلالات حضرات اہلسنت کی کتب سے لکھے گئے ہین
من شآء فلیرجع الی تشئید المطاعن وغیرہ من کتب الکلام **قولہ** پس نہایت
افسوس کا مقام ہے کہ ہم اون لوگونکی بزرگی اور فضیلت کا کچھ بھی اعتقاد
کرین **اقول** آپکو اپنے اعتقاد کا اختیار ہے مگر شیعہ تو مومنین کی نہایت
فضیلت اور بزرگی کا اعتقاد کرتے ہین آپ ایسے منافقین اور مرتدین کو البتہ
کافر بکفر ایمانی سمجھتے ہین **قولہ** جو برسون حضرت کی زیارت کرتے رہے
اقول برسون کفار بھی مثل ابولہب اور ابوجہل کے زیارت کرتے رہے اور رات دن
منافقین بھی صحبت مین حاضر رہے اور ہر لحظہ اور ہر ساعت دیدار سے مشرف
رہے مگر ہمیشہ مذبذبین بین ذلک لا الی ہؤلاء ولا الی ہؤلاء رہے
اور باوجود انتہاے سلوکات کے جو خاندان رسالت سے اونکے حق مین عمل مین
آئے وہ اپنی مقتضائے بدطینتی سے باز نہ آئے اور وہ نمکحرامیان کین کہ تاقیامت
یادگار زمانہ رہ گئین ولنعم ماقیل ؎ درختی کہ تلخ است ویرا سرشت ٭ گرش
برنشانی بباغ بہشت ٭ وگر باغبانش شود جبرئیل ٭ دہد آبش از چشمہ سلسبیل ٭
سرانجام تلخی بکار آورد ٭ ہمان میوہ تلخ بار آورد ٭ **قولہ** بلکہ غم اور خوشی

مین شریک رہے اقول منافقین صحابہ خوشی مین تو البتہ شریک رہے
کہ ترحلوے زہر مار کرنیکو ملے مال غنیمت مفت اچہے کھنت ہاتھ لگا
لیکن وقت غم پس شرکت آپکے امثال ثلاثہ کی غیر مسلّم ہے اسلیے کہ قرآن
اور احادیث اور سیر اور تواریخ سے ظاہر ہے کہ یہ لوگ ہر مقام تنگی اور
ترشی مین بھاگ کہڑے ہوتے تہے اور وقت ضیق اور شدت جانیں بچاجاتے تہے
پس جو ایسے تہے وہ آپکی یاری اور مددگاری کیا کرتے وفاداری اور
جان نثاری کام اوہی لوگون کا تھا جنکو شیعہ اپنا پیشوا سمجھتے ہین شیخ یہ تو باتین
سنیان کہ کل کام اونکے بمکر و خدع و فریب سے تہے اور غرض اصلی اونکے
تحصیل جیفۂ دنیا تہی قال اللہ عز من قائل ومن الناس من یقول
آمنا باللہ وبالیوم الاخر وما ہم بمؤمنین یخادعون اللہ والذین
آمنوا وما یخدعون الا انفسہم وما یشعرون فی قلوبہم مرض
فزادہم اللہ مرضاً ولہم عذاب الیم بما کانوا یکذبون الی آیات
اثناعشر آیات من اول البقرۃ اور یہی بارہ آیتین آپکے بارہ مصرعون کے
جواب مین کافی اور وافی ہین اور شعریات کو کہ تخئیلات بحت ہین شیخ ہانیات
سے کچہ علاقہ نہین ہے خصوصاً ایسے اشعار کہ آیات قرآنی جسکے مکذب ہین
اگر حقیقت واقعی بیان کیجاتی تو مناسب تہا کہ اشعار ایکے باین الفاظ ہوتے
کما قال بعض احباء الفقر فاء الازکیاء الاصفیاء ~ از وطنہا مہاجرت کردند
سوی دنیا مبادرت کردند + ہمہ دم در رکاب او بودند + چون مگس گرد
قاب او بودند + ہمہ آثار وحی دیدہ ازو + وقت نصرت نگر رمیدہ ازو

از نبی در شدائد و اہوال ✤ جستہ مانند اروئیہ جبال ✤ پست دین
از ایشان شد ✤ کافری ارجمند از ایشان شد ✤ بعد خیر الوریٰ احکا
از ثلاثہ بسے شکایتہاست ✤ طمع ملک داشتند آنان ✤ مصطفےٰ را گ
آنان ✤ بیکفن بُد ہنوز خیر وریٰ ✤ منعقد گشت صحبت شوریٰ ✤ آن
غاصب خلافت شد ✤ رخنہ در دین فتاد و آفت شد ✤ آخت وفت
وفساد از انست ✤ روز آغاز ارتداد از انست ✤ این خلافت اگر
رہست ✤ سبب قتل سید الشہدؑ است ✤ پس ازان بر دحق زہرا
بستم خورد حق زہرا را ✤ داد رنج والم بہ بنت رسولؐ ✤ بخدا از جہا
گذشت ملول ✤ وان دگر بار سول رب جہان ✤ بخدا داد نسبت
مصطفےٰ ✤ خواست چون کند تحریر ✤ یک کتابی بحکم رب قدیر ✤ تا
امت شود دگر گمراہ ✤ گفت او حسبنا کتاب اللہ ✤ دید چون ہر
دلیر چنان ✤ سیومش سوخت مصحف یزدان ✤ ہست بئس المص
از سوی حق ✤ بہر ایشان بشارت مطلق ✤ **قولہ** غرضکہ صرف
زیارت اور صحبت ھی حضرتؐ کی ایسی فضیلت ہے کہ کوئی بزرگی ا
نہین پاتی ✤ **اقول** حال زیارت اور صحبت پیشتر گذارش ہوا کہ بدون
ایمان مفید نہین ورنہ ابوجہل اور ابولہب ور کل منافقین صاحب بزرگی
ہوجائین اب یہ عرض ہے کہ یہ صحبت کفری اور نفاقی اون لوگون کے
لیئے موجب زیادتی وبال وعذاب ونکال ہوئی فضلاً عن الفضیلۃ
ما قیل ؎ دون شود از قرب بزرگان خراب ❊ جیفہ دہد بوی بد از آفتاب

اور ظاہر ہے کہ جو صحبتین خلوات اور جلوات کی تہین جیسے صاحبان صحابت
کے اونکے بدونکے حق مین تو خدا نے یضاعف لہا العذاب ضعفین
فرمایا پس مصاحبین بدکیواسطے لااقل ایک ضعف کا ہونا توضرور ہے پس
ثبوت اس فضیلت اور بزرگی کا کہ عذاب اونکا المضاعف ہے کلام اللہ سے
واجب التسلیم ٹہرا باقی دیگر فضائل ذاتی کا حال بہی آپ سن چکے تو پہر ترقی
معکوس کے مراتب اور مدارج کی کیا انتہا ہے **قال المخاطب اقمقام
ھداہ اللہ سبل السلام** پانچوین دلیل اس امر کو سب مسلمان تسلیم
کرتے ہین کہ مکہ اور مدینہ اسلام کی ابتدا اور ترقی کے مقام ہین اور یہہ ہین
دو جگہون کو سب دنیا سے بڑہکر عزت ہے ایک خدا کا گہر اور رسول کا مولد
ہے دوسرے آنحضرت کا شہر اور آپؐ کا مدفن ہے مکہ معظمہ مین بنیاد اسلام کی
قایم ہوئی اور مدینہ منورہ مین اوسکی ترقی ہوئی اور ان دونون جگہونکی بزرگی
ایسی ہے کہ کبہی کوئی مذہب باطل انمین پہر جاری نہوگا اور دجال ملعون کا
بہی گذرا ونمین نہوگا پس ہمکو غور کرنا چاہیئے کہ ان دونون شہرونکے رہنے والے
ابتک صحابہ کی نسبت کیسا اعتقاد رکھتے ہین جو کچہ اونکا اعتقاد ہو اوسی کو اصل
ایمان سمجھنا چاہیئے پس خدا کے فضل سے اون دونون شہرونکے رہنے والے
بلکہ تمام عرب کے باشندونکا جو اعتقاد صحابہ کی نسبت ہے وہ ظاہر ہے اگر ہم
موافق شیعونکے یہہ کہین کہ وہ سبکے سب گمراہ ہین اور باطل اعتقاد پر ابتک
قایم ہین تو اس سے اصل مذہب اسلام پر بڑا الزام آتا ہے کیونکہ خداوند عالم
نے جہان اپنے نبیؐ کو پیدا کیا اور جہان اپنے پیغمبرؐ کا مدفن بنایا اور جن

جگھون کو عرش و کرسی کے برابر رتبہ دیا اور جہانسے اسلام اور ایمان
جاری کیا اونہین جگھونکے رہنے والونکو خدا نے ابتک باطل اعتقاد پر قایم رکھا
اور اون لاکھون کرورون آدمیونکو جو اس بارہ سو برس کے عرصہ مین وہان
پیدا ہوئے اور وہان رہے گمراہ رکھا اور گمراہی پر اونکا خاتمہ کیا اور ایک
مومن کا گذر بھی وہان نہونے دیا اور ابتک خدا عزوجل کو وہی اصرار
ہے کہ اونہین بد اعتقادونسے مکہ اور مدینہ بھرا ہوا ہے اور وہی گمراہی اور
ضلالت ابتک تمام عرب مین پھیلی ہوئی ہے اور باوجود گذر جانے اسقدر
عرصۂ دراز کے اب بھی کوئی مومن پاک بغیر تقیہ کے وہان جا نہین پاتا
اور اپنے ایمان اور اعتقاد کو بخوف اپنی عزت اور جان کے ظاہر نہین کر سکتا قیامت
تو قریب آگئی اس دنیا کے ختم ہونیکے دن نزدیک ہوگئے لیکن خدا اون ولن
اور بد اعتقادونسے اپنے گھر اور اپنے رسول کے گھر کو پاک نہین کرتا اور مومنین
سے اون شہرونکو آباد نہین فرماتا اور گمراہونکو ایسی پاک جگہونسے نہین نکالتا
اگرچہ جسقدر زمانہ نبوت کا دور ہوتا گیا اور اسلام مین ضعف آتا گیا مذہب
شیعونکا ترقی پاتا گیا اور اونکے عقائد باطلہ کو رواج ہوتا گیا اور اکثر شہرون
اور ملکونمین اونکی حکومت بھی ہوگئی اور بادشاہت اور سلطنت بھی نصیب ہوئی
لیکن باایںہمہ مکہ اور مدینہ اور عرب مین جو دین پیغمبر خدا کے وقت مین تہا وہی
جاری ہے اور جو مذہب رسول مقبول کے سامنے تہا وہی اب بھی ہے سچ
ہست محفل بر آن قرار کہ بود ❊ ہست مطرب بر آن ترانہ ہنوز ❊ ہم حیران ہین
کہ جب مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین اس تیرہ سو ۱۳۰۰ برس کے عرصہ مین ایک مسلمان

پاک اعتقاد نہوا اور ایسی پاک جگہہ مین کسی مومن پاک کا گذر نہوا تو پھر کونسا مقام ہوگا جہانکے رہنے والے مومن و مسلمان ہونگے اور خدا کے گھر کو اور رسول کے گھر کو چھوڑکر کسکے گھر مین یہان والے رہتے ہونگے آپ بھائیو بغیر اسکے کہ یہ امر قبول کیا جاوے کہ اصل دین اور مذہب وہی ہے جو مکہ اور مدینہ کے رہنے والونکا ہے کوئی دوسرا علاج نہین ہے

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

یہ دلیل عقلی آپکی نہایت معقول ہے کہ حسن و خوبی صحابہ بلکہ ثلاثہ اعتقاد اہل مکہ و مدینہ سے ثابت ہے کہ وہ لوگ اونکو اچھا سمجھتے ہین اور چونکہ اہل مکہ و مدینہ کا اعتقاد باطل پر ہونا محال ہے پس ضرور ہے کہ صحابہ اچھے ہون کیون حضرت کیا خود صحابہ منافقین اور مرتدین بلکہ آپکے ثلاثہ اہل مکہ اور مدینہ سے نتھے پس جب شیعہ خود اونہین کی ضلالت و گمراہی بدلایل عقلیہ و نقلیہ آپ ہی کی کتابونسے ثابت کرتے ہین تو اونکے اخلاف اور اذناب کو بدرجۂ اولے فاسد العقیدہ کہینگے اور خدمت شریف مین بکمال عجز و انکسار اس مثل دائر و سائر کو عرض کرینگے کہ مَا رَضِینَا بِالشَّیطَانِ فَکَیفَ بِذُرِّیَّتِہٖ یہہ ایک بات ہے دوسری بات یہہ ہے کہ جہان آپنے صفحۂ اولی مین فرمایا تہا کہ شیطان نے بعد ایمان لانیکے اکثر مسلمانونکو بہکایا اور اونکے دلونکو باطل عقیدونسے بھر دیا وہان آپنے اہل مکہ اور مدینہ کو مستثنیٰ نہین کیا تہا کہ اونکو کبھی شیطان نے نہین بہکایا اور اونکے دلون تک عقائد باطلہ کا گذر نہین ہوا اور جبکہ ہمنے مداخلت شیطان کی قرن اولی مین بشہادت آیات و روایات بخوبی ثابت کی اور لاریب وہ لوگ بھی

اہل مکہ و مدینہ ہی سے تھے پس قرون ما بعد مین کہ بقول آپکے اسلام مین ضعف
آیا بدرجہ اولی شیطان نے عقائد باطلہ کا القا کیا ہوگا تیسری بات یہ ہے کہ
صحاح اہلسنت مین ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ جناب رسولخدا نے فرمایا سیعود
الدین غریبا کما بدء غریبا اور نہایہ ابن اثیر مین بایں لفظ ہے ان الاسلام
بدء غریبا وسیعود کما بدء فطوبی للغرباء اور اسکے معنو مین فرمایا
یعنی جیسا کہ اسلام اول امر مین مثل اوس غریب ور وحید کے تھا کہ جسکے اہل نہون
بسبب قلت مسلمین کے اوسیطرح قریب ہے کہ پھر ہو جائیگا اور مسلمان کم رہجائینگے
پس بنابر اس معنی کے کہ بڑے محقق اہلسنت نے فرمایا ہے البتہ خلو مدینہ از دین
حق اسلام لازم ہے اور سیعود مین چونکہ سین اوپر قرب وقوع کے دلالت کرتا ہے
اور بلا ضرورت معنی حقیقی سے طرف معنی مجازی کے جانا نہچاہئے پس ضرور
کہ محمول کیا جاوے اوپر اوس ارتداد کے جو بعد عہد رسولخدا کے واقع ہوا اور
تائید بلکہ تخصیص اسکی کرتی ہے حدیث کا زالوا مرتدین منذ فارقتہم
اسلئے کہ مذ و منذ واسطے ابتدا ے مدت کے ہے یا واسطے جمیع مدت کے بنابر اولی
مدت ارتداد کی ابتدا روز مفارقت رسولخدا سے ہوگا اور بنابر ثانی کے بھی اسلئے
کہ جمیع مدت ارتداد ابتدا سے انتہا تک جمیع مدت مفارقت رسول اللہ ہوگی اگرچہ
من حیث النحو یہان جمیع مدت کے معنی ہو ہی نہین سکتے مخفی نرہے کہ دین اور
اسلام سے مراد یہان دین اور اسلام خاص ہے کہ بمعنی ایمان ہے جیسا کہ
ایمان کبھی بمعنی اسلام ہوتا ہے چنانچہ بیان منافقین کا بھی بمعنی اسلام ہے جیسا
ہمنے سابق مین اشعار کیا کہ دونو کبھی مترادف بھی آتے ہین قولہ انہین دو جگہون

کو سب و نیلے سے بڑھکر عزت ہے اقول ہر شے کی عزت اور حرمت کے لئے
وجوہ مختلفہ ہین جائز ہے کہ بعض کی عزت بعض وجوہ سے ہو اور بعض دیگر کی
بہ بعض وجوہ دیگر مثلاً مکہ معظمہ اس راہ سے کہ خانہ عبادت خدا اوسکا قدیم
اور مولد رسول کریم ہے مدینہ سے افضل ہے اور مدینہ اس راہ سے کہ ہجرتگاہ
خاتم انبیاء اور مدفن اشرف مخلوقات خدا ہے مکہ سے رتبہ مین فضیلت
رکھتا ہے الغرض وجوہ فضائل پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد ایسے
مقامونمین فضیلت من جمیع الوجوہ نہین ہو سکتی پس کیون نہین جائز ہے کہ بعض
وجوہ سے زمین کربلا کو زمین مکہ پر ترجیح ہو بلکہ خود زمین کعبہ پر ترجیح ہو چنانچہ بعض
احادیث ائمہ اہلبیت مین اسطرح کا مضمون صداقت مشحون وارد ہوا ہے
لیکن اہل سنت امثال تو ایسی باتونکو سنکر کمال سخریہ اور استہزا شروع کرینگے اور
ستم ظریفیان کرینگے اور کیونکر نہو کہ اگر ایسا نہو تو قول خداوند جل و علا اتخذناهم
سخریا ام زاغت عنهم الابصار محض غلط ہو جائے لیکن چونکہ خدا نے
مومنین کو کافرین پر بحجت غالب کیا ہے اسلئے ضرور ہوا کہ ہم ترجیح ارض کربلا
کو ارض کعبہ پر ایسی حجت قاہرہ سے ثابت کردین کہ منکرین رنگ خجالت چہرہ پر
لائین بلکہ دانتون تک رنگ جائین بیان اسکا بمقدمات جلیہ بدیہیہ یون ہے
کہ اسمین کسی شخص کو اہل اسلام مین سے جائے کلام نہین کہ سرور کائنات اور مفخر موجودات
اشرف ممکنات و افضل مخلوقات من الارض و السموات ہین اور اس امر بدیہی کو
کچھ ضرورت نہین ہے کہ باحادیث لولاک لما خلقت الافلاک سے مستدل کرین
اور اسمین بھی کچھ شک نہین ہے کہ ابعاض جسم شریف اور ہر پارہ جسد منیف شرف

و عزت مین مثل کل کے ہے جیسے ہر ہر پارہ قرآن مجید عزت و احترام مین بعینہ
حکم کل قرآن مجید رکھتا ہے اور کافہ علماء کا العقاد اجماع ہے اسبات پر کہ جو
موضع قبر شریف انحضرت کا ہے جمیع بقعہائے دنیا پر ترجیح رکھتا ہے چنانچہ
تصریح اسکی شاہ عبد الحق دہلوی نے کتاب جذب القلوب مین بیان حال مکہ و
مدینہ مین کی ہے حیث قال در ترجیح یکی ازین دو بلدہ معظمہ بر دیگرے
اختلاف واقع شدہ بعد از انعقاد اجماع کافہ علما بر تفضیل انچہ ضم اعضائے
شریفہ سید کائنات کردہ از موضع قبر شریف بر سائر اجزای ارض حتی الکعبۃ
المنیفہ و بعض علماء گفتہ اند بلکہ بر سائر سموات حتی العرش العظیم انتہی اور
بعد اثبات ترجیح کے سائر سموات پر فرماتے ہین پس محصل کلام چنان آید
کہ قبر شریف حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات افضل و
اکرم بود علی الاطلاق و العموم چہ بر بلدہ مکرمہ مکہ و چہ بر خانہ کعبہ مشرفہ انتہی
موضع الحاجۃ اور اسمین بھی کوئی مسلمان سوا یزیدیونکے شک نہین کر سکتا
کہ جناب سید الشہداء شہید کربلا روحی لہ الفداء پارۂ جگر حضرت رسول اللہ
ہین اور بہت سی حدیثین مثل حدیث حسین منی او سپر گواہ ہین اور
گوشت اور خون اونکا ایک جز ہے گوشت اور خون انحضرت صلعم سے
و ہو بعض منہ و بضعۃ من جسدہ الشریف ولان فاطمۃ بضعۃ منہ کما
فی الصحیح البخاری و بضعۃ البضعۃ بضعۃ اور مقدمۂ ثانیہ مین بیان ہو چکا
کہ عزت اور توقیر مین بعض ساتھ کل کے مساوی ہے پس ثابت ہو گیا کہ
ارض کربلا بجہت موضع قبر شریف حضرت سید الشہداء ع کہ بعض من رسول اللہ

ہین ارض مکہ پر بلکہ کعبہ پر بلکہ سموات پر ترجیح رکھتی ہے حتی العرش العظیم
والحمد للہ رب العالمین واضح ہو کہ یہہ تقریر بنا بر مذاق اہلسنت کے ہے ورنہ
وجوہ ترجیح بنا بر مذاق اہل عرفان اور صاحبان ایقان کے دیگر ہین کہ اگر
مخاطب کے سامنے بیان کئے جاوین تو خلاف کلموا الناس علی قدر عقولہم
کے ہوگا حکمت کا نااہلون سے نہ بیان کرنا وصایای حکما سے ہے
قولہ ان دونو جگہون کی بزرگی ایسی ہے کہ کبھی کوئی مذہب باطل انمین
پھر جاری نہوگا **اقول** یہہ بات ہے یا از قبیل خرافات ہے دعواہای
باطل بے حجت و دلیل کرنا اور تحت مسلمات کل مسلمین بکذب و خدع اسکو
داخل کر دینا کام مخاطب عالیمقام کا ہے اگر اس دعوی مین سچا تھا تو
کوئی جھوٹی سی بھی دلیل اوسپر قایم کی ہوتی کہ مقتضای شرافت مکانی
یہہ ہے کہ کبھی وہانکے مکین نالایق نہو سکین اور مکینون کے نالایق ہونے
شرف مکانی باطل ہو جائیگا کیون حضرت یہہ بات آپکو معلوم ہے یا نہین کہ
شرف کعبہ عہد قدیم سے ہے از آدم تا خاتم ہمیشہ یہہ مکان معزز رہا اور حرم
اسکی عہد ابراہیمی سے تو منصوص علیہ مصحف مجید ہے کہ جسمین کسی مسلمانکو
جای گفتگو نہین ہو سکتی اور حضرت موسی و ہارون کے حاج یا معتمر ہونے
کی حدیثین جذب القلوب مین موجود ہین بہرکیف ایسے مکان معزز اور محترم
مین جسکی شان ہین خدا طہرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود
فرماوے مشرکین نجس العین جبرا وسکو داخل کرین اور تین سو ساٹھ بتین اوسمین
رکھین اور کل اہل مکہ الا من عصمہ اللہ اوسکو پرستش کرین تس اگر عزت مکانی

باعث عدم مداخلت اہل باطل ہوتی تو چاہیئے تہا کہ کعبہ مین کبہی بُت پرستی
نہوتی وفضلاً عن المکہ یہہ تہا ذکر قبل اسلام کا اب آیئے بعد اسلام کے ابہی
چند سطر پیشتر اس سے آخر دلیل ثالث مین آپ خود ہی فرما چکے ہین کہ اگر
اون لوگونکو جو بعد غلبہ اسلام کے مسلمان ہوئے تہے منافق جانتے تو صبر
آتا انتہی پس ظاہر ہے کہ اہل مکہ نہین ایمان لائے مگر روز فتح مکہ اور وہ
روز لاریب روز غلبۂ اسلام تہا پس اگر شیعہ ایمان اہل مکہ کو ایمان نفاقی کہین
تو آپکو حسب اپنے اقرار کے ضرور ہے کہ اسپر بادل خواستہ یا ناخواستہ صبر کیجئے
اور پہر اسمین کچہہ چون وچرا زبان پر نہ لایئے ورنہ اقرار صبر کے خلاف ہوجائیگا
اور جب آپ قرن اولی کی سنے دینی اور نفاق پر راضی ہو گیئے تو ضرور ہے
کہ اس قرن کے لوگونکی بے دینی پر بدرجۂ اولی راضی ہوجائے اسلئے کہ بعد گذرنے
قرون متطاولہ کے البتہ بقول آپ ہی کے اسلام ضعیف ہوگیا اور شیطان
نے بعد ایمان کے مسلمانونکو بہکایا اور اونکے دلونکو عقاید باطلہ سے بہر دیا
پہر اگر اس زمانہ کے لوگونکو آپ بے دینی سے بری کرینگے تو ترجیح بلامرجح بلکہ
ترجیح مرجوح لازم آویگی اور جب حال اہل مکہ یہہ ٹہہرا کہ اونکی بے دینی پر آپکو
حسب اقرار اپنے طوعاً او کرہاً راضی ہونا پڑا تو حال اہل مدینہ بہی اسی پر
قیاس کر لیجئے کہ اصل شرف وعزت مین دونو مکان مساوی ہین گو بعض کو
من بعض الوجوہ اشرفیت ہو اور اگر اس مساوات پر آپکو صبر نہ آوے تو ہے
سنئے دینی اہل مدینہ کی ہم بالخصوص بہی آپکے لئے ثابت کردین اور وہ اسطرح
پر ہے کہ کتب سیر مثل روضۃ الصفا وغیرہ کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ

کہ جب بدمعاشان چند اہل مصر سے کہ جنکے افسر بڑے خلیفہ صاحب کے
صاحبزادے محمد بن ابی بکر تھے واسطے قتل حضرت قتیل الدار کے جمع ہوئے
اور چھوٹے صاحبزادے بھی بڑے خلیفہ صاحب کے باواز بلند فرمانے لگے
کہ اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا کما فی نہایۃ ابن الاثیر و تنے فی الیسیر ایضاً
اوسوقت اہل شہر مدینہ نے کہ اونمین مہاجر اور انصار اور بدریئین اور صاحبان
بیعت رضوان بھی تھے سب شریک بدمعاشوں کے ہو گئے آرسے بعض اعیان
مہاجر اور انصار سے اپنے دروازوں کو بند کرکے بیٹھ رہے لیکن تاہم اجماع
سکوتی مین توبے شبہہ شریک ہوئے ولا اقل اجماع کل صحابہ بلکہ کل
امت اوپر عدم نصرت کے تو بیشک و شبہہ ہوا اسلئے کہ مقتول ہونا حضرت
قتیل الدار کا مثل خلافۃ بیعت بکری ایک مرنا گہانی نہ تہا کہ وقی اللہ من شرہا
اوسمین پایا جاتا اور مثل شہادت عمری کے بھی چوری چھپے سے نہ تہا کہ
شجاع الدین ابو لولوء نے دہوکے دہڑی مین شکم مبارک مین چھرا چلا دیا
بلکہ علانیہ علی رؤس الاشہاد تہا یہانتک کہ باتفاق مورخین بیس دن سے
زیادہ تک محاصرہ رہا اور آب و دانہ بند کیا گیا تہا مگر نثار فتوت و مروت
پسران ساقی کوثر کہ اپنے دشمن کو بھی پانی سے سیراب کرتے تھے بہرکیف
اس مدت دراز مین کوئی ایسا مسلمان نہوگا کہ جسکو خلیفہ صاحب کے محصور
ہونیکی خبر نہ پہونچی ہوگی مگر کسی نے خلیفۃ اللہ کی اعانت پر کمر نہ باندھی
یہ ہزاروں صحابہ اور مہاجر اور انصار خصوصاً اہل مدینہ کیا چند بدمعاشون
کے دفع پر طاقت نرکھتے تھے بیشک رکھتے تھے مگر بنا بر اصول اہلسنت کلہم

نے محض بے دینی اختیار کی اور خلیفۃ اللہ کو مارا اور مروایا یہانتک کہ لاش
مبارک کے پاؤنمین رسّی باندھ کے ہر ایک کوچہ اور گلے مین پھرایا آخر کار
ایک مزبلہ پر پھینکدیا مقام کمال رقت اہلسنت کے لئے تو یہ ہے کہ تین
روز تک لاش مطہر اوس موضع نجاست مین پڑی رہگئی یہانتک کہ کتون نے
اور شغالون نے نہایت گستاخی کی اور ایک ٹانگ کھا گئے ہر چند لوگ
یہان پر گوشت خر دندان سگ کہتے ہین لیکن ہمکو اس سے کیا مطلب ہمارا
یہان اسی قدر ہے کہ اگر اوسوقت مین اہل مدینہ عدم نصرت خلیفۃ اللہ مین
مذہب حق پر تھے تو ضرور ہے کہ اب مذہب باطل پر ہون اسلئے کہ اب تو انکا
بُرا سمجھنا کفر جانتے ہین چہ جائے انکا اونکے قتل اور غارت پر راضی ہون
اور عدم نصرت اونکی مباح جانین اور اگر اوس وقت مذہب باطل پر تھے
اور اجماع اوپر عدم نصرت کے اجماع باطل تھا تو اب مطلق اجماع خلافت
بکری بھی اجماع علی الباطل ہوسکتا ہے گو مقتضا اوس اجماع کا ابتک باقی
رہے وکیف ما کان کبھی جاری نہونا مذہب باطل کا اہل مدینہ مین ہر تقدیر
باطل ہوگیا اور اگر مخاطب کو اسپر بھی تسکین نہو اور صبر نہ آوے اور دوسرے دین
باطل کی تمنا دلمین لاوے تو ہم ایک دیگر مذہب باطل کے جاری ہونیکا نشان
بھی مخاطب کو دیتے ہین کہ اسمین کچھہ شک نہین ہے کہ کل مسلمانان ہند
سوائے وہابیون اور افغانونکے کہ بتقلید امام غزالی سے لعنت بکرا بر یزید
کہتے ہین سب یزید پلید ملعون ولد الزنا مدمن الخمر کو الکفر کفرہ وافجر فجرہ سمجھتے ہین
پس اس سے باطل تر اور کون مذہب ہوگا کہ سوائے اہلبیت نبوی کے کل اہل مکہ

اور مدینہ نے ایسے شقی ترین اوّلین اور آخرین سے بیعت کی اور اوس
لعین کو امام اور پیشوا اپنا سمجھے اور از انجملہ خلیفہ زادہ صاحب عبداللہ
بن عمر تھے کہ ایک رات بھی بے بیعت ایسے اماموں کے رہنا اونکو گوارا نہ تھا
اور بے بیعت کے مرنا موت جاہلیت سمجھتے تھے کما فی شرح ابن ابی الحدید و جبکہ
بعض اہل مدینہ نے بعد شہادت خامس آل عباؑ کے نقض بیعت یزیدی
کرنا چاہا تو خلیفہ زادہ صاحب کو بہت ناگوار گزرا چنانچہ اصح الکتب بعد
کتاب الباری صحیح بخاری کے کتاب الفتن میں مذکور ہے لمّا خلع اہل المدینۃ
یزید بن معٰویۃ جمع ابن عمر حشمہٗ و ولدہٗ فقال انی سمعت النبیؐ یقول ینصب
لکل غادرٍ لواءٌ یوم القیامۃ و انّا قد بایعنا ھذا الرجل علیٰ بیعۃ اللہ و
رسولہ و انی لا اعلم غدراً اعظم من ان یبایع رجل علی بیعۃ اللہ و رسولہ
ثم ینصب لہ القتال و انی لا اعلم احداً منکم خلعہ ولا تابعہ فی ھذا الامر
الا کانت الفیصل بینی و بینہ انتہیٰ محصل یہ ہے کہ جب اہل مدینہ یزید
ابن معٰویہ کو خلافت سے معزول کرنے لگے تب ابن عمر نے اپنی اولاد اور
اقربا کو جمع کیا اور کہا کہ مینے سُنا ہے جناب رسول خدا کو کہ فرماتے تھے
کہ روز قیامت ہر غادر کیواسطے ایک جھنڈا کھڑا کیا جائیگا اور بدرستیکہ
ہمنے بیعت کی ہے اس شخص کی یعنے یزید بن معٰویہ کی بیعت خدا اور رسول
پر اور مین نہین جانتا کوئی غدر اس سے زیادہ تر کہ جس سے ہمنے بیعت خدا
اور رسول پر بیعت کی ہو پھر اوس سے قتال و جدال برپا کرین پس جو شخص
تم میں سے بیعت یزید کو خلع کریگا پس درمیان ہمارے اور اوسکے جدائی

اور جھگڑا پڑیگا اور صاحب فصل الخطاب صحیح مسلم سے ناقل ہے کہ لما
خلعوا یزید واجتمعوا علی ابن مطیع آتاہ ابن عمر فقال لہ عبد اللہ بن مطیع
اطرحوا لابی عبد الرحمن وسادۃ فقال لہ ما جئتک لاجلس اتیتک لاحدثک
حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلعم یقول من خلع یدا من طاعۃ لقی اللہ
یوم القیامۃ ولا حجۃ لہ ومن مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ
جاہلیۃ یعنے جبکہ لوگون نے بیعت یزیدی کو خلع کیا اور ابن مطیع
پر مجتمع ہوئے تو خلیفہ زادہ صاحب ابن عمر نزدیک ابن مطیع کے تشریف لائے
اوسنے کہا کہ مسند لاؤ اور خلیفہ زادہ کے لئے بچھاؤ اور باعزاز و احترام
اوسپر بٹھاؤ یہ سنکر حضرت سلالۂ خلافت نے فرمایا کہ مین مسند پر بیٹھنے
کے لئے نہین آیا ہون بلکہ تیری وعظ و نصیحت کے لئے آیا ہون اور جو
حدیث جناب رسولخدا صلعم سے سنی ہے اوسکی بیان کرنیکو آیا ہون جناب
رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جو شخص ہاتھ کسی کی بیعت سے اوٹھاوے اور
اطاعت خلیفہ سے باہر جاوے تو ملاقات کریگا خدا سے درحالیکہ
کوئی حجت پیش خدا نہ رکھتا ہوگا اور جو شخص کہ مرے اور اوسکی گردن مین
پٹہ کسی خلیفہ کی بیعت کا نہو تو وہ موت کفر اور جاہلیت پر مرا ہوگا فقط
مقصود اس کلام بلاغت نظام سے یہی تھا کہ لوگ خلع بیعت یزید پلید نکرین
لیکن ہرچند نصیحت کی مگر اکثرون نے وعظ و پند کو اونحضرت کی نمانا اور
اوسکی سزا اسطرح سے پائی کہ یزید نے بسرداری مسلم بن عقبہ ایک
لشکر واسطے قتل و غارت اہل مکہ و مدینہ کے بھیجا کہ اونھون نے تین روز تک

ف واضح ہو کہ [illegible] نقض بیعت کرنا [illegible] خلیفہ زادہ [illegible] اور در حقیقت [illegible] جنگ [illegible] الشہداء [illegible] و غارت مدینہ بھی ہوا ۱۲

تیغ بیدریغ اہل مدینہ پر جاری کی چنانچہ شاہ عبد الحق دہلوی کتاب جذب القلوب
مین لکھتے ہین کہ لشکر یزید نے اس واقعہ مین کہ موسوم بواقعہ حرّہ ہے
ایک ھزار سات سو شخصونکو جو بقایاے مہاجر اور انصار اور علماء تابعین
اخیار سے تھے قتل کیا اور عامۃ الناس سے سوائے عورتون اور اطفال کے
دس ہزار آدمی کو مارا اور سات سو حاملان قرآن مجید اور ستانوے قوم
قریش سے تحت تیغ بیدریغ کیا اور فسق اور فساد اور زنا کو مباح کر دیا یہانتک
کہ ہزار عورتون نے بعد اس واقعہ کے اولاد زنا جنا اور گھوڑون کو مسجد
پیغمبر صلعم مین جولان دیا اور روضۂ شریف مین کہ نام ایک مقام کا ہے درمیان
قبر اور منبر کے کہ جسکے حق مین آنحضرت صلعم نے مَا بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ
رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ فرمایا تھا گھوڑون نے ہگا اور موتا اور لوگون
سے بیعت یزید پلید پر عہد عبودیت سے لئے اسطرح پر کہ اگر چاہے یزید لعین تو
بیچ ڈالے اور اگر چاہے آزاد کرے اور اگر چاہے طاعت خدا کرائے
اور چاہے معصیت خدا کرائے اور جو نام طاعت خدا کا زبان پر لایا اوسکو
فوراً قتل کیا اور اہل اخبار نے کہا ہے کہ اوس زمانہ مین مدینہ منورہ بالکل
آدمیون سے خالی ہو گیا تھا اور فواکہ اور ثمرات اوسکے نصیب وحوش اور بہایم
کے ہوتے تھے اور کلاب اور دیگر حیوانات نے مسجد شریف مین آرامگاہ
اپنا کیا تھا انتہی محصّل بعض العبارۃ ومن شاء التفصیل فلیرجع الیہ ولنرجع
الی ما کنّا بصددہ جناب مخاطب نے جو فرمایا کہ اہل مدینہ مین کبھی مذہب باطل
جاری نہین ہوا ہم پوچھتے ہین کہ یہہ بیعتین جو بعض برضا و رغبت اور بعض

بجبر و قہر اہل مدینہ مین جاری ہوئین اگر کلمہ نا مذہب حق تہا پس باوجود قول
باجتماع النقیضین کے دنیا مین کوئی مذہب باطل نہین ہو سکتا اور اگر بعضہا
مذہب باطل تہا تو قول آپ کا عدم اجرائے باطل حرمین مین باطل ہو گیا
بلکہ اگر حق پوچھئے تو اوسی باطل کا نمونہ اہل مکہ و مدینہ مین ابتک باقی ہے
کہ روز عاشورہ کو روز عید سعید سمجھتے ہین اور کس کس خوشیون سے حرمین
مین گاتے اور بجاتے ہین اس سے باطل تر مذہب کیا ہوگا اور کیونکر اوسکے منکر ہین کہ پیر دستگیر غوث الاعظم اونکے نے کتاب غنیۃ الطالبین مین عید
کرنے روز عاشورہ کا حکم کس شد و مد سے دیا ہے اور پوشاک بدلنا اور
سرمہ لگانا اور توسعہ طعام کرنا مستحبات سے جانا ہے گو بقول ابن حجر مکی
صواعق مین ایسا کرنے والے نواصب سے ہون لیکن حضرت غوث الاعظم
گو نواصب مین سے ہون مگر پیروی اونکی ضرور ہے جیسا کہ بقول اونہین
حضرت کے گو ابو حنیفہ مرجیہ مین سے ہو مگر تقلید اوسکی لازم ہے بتقمین
اہلسنت انکار ان مضامین کا غنیۃ الطالبین سے کرتے تہے مگر الحمد للہ کہ مطبوع
ہو جانے غنیۃ الطالبین نے زبان درازی اہلسنت کو قطع کر دیا خلاصۃ الکلام
جسطرح سے زمانہ سابق مین مذہب باطل نفاق کا منافقین اہل مدینہ مین جاری
تہا و من اهل المدینة مردوا علی النفاق لا تعلمهم نحن نعلمهم
اور درمیان مین بہی بدولت اہل نفاق کے بہت سی بعتین مذاہب باطلہ کی اونمین
جاری ہوئین اور بقول ابن حجر مکی صواعق مین اب بہی مذہب باطل نواصب کا
یعنی عید عاشورہ اونمین جاری ہے اسیطرح اگر ابنہی مذہب باطل حسن و خوبی

بعض منافقین صحابہ کا اوسمین جاری ہو تو ہرگز خلاف عقل و نقل نہین ہے
وستطلع علی زیادۃ توضیحہ فی المقال الاٰتی بعد الّتی والّلاتی

قولہ اور دجّال ہون کا بھی گذر اوسمین نہوگا اقول نفس اس خبر کے اقرار و انکار مین مذہب اہل حق کا کچھ ضرر نہین لیکن آپکو مناسب تھا کہ مقابل خصم مین اپنے خصم ہی کی کتب معتبرہ سے نقل اس مضمون کی کرتے کہ اقرب بقبول ہوتا لیکن ہمکو اصل کلام مین بحث کرنے سے کچھ حاصل نہین ہے آپ کے کلام اوس غرض مین ہے کہ جسکے واسطے یہہ کلام آپنے اس مقام پر وارد کیا ہے پس اگر غرض آپکی یہہ ہے کہ عدم مداخلت دجّال سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل باطل کا استیلا اسمین کبھی نہوگا تو یہہ باطل اور غلط بحت ہے اسلئے کہ گو بفرض و تسلیم آپکے کلام کے دجّال کو اسمین دخل نہوگا مگر بہت سے برادران دجال کو اوسمین دخل ہو چکا ہے ازانجملہ بدمعاشان مصر کہ جنہون نے خلیفۂ ثالث کو جام رحیق سرشار شہادت سے سیراب کیا وازانجملہ معاویہ ابن ابی سفیان کہ جسکی بیعت کو جابر ابن عبد اللہ بیعت ضلالت سمجھتے تھے کما فی جذب القلوب اور اہلبیت نبوت اسکو ایسا گمراہ سمجھتے تھے کہ قابل قتل جانتے تھے وکفا فی ضلالہ قولہ علیہ السلام یا علی حربک حربی و یا علی من فارقنی فقد فارق اللہ و من فارقک فقد فارقنی کما فی ازالۃ الخفا وازانجملہ یزید بن معویہ وقد مرّ من جذب القلوب وازانجملہ قرامطہ لعنہم اللہ کہ جنہون نے بنیاد کعبہ مٹادی اور حجر الاسود اوکھاڑ لائے چنانچہ باتفاق مورخین بیس برس تک حجر اسود مسجد کوفہ مین

واز انجملہ وہابیان نجد کہ جنہون نے کل حجاز پر تسلط کیا اور سلطان روم سے
کچھ بہی نہو سکا آخر والی مصر غفر اللہ نے اونکی شر کو دفع کیا آور اگر غرض
بہ آپکی عدم گمراہی باشندگان وہانکی ہے تو گو دجال کا گذر نہوگا مگر شیطان
اور اخوان الشیاطین کا گذر تو بے شبہہ اضلال کے لئے کافی ہے آور اگر
دجال وہان نجائیگا تو وہ لوگ خود خدمت دجال مین مشرف ہو سکتے ہین
پھر دجال کے وہان جانیکی کیا ضرورت ہیگی اور بعید نہین کہ یہہ کلام اقل الانام
کا کوئی صاحب محمول بر ظرافت کرین اسلئے ضرور ہے کہ ہم سند اسکی بعض
کتب معتبرہ اہل سنت سے دین کہ پھر کسیکو جای کلام نہ ہے شاہ عبد الحق دہلوی
کتاب جذب القلوب مین فرماتے ہین کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ
ایک روز جناب رسولخدا نے یوم الخلاص کو یاد فرمایا اور ذکر اوسکا
مکرر زبان معجز بیان پر آیا صحابہ نے پوچھا کہ یا حضرت یوم الخلاص کیا ہے
فرمایا کہ وہ روز ہے کہ دجال آویگا اور کوہ احد پر چڑہکے نگاہ کریگا اور اپنے
اصحاب سے کہیگا کہ جانتے ہو یہ قصر سفید کیا ہے یہہ مسجد احمد ہے بعد
اسکے قصد داخل ہونے مدینہ کا کریگا لیکن ہر سر راہ پر ایک فرشتہ موکل
پاویگا کہ اوسکے حفظ و حراست مین ہوگا پس نواحی وادی مین کہ جای جمع سیل
ہے خیمہ کہڑا کریگا آور مدینہ مین تین مرتبہ زلزلہ آویگا پس جو جو شخص آدمین
جنس کافر اور منافق اور فاسق سے ہوگا وہ دجال کیطرف جاویگا اور مدینہ
ہر خبث اور نجاست سے مطہر اور منزہ ہوجاویگا یہہ ہے یوم الخلاص انتہی
کیون حضرت ابہی تو یوم الخلاص نہین آیا ابہی اہل مدینہ کیونکر نجاست کفر اور نفاق

اور فسوق سے پاک ہوئے پس اگر وہی اہل کفر و نفاق و فسوق منافقین صحابہ
کو بمقتضای الجنس یمیل الی الجنس یعنی میل اپنا سمجھے تو حقیقت اونکی کہان سے
ثابت ہوئی والحمد للہ کہ آجتک تو معلوم ہونا مدینہ کا اہل کفر و نفاق و فسوق
سے روایت صحیحہ اہلسنت سے ثابت ہوا تم الحمد للہ علی ذالک ❊
قولہ پس ہمکو غور کرنا چاہئے کہ ان دونو شہروں کے رہنے والے ابتک
صحابہ کی نسبت کیسا اعتقاد رکھتے ہین ۲ **اقول** اہل کفر و نفاق و فسوق
ویسا ہی اعتقاد رکھتے ہین جیسا اونکا سابق مین اعتقاد تھا **قولہ** جو کچہ
اونکا اعتقاد ہو اوسیکو اصل ایمان سمجھنا چاہئے **اقول** دعوای بے دلیل
مسموع نہین ہے خصوصاً جب ثابت ہو گیا کہ اوسکے باشندے ابتک کفر
و نفاق و فسوق پر باقی ہین اور عید عاشورہ اونکے ثبوت ناصبیت کیلئے
کافی ہے کما مر **قولہ** پس خدا کے فضل سے **اقول** خدا کے فضل سے
کوئی جگہہ شیعیان علی ابن ابیطالب سے خالی نہین ہے مکہ مین محلہ عزارہ اور
جبل اعلی اور مدینہ مین محلہ بنی نخاولہ اور محلہ مسجد قبا اور مسجد ذو الشمس اور
مشربہ ام ابراہیم اور عوالی مین بنی حسین سادات فاطمی ہزارون شیعہ
ہین کہ اونمین سُنّی نام کو بھی نہین ہے گو اہل کفر اونکو بمقتضای اینکہ کافر
ہمہ را بکیش خود پندارد اہل کفر سے سمجھین اگر مخاطب کو کشف حقیقت حال
منظور نظر ہے تو ہمارے ساتھ چلے بشرطیکہ دو چار روز اپنے تئین متدین
بمذہب شیعہ کرے تقیہ کا نام تو آپکے سامنے لے نہین سکتے کہ آپکے
تلوؤن سے لگے گی اور سر پر بجھے گی مگر ہر یا کاری تو ریہ چندے دو چار کلمہ

جو شیعہ کہتے ہین اوسکو زبان پر لاییے تو پھر آپکو دکھلائی دے کہ کتنے
شیعہ ہین کہ تقیۃً بصورت اہلسنت ہین ہین اور کہتے سُنّی حقیقی ہین ہائے
قوله بلکہ تمام عرب کے باشندونکا **اقول** جن لوگون نے کبھی گھر سے
قدم باہر نہین نکالا ہے اونکو ایسے ہی پندار باطل ہوا کرتے ہین کیونکہ
دام تحصیل دنیا مین پھنسے رہے گا ذرا قدم باہر نکالیے سیر فرمائیے بلاد
عراقین کیجیے سیر ملک یمن کیجیے ملک شام مین جبل عامل کے قریہ اور بلاد
کو دیکھئے ملک حجاز مین ابو القبیس کی سیر کیجئے صحرا اون مین بنی اسد اور بنی
خزاعہ کو دیکھئے تو بخوبی واضح ہو کہ تمام ممالک عرب مین کتنے کروڑ شیعہ ہین
قوله اصل مذہب اسلام پر بڑا الزام آتا ہے **اقول** اصل مذہب
اسلام پر سوائے کرستانونکے کسیکے نزدیک کچھ الزام نہین آتا ہے اسپر
ایکی غلط فہمی ہے مسلمانونکا یہی اعتقاد ہے کہ اگر کل اہل دنیا کافر ہو جائین
جب بھی حق مذہب اسلام ہے وَمَن ینقلب علیٰ عقبیه فلن یضر
الله شیئًا **قوله** جہان اپنے نبی کو پیدا کیا **اقول** ہو سکتا ہے کہ
کوئی کہے کہ بدترین خلایق اور کافرترین دنیا وہی لوگ تھے جہان نبی کے
پیدا کرنیکی اور نبی کے مبعوث کرنیکی احتیاج پڑی اور وہ ایسے کافر تھے
کہ اگر نبی اور کہین مبعوث ہوتے تو وہ ظاہری ایمان بھی نہین لاتے اور سابق
مین بیان ہو چکا کہ شرف مکان کے لئے شرافت مکین لازم نہین ہے اور شرافت
اضافی کے لئے بھی ایمان شرط ہے ورنہ ابو جہل اور ابو لہب کو بقول آپکے
اپنے آپ سے بہتر سمجھئے ولعلہ لا یرضی بہذا **قوله** جن جگہونکو خدا نے

عرش وکرسی کے برابر رتبہ دیا اقول واقع مین منافقین امت نے ایسے
ایسے مقاموں متبرک کی عزت اور عزت کچھہ نہ سمجھی خانۂ رسول صلعم کو تاریون
نے جلا دیا مسجد رسول کو ارجاس و انجاس سے جای گلاب بنا دیا خانۂ
خدا کو منجنیقوں سے گرا دیا اور اوسمین آگ لگا دی جن جگہون کا صغیرہ
کبیرہ تھا کما فی جذب القلوب بیشک وہانکا کبیرہ کفر تھا مگر ظالمان امت و عاصیان
امت سے کچھہ خوف نہ نکیا اور خود جناب رسولخدا صلعم نے ان فتنون کی خبر
دی تھی اور فرمایا تھا بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح
الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع احدھم
دینه بعرض الدنیا کما فی ازالة الخفا کیون حضرت یہہ دین کو ساتہہ دینار
کے بیچنے والے سوائے اہل مکہ اور مدینہ کے کہین اور جگہونکے لوگ تھے
اور یہہ واقعات ہائلہ سوائے مقامات متبرکہ کے کسی اور جگہون پر واقع
ہوئے تھے اور مخاطبین باین خطابات سوائے صحابہ کے اور کوئی لوگ
تھے اور جب مقامات متبرکہ مین ایسے فتن مضلہ کا واقع ہونا جائز ہو
اور تبرک مقام مانع وقوع فتن نہو تو اگر مومنین وہان سے بحکم خدا و رسول صلعم
کما فی جذب القلوب کنارہ کش ہو جائین بلکہ بفحوای حدیث ابوھریرہ
ایک دو منزل بھی نکل جائین اور منافقین وہان جاگزین ہو جائین تو کونسا
امر خلاف عقل و نقل لازم آتا ہے اور منافقین سے کے شنایع اعمال سے کہ فقط
برای نام مسلمان ہین اور حقیقت مین نامسلمان اسلام حقیقی پر کوئی الزام
نہین عاید ہو سکتا ہے اسلئے کہ بدی مسلمانان ظاہری کی بدی اسلام نہین ہے

کس ملت مین ملل ونحل موجودہ دنیا سے ننگ وزشت نہین ہین قولہ
اونہین جگہون کے رہنے والونکو خدا نے ابتک اقول ابتک تو کرسٹانیت
باعث الزام علی الاسلام تہی لیکن اس مقام پر دہریت بہی اوسمین شریک
ہوگئی گویا بول ساتھہ براز کے مخلوط ہوگیا اب خدا پر بھی اعتراض
ہونے لگا حالانکہ باتفاق اہل اسلام خداوند عالم کسی فعل پر مورد اعتراض
نہین ہوسکتا ہے اما بنا بر عقیدہ اہلسنت پس ظاہر ہے کہ خدا پر کوئی امر
واجب نہین ہے کہ اوسکے خلاف کرنیمین کوئی قبیح لازم آوے بلکہ وہ
مالک ہے جو چاہے سو کرے اگر انبیاء کو معاذ اللہ جہنم مین جگہہ دے
اور شیاطین کو بہشت مین تو تصرف اوسنے اپنے ملک مین کیا ہے نہ غیر ملک
غیر مین کہ ظلم لازم آوے پس اگر کعبہ مین بتون کو اور مکہ مین ابو جہل اور ابو لہب
کو اور مدینہ مین منافقین اور مرتدین اور اہل فسوق کو جگہہ دی تو کیا جای
اعتراض ہے کہ تصرف اپنے ملک مین ہے گو شیعہ اسکو بغیر پائے جانے
کسی وجہ وجیہ کے بسبب لزوم وضع الشیء لا فی محلہ ظلم کہین گے اما بنا بر عقیدہ
شیعہ کے پس واجب ہے کہ ہر فعل خدا کا موافق حکمت و مصلحت کے ہو گو
حکم اور مصالح خفیہ پر ہماری عقول کو رسائی نہو اور حکیم علیم سے ممکن نہین ہے
کہ کوئی فعل خلاف حکمت سرزد ہو پس برونکو اچھی جگہون پر چھوڑ دینے مین
البتہ کوئی حکمت اور مصلحت ہے ورنہ وضع الشیء لا فی محلہ سے ظلم لازم آتا
ہو خلاف المذہب العدلیہ ولا اقل حکمت ہمین اختبار اور امتحان آپکے
ایسے لوگون کا ہے کہ بسوء اختیار دلائل قاہرہ سے اغماض بصر اور غض نظر کرکے

بڑا

ایسے شبہات رکیکہ سے متشبّث ہوتے ہین اور سکونت مکہ و مدینہ دلیل
حقیّت مذہب ٹھہراتے ہین حالانکہ خود روایت صحیح نقل کرتے ہین کہ تا
یوم الخلاص مکّہ اور مدینہ بقیاس احدہما علی الآخر انجاس اور ارجاس
سے خالی نہوگا اور حکمت دیگر تضاعف عذاب اشقیاے امّت سے ہے
اسلئے کہ بتصریح شاہ عبدالحق دہلوی صغیرہ وہانکا کبیرہ ہے اور اسیطرح
تضاعف ثواب اتقیاے امّت ہے بسبب ایذا اوٹھانے کے
دست اشرار سے یہہ تمثیلاً ذکر ہوا ورنہ جو فوائد مثلاً وجود شیطان مین
ہین وہی فوائد شیاطین کے مکّہ اور مدینہ مین چھوڑ دینے مین ہوسکتے ہین
فلا اعتراض علی اللہ **قولہ** باطل اعتقاد پر قایم رکہا **اقول** یہہ
بات تو مطابق اعتقاد باطل اشاعرہ اہلسنت کے ٹھیک ہے کہ خدا ہی اعتقاد
باطل دیتا ہے اور خدا ہی اوسپر قایم رکھتا ہے اور بعد اس جبر کے ظلم و
جور عذاب بہی کرتا ہے چنانچہ صاحب مسلّم الثبوت اعتقاد اشاعرہ مین
تصریح کرتا ہے کہ الحق انہ کفو للجبر لیکن بنا بر مسلک حق پس خدا اعتقاد
باطل کسیکو دیتا ہے نہ اوسپر قایم رکھتا ہے بلکہ معتقدین باطل خود اعتقاد
باطل بسوء اختیار اختیار کرلیتے ہین اور خود اوسپر قایم رہتے ہین اور
خداوند عالم اونپر جبر نہین کرتا ہے کہ بہ مشیت الجائی عقیدہ باطل کو اونکے
دل سے نکالدے اسلئے کہ خلاف حکمت اختیار و امتحان ہے بلکہ بعد ہدایت
اور رہنمائی کے اور اتمام حجت کے اونکو اونکے حال پر چہوڑ دیتا ہے کما
مفاد قولہ تعالی ترکہم فی ظلمات لا یبصرون وذرہم فی سکرتہم

بھٹکو وہین ٥ پس اس ترک کرنیکو تعبیر کرنا ساتھہ قایم رکھنے کے اوپر اعتقاد
باطل کے کہ مشعر جبر ہے سراسر جہالت اور غوایت ہے **قولہ** گمراہ تھا
اور گمراہی پر اونکا خاتمہ کیا **اقول** بنا بر مذہب اشاعرہ کہ مجوس ہذہ الامۃ
ہین یہہ سب ٹھیک ہے کما سبق لیکن بنا بر مذہب اہل حق پس نہ خدا
کسیکو گمراہ کرتا ہے نہ گمراہی پر رکھتا ہے نہ کسیکا خاتمہ گمراہی پر کرتا ہے
گمراہ کرنا کار شیاطین جن و انس ہے قال اللہ تعالی نے ذکر الشیطان
ولقد اضل منکم جبلاً کثیرا وقال اضلہم السامری وقال
اضل فرعون قومہ وما ہدی پس گمراہ کرنا جو کار شیطان اور
سامری اور فرعون ہے معاذ اللہ وہ فعل خدا کا نہین ہوسکتا اور
جہان کہین نقلیات مین نسبت اضلال کی طرف خداوند ذو الجلال
کے وارد ہوئی ہے وہان ہرگز معنی گمراہی نہین مراد ہین بلکہ معنی دیگر مراد
ہین کما فسرہ اہل الحق فی کتبہم اور معنی گمراہی ہر جگہ پر سمجھنا عین گمراہی
ہے **قولہ** ایک مومن کا گزر بھی وہان نہونے دیا **اقول** لاکھون مومنون
کا گزر ہوا اگر آپکے ایسے جھوٹھون کا گزر وہین ہوگا جہان جھوٹھون کا
ہے **قولہ** وہی اصرار ہے **اقول** کیونکر اصرار نہو کہ عادت قدیمہ حضرت
احدیت اسی پر جاری ہوئی ہے کہ کفار اور منافقین کو اونکے حال پر
چھوڑ دیتا ہے اور اونپر جبر نہین کرتا ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا
ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا ٥ (**قولہ**) کوئی مومن پاک بے تقیہ کے
اقول اگر مومن نجس مشرکین کو پاک سمجھنے والا ہے تقیہ گیا اور کوئی مومن

پاک مشرکین کو نجس سمجھنے والا بالتقیہ گیا تو نہ اوسکی نجاست وخست مین کچھ گھٹ گیا ولنعم ما قیل سے خر عیسی اگر بمکہ رود + چون بیاید ہنوز خر باشد + سگ بدریاے ہفت گانہ بشوی + چونکہ تر شد پلید تر باشد + اور نہ اوسکی طہارت ظاہری اور باطنی مین کچھ خلل آگیا اگر صحیح بخاری کو بلکہ کتاب باری کو بسنت عثمانی جلا دیجئے تو البتہ التقیۃ الی یوم القیامۃ اور الا ان تتقوا منہم تقاۃ وتقیۃ کا نشان نرھے غرض ذکر تقیہ سے اگر تعریض بحال مومنین ہے تو تعمیل حکم خدا ورسول مین کوئی قباحت مومنین کے لئے نہین ہے بلکہ حقیقت مین یہ توہین وتذلیل اون فساق وفجار کی ہے جنکے ظلم وستم سے مومنین کو احتیاج بہ تقیہ ہوتی ہے اون نامسلمانون سے بخدا کہ صاحبان انصاف نصاری ہزار مرتبہ بہتر ہین کہ کسیکو بہ تعصب مذہبی ایذا وآزار نہین دیتے ہین برخلاف اون نامسلمانو نکے جو بطمع دنیا مسلمانونکو لوٹتے ہین اور بحیلہ تعصب مذہبی ایذائین پہنچاتے ہین پس حقیقت مین ذلت وخواری دنیا وآخرت کی اونہین ظالمونکے لئے ہے نہ مظلومونکے لئے قال امیر المومنین علیہم السلام فی جواب کتاب معویہ کما نقلہ الطبری وابن ابی الحدید وقلت انی کنت اقاد کما یقاد الجمل المخشوش حتی ابایع ولعمر اللہ لقد اردت ان تذم فمدحت وان تفضح فافتضحت وما علی المسلم من غضاضۃ فی ان یکون مظلوما ما لم یکن شاکا فی دینہ ولا مرتابا فی یقینہ یعنی ای معاویہ

تو نے کہا مجھے کہ مین بیعت ابو بکر کیواسطے اسطرح پر کھنچکر گیا جیسے بری شتر
مین لکڑی ڈال کر کھینچتے ہین قسم ہے خدائے عمر و حیات بخشندہ کی اگر
اس کلمہ سے مذمت میری چاہی تو نے لاکن درحقیقت مدح میری کی اسنے
اور مجھے فضیحت کرنیکو چاہا اور درحقیقت تو خود فضیحت ہوا مرد مسلمان
کے لئے کیا عیب اور نقصان ہے اسبات سے کہ وہ مظلوم ہو اور اوسپر
ظالمین ظلم و ستم کرین چاہیئے کہ مومن اپنے دین مین شک رکھنے والا
اپنے یقین مین شبہہ لانیوالا نہو **قوله** قیامت تو قریب آگئی اسلئے
گھر کو پاک نہین کرتا **اقول** قیامت کے قریب ہونیمین شک نہین فقط
جاء اشراطہا اور آپکا وجود ذی جود بھی شاید انہین اشراط مین سے
لیکن ابھی گھر کے پاک کرنیکا وقت نہین آیا اسلئے کہ پاک ہونا مدینہ کا
ارجاس اور انجاس سے آپ سن چکے ہین کہ یوم الخلاص مین ہوگا اور یوم
الخلاص بقول رسول اللہ صلعم بعد از خروج دجال ہوگا پس اگر آپسے ہوسکے
تو الی یوم الوقت المعلوم صبر کیجیئے اور اگر صبر نہین ہوسکتا ہے اور آپکو
نہایت تعجیل طہارتِ خانہ رسول صلعم کی منظور نظر ہے تو اور کوئی تدبیر
ہمارے خیال مین نہین آتی بجز اسکے کہ اپنے حاکم سے چندروز کی
رخصت لیکر کوئی دخانی پر چڑھکر جزیرہ مسیح دجال تک جایئے اور اگر
نشان معلوم نہو تو احادیث جامع الاصول سے جسمین ذکر اون لوگون کا
ہے جنہون نے دجال سے ملاقات کی ہے اور حدیث جساسہ سے
کتاب الفتن صحیح مسلم مین ہے اور اوسمین ایک مہینہ کی راہ جزیرہ دجال

لکھی ہے اور پتہ جانب مشرق کا دیا ہے پتہ لگایئے اور اوس پتہ سے
وہان جا کے اوس فتنہ خوابیدہ کو کسی تدبیر سے جگایئے اور اوسکو اپنے
ہمراہ لایئے پس وقت یَوْمُ الخلاص بہی آ جائیگا اور امام مہدی ہادی عج
عَجَّلَ اللّٰہُ ظُہُورَہٗ بہی خود بخود واسطے دفع دجّال اور ہمراہیون اوسکے کے
ظاہر ہو جائینگے اِس سے بہتر کوئی تدبیر واسطے جلد ظاہر ہونے مدینہ کے
ارجاس اور انجاس سے نہین ہے آیندہ آپکو اختیار ہے **قولہ** جسقدر زمانہ
نبوّت کا **اقول** حقیقت حال یہ ہے کہ جسقدر زمانہ نبوّت کو قرب تھا
اور خزّان علم نبوّت و معادن وحی والہام موجود تھے اشقیاء امت نے اوسیقدر
خاندان نبوّت کے مٹا دینے مین سعی و کوشش کی یہانتک کہ کربلاء مین خاتمہ
اوسکا کر دیا مگر خداوند تعالی نے ذات واحد آدم آل عبا علیہ آلاف التحیۃ والثنا
سے پھر اوس خاندان کو ترقی دینی شروع کی اور دین حق رسولؐ خدا تمام
عالم مین پہیلنا شروع ہوا یہانتک کہ آج لاکھون ہر ہر قریہ اور ہر ہر بلدہ مین
اوس دین حقہ کے کلمہ پڑہنے والے موجود ہین پس زمانہ ضعف اسلام حقیقی قرب
انقضای زمانہ نبوّت تہا اور ترقی مذہب باطلۂ اہل جور مین ہوئی تہی بعد
اوسکے چونکہ ظلم کے لئے بقا قلیل ہے خانوادہائی ظلم کو خدا نے ایسا غارت کیا
کہ آج نشان اونکی قبرون تک کا دُنیا مین پیدا نہین ہے اور مشاہد خاندانِ
نبوّت خانہائی عبادت خدا ہو گئے ہین یاتوہا رجالاً وعلی کلِّ
ضامرٍ یأتین من کلّ فجٍّ عمیق فاعتبروا یا اولی الابصار **قولہ** اور
بادشاہت اور سلطنت بہی نصیب ہوئی **اقول** الحمد للہ دشمنونکی آنکھون

خاک قوله با این همه مکه اور مدینه مین اقول سابقمین بیان هو چکا
کہ مشیت خدا مقتضی اسکی نہین ہوئی کہ قبل یَوْمُ الْخَلَاصِ مکہ اور مدینہ کو
ارجاس سے پاک کیجئے لیکن واسطے رغم آناف مخالفین کے خدا نے
چند سے جھنڈا ایمان کا دست سلاطین سادات مغربیہ سے مکہ اور مدینہ مین
گاڑ دیا ہے کہ ہر در و دیوار خانہا ارجاس نقش و نگار تبرا هو رہا
کما فی تاریخ طبقاتہم قوله جو دین پیغمبر خدا صلعم کے وقت مین تھا
اقول غلط محض اور کذب بحت ہے جناب رسول خدا کیوقت مین ہر گز
دین یزیدی جاری نہ تھا اور اب مکہ اور مدینہ مین دین یزیدی جاری
اور عید عاشورہ منائی جاتی ہے آپ سُنّی کہتے ہین ہم دیکھی
شنیدہ کے بود مانند دیدہ ✣ الغرض بلا لحاظ حرمت حرمین اعمال فسق
و فجور عمل مین لاتے ہین روز عاشورہ گاتے بجاتے ہین ہر ہر مقام
پر محفل نشاط جماتے ہین یزید کی ہڈیان تک سڑ گئین مگر اوسکی خوشی
طریقہ ابتک یزیدیون نے جاری رکھا ہے ع ہست محفل بران
کہ بود ✣ ہست مطرب بران ترانہ ہنوز ✣ فَاسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا لَعَلَّكَ
ما کُنْتَ بِهٖ بَصِیْرًا قوله ایک مسلمان پاک اعتقاد نہوا اقول ایک
یا سو یا ہزار مومن پاک اعتقاد کے ہونے سے خُلُوّ مدینہ ارجاس اور
کفار و منافقین اور اہل فسوق سے نہین ہو سکتا ہے جب تک یَوْمُ الْخَلَاصِ
نہ آوے کما مَرَّ قوله پھر کونسا مقام ہوگا جہانکے رہنے والے مومن
مسلمان ہونگے اقول وہ مقامات اس زمانہ مین کربلا اور نجف

کاظمین اور مشہد طوس اور ہزارون قریٰ اور بلاد عرب اور عجم ہین گو لکر
کے کیڑے کو کیا معلوم کہ دُنیا کیا چیز ہے **قوله** خدا کے گھر اور رسول
کے گھر **اقول** مکرر گزارش ہوا کہ جب اشقیاء امت نے بیتِ خدا کو
جلا دیا اور بیت رسولؐ مین آگ لگا دی تب اہلبیتِ خدا و رسولؐ سراسیمہ
اور متفرق ہوئے پس جہان جہان وہ پہنچے اور نور ہدایت اونکا پرتو فگن
ہوا دین و ایمان بھی وہان چلا گیا اور بعض اہلبیتؑ جو اوس خرابہ خانہ سوختہ
مین بضرورت خاکستر نشین ہوئے آجتک اونکے مرقدہائے مطہرہ پر کوئی
چراغ جلانے والا نہین ہے کیا عداوت ہے ارجاس اور انجاس کو اہلبیت نبوت
سے جیسے کہ عبد القادر جیلانی کہ بافادات ابن حجر مکی صواعق مین
ناصبیت اوسکی غنیۃ الطالبین سے ثابت ہے قبر اوسکی بغداد مین بطلا
و نقرہ بنائی جاوے اور شمع کافوری جلائی جاوے اور قبور اہلبیت نبوت
پر ایک ضریح چوبی کا بھی مضائقہ ہو اور کوئی ایک تیل کا چراغ بھی جلانے پاوے
بہ این چہ شور بیست کہ در دور قمری بینم + طوق زرین ہمہ در گردن خرمی بینم
یہ ہے دین اور ایمان اہل مدینہ کا عجل اللہ ظہورہا من الارجاس لظہور اشرف
الناس نعایم آل محمد علیہم السلام **قوله** اے بھائیو **اقول** اے
مخاطب کے سنی بھائیو اگر اسلام کی کچھ عزت اور حرمت رکھنا چاہتے ہو
تو اون اہل مکہ اور مدینہ سے جنھون نے بطمع دنیای چندروزہ خاندان نبوت
کو مٹا دیا خصوصاً وہ لوگ جو مصداق اَوَّلُ مَنْ اَسَّسَ اَساسَ الظُّلمِ وَالجَورِ ہین
اونسے بیزاری کرو تا کہ یہود و نصاریٰ تمہارے دین اور ایمان پر نہ ہنسین

اسکے سوا اسے کوئی دوسرا علاج نہین ہے **قال المخاطب القمقام**
هداه الله سبل السلام شواہد نقلی صحابہ کی فضیلت مین
ہم صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے فضائل کے ثبوت مین
تین قسم کی نقلی شہادتین بیان کرتے ہین اول وہ شہادتین جو
توریت و انجیل مین مذکور ہین. دوم وہ شہادتین جو قرآن مجید مین
مذکور ہین. سوم وہ شہادتین جو ائمہ کرام علیہم السلام سے کتب امامیہ
مین منقول ہین توریت و انجیل کی شہادتین صحابہ کی فضیلت مین اتنی
بات تو امامیہ مذہب والے بھی جانتے ہین کہ جسطرح اللہ جلشانہ نے
کتب سماوی مین ذکر پیغمبر خدا کا بطور پیشین گوئی کے کیا ہے اوسیطرح
حضرت کے یارون کا بھی تذکرہ فرمایا ہے اور اونکے صفات اور حالات کو بھی
مین بیان کیا ہے اور اوس سے انکار اسلئے نہین کرتے کہ خدا نے خود فرمایا
کہ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم
تراهم رکعا سجدا یبتغون فضلا من الله ورضوانا سیماهم فی
وجوههم من اثر السجود ذلك مثلهم فی التوراة ومثلهم فی
الانجیل کزرع اخرج شطاه فازره فاستغلظ فاستوی علی سوقه
یعجب الزراع لیغیظ بهم الکفار یعنی محمد رسول اللہ کا ہے اور
جو لوگ ساتھ اونکے ہین سخت ہین اوپر کفار کے رحم دل ہین درمیان اپنے کے
دیکھتا ہے تو اونکو رکوع کرنیوالے سجدہ کرنیوالے چاہتے ہین فضل خدا کا اور
اور رضامندی وسکی نشانی اونکی اونکے چہرہ پر ہے اثر سے سجدہ کے

یہہ ہے صفت اونکی بیچ توریت کے اور صفت اونکی بیچ انجیل کے جیسے
کھیتی نکالے انکھوا اپنا پس قوی کرے اوسکو پس سوٹے ہوجائین پس
کھڑے ہوجائین اوپر جڑی اپنی کے خوش لگتی ہے کھیتی کرنیوالے کو
تو غصہ مین لاوے اللہ بسبب انہین مسلمانونکے کافرونکو ۔ اب ہم
اون مثالونکو جو توریت و انجیل مین مذکور ہین اور جنکی خبر خدای جلشانہ
نے اس آیت مین دی ہے بیان کرتے ہین **یقول المتمسک**
بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام سابقین بھی
بیان ہوچکا ہے اب بھی ابتداسے دلائل نقلیہ مین بیان ہوتا ہے
کہ غرض اہلسنت کی کل صحابہ کے بیان حسن و خوبی سے اثبات حسن و خوبی حضرت
ثلاثہ و اتباعہم کی ہے اور شیعہ بھی اسکی منکر ہین اور حضرات ثلاثہ و اتباعہم
کو اچھا نہین سمجھتے بلکہ اصل ایمان سے بے بہرہ جانتے ہین اور اونکے ایمان کو
ایمان نفاقی ثابت کرتے ہین پس یہی امر محل نزاع درمیان اہل حق و اہل
باطل کے ہے چنانچہ **صفحہ** (۷۲) مین خود مخاطب فرماتے ہین کہ ان فضائل
کے مصداق صرف وہی اصحاب ہین جنکو علمای شیعہ اچھا جانتے ہین
اور اکثر مہاجر اور انصار خصوصاً خلفاء ثلاثہ اس سے خارج ہین سوا اسکا
دعوی کل علماء شیعہ نے کیا ہے اور پھر **صفحہ** ۔۷۳۔ مین فرماتے ہین
کہ مابہ النزاع درمیان ہمارے اور حضرات کے صرف یہہ امر رہگیا کہ مراد
اس سے تمام مہاجرین اور انصار ہین یا نہین بلکہ اصل تصفیہ منحصر اس امر پر
رہا کہ خلفای ثلاثہ بھی اسمین داخل ہین یا نہین تھے بنابر اسکے شہادتین عقلی

یا نقلی مطلق صحابہ کے فضائل مین بیان کرنا محض لغو ہے اسلئے کہ مطلق صحابہ
کو شیعہ کب برا کہتے ہین خود آپ معترف ہین کہ کل علمای شیعہ نے اسکا دعوی
کیا ہے کہ مصداق فضائل وہی اصحاب ہین جنکو شیعہ اچھا جانتے ہین
پس ذکر کل شواہد عام کا واسطے اثبات دعوای خاص کے بیکار ہے وقد قیل
فی المیزان ان لا دلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلث جو فضیلت
عام آپ ذکر کرینگے ہم جواب مین کہینگے کہ مراد اس سے علی ابن ابیطالب
اور اصحاب اونکا مثل سلمان و بوذر و عمار و مقداد ہین نہ اصحاب
ثلاثہ اور اتباع اونکے مثال ابوعبیدہ و عبد الرحمن و سعد و خالد بن
یہی ایک جواب اجمالی شواہد عامہ مین کافی اور وافی ہے اور جب آپ تطبیق
کسی فضیلت کی ثلثہ پر کرینگے تو ہم کہینگے کہ لاریب باتفاق فریقین منافقین
اسکے مصداق نہین ہین لیکن ضرور ہے کہ پہلے ایمان ثلاثہ کا ثابت کر لو اور
اونکو زمرہ منافقین سے خارج کر لو تب ہم نظر کرینگے کہ یہ فضیلت اونپر منطبق
ہے یا نہین ۔ اب ہم جواب تفصیلی مزخرفات مخاطب بیان کرتے ہین

جوابات تفصیلی

قولہ اول وہ شہادتین جو توریت و انجیل مین مذکور ہین **اقول** بر
باطل اپنے ایک شہادت توریت کی بیان کی اور ایک شہادت انجیل کی
بیان کی اوسکا نام شہادتین توریت کی اور شہادتین انجیل کی رکھا ہے
ایک ایک شہادت پر اطلاق شہادتین بلفظ جمع معلوم نہین کہ کس راہ سے
کیا سوای خدع اور فریب کے جو کاذبین غادرین خائنین سے علی ما
صحیح المسلم ہاتھ آیا ہے کس بات پر محمول کیا جاوے **قولہ** دوم شہادت

قولہ سوم وہ شہادتین اقول اول و دوم و سوم تینون مثل ثلاثہ کے باطل ہین اور شہود لہم پر غیر منطبق کما سیظھر عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ

قولہ اتنی بات تو امامیہ مذہب والے بھی اقول اتنی بات تو سنی مذہب والے بھی جانتے ہین کہ جسطرح پر اللہ جل شانہ نے کتب سماوی مین ذکر پیغمبر خداصؐ کا اور اونکے یارون وفاداروںکا بطور پیشین گوئی کے کیا ہے اسیطرح آنحضرتؐ کے یارون نابکارون بدشعارون دغاکردارون دنیاطلبونکا بھی تذکرہ فرمایا ہے اور اونکے رذائل صفات اور رحالات شقاوت سمات کو کتب سماوی قدیمہ مین بالتصریح بیان کیا ہے اور اہلسنت اس سے انکار اس لئے نہین کرتے کہ خدا نے خود فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝ ذکر صلوٰۃ اور زکوٰۃ سے ثابت ہوا کہ مخاطب امثال ابوجہل اور ابولہب نہین ہین اسلئے کہ اونکو صلوٰۃ اور زکوٰۃ سے کیا واسطہ اور اسیطرح روی خطاب طرف مومنین مخلصین کے بھی نہین ہے اسلئے کہ اونکی شان سے نہین ہے کہ دنیا کو آخرت پر اختیار کرین پس مخاطب تؤثرون الحیوٰۃ الدنیا کے نہین ہین مگر منافقین صحابہ کہ جنکی شان مین دوسری جگہہ فرماتا ہے اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ط بلکہ جب ایسے خیالونکو ساتھہ خطاب تریدون عرض الدنیا کے ملاتے تو صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ مراد منافقین

مہاجرین وانصار ہیں جنکے رئیس خلیفۂ اول ہین کما مرّ ذکرہ دیباچے
پس محصّل کلام خداوند علاّم اسمقام پر بانضمام قرائن آیات دیگر یہہ ہوا
کہ بدرستیکہ رستگار ہوئے وہ لوگ کہ جنہون نے صلوٰۃ اور زکوٰۃ بہ نیت
خالص ادا کی لیکن اے منافقین صحابہ تم ایسے نہین ہو بلکہ تم دنیا کو آخرت پر
اختیار کرتے ہو حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی تر ہے اور یہہ وہ باتین ہین
جسکا ذکر پیشتر صحف ابراہیمؑ اور موسیٰؑ مین بھی ہو چکا ہے پس اگر توریت
اور انجیل سے بقول آپکی بعض صحابہ کی فضیلت نکلی تو صحف ابراہیمؑ
اور موسیٰؑ سے بعض دیگر کی رذیلت بھی نکلی قولہ اسیطرح حضرت عیسیٰؑ کے
یارونکا بھی تذکرہ فرمایا ہے اقول آیۂ دائی ہدایہ مین تصریح یاران اصحاب
کی نہین ہے بلکہ خدا نے وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ فرمایا ہے پس اگر معیت سے
صحابت مراد لیجاوے تو ہمین کچھہ شک نہین ہے کہ یہہ صحابت لغوی
ہوگی نہ اصطلاحی اہلسنت یعنی مَن رَأَی النَّبِیَّ مُؤْمِنًا وَلَوْ لَحْظَۃً اور
ظاہر ہے کہ کمال اس صحابتِ لغویہ کا اہلبیت رسالت مین ہے واسیواسطے
کہ حدیث نجوم مین لفظ اصحاب سے مراد اہلبیت ہوئی ہے گو کل وہ مصداق
اصحاب اصطلاحی اہلسنت نہون لیکن خدا اور رسول پر واجب نہین ہے کہ
اطلاق الفاظ مین تابع اصطلاح اہلسنت ہون جیسا کہ عنقریب جواب حدیث
نجوم مین آویگا پس جسطرح اصحاب سے جناب رسول خدا نے مراد اہلبیت لیے
اسیطرح سے کیون نہین جائز ہے کہ خدا نے وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ سے اہلبیت رسالت
کو مراد لیا ہو اسلیے کہ معیت سے یا معیت ایمانی مراد ہے جیسا کہ اکثر مفسرین نے

والذین معہ کی تفسیر ہ والذین آمنوا معہ سے کی ہے یا معیت نصرت و
اعانت جیسا کہ ان اللہ مع الذین اتقوا و ان معی ربی سیہدین کی تفسیر
کیگئی ہے یا معیت مشارکت فی الذات یا مشارکت فی الصفات یا معیت
زمانی یا معیت مکانی غرض ہر قسم کی معیت کہ قابل مدح ساتھ جناب رسول خدا
کے فرض کیا وسے اکمل افراد اوسکے اہلبیت رسالت ہین لیکن معیت ایمانی
پس ظاہر ہے کہ اکمل فی الایمان اہلبیت علیہم السلام ہین کہ اونکا ایمان مثل ایمان رسول خدا
کی بدو فطرت سے طرفۃ العین بھی مسبوق بکفر نہین ہے و لم یعبدوا صنما
قط پس اونہین کو مومنین مع رسول اللہ کہہ سکتے ہین کہ من حیث الایمان
ہمیشہ مع رسول اللہ تھے اور کبھی ساتھ مخالفین خدا اور رسول کے نہ تھے اور
بجز انکے کسی صاحب پر یہ بات نہین صادق آتی گو مومنین دیگر بھی فی الجملہ یا معنی
مع رسول اللہ ہون اور جب معیت ایمانی مراد لیجائیگی خواہ بروجہ کامل خواہ
فی الجملہ تو سواے مومنین کے منافقین کو الذین معہ مین کسی طرح داخل ہی
نہین ہو سکتے پس آپکے ثلاثہ اس سے خارج ہو گئے اسلئے کہ اون کا
ایمان ابھی تک ثابت ہی نہین ہے بلکہ نفاق ثابت ہے ہم اونکو و
الذین امنوا معہ مین داخل نہین جانتے بلکہ والذین نافقوا کا راس و
رئیس سمجھتے ہین لیکن معیت اعانت و نصرت پس اہلبیت علیہم السلام سے
بڑھکر کون معین اور مددگار آنحضرت کا ہوگا اسلئے کہ احتیاج اعانت اور
نصرت کی نہ تھی مگر ترویج دین اور حفظ سید المرسلین مین اور ترویج دین
اسلام بزور شمشیر ید اللہی ہوئی جن جن وقتون مین فقدان و فاشعار مصداق

فولّیتم مُدبرین ہوئے نام اسلام کا باقی رکھنے والا اور پیغمبر خدا کی حرمت
کرنیوالا سوائے حیدر کرّار صاحب ذوالفقار کے کون تھا اور جن لوگون
اہل بیت مین سے حکم جہاد بسیف نہین ہوا اونہون نے بمواعظ بالعز
مجادلات حسنہ سِرًّا وجہارًا بمقتضائے ثُمَّ اِنّیْ اَعْلَنْتُ لَہُمْ وَاَسْرَرْتُ لَہُمْ
اِسْرَارًا ترویج ایمان کل جہان مین کی اونہین کی بدولت آج لاکھون
مومنین دنیا مین ہر ہر بلاد و نواحی مین موجود ہین اور یہیہ اعظم انواع جہاد
جو اہلبیت عؑ سے عمل مین آیا چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ پدر شاہ عبدالعزیز
دہلوی کتاب ازالۃ الخفا کے صفحہ ۸ نسخہ مطبوعہ مین فرماتے ہین —
و از اعظم انواع جہاد است امر کردن خلیفہ بمعروف و نہی او از منکر بغیر خروج
او بسیف و می باید کہ بہ لطف باشد دون العنف و در خلوۃ باشد دون الجلوۃ
تا فتنہ برنخیزد انتہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَجْرَی الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِہٖ اب کل اعتراضات
و تعریضات نُصّاب بنسبت بائمّہ اطیاب عؑ دربارۂ عدم خروج بسیف ذوالفقار
و استتار از اشرار باطل ہوگئے اَلْغَرَض معیّتِ نصرتِ کاملہ مخصوص اہلبیت
ہے اور نصرت فی الجملہ اور مومنین کے لئے بھی ہے لیکن آپکے ثلاثہ اول
تو مومنین ہی سے خارج ہین دوسرے کس مقام پر نصرتِ رسولخدا کی
اور کس وزیبا شر حرب و ضرب ہوئے کس کافر سے لڑے کسکو مارا بھلا
ایک کا نام تو بتلا دیجئے ہان سواد لشکر مین مثل بنیئے بقالون کے بطمع مال
غنیمت شریک ہوئے اور جب برا وقت پیش آیا بھاگ کھڑے ہوئے
کتاب روضۃ الصفا مین علی ما نقل لکھا ہے کہ تلوار حضرت عمر کی ثبات بالستین

کی لانبی تھی اور ایک بالشت کی چوڑی تھی مگر کسی لڑائی میں اتفاق
اوسکے میان سے نکلنے کا نہوا لیکن بمعیت مشارکت فی الذات
پس سوائے اہلبیتؑ کے کون ایسا ہے کہ گوشت و خون اوسکا گوشت
و خون رسول اللہ ﷺ ہو گو بعض مومنین بیگر بھی مثل حمزہ و عُبیدہ و جعفر و
عباس کے فی الجملہ مشارکت نسبی رکھتے تھے مگر مثل مشارکت لحمک
لحمی و دمک دمی ۔ وانا و علیؑ من نور واحد و الناس من شجر شتّیٰ
۔ وانا و علیؑ من شجرۃ واحدۃ ۔ و علیؑ منّی وانا من علی کما اخرج
الطبرانی و احمد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ نہ رکھتے تھے اور اپکے
ثلاثہ تیمی و عدوی و اموی جو شجرۂ ملعونہ فی القرآن ہے اونکو تو پیغمبر خدا
سے کچھ واسطہ ھی نہیں ہے اور ظاہر تر اس سے ہے کا ملتر ہونا
مشارکت اہلبیتؑ کا فی الصفات چنانچہ موالفین و مخالفین نے
مشارکت حضرت نبوت اور حضرت ولایت میں کتابیں لکھیں ھیں اور
فاضل متعصب عاصمی نے کتاب زین الفتیٰ میں ۲۶۳ بات میں مساوات
ثابت کی ہے و جناب مولانای شوستری دام ظلہ نے روایح القرآن
میں اسکو ساٹھ تک پہونچایا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ دلیل انفسنا
اوپر مساوات کلی کے دلالت کرتی ہے الّا ما خصّہ العقل و النقل من
النبوۃ و خصائصہا اور مشارکت فی الصفات لکلّ العترۃ الولد
رسول اللہ سے ظاہر ہے لیکن معیت مکانی بس کافی ہے واسطے
اوسکے اہلبیت النبوۃ ہونا سوای اہلبیتؑ کے کون ایسا تھا کہ جسکا گھر خانۂ نبوۃ

ہو لیکن معیت زمانی پس عالم انوار سے اہلبیتؑ کے لئے ثابت ہے نقل
عن کتاب فردوس الدیلمی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ کُنْتُ اَنَا وَعَلِیٌّ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ
نُوْرًا مُطْبَقًا یُسَبِّحُ اللّٰہَ ذٰلِکَ النُّوْرُ وَیُقَدِّسُہٗ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ اٰدَمَ
بِاَرْبَعَۃِ اَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ رَکَّبَ ذٰلِکَ النُّوْرَ فِیْ
صُلْبِہٖ فَلَمْ یَزَلْ فِیْ شَیْءٍ وَّاحِدٍ حَتّٰی افْتَرَقْنَا فِیْ صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَجُزْءٌ اَنَا وَجُزْءٌ عَلِیٌّ یعنی فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ ہم اور
علیؑ سامنے خدا کے ایک نور تھے ایسا نور کہ ظاہر تھا فی نفسہ یا پوشیدہ
تھا نظر کل خلایق سے یا باہم متساوی تھا یا عام و شامل تھا ہم دونوں کو
یا شامل تھا انوار دیگر ائمہ علیہم السلام کو اور یہہ نور تسبیح و تقدیس خدا
کرتا تھا قبل پیدائش آدمؑ کے چار ہزار سال پس ہرگاہ خدا نے پیدا کیا
آدمؑ کو اس نور کو اونکی صلب میں رکھا پس ہمیشہ ہم اکٹھا رہے یہانتک
کہ صلب عبد المطلب میں متفرق ہوئے پس ایک جزو اوس نور کا میں
ہوں اور ایک جزو علیؑ لئے تھے ہرچند معیت مکانی و زمانی قابل تعرض
نہ تھی اسلئے کہ بدیہی ہے اور کلام خدا سے بھی ثابت ہے کہ معیت
بین المومن والکافر بھی ہوتی ہے مگر چونکہ سنیوں نے چند پہر ابو بکر کا
غار میں ساتھہ رہنا کہ درحقیقت موجب عار و شنار ہے مایۂ مباہات
و افتخار جانا ہے اور اسی ہی معیت سے ابو بکر کو مصداق وَالَّذِیْنَ
مَعَہٗ ٹھہراتے ہیں بلکہ فخر رازی نے اسکو دلیل صحت خلافت ٹھہرایا ہے
اسلئے ہمنے اس معیت کو بھی اہلبیتؑ میں بروجہ اکمل بیان کیا ہے

تا کہ معلوم ہو کہ اگر معیت چند پہر کی ایک غار تیرہ و تار مین موجب خلافت ہے
تو معیت مکانی عمر بھر کی ایک گھر کی اور معیت زمانی بدو فطرت سے
الی آخر العمر لاکھون برس کی کیون نہ موجب خلافت ہوگی پس خلاصہ
کلام اس مقام پر یہہ ہوا کہ اگر مراد معیت سے معیت تام ہے تو یہ آیہ
مخصوص باہلبیت کرام ہوگا اور اگر معیت کو عام تام اور فی الجملہ سے
لیجئے تو ساتھ اہلبیت کرام ع کے بعض مومنین موقنین بھی داخل ہونگے
لیکن منافقین پس ہرگز مصداق اس آیت کے نہین ہو سکتے اسلیئے
کہ گو ظاہر مین مع رسول اللہ صلعم تھے مگر حقیقت مین وہ لوگ مع اعداء رسول
اللہ صلعم تھے اور بدترین کفار مین محسوب تھے اور یہی حال ہے مرتدین کا
کہ گو چندے مع رسول اللہ صلعم تھے مگر انجام کار اونکا بھی مع اعدای رسول اللہ صلعم
ہوا پس مخاطب اپنے ثلاثہ کو پہلے نفاق و ارتداد سے بچا لے تب
وصف عنوانی موضوع مین داخل کرے پھر اون اوصاف کو للہ و فی اللہ
انمین ثابت کرے پھر قضیہ مہملہ متاخرین کی ملازمت ساتھ کلیہ کے ثابت
کرے تب طمع ثلاثہ کے اس آیت مین داخل کرنے کی کرے والّا
ذٰلِكَ وَدُوْنَهٗ خَرْطُ الْقَتَادِ قولہ مثالون مین بیان کیا ہے۔
اقول اگر غرض مخاطب کی مثالون سے لفظ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ اور
مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ہے تو نہایت خوش فہمی اوسکی ہے اسلیئے کہ
باتفاق مفسرین و اہل لغت مَثَل کے معنی اس مقام پر مثال کے نہین ہین
بلکہ معنی مَثَل کے صفت کے ہین چنانچہ خود مخاطب نے لاعن شعور

کسی ترجمہ مین دیکھکر ترجمہ آیہ بصفت کیا ہے حیث قال صفت اونکی
بیچ توریت کے اور صفت اونکی بیچ انجیل کے انتہی اور اگر غرض مخاطب
کی مثالون سے وہ تمثیل ہے جو کاف تشبیہ کزرع سے سمجھی گئی ہے
پس اگر مشارالیہ ذٰلِکَ کا فی قولہ ذٰلِکَ مثلھم صفات مذکورہ بالا
ہین اور وقف اوپر مَثَلُھُم فِی الْاِنْجِیْلِ کے ہے جیسا کہ آپکے مجاہد
مفسر نے کہا ہے تو اسصورت مین کزرع ایک کلام مستانف ہوگا
چنانچہ تفسیر بیضاوی مین اسی احتمال کو مقدم کیا ہے اور کزرع کے
تحت مین تمثیل مستانف لکھا ہے پس بنا براس تفسیر کے کلام خدا
ایک مثال کا ہونا بھی توریت و انجیل مین نہ ثابت ہوگا چہ جائیکہ آپ
فرماوین کہ مثالونکو بیان کیا اور درصورت استیناف معنی کلام خدا
یہ ہونگے کہ جناب باری نے اول بیان فرمایا کہ محمد رسول اللہ اور اونکے
حقیقی ساتھی موصوف باین صفت ہین کہ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَھُم
ہین راکع اور ساجد اور خواہان فضل و رضای خدا اونکی پیشانیون مین
نشان سجود ہے یہ تعریف اونکی توریت اور انجیل مین ہے پھر ثانیا
تشبیہ دی جناب رسولخدا صلعم کو اور بینا اسلام کو اونکی سعی اور کوشش کے
ساتھ زراعت کے ضعف و قوت مین جیسے کہ ابتدا مین زراعت ضعیف
اور دقیق ہوتی ہے اور جب اوسمین سے شاخین نکلتی ہین تو بعد چندے
اوسکو ایسی قوت حاصل ہوتی ہے کہ تمام مزرع اوس سے بھر جاتا ہے
اور مزارعین کو بھلی معلوم ہوتی ہے اسیطرح اسلام ابتدا مین ضعیف تھا

پھر بعد چندے جناب باری نے مسلمانوں سے باعتبار اکثر معمورات بلاد
کے مزرع دنیا کو بھر دیا بعد اسکے جناب باری فرماتا ہے کہ وعد اللہ
الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا خلاصہ
یہ ہے کہ وعدہ کیا ہے خدا نے مسلمانوں مین سے اون لوگونکو جو ایمان حقیقی
لائے ہین یا ایمان حقیقی پر مرتے دم تک باقی رہگئے ہین کما فسرہ بعض
المفسرین اور اعمال صالحہ بھی کیئے ہین یعنی ارتداد انکا مبین حبط
الاعمال بھی نہین ہوا ہے مغفرت اور اجر عظیم کا پس شیعونکے نزدیک نہ
آپکے ثلاثہ ایمان حقیقی لائے نہ ایمان حقیقی پر مرتے دم تک رہے نہ او
کچھ اعمال صالحہ قابل قبول ہوئے اب عرض خدمت جناب مخاطب مین
یہ ہے کہ شیعونکی احادیث کے نقل مین تو آپ خیانت کرتے تھے کہ
اول اور آخر اوڑا دیتے تھے اب کلام اللہ مین بھی خیانت کرنے لگے کہ
آخر آیت کو جو بجاے استثنا کے تھی اوسکو اوڑا دیا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ
بدون اَنْتُمْ سُكَارٰى کے رکھ لیا میٹھا میٹھا غپ اور کڑوا کڑوا تھو
کچھ تو خوف خدا کرتے اور پوری آیت تو لکھ دیتے مگر چونکہ مضر اپنے مطلب کا
سمجھے اسکو بھی شاید ملحقات شیعہ سے سمجھ لیا اور جو آپنے بیضاوی صاحب
اسمقام پر کڑکڑ اوٹھائے ہین کہ من بیانیہ کھکے اپنا جی سمجھا لیا ہے اسکو
شیعہ بنا بر اس تفسیر کے جو خود اونہین نے کی ہے حجت و دلیل غیر مسلم
رکھتے ہین قَالُوا عَلٰى سُنَّتِنَا - مَنْ تَعَوَّدَ اَنْ يَتَصَدَّقَ مِنْ غَيْرِ دَلِيْلٍ فَقَدْ
تَسَلَّخَ عَنِ الْفِطْرَةِ الْاِنْسَانِيَّةِ الحمد للہ کہ شیعہ مثل اہل سنت کے متمسک

عَنِ الفِطرَةِ الاِنسَانِیَّة نهین هین جو بے حجت و برهان کسی بات کو مان لین مخفی نرهے که بعض اهلسنت نے اسمقام پر ایک ایسی پوچ اور لچر تقریر کی هے که حضرت مخاطب کو بهی اوسکے ذکر کرنے سے شرم آئی اور اپنی بنا غافل ٹهرکے اوس سے گریز کیا طرفه تر یه هے که ایسے لغویات کو بیچاره ابن عباس کے گلے منڈهاهے چنانچه شاه ولی الله صاحب ازالة الخفا مین فرماتے هین عن ابن عباس مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَالَّذِینَ مَعَهٗ ابوبکر اَشِدَّآءُ عَلَی الکُفَّارِ عمر رُحَمَآءُ بَینَهُم عثمان تَرٰهُم رُکَّعًا سُجَّدًا علی یبتغون فضلًا مِنَ اللهِ و رضوانًا طلحه و زبیر سِیمَاهُم فِی وُجُوهِهِم مِن اَثَرِ السُّجُودِ عبد الرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص و ابو عبیده بن جراح الی آخر ما قال توجیه اس تقریر بے نظیر کی بوجه دلپذیر با قلیلی از مرچ و نمک یه هے که اَلَّذِینَ مَعَهٗ ابوبکر هین که غار تیره و تار مین بشکل یار مع رسول الله تهے اور اَشِدَّآءُ عَلَی الکُفَّارِ عمر هین جنکی تلوار گهر مین ڈیڑه بالشت میان سے هر وقت باهر رهتی تهی اور بقول مخاطب اونکو خدا نے کافر کشی کیواسطے پیدا کیا تها گو اتفاق ایک مکهی مارنے کا بهی اونکو نهین هوا اور رُحَمَآءُ بَینَهُم حضرت عثمان هین که اپنے عزیزون اور اقربا پر بڑا رحم کیا که ولید بن عقبه فاسق فی التنزیل کو جو عثمان کی مان کا جنا تها نه اونکے باپ کا اوسکو ایسا سرفراز فرمایا که حکومت کوفه عنایت فرمائی پس اوسنے صبح کی نماز چار رکعت پڑهائی اور مصلاے مسجد پر شراب قی کی اور کها لوگون سے که اگر تم لوگ چاهو تو کچه اور رکعتین مین پڑها دون —

لوگون نے عرض کی کہ حضور اسیقدر کافی ہے اور مروان اور حکم جنکو
رسولخداؐ نے شہر بدر کیا تھا بسبب اسکے کہ وہ منافق چلنے مین جناب
رسولخداؐ کی نقل کرتے تھے اور وہ طرید رسول اللہؐ کہلاتے تھے حضرت
عثمان نے اونکو بلاکے سرفراز کیا اور لاکھون روپے مال خمس و زکوٰۃ
کے بالخصوص خمس افریقیہ بقول شخصے مالِ مفت دلِ بیرحم دیے ڈالا
اور راکع اور ساجد بیچارے حضرت علیؑ ابن ابیطالب تھے کہ جو سوائے
نماز و روزہ کے اور کسی کام کے نتھے اس مفسر بے نظیر نے کلام اللہ
کو غارت کیا کہ مبتدا اور خبر تک اوسکا بگاڑ ڈالا باتفاق مفسرین
الَّذِينَ مَعَهُ مبتدا ہے یا جزء مبتدا ہے اور اشداء علی الکفارِ
اور رُحَماءُ بَینَھُم خبر بعد خبر ہے پس معنای کلام یہہ ہین کہ جو لوگ
مصداق الَّذِینَ مَعَهُ ہین اونہین مین صفات اشداء اور رحماء کے
پائے گئے ہین نہ یہہ کہ ایک ایک شخص مین ایک ایک صفت پائی گئی ہے
اور جب بالاتفاق ترکیب مین یہہ فقرہ موضوع اور محمول ہے تو اگر الذین
معہ ابوبکر ہین اور اشداء عمر ہین تو معنی کلام یہہ ٹھہرے کہ ابوبکر عمر
ہین اور عمر عثمان ہین پس اگر حمل جزئی حقیقی بر جزئی حقیقی جائز ہوتا تو
شیعونکو ان معنون کے مان لینے مین شاید کچھہ تردد نہوتا کیونکہ شیعہ
بھی فی الجملہ اتحاد ثلاثہ کے قائل ہین اور ابوبکر کو عین عمر اور عمر کو عین
عثمان جانتے ہین مگر فقط کفر و نفاق مین نہ ذات مین گستاخی معاف
یہہ اپنی اپنی سمجھہ ہے علاوہ اسکے ایک امر اور بھی یہان قابل لحاظ ہے کہ الذین

سے ابوبکر مراد لینا اور اشدآء سے عمر اور رحماء سے عثمان نہر بعید
اطلاق جمع علی الواحد ہے جسکے حضرات اہلسنت آیۂ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہ
مین منکر ہین اور جب اطلاق جمع علی الواحد اس جگہہ جائز رکھا گیا تو شیعہ
کہتے ہین کہ کیون نہین جائز ہے کہ کل صیغہ ہاے جمع سے یہان فقط جناب
امیر علیہ السلام مراد ہون پس اَلَّذِیْنَ مَعَہٗ اور اشدّآء اور رحمآء کل
مراد فقط ذات واحد انحضرت ع کی ہے جسطرح اَلَّذِیْنَ مَعَہٗ سے فقط ذات
واحدہ ابوبکر مراد ہے اور نظر باستیناف تمثیل گزرع یہہ احتمال نہایت
چسپان ہے اسلیئے کہ اسمای ذات اور محامد صفات انحضرت ع کا کتب
سماوی مین ہونا مشہور اور معروف ہے کما لا یخفی باقی متعلقات ازین آیہ
وافی ہدایہ سے اقوال مابعد مین معلوم ہونگے فاصْبِرْ وَ انْتَظِرْ قوله
اب ہم ان مثالونکو جنکی خبر خدا ے جلّ شانہٗ نے اس آیت مین دی ہے
اقول محض غلط خدا نے ایک مثال کی بھی خبر نہین دی ہے بلکہ مثل کی خبر
دی ہے جو بیچ معنی صفت کے ہے اور مثل اور مثال مین فرق ہے کما مر
قال المخاطب لقمقام هداه الله سبل السلام پہلی شہادت
توریت کی توریت سے کتاب استثنا کے تیرہوین باب کے چھٹے درس
مین لکھا ہے کہ اگر تیرا بھائی یا بیٹا یا جورو یا دوست کوئی تجھے بہسلا کے
اور کہے کہ آؤ غیر معبودونکی بندگی کرو تو تو اوس کے موافق نہونا اور
اوسکی بات نہ سننا اور اوس پر رحم کی نگاہ نرکھنا اور اوسکی رعایت
نکرنا اور اوس سے پوشیدہ نرکھنا بلکہ اوسکو ضرور قتل کر ڈالنا اوسکی قتل پر

پہلے تیرا ہاتھہ پڑے پس غور کرنا چاہیے کہ جو کچھہ حضرت موسیٰ نے اپنی
قوم سے کہا صحابہ کرام نے اوسکو کر دیکھلایا اور جیسی کچھہ شدت اور
سختی کافرون پر چاہیئے اوسکا ظہور صرف پیغمبر صاحب کے یارون کے
ہاتھہ سے ہوا اسیواسطے خدا نے اونکی شان مین اشداء علی الکفار
فرمایا اگرچہ صحابۂ کرام کی شدت اور صلابت کا جو دین مین تہی امامیہ
انکار نہین کرسکتے مگر ہم اونکے اطمینان کے لئے حضرات شیخین کے
حالات کو جو بڑے دشمن شیعونکے اور جو صنمے قریش کر کے اونہین مشہور
ہین بیان کرتے ہین اور زیادہ تو نہین کہہ سکتے اتنا عرض کرتے ہین
کہ اپنی ہی کتابونکی روایتونکو سنین اور پھر اوسکو توریت کے مضمون سے
اور قرآن شریف کی آیت سے ملاوین اور خود ہی انصاف کرین اور اگر
حیا و شرم مانع نہووے تو تعصب اور عناد کو چھوڑکر اونکی فضیلت کا
اقرار کرین اور اپنے باطل عقیدونکو چھوڑکر جماعت مین داخل ہوجاوین +

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

برین عقل و دانش بباید گریست ٭ خدایا اس مالیخولیائی مخاطب کا کیا
علاج ہے شروع کلام مین دعوی کرتا ہے کہ آب ہم اون مثالونکو جو
توریت و انجیل مین ہین بیان کرتے ہین یعنی مثالون فضائل صحابہ کو پھر
عبارت توریت وہ نقل کرتا ہے کہ جسمین نہ صحابہ کا نام و نشان ہے
نہ مثالون کا کچھہ ذکر ہے بلکہ ایک مسئلہ شریعت منسوخہ کا بیان ہے کہ وہ
ہرگز اس شریعت مین نہین ہے شاید حضرت ابی حنیفہ نے اسکا حکم

دیا ہو کہ بمجرد اسکے کہ تیرا باپ تجھے پھسلاوے کہ غیر خدا کی عبادت کر تو اسکو
مار ہی ڈال اور اوسکو اتنی بہی مہلت نہ دے کہ کوئی دوسرا اوسپر ہاتھہ اوٹھانے
پاوے بلکہ پہلے تیرا ہی ہاتھہ پڑے یہہ حکم صریح خلاف نص قرآنی کے ہے
قال اللہ تعالیٰ وان جاھداك علیٰ ان تشرك بی ما لیس لك بہ علم
فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا یعنی اگر ماں باپ کوشش
کرین کہ تو شریک گردانے ساتھہ میرے اوس چیز کو کہ جسکے استحقاق معبودیت
کا علم تجھے نہین ہے پس نہ اطاعت کر اونکی اور ساتھہ دے دنیا مین اونکا
بحسن و نیکی قال البیضاوی ای صحابا معروفا علیٰ ما یرتضیہ الشرع
ویقتضیہ الکرم یعنی مصاحبت نیک حسب رضای شرع و مقتضای کرم کے قال
بعض المحشین یطعمہما ویکسوھما ویعودھما اذا مرضا ویواریھما
اذا ماتا یعنے اونکو طعام اور لباس دے اور اونکی عیادت وقت مرض
کرے اور بعد مرنیکے اونکو دفن کرے پس اگر توریت کو محرف نکہیے تو لا اقل
حکم توریتی کو اس شریعت مین منسوخ کہیے پس اس مسئلہ منسوخہ کو صحابہ کے
فضائل کی مثالون سے کیا واسطہ مارین گھٹنا پہوٹے آنکھہ **قولہ**
جو کچہہ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا **اقول** آپ تو ناقل کلام خدا
ہین حضرت موسیٰ کو کیون گھسیٹتے ہین شاید توریت کو افترائی حضرت موسیٰ
سمجہتے ہین **قولہ** جیسی کچہہ شدت اور سختی کافرون پر **اقول** محض غلط ہے
کہ اس قسم کی سختی مسلمانونکے دین مین ہو کہ جو مسلمان ہو وہ اپنے باپ کو
مار ڈالے تب ایمان کامل پاوے **قولہ** اونکی شان مین اشداء علی الکفار

فرمایا **اقول** اسواسطے اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّار نہیں فرمایا کہ مان باپ کو
مار ڈالتے تہے بلکہ آسواسطے فرمایا کہ مومنین موقنین حرب وضرب مین
کفار سے مثل ثلاثہ کے مونہہ نہ موڑتے تہے اور اثر شدت اور صلابت
یہ تہا کہ قدم اونکے معرکہ مین ایسے گڑ جاتے تہے کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جاے
مگر اونکی ثابت قدمی مین نہ بل آئے اور جو سر پر گزرنی ہو گزر جاے خواہ
زخمی ہون خواہ مرین مگر پاؤن پیچہے نہ ہٹیں یہہ لوگ اَشِدَّآءُ تہے نہ وہ
بُزدل کہ مادہ بُزکوہی کیطرح پہاڑون پر اوچکین فَتَدَبَّرُ **قولہ** آپ بہی
انکار نہین کر سکتے **اقول** امثال علی ابن ابیطالب اور حمزہ اور جعفر
اور عبیدہ اور اتباع اونکے کا نہ امامیہ انکار کرتے ہین نہ اہلسنت
انکار کر سکتے ہین آپکے کل صحابہ کا متصف باین صفات ہونیکا امامیہ
علانیۃً وجہارًا انکار کرتے ہین اور اگر مثل اہلسنت کے امامیہ بہی منکر کلام اللہ
ہو جاتے تو بیشک انکار نہ کر سکتے لیکن مجبوری ہے کہ امامیہ قول کیتم
مُدْبِرِیْنَ کے منکر نہین اور مِنْکُمْ مَنْ یُرِیْدُ الدُّنْیَا وَمِنْکُمْ مَنْ یُرِیْدُ
الْاٰخِرَۃَ کے قائل ہین اور حَتّٰی اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ کا اقرار کرتے ہین
قال فی النہایۃ اَلْفَشَلُ اَلْفَزَعُ وَالْجُبْنُ وَالضُّعْفُ اور خلاف عقل ہے کہ
بہگوڑے ڈرنے والے نامرد ضعیف القلب دنیا طلب مصداق اَشِدَّآءُ عَلَی
الْکُفَّارِ ہون **قولہ** حضرات شیخین کے حالات **اقول** اب آپ سیدہی راہ
پر آئے اور کل کو چہوڑ کر شیخین کو مضبوط پکڑا پس انہین شیخین اور انکے
اتباع مین ہمارے آپکے گفتگو ہے کل سے کچہہ واسطہ نہین گو انہین کے

شامت اعمال سے کل بیچارے گھسیٹے جاتے ہین ؎ ندیدستی کہ گاو
در علف زار ٭ بیالاید ہمہ گاوان دہ را ٭ **قوله** خود ہی انصاف
کرین **اقول** آپکے سر مبارک کی قسم کہ آپکے حکم کی ہمنے تعمیل کی اور عبارت
توریت کو جو آپنے نقل کی اور عبارت کلام اللہ کو ملایا اور انصاف کیا
تو دونو عبارتو نمین کچھہ واسطہ اور کسیطرح کی مناسبت نہ پائی اور آپکے
حق مین شعر مولانای روم کو درگاہ جناب باری مین عرض کیا ٭ ؎
اے خدا از عقل و دین بیگانہ ہست ٭ اند کی عقلش بدہ دیوانہ ہست
ابتداءً آپنے دعاوی کاذبہ کئے پہلا یہہ کہ توریت مین مثالین فضائل
صحابہ کی ہین دوسرا یہہ کہ قرآن مین بھی خدا نے کہا ہے کہ توریت مین
مثالین ہین حالانکہ نہ توریت مین مثالین ہین نہ کہین خدا نے کہا کہ توریت
مین مثالین ہین یہ دونو افترا تو خدا پر ہین تیسرا دعوی یہہ کہ مصداق
آیت کل صحابہ ہین یہہ بھی جھوٹھہ کما بیّنّاہ اور بعد ان کذبات ثلاثہ کے
یا جنون سرشار جوش مین آیا یا کوئی گلاس کسی صاحب کے اصرار و استبداد
سے بڑہ گیا اور اتنی بھی عقل ممیّز باقی نرہی کہ درمیان مسئلہ منسوخہ کے
اور تمثیل فضائل صحابہ کے تمیز کر سکین مسئلہ کو تمثیل تخئیل کیا اے
سُنی بھائیو مخاطب کے اگر تمکو کچھہ بھی شرم و حیا اور غیرت ہے تو ایسی دیوانی
باتین چھاپ چھاپ کر کیون اپنے تئین فضیحت کرتے ہو اور کیون نام اسلام
کو ہنساتے ہو مخالفین اسلام کہین گے کہ مسلمان ایسے ہی کومغزے ہوتے ہین
کہ جنکو مسئلہ اور مثال مین فرق نہین معلوم ہوتا ہے افسوس ہے تمہاری حیا پر

کہ فحول علما کے سامنے کشف عورات اپنا مثل فواحش بازاری کے کرتے ہو
تمکو کچھہ بھی حیاے عثمانی سے بہرہ نہین ملا حالانکہ حیا اونکی حیاء ابکار سے
بمدارج بڑھی ہوئی تھی اگرچہ راوی بیحیا نے اس تمثیل مستہجن کی نسبت طرف
جناب رسولخدا صلعم کے دی ہے مگر غلط کیا اوسنے اسلئے کہ حیاء رسول اللہ صلعم
حیاء ایمانی ہے نہ حیاء نسوانی کہ پاس اندام نہانی ہے آرے اس حیا کا مقام
مخصوص ذات عثمانی ہے نہ ذات حضرت عمر کہ وہان افلح سا پردہ در ہے
اے سُنّیو اگر مرد ہو تو ہیجولون کا ساتھہ چھوڑ کر دامن شاہ مردان کا لو اور جماعت
معویہ سے نکل کر جماعت مومنین مین داخل ہوجاؤ قال المخاطب
القمقام هداه الله سبل السلام پہلی روایت کہ حضرت
صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کے قتل کا قصد کیا امام اعظم شیعون
کے حضرت شیخ حلی تذکرۃ الفقہا کی چھٹوین فصل مین لکھتے ہین کہ حضرت
ابو بکر صدیق نے اُحُد کے دن اپنے باپ کے قتل کا ارادہ کیا مگر حضرت صلعم نے
منع کردیا اور فرمایا کہ تو جانے دے اور کوئی یہہ کام کرلیگا پس اے بھائیو
خدا کے واسطے ذرا اپنے امام اعظم کی تصدیق کو دیکھو کہ وہ صدّیقیت صدیق اکبر
کو کیسی تصدیق کرتے ہین اور جو کچھہ توریت مین کفار پر شدّت کرنیکا ذکر ہے
اوسکو شانمین حضرت ابو بکر صدیق کی کیسا تسلیم کرتے ہین کیون یار واشدّاء
علی الکفار کا مصداق کیا سواے اوسکے کوئی دوسرا ہوگا جو آپ اپنے باپ کے
قتل پر آمادہ ہوا اور توریت کے اس مضمون کا کہ غیر معبودونکی بندگی پر پھسلانے والے
کو اگرچہ بھائی یا بیٹا یا جورو یا دوست ہو تو قتل کر ڈالنا اور پہلے اپنا ہاتھہ

اوسکے قتل پر اوٹھانا اطلاق کسی اور پر ہوگا تعجب ہے شیعون سے اور اونکے
امام اعظم سے کہ ایسی روایت کو تصدیق بھی کرین اور صدیق اکبر کی
سعادت مندی کو باپ کے قتل پر قبول بھی کرین اور پھر اونکی صدیقیت سے
انکار فرماوین۔ دوسری روایت کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے
رشتہ دارونکے قتل کا مشورہ دیا تفسیر مجمع البیان اور منہج الصادقین اور
خلاصہ تفسیر جرجانی مین امامیہ مذہب کے مفسرین نے لکھا ہے کہ جب بدر کی
لڑائی فتح ہوئی اور بہت سے لوگ مکہ کے قید ہوئے جن مین اکثر مہاجرین کے
عزیز اور قریب تھے اور حضرت نے اونکے معاملہ مین صحابہ سے مشورہ کیا تب
حضرت عمر نے فرمایا کہ جو کوئی جسکا رشتہ دار ہے وہ اوسکے حوالہ کیا جاوے
تاکہ وہ اپنے ہاتھ سے اپنے کافر رشتہ دار کو قتل کرے اور خدا کی محبت کے
سامنے رشتہ اور قرابت کا خیال نکرے اسلئے عقیل علیؑ کو اور نوفل مجھے
اور فلان فلان کے حوالہ کیا جاوے واسطے قتل کے اے شیعیان پاک دراہی
روایت کو اپنی تفسیرونمین دیکھو اور انصاف کرو کہ اشداء علی الکفار
کا مضمون حضرت عمر پر صادق ہے یا نہین اور جو حضرت موسیٰ نے
کفار پر شدت کرنیکے لئے فرمایا وہ اونکے حال سے مطابق ہے یا نہین اور
اسپر بھی نسمجھو تو خدا تم سے سمجھے + یقول المتمسك بولاية
علی ابن ابیطالب علیہ السلام حضرت مخاطب کے
خوش فہمی اور خوش سلیقگی سب سنیونسے بڑھ گئی ہے کہ انکو تمیز روایات
سنیہ اور روایات شیعہ مین نہین ہو سکتی ہے سیکڑون حدیثین صحاح سنیہ

کی ہمارے علماء نے بغرض صحیح اپنی کتب مین مندرج کی ہین ورنہ مقتضائے
انکہ نقل کفر کفر نباشد مصدّق اوسکے نہین ھین آپکو لازم تھا کہ پہلے ان
دونون روایتونکی تصدیق کلام سے ہمارے علماء کے ثابت کرتے تب اُسکو مقام
استدلال مین لاتے مفسرین کا دستور ہے خصوصاً صاحب تفسیر مجمع البیان
کا کہ کل اقوال علماء تفسیر کو اور کل روایتون کو جو متعلق بتفسیر آیہ ہوتی ہین
بلفظ قیل اور بلفظ روی بیان کرتے ہین بدون ردّ و قدح پس کیونکر کوئی
کہہ سکتا ہے کہ فلان مفسر ان کل اقوال مختلفہ کا مصدّق ہے آیا ہو سکتا ھی
کہ کوئی تصدیق اضداد کرے پس جملہ اقوال مختلفہ سے مصدّق ہوگا مگر ایک کا
کہ اوسکو بلفظ قال اصحابنا اور بلفظ روینا تعبیر کرتا ہے یا کسی معصوم کیطرف ائمہ
اثنا عشر سے نسبت دیتا ہے ان روایتونمین ان الفاظ تصدیقیہ سے کوئی
لفظ نہین ہے تو آپ کا فرمانا کہ علمای شیعہ نے اسکی تصدیق کی محض جھوٹھ
اور غلط ہے **قولہ** امام اعظم شیعونکے **اقول** ہمارے مذہب مین کوئی
عالم ملقّب بایں لقب نہین آپ نے سنیونکے ابی حنیفہ کو امام اعظم نزعم اہلسنت
بنایا ہے آپکو اختیار ہے کہ جسکا لقب چھین کر جسکو جی چاہے عنایت فرمائیے
قولہ تذکرة الفقہاء کی چھٹوین فصل مین لکھتے ھین **اقول** کتاب
تذکرة الفقہا چھپ گئی ہے نایاب نہین ہے کہ تدلیس ابلیسی کی اسمین مجال
ہو علامہ علیہ الرحمہ نے اس روایت سُنیّہ کو الزاماً علی اہل السنة لکھا ہے
جس مقام پر کہ رد کیا ہے قول علمای اہلسنّت کو باب قتال بغاة مین کہ پسر
کو قتل پدر بدون ضرورت بلا کراہت جائز جانتے ھین حالانکہ یہہ باطل ہے

یعنی ان روایات کی علی سبیل الشرط ادا کی اور دوسری الزاماً تصدیق کی ۱۲ منہ

بدو دلیل ایک دلیل تحقیقی کہ وہ آیہ وان جاھداك الخ ہی جیسا کہ ہمنی ابتدا قول مین بیان کیا دوسرے دلیل الزامی کہ وہ روایت اہلسنت ہے کہ ابوبکر کو جناب رسول خدا قتل پدر سی منع کیا پس اگر یہہ روایت اہلسنت نہوتی تو دلیل الزامی کیونکر تمام ہوتی پس غرض علامہ یہہ ہی کہ مذہب اہل سنت اس بارہ مین دلیل تحقیقی والزامی دونو باطل ہی علاوہ اسکی کیونکر علامہ اس روایت کاذبہ کی تصدیق کرتے کہ جسکی غلط صریح اور تصحیف قبیح ہونیکی خود بعض محققین اہلسنت تصریح کرتی ہین چنانچہ علامہ نووی شارح صحیح مسلم کتاب تہذیب الاسماء واللغات مین مشیرا الی ہذہ الروایہ فرماتی ہین وھو غلط صریح وتصحیف قبیح پس غرض علامہ ذکر روایت سے الزام مخالفین ہی نہ اعتقاد بہ ثبوت وتصحیح وتصدیق روایت اب اہل انصاف ملاحظہ فرماوین کہ اگر ایک روایت اہل سنت کو کوئی الزاما ذکر کرے تو اوسکو مصدق روایت نہین کہہ سکتے ہین مگر حضرت مخاطب کی عادت مین ہی کہ جو کچہہ رطب ویابس کسی کتاب مین پاتے ہین یا اوسکی مصنف کو اوسکا مصدق ٹہرالیتی ہین **قولہ** امام اعظم کی تصدیق کو دیکہو **اقول** الزاما علی الخصم ذکر کرنیکو تصدیق نہین کہتی جب تلک کوئی دلیل اوپر تصدیق کی قایم نہ کیجاوی اور اگر فقط کتاب مین درج کرنا باعث نہج کا ان موجب تصدیق ہوجاوی تو آپنی بہی اسکو اپنی کتاب مین درج فرمایا ہے پس آپ بہی مصدق اسکی ہوئی بلکہ آپکو مصدق کہنا سزاوار تر ہی کہ اس روایت کو ثمرۃ الغراب سمجہکر آپ بغلین بجاتی ہین اور جامہ مین پہولی نہین سماتی ہین بدین تخیل فاسد کہ ابوبکر کا اشداء علی الکفار ہونا خواہی نخواہی اس سے ثابت ہوگیا

بالمرا

لہذا ہم امیدوار ہین کہ ہمکو بہی اجازت کچہہ بحث و تحص کرنیکی اس روایت مین دیجیے مگر خبردار کہین ایسا نہو کہ جب تمرۃ الغراب آپکی دہن شریف مین مزہ شحم حنظل دی تو آپ مونہہ سی نکال پہینکیے اور فرمایئے کہ مین مُصدّق نہین ہون بلکہ مین ناقل ہون پس دو قول ہم اسمین لیتی ہین اور ضمیر قولہ منظر آپکی تصدیق کی آپ ہی کیطرف پہیرتی ہین اور اگر آپ راضی نہو جینگا تو مرجع ضمیر کا راوی کو کر دیجیگا پہر کیف حضور والا کو اختیار ہی **قولہ** اپنی باپ کی قتل کرنیکا ارادہ کیا **اقول** ارادہ امر قلبی ہی کہ بجز خدا کے اوسکو کوئی نہین جان سکتا ہی آری اظہار اوسکا بزبان بصدق دل و بمکر و خدع ہو سکتا ہی اور منافقین ہمیشہ فکر یخادعون اللّٰہ و رسولہ مین رہتی تہی پس ہو سکتا ہی کہ اظہار اوسکا بمکر و فریب فقط خوشامد رسول خدا کیواسطی ہو اسلیئے کہ اخلاق حسنہ اونحضرت سی معلوم تہا کہ ایسی شقاوت اور قساوت قلبی پر راضی ہونگے پس حضرت کے دلکو باظہار کمال اخلاص بمکر و فریب خوش کر دیا التعجبک اجسامہم ان یقولوا تسمع لقولہم اور ہو سکتا ہی کہ بصدق دل ہو مگر جملہ افعال منافقین جونکہ لرضاءاللّٰہ نہ تہی بلکہ بطمع دنیا تہی اور بریا کاری تہی اسلیئے کمال دنائت اور خست ابو بکر پر دلالت کریگا یعنی ہماری حضرت کو ایسی طمع دنیا غالب تہی کہ اوسکی واسطی بخوشامد رسول خدا ارادہ اپنی باپکے مار ڈالنی کا کیا اور دنیا مین بہت اشقیا ایسی گزری ہین کہ بطمع دنیا اونہون نی اپنی باپکو قتل کر ڈالا ہی **قولہ** مگر حضرت نے منع کر دیا **اقول** اولا اسی منع کرنیسی صاف ثابت ہوا کہ ابو بکر نی ایک فعل قبیح کا ارادہ کیا تہا اور اگر فعل حسن اور قابل مدح خدا ہوتا تو ہرگز وہ حضرت منع کرتی پس جب مقصود خدا اشداء علی الکفار سی باپ کا مارنا ہو بدلیل منع رسول اللّٰہ اسلئی کہ مقصود خدا سی حضرت کا مانع ہونا محال ہی تو کیونکر

ابوبکر کو آپ ارادہ ایک فعل ہیچ سی کہ وہ ہرگز مقصود خدا اَشِدَّاءُ عَلَی
الکُفَّار سی نتھا تحت اَشِدَّاءُ عَلَی الکُفَّار داخل کر سکتی ہین ثانیاً
یہہ ارادہ کرنا ابوبکر کا صاف دلیل ہے اوپر میلان ابوبکر کے طرف یہودیت
کی اسلئے کہ بقول آپکی توریت مین حکم باپ کے خود ہی قتل کر ڈالنی کا
اور خدا نی قرآن مین بقول خود صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوفًا اوس حکم
منسوخ فرمایا تھا کما مَرَّ مگر حضرت ابوبکر نی منع خدا کو کچھہ نہ سُنا اور اوس شریعت
منسوخہ کی حکم پر مستعد ہوئی پس بتصدیق قرآن نکی یہی حال تھا کُلُّ مَا نُقِیلَ
کا + حضرت عمر کا میلان الی الیہودیت تو ہم سابق مین احادیث مشکوۃ
شریف اور نہایہ ابن اثیر اور ازالۃ الخفا سی ثابت کر چکی تھی کہ جناب رسول
نی فرمایا اَتَتَهَوَّكُونَ اَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُودُ اور یہی فرمایا وَالَّذِیْ
نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ اور یہی فرمایا لَوْ كَانَ
مُوسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ اور یہی فرمایا اَمُتَهَوِّكُونَ فِيْهَا يَا ابْنَ الْخَطَّاب
اب حضرت مخاطب کی لطف و عنایت سی حضرت ابوبکر کی بھی یہودیت بخوبی
ثابت ہوگئی اگرچہ احادیث مشکوۃ اور نہایہ کی صیغ جمع لااقل کہ ہم ثلاثہ
محمول کرتی اسلئے کہ کلام عرب مین اطلاق جمع تثنیہ سی کم پر ہوتا بر خلاف
حقیقت ہی مگر آپ کی روایت مقبولہ سی جبکہ آپ اوچھلتی کودتی ہین تصریح
اسم شریف کی بھی معلوم ہوگئی وَلَقَدْ صَدَقَ مَنْ قَالَ ذَهَبَ الْحِمَارُ لِيَسْتَفِيْدَ
لِنَفْسِهٖ قَرْنًا فَاتَ وَمَا لَهٗ اُذُنَانِ ٭ کیون حضرت ماہ عظیم شیعان نی آپکو
ثمرۃ الغراب کھلایا یا شحم حنظل اور زہر ہلاہل پلایا آپ اگرچہ بہی شرم و حیا

تو کبھی اس روایت کا نام نہ لیجیے گا **قولہ** بس ای بھائیو خدا کیواسطے

اقول ای سُنّی بھائیو خدا کیواسطے ذرا دیکھو تو حضرت مخاطب او س روایت

کی تصدیق کرتی ہین کہ جس سے صدیقیّت ایکطرف یہودیت صدیق اکبر

کی ظاہر ہوتی ہی **قولہ** جو کچھ توریت مین ہے الی قولہ کیسا تسلیم کرتی ہین

اقول کیونکر نہ تسلیم کرین کہ یہودیت صدیق کی اونکی نزدیک مسلّم ہے

اور حقیقت یہہ ہی کہ دعوئ تصدیق بے دلیل تصدیق کے تصدیق نہین ہوسکتا ہے

کما مر **قولہ** اگر سوای او سکے کوئی دوسرا ہوگا **اقول** ماشاءاللہ

یہہ بات تو کسی سُنّی کو نہ سوجھی ہوگی کہ مصداق اَشدّاءُ علی الکفار سوای

ابوبکر کے کوئی دوسرا نہین ہوسکتا ہی سچ ہے کسی دوسرے نے بھی اگر

باپ کے مارنے کا ارادہ کیا ہوتا تو وہ بھی مصداق ہوجاتا لیکن ایسا اتفاق نہین ہوا

یہہ نیک کام مخصوص حضرت خلیفۂ اول ہی تہا اور صیغہ جمع جو اشدّاء

کا ہی وہ فقط حضرت ہی پر صادق ہی اور صیغہ جمع کفار کا فقط آپکے

والد ماجد ہی پر صادق ہی اور توجیہ اسکی یہہ ہوسکتی ہے کہ ایک اشدّاء

بسبب کثرت شدّت کی بجای چند اشدّاء کی اور ایک کافر بسبب کثرت

کفر کے بجای چند کفار کی ہوسکتا ہے اور یہہ بعینہ مثل اسکی ہی کہ حضاجر

بصیغہ جمع ایک جانور عظیم البطن کو کہتی ہین پس ایک عظیم البطن کو بسبب عظمت

البطن کے بجای چند جانوران عظیم البطن کے شمار کرکے اوسکو حضاجر کہتی ہین

لیکن حضرت یہہ توجیہ وجیہ تو شاید خیال مبارک مین نگذری ہوگی اور

بنا بر اس افادۂ جدیدہ کی کہ اشدّاء علی الکفار سوای حضرت ابوبکر کے

کوئی دوسرا نہوگا حضرت عمر کو اوسکا مصداق ٹھہرانا محض بیجا ہوگا -
مبنی ہوگا اوپر اسکی کہ دروغ گورا حافظہ نباشد یہہ کلام ہمارا مبتنی اوپر
ظاہر نظر کی تہا جب ہمنی آپکے مقصود اصلی مین غور کیا اور اپنی نظر جدید
آپکی افکار رنگین بزور رگھسایا تو معلوم ہوا کہ غرض آپکی دوسرے مینے نقط
جناب امیر علیہ السلام ہین یعنی اونہون نے چونکہ اپنی باپ کے مار ڈالنی کا
ارادہ نہین کیا تو وہ مصداق اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ نہین ہو سکتی اصل آپکی
خواہش دلی یہہ تہی مگر شرم و حجاب اظہار مطلب دلی سی مانع ہوا یا صولت
شیعان علیؑ ابن ابیطالب سی ڈری کہ اظہار مطلب دلی سو جب فضیحتی ہوگا بیگانہ
سے کنبکر تشتہی لذید النکاح ∴ وَتَفَرَّعُ مِنْ صَوْلَةِ النَّاکِح ∴ ہر چند معتم
بسخنی پیش آنیکا ہی مگر ہم بنرمی آپکی خلش باطنی کو دفع کئی دیتی ہین کہ والد
بزرگوار حیدر کرار مثل پدر ابوبکر از جملہ کفار نتھے بلکہ مذہب اہلبیت علیہم پر تھے
گروہ اوسکا حضرت اسمعیل سی تہے کما مر پس جناب امیر علیہ السلام کیونکر
قصد اونکی مارنی کا کرتے اور اگر بطور فرض شریک الباری کی اونکا کفر
مفروض ہو تو قصہ کشتن پدر خلاف نص صریح صاحبہما فی الدنیا معروفا
کی ہی کما مر پس جناب امیر علیہ السلام مثل ابوبکر جاہل بکلام اللہ نتھے کہ
قصد باپ کے مار ڈالنی کا کرتے پھر کیف نہایت بمقام حیرت ہے اونکی سمجھ
پر حضرات اہلسنت کی کہ اگر ہم روایت تذکرہ کو من جمیع الوجوہ مسلّم ٹھہرا دین
اور کسی طرح چون و چرا اوسپر نہ لاوین تو غایۃ ما فی الباب اوس سی یہ ثابت
ہوگا مگر اسی قدر کہ ایک منافق نی بخوشامد رسول اللہ صلعم کہ وہ بہی بطمع دنیا

سی ایک کافر کے مارنی کا فقط ارادہ کیا لیکن توفیق مِنَ اللہ والرَّسُول اوسکی
واقع کرنی پر نہوئی بس فقط اس ارادۂ غیر واقعہ سے ارادہ کرنیوالا ایسا مصداق
اَشِدَّآءُ عَلَی الکُفَّار ہوگیا کہ اب دوسرا کوئی نہوگا اور جس ہزارون موقعون نے
ہزارون کفار نابکار کو بضرب ذوالفقار صاعقہ کردار دار البوار کو بہیجا اوسکا
نام اور ذکر تک تمہارے مونہوںسی نہین نکلتا افسوس ہی اس بیحیائی اور بے غیرتی
پر تمکو چلو بھر پانی مین ڈوب مرنا چاہئی کیون یارو احد مین لَا فَتٰی
اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفَقَار ابوبکر ہی کیواسطی حضرت جبرئیلؑ
پکارتے تھی خیبر مین کرار غیر فرار ابوبکر ہی کیواسطے پیغمبر خداؐ نی فرمایا تھا
خندق مین قَدْ بَرَزَ الْاِیْمَانُ کُلُّہٗ اِلَی الْکُفْرِ کُلِّہٖ ابوبکر ہی کے حق مین
ارشاد ہوا تھا بی شک تعصب اور عناد نی تمہاری آنکہونکو اندہا کردیا
وَاِنَّہَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ قولہ
تفسیر مجمع البیان اقول حضرت سلامت اس روایت مین تو ہم آپ کو
صاف صاف جہوٹہا کہینگی اسلئے کہ تفسیر موجود ہی اوسمین لفظ رُوِیَ ہے
رونا ہرگز نہین ہی اور کل کتاب مین مصنف کا دستور یہی ہی کہ اقوال
اور روایات مخالفین کو بلفظ قِیلَ اور رُوِیَ بیان کرتی ہین کما مَرَّ اور
یہہ مضمون روایات صحیح مسلم اور بیضاوی مین موجود ہی اور عنقریب تفصیل
اوسکی ذکر آیۂ لَوْلَا کِتَابٌ مِّنَ اللہِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ
عَظِیْمٌ مین آویگی اور علاوہ اسکی یہہ وہ روایت ہی جسکے آخر مین ہے
کہ جناب رسول خداؐ نی فرمایا کہ لَوْ نَزَلَ عَذَابٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا نَجَا مِنْکُمْ غَیْرُ عُمَرَ

اور ایسی ہی مزخرف روایتون سی اہلسنت اجتہاد رسولخدا ثابت کرتی
ہین اور کتب اصول شیعہ ان روایتونکی تکذیب سی بہری ہوئی ہین اور کافی ہے
واسطی تکذیب کے قول خدا ما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی
و قولہ تعالی ان اتبع الا ما یوحی الی اور اسی روایت کی ابتدا مین ہے
ان النبی کرہ اخذ الفداء حتی رأی سعد بن معاذ کراہیۃ ذلک
فی وجہہ اور اسی روایت مین ہی کہ بانی مبانی فدیہ لینی کے حضرت
ابی بکر ہوئی بنا بر اسکے روی عتاب و خطاب خداوند علام آیہ تریدون
عرض الدنیا اور لولا کتاب من اللہ لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم
کی خاص طرف ابوبکر اور اونکی اتباع دیگر از مہاجرین و انصار کے ہوگا نہ معاذ اللہ
طرف رسولخدا کے لیکن اس راوی کذاب نی وعید عذاب مین سبکو سمیت رسول
اور بجز عمر کے کسیکو قابل نجات نجانا پس عمر کو جناب رسولخدا پر بہی ترجیح دی
اور یہہ امر تو کچہہ سنیونکی نزدیک دشوار نہین ہی اسلیے کہ عمر تو اکثر جناب
رسولخدا کو سکہلایا پڑہایا کرتے تہے بلکہ وحی خدا بہی انہین کے رای پر نازل
ہوتی تہی جیسا کہ اہلسنت نے فضائل عمری مین لکہا ہے مگر مشکل یہہ ہے کہ بنا
اس روایت کے ترجیح عمر ابوبکر پر بہی لازم آتی ہے حالانکہ خود عمر متمنی رہتی
کہ کاش مین ایک بال ابوبکر کا ہوتا حضرات اہلسنت جانتی ہونگے کہ کسان کے
بال ہونیکی تمنا تہی **قولہ** ای شیعان پاک **اقول** شیعان پاک نژاد
نے روایت راویان ناپاک نہاد کو دیکہا اور بعین خود خدا انصاف کیا
کہ اگر ہم اس روایت کی کذب سے قطع نظر کر کے دیکہین تو غایۃ ما فی الباب

یہہ ہی کہ عمر نے حکم کیا کہ ہر شخص اپنی رسن بستہ عزیزونکو جو کسی کو مار نہین سکتے
اپنے ہاتھہ سے مارے اس قساوت اور سنگین دلی کو خدا اور رسول صلعم نے
پسند نکیا اور اسکا حکم ندیا اور کیونکر اسکا حکم دیتے حالانکہ باتفاق جمیع
مؤرخین شیعہ اور سنی انھین اساری مین عباسؓ عم رسول اللہ صلعم بھی تھے
کہ بسبب اسکی کہ مشکین اونکی بہت زور سے کسی ہوئی تہین وہ کراہتے تھے
اور جناب رسولخدا صلعم کے کان تک اونکی کراہنے کی آواز پہنچتی تہی تو حضرت
بستر خواب پر بیچین تہے اور نیند نہین آتی تہی بعض صحابہ نے پوچھا کہ حضرت
آپکو کیون بے چینی ہی اونحضرت صلعم نے فرمایا کہ عباس کے کراہنے نے مجھے
بیچین کیا ہی پس لوگون نے عباس کے مشکین کھولدین تب حضرت سوئے
پس جو کہ ایسے مرتبہ رحم وکرم مین ہو وہ کیونکر گوارا کرے کہ کوئی اپنے عزیز کو
بلا ضرورت داعیہ ذبح کرے پس اگر حکم عمر خدا کے نزدیک قابل مدح ہو تو
بیشک عمر افضل رسولخدا سے ہوجاوے اور جناب رسولخدا صلعم اشداء علی
الکفار نہون اور عمر ہون گو اہلسنت اسکو مان لین مگر کوئی مسلمان باایمان نمانیگا
بالجملہ جب حکم عمر مقبول درگاہ خدا ورسول نہوا تو صاف اس سے ظاہر ہوگیا
کہ غرض خدا اشداء علی الکفار سے یہہ نتہی جو عمر کو سوجھی ورنہ قول عمر ضرور
مقبول خدا ورسول صلعم ہوتا اور درصورت نہ قبول ہونیکی نقص غرض لازم آتا
اور نقص غرض اپنی کا کار حکیم نہین ہی پس جب کار عمر مقصود اشداء
علی الکفار سے نہوا تو عمر کو تحت اشداء علی الکفار داخل کرنا بیجا ہوگیا
قولہ حضرت موسیٰ نے کفار پر شدت کرنیکی لئے فرمایا اقول اولاً

توریت محرّف کا اعتبار نہین ثانیاً اگر یہہ حکم واقعی توریت تہا تو جب
یہودیت کو اسلام نی منسوخ کردیا تو یہہ بہی منسوخ ہوگیا اور حکم منسوخ کی
تعمیل کرنا دلیل ہی اوپر مسلمان خلیفہ ثانی کے طرف یہودیت کے پس علاوہ
اون احادیث کے جو مشکوٰۃ اور نہایہ سی نقل ہوئی یہہ حدیث بہی بزعم
مخاطب سی یہودیت خلیفہ صاحب کی دلیل ہوگی ولنعم ما قیل ؎ بیچارہ
خری بتلاش دم کرد ٭ نا یافتہ دم دو گوش گم کرد ٭ قال المخاطب
المقام هداه الله سبل السلام دوسرے شہادت انجیل کی
متی کی انجیل کے باب ۱۳ کی درس ۳۱ و ۳۲ مین لکہا ہی کہ آسمان کے
بادشاہت رائی کی دانہ کی مانند ہی جسی ایک شخص نے لیکی اپنی کہیت مین بویا
اور وہ سب بیجون سی چہوٹا ہی پر جب اوگتا ہی تب سب ترکاریونسی بڑا ہوتا ہے
اور ایسا درخت ہوتا ہی کہ ہوا کی پرندی اوسکی ڈالیون پر بسیرا کرتے ہین
اس پیشین گوئی کو اس آیت سی ملانا چاہئی جو ابہی مذکور ہوئی کہ مثلهم
فی الانجیل کزرع اخرج شطأه فاستغلظ فاستوی علی سوقه یعجب
الزراع یعنی خداوند تعالیٰ فرماتا ہی کہ پیغمبر کے یارونکی مثال انجیل مین اسطرح
لکہی ہے جسطرح ایک چہوٹا سا دانہ کہ اوسمین اوّل پتے نکلتے ہین پہر وہ
بڑہتا جاتا ہی یہانتک کہ بڑا درخت ہو جاتا ہی اور دیکہنی والی کو تعجب آتا ہی
پس اس آیت کے مضمونکی اوس عبارت سی انجیل کے جو ہمنی اوپر بیان کی کیسی
تصدیق ہوتی ہی اور اس سہی شہادت قرآن و شہادت انجیل صحابہ کی
فضیلت بخوبی ثابت ہوتی ہی اور درحقیقت یہہ مثال بالکل صحابہ کے حال کے

مطابق

مطابق ہی اسلئے کہ وہ اول تھوڑی سے تھے آہستہ آہستہ بڑہ گئی اور ایک بڑا
لشکر اونکا ہوگیا جسکی جماعت اور کثرت کو دیکھہ کر کفار تعجب کرتے تھے
اور اونکی قوت کو دیکھہ دیکھہ کر جلی مرتی تھی پس جو کوئی اونکی بزرگی کا قائل اور
اونکی فضیلت کا معتقد نہو وہ درحقیقت قرآن اور انجیل اور تمام کتب
سماوی کا منکر ہی اَی صاحبو اگر صحابۂ رسول صلعم کی ایمان اور اسلام کے تم
قائل نہین ہو تو مہربانی کرکے ذرا ارشاد فرماؤ کہ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ سے کیا مراد ہے
یعنی وہ کون لوگ حضرت صلعم کی ساتھہ تھی جنکی صفت اللہ جلشانہ اس آیت مین
فرماتا ہی اور اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ کا مصداق بتلاؤ کہ وہ کون حضرات تھے
جو کفار پر سختیان کرتی تھے اگر صحابۂ کبار سوای چار چھہ کی سب کے سب منافق
اور کافر تھے وَنَعُوْذُ بِاللہِ مِنْ ذٰلِکَ تو وہ کون لوگ تھے جنکی سبب سے اسلام
ایک دانہ سی بڑا درخت ہوگیا اور وہ کتنی شخص تھے کہ جنکو کفار دیکھکر غیظ
مین آتی تھے کیا کسی کی قیاس مین آسکتا ہی کہ چار چھہ شخصونکو دیکھہ کر کافر
جلتی ہون اور معدودی چند کی ایمان لانی پر تعجب کرتے ہون اور اگر ہزارون
آدمی مسلمان نہین ہوگئی تھی اور وہی سب کے سب ایمان مین کامل نہ تھے تو اللہ جلشانہ
فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ کیون فرماتا اور اگر ہزارون شخص اسلام
نہین لائی تھی تو کن کو دیکھکر کفار کو غصہ آتا تھا پس جبتک کوئی صحابہ کی فضیلت
اور اونکی کثرت کو تصدیق نکری وہ ان آیتونکو بھی تصدیق کر نہین کرسکتا
ای یارو خدا کی قسم سچ جانا اور یقین کرکے ماننا کہ ہمکو نہایت تعجب آتا ہی کہ
جو لوگ ایسی آیتونکو تصدیق کرتی ہین اور جو مثال انجیل مین مذکور ہی اوسکو

پیغمبر خداؐ کی نبوت کی نسبت پیشین گوئی پر محمول کرتے ہین اور پھر صحابہ کبار
کی فضیلت اور کثرت سے انکار کرتے ہین اور ایسی آیتین اور پیشین گوئی
کو صرف چار چھہ شخصون پر ختم کرتے ہین اور صحابہ سے عداوت رکھکر
لیغیظ بھم الکفار کی تہدید سے ذرا بھی نہین ڈرتے ہین یقول

نتمسّک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

ہماری خیال مین نہین آتا کہ آپکو ورق گردانی کتب منسوخہ محرفہ سے کیا
فائدہ کیا تصدیق قرآنی آپکو کافی نہین آخر یہی خطاب آپکا طرف اہل
اسلام کی ہے اور وہ لوگ اس توریت اور انجیل موجودہ کو حجت نہین سمجھتے
یہہ جتنی انجیلین سنواتی ہین خواہ متی کی خواہ لوقا کی خواہ اور کسیکی سبکو
اصلی انجیل نہین جانتی بلکہ بعقیدہ شیعہ اصلی توریت اور انجیل اور ہزارون کتب
اور صحف آسمانی حضرت عمر نی جلا دئی اور مہینون حمامات اوس سے گرم رہے
اور ہر چند جناب امیر علیہ السلام نی منع فرمایا کہ یہہ کتب آسمانی کلام ربانی ہین
اور گو احکام انکی منسوخ ہین مگر واجب التعظیم ہین اور انہین کتابونسے ہم حقیت
اسلام پر دلیل لاتی ہین انکا جلانا جائز نہین ہی مگر قائل کیا نی حسبنا کتاب
اللہ نی ایک بھی نہ سنا اور سبکو جلوا دیا فجزاہ اللہ بما یستحقہ اور جب
قرآن ہی سی آپکا مطلب نہ نکلا تو ان کتب محرفہ سی کیا نکلے گا ولاکن الغریق
یتشبث بکل حشیش **قولہ** متی کی انجیل کے باب ۱۲ **اقول** آپنے
دعویٰ یہہ کیا تہا کہ جناب رسولخداؐ اور اونکے یارون کے فضائل اور صفات توریت
اور انجیل سے ہم بیان کرتے ہین یہ عبارت انجیل کی آپہی نقل کے آپمین تو نہ جناب

رسولخدا صلعم کا کہین نام و نشان ہی نہ اونکی یارون کا کچھہ ذکر نہ کوئی فضیلت
اور صفت ہی بلکہ آسمانی بادشاہت کی مثال ساتھہ دانہ رائی کی ہے اور
آسمانی بادشاہت اگر مخصوص بادشاہت الحق کیجاوی تو بادشاہت حضرت
سلیمان ع اور داؤد ع اور حضرت موسیٰ کی بعد غارت ہوئی فرعون کے
یہہ سب بادشاہتین آسمانی ہین تخصیص جناب رسولخدا صلعم اور اونکے یارونکی
کہان سی نکلی اور اس عبارت سی پیشین گوئی اور پسین گوئی سہی نہین نکلی کیونکہ
اس مہمل اور پوچ گوئی سی نام اسلام کو دانایان فرنگ سی ہنسواتی ہو حضرت سلامت
وہ عبارتین کتب سماوی کی جسمین جناب رسول خدا صلعم کا نام و نشان اور اونکے
یاران باوفا کی صفات اور منافقین پر دغا کی مذمت موجود تہی وہ یہ عبارتین
نہین ہین جو آپ لکھتی ہین وہ کتابین اب کہان ہین جو وہ عبارتین ملین
وہ کتابین تو دست تعدی حضرت عمر سی جلادی گئین اب اونکا نام و نشان
بہی نہین ہے **قولہ** خداوند تعالیٰ فرماتا ہی کہ پیغمبر صلعم کے یارونکی مثال انجیل مین
اقول سہ نہ شرم از خدا و نہ شرم از رسول ص جو جی مین آتا ہی دیوانون کیطرح
آپ بکنی لگتی ہین یہ کہانسی ثابت ہوا کہ مثال کزرع انجیل مین ہی حسب تفسیر
مجاہد کہ وقف مثلہم فی التوراۃ پر نہین کرتا ہی بلکہ فی الانجیل پر وقف کرتا ہے
اور کزرع کو کلام مستانف کہتا ہی جیسا کہ بیضاوی نی اول احتمال استیناف
ہی لکھا ہی لیکن مگر ہرگز کلام اللہ سی یہہ نہین ثابت ہوتا کہ تمثیل کزرع فی
الانجیل ہے آپ ناحق تحریف آیت قرآنی واسطے مطابق کرنیکی ساتھہ
ایک کلام محرف کی کرتی ہین اور کچھہ خدا سی نہین ڈرتے عبارت انجیلی سی ملانیکیواسطے

کہ اوسمین رائی کا ذکر ہی کہ زرع کا ترجمہ چھوٹا سا دانہ کرتی ہین سوا اسکی
کسی مفسر کسی لغوی نے کہ زرع کی معنی چھوٹا سا دانہ نہین لکھا ہی بلکہ تصریح
کی ہی کہ زرع بعد الانبات ہی یعنی المجمع الزرع ما استنبت بالبذر یقال
حصدت الزرع ای النبات ولا یسمی زرعا الا وہو غض طری انتہی اور انجیل
مین کوئی لفظ ایسا نہین ہے جسکو ترجمہ عبارت انجیلی یا بالعکس کہ سکین بلکہ
یعجب الزراع کا اوسمین مضمون ہی نہین ہی اسیطرح سبب ترکاریون سے
بڑی ہونیکا پرندونکی بسیرا کرنیکا ذکر اوسمین نہین ہی آسمانی سلطنت کا
ذکر بھی اسمین نہین ہی زبردستی گھوڑی بھینسی کو ملا کر ایک کر دینی سی بجز
افترا علی اللہ کی کیا فائدہ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا

قولہ بہ شہادت قرآن و بہ شہادت انجیل صحابہ کی فضیلت اقول
تمثیل کہ زرع مین اسلام کی ضعف اور قوت کا ذکر ہی دین سلمانی کا دنیا مین
پھیلنی کا ذکر ہی صحابہ کی فضیلت اور رذیلت اسمین نہین ہی غرض تمثیل کی
اسیقدر ہی کہ دین اسلام کو بعد ضعف کے ایسی قوت ہوئی کہ ہزارون آدمی طوعا
وکرہا ورغبا ورہبا داخل اسلام ہوئے خواہ مومن کامل ہوئی خواہ ناقص خواہ ایمان
ظاہری لائی خواہ قلبی یہہ سب تحت ظاہر اسلام داخل ہین اور اسیطرح عبارت انجیلی
مین بھی کہین صحابہ اور یارونکا ایک ذرہ ذکر نہین ہی فضلا عن فضیلتہم و
رذیلتہم عبارت انجیلی مین موادئی تمثیل فقط اسیقدر ہی کہ بلا استنباط ظاہری ضعف
سی سلطنت کو قوت ہوتی ہی اور سلطنت خواہ آسمانی ہو خواہ زمینی اسکی
قوت کی یہی معنی ہین کہ حکم سلطان طوعا وکرہا ملک سلطنت مین جاری ہو خواہ

اہل ملک برضا و رغبت یا بالطمع و رہبت دین سلطان کو قبول کرین خواہ
نہ قبول کرین بلکہ بخراج یا بجزیہ اپنی دین پر رہین بہرکیف قوت سلطنت
اسلامی کے لئی ہر مسلمان کا مومن کامل ہونا ضرور نہین ہی بلکہ بہت ناقصین تھے
اور بہت منافقین تھی اور بہت مؤلفۃ القلوب تھی اور بہت جزیہ گزار تھے
اور آفت ارتداد بعد اسکے ہے ہم حیران ہین کہ اس عبارت اجمالیہ سے جو
آپنی ذکر کی اور صحابہ کی کامل الایمان ہونی سے کیا علاقہ ہی آپکی آنکھون پر
محبت ثلاثہ نی ایسا پردہ ڈالا ہی کہ اگر کسی عبارتمین لنبے اونٹ موٹی گدہے
دم دار بکری کا ذکر ہوگا تو آپ کہینگے مدح صحابہ بلکہ مدح ثلاثہ ہی سے بسکہ در جان فگار
و چشم بیدارم توئی * ہرکہ پیدا می شود از دور پندارم توئی * **قولہ** کفار
تعجب کرتی تہے **اقول** کلام اللہ مین تو یعجب الزراع ہی تفسیر زراع بکفار
کہینی نہین کی بلکہ امر بالعکس ہے اسلئی کہ جہان کلام اللہ مین عجب بالکفار
نباتہ خدا نی فرمایا ہی وہان بعض مفسرین نی لکھا ہی کہ مراد کفار سی زراع ہین
اسلئی کہ معنی کفر کے لغت مین تغطیہ کی ہین یقال کفرت الشئ ای غطیتہ
و سترتہ والزارع یغطی البذر فی الارض و یسترہ **قولہ** پس جب کوئی
اونکی بزرگی ٹالی قولی کتب سماوی کا منکر ہی **اقول** جو لوگ صحابہ مین سے
قابل بزرگی اور صاحب فضیلت ہین الحمد للہ کہ شیعہ اونکی بزرگی اور فضیلت
کے قائل ہین مگر آپنے اسمقام پر ایک ہی فقرہ بیان فرمایا اور دوسرا فقرہ
ٹالی اوسکا نہ لکہا کیون چہوڑ گئی یعنی جن لوگون کی خدا نی صحف ابراہیم و موسی
مین مذمت کی اور کلام مین جا بجا اونپر لعنت کی ور لعنۃ اللہ علی الظالمین

اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور کہا ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ
لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا مہینا۔ فرمایا اور پیغمبر
نے جن موذیوں کے واسطے الا فاطمۃ بضعۃ منی من اذاھا فقد
اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ کما فی الصحیح البخاری کہا اور پیغمبر
جو اشقیا بتخلف از جیش اسامہ مورد لعن خدا ورسول ہوئی جو کوئی انکو قابل
لعنت نہ سمجھے وہ بھی تمام کتب سماوی کا منکر ہے آپ ناخوش نہو جیئے ہم انکا
نام لیکر نہیں کہتے ہیں **قولہ** والذین معہ سے کیا مراد ہی **اقول** اس مقام
پر تو آپ عبارت انجیلی سے فضائل صحابہ کی ثابت کرتی تہی پھر والذین معہ
کیطرف کیوں پلٹے جو عبارت انجیلی آپنی نقل کی اوسمیں تو والذین معہ کا کہیں
نشان نہیں ہی اور اس آیہ کا تو سابق میں آپ ذکر کر چکے اور ہم جواب بہی دے چکے
پھر پلٹنی کے کیا معنی خیر معلوم ہوا کہ آپکو مثل ناقہ تند وتیز رفتار کے قرار
نہیں بار بار گر پڑینگے اور پلٹ پلٹ جائینگی اور پھر کار کردہ کی خواہشمند ہونگے
بہت خوب ہم پھر آپکا پیٹ بھرتے ہیں اور بھوکھ مٹا دینی کو حاضر ہیں جنسے
کہ مراد والذین معہ سے اہلبیت اطہار اور اتباع حیدر کرار غیر فرار بلکہ خود صاحب
ذو الفقار ہیں نہ منافقین اشرار کہ بخدع وفریب متقی وابرار بنکے ظاہر میں معہ
اور باطن میں مع الکفار تہی اور نہ مرتدین بدکردار کہ عہدی میں معہ اور انجام کار مرتدین
کفار تہی گو صغار بمقدار تہی اونکو صحابہ کبار بنایا ہو **قولہ** اشداء علی
الکفار کا مصداق بتلاؤ **اقول** کہہ چکے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ مصداق
اشداء کو مارتی خان تہی نہ بھاگتی خان جو بھاگتی اپنی جان بچا کے

بہاگتی پہرتی تہے خلاف عقل ہی کہ وہ اَشِدّاءُ عَلَی الکُفّار ہون **قولہ** سر چہہ چار کی **اقول** سابق مین بیان ہوا کہ یہہ چہہ چار اکمل اولیاء اللہ سی تہی کہ نہ انکا ذہن کبہی یک لحظہ مسبوق بشبہہ ہوا نہ کبہی کسیطرحکا ادنی وَلَو مِن حیث العمل انمین پایا گیا اور یہہ لوگ بقایای اون اصحاب کبار سی تہی جنہون نی اپنی جان قدمو نپر رسول مختار صلعم کی نثار کی اور آنحضرت نے مکرر شہادت انکی حسن خاتمہ پر دی برخلاف اون لوگونکی جنکے حقمین فرمایا لَا اَدرِی مَا تُحدِثُونَ بَعدِی شیخ عبد الحق دہلوی جذب القلوب مین فرماتی ہین بعد ازان جای دیگر بر شہدای دیگر بایستاد و فرمود اینہا اصحاب منند کہ روز قیامت بر ایشان گواہی دہم ابوبکر صدیق گفت یا رسول اللہ صلعم ما نہ اصحاب توایم فرمود بلی شما اصحاب منید ولیکن ندانم کہ شما بعد از من چہ کنید انتہی **قولہ** سب منافق اور سب کافر تہی نعوذ باللہ من ذلک **اقول** نعوذ باللہ من ذلک یہہ پکا گمان باطل ہی کہ شیعونکا یہہ گمان ہی جیساکہ یہہ بہی آپکا گمان باطل ہے کہ سب مومن دیندار تہی و قد مرّ مرارًا **قولہ** تو وہ کون لوگ تہی کہ جنکی سبب اسلام ایک دانہ سی بڑا درخت ہوگیا **اقول** وہی مارتی خان تہی بہاگنی جانان **قولہ** وہ کتنی شخص تہے جنکو دیکہکر کفار غیظ مین آتی تہی **اقول** وہ اتنی ہی شخص تہی جو ثابت قدم رہجاتی تہی نوک دم بہاگ نہ جاتی تہی ہاں بہی گہبگوڑونسی کفار کیا غیظ مین آئینگے بلکہ اونکی پیچہے تیر پان بجاتی گئے جیساکہ حارث و مرحب نی آپکی شیخین کی پیچہی بجایا اور دور دوڑایا غیظ کفار نہ تہا مگر امثال قالع در اور فاتح خیبر سے نہ ابوبکر سے نہ عمر سے

صفحہ ۲۶۹

قولہ کسیکی خیال مین آتا ہی کہ چار چھہ شخصونکو دیکھکر کفار جلتی ہونگی قول
آپکے خیال خلجان میں شاید آئی تو نہ آئی عقلا کی عقل حکم کرتی ہی کہ چار چھہ تو بہت
ہوتی ہین ایک مرد میدان شجاعت ایک شیر نیستان شہامت جو تین تین ہزار
کو بائن تنہا مثل گلہ ہای گوسپند بہگادی جیسا کہ حنین اور احد اور خیبر مین
اتفاق ہوا سو جب جلنی کفار کا ہوگا اور ہزار نامرد بزدلی کبہی ہو جب جلنی
کفار کی ہونگی اور حقیقت یہہ ہی کہ جلنا کفار کا اور تعجب کرنا بسبب پہیلنے
دین اسلام کی تھا کہ یوماً فیوماً ترقی پذیر ہوا بضرب ذوالفقار حیدر کرار طوعاً
وکرہاً لوگ سر جادۂ اسلام پر رکہتی تہے اور ہزارون مسلمان ہوئی مگر
ہر مسلمان کی لئی کامل الایمان ہونا کیا ضرور تہا قالت الاعراب آمنا قل
لم تؤمنوا ولاکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبہم قولہ
اور وہی سب ایمان مین کامل نہین ہوگئی تہی + اقول سب مسلمانونکا ایمان مین
کامل ہونا سوای آپکے جسکو ایک ذرہ بہی عقل ہوگی وہ نہ کہیگا اگر سب کامل ہی تہے
تو لم تؤمنوا کس لئی تہا آپ عجب طرحکی باتین خارج از عقل کرتی ہین کہ جسے
خواہی نخواہی قلم کچہہ گستاخی کرنیکو چاہتا ہی مگر کیا کیجئی کہ تہذیب اخلاق مانع
ہی قولہ تو اللہ جلشانہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ کیون فرمانا
اقول فاستغلظ فاستوی بہ نسبت دین اسلام کے پہیلنے کی ہی نہ بہ نسبت
کل مسلمانونکی کامل الایمان ہونیکے اسلئی کہ کل مسلمانونکا کامل الایمان ہونا بدیہی
البطلان ہی اور خلاف نص صریح لم تؤمنوا کی ہی اور آپکو کچہہ خبر ہے کہ
فاستوی علی سوقہ سے کیا مراد ہی حسن بصری سی منقول ہی کہ فاستوی

الاسلام بسیف علیؑ اور زمخشری اور نیشاپوری نے کہا ہے فاستوی علی سوقہ بعلیؑ اور حقیقت یہہ ہے کہ جب سب صحابہ کبار آپکے بہاگ کہڑے ہوتے تہے تو بقاے نام اسلام فقط ذات بابرکات جناب حیدر کرار غیر فرار سے ہوتا تہا اور وہی سیف خدا حافظ نبی اور دین نبی تہے شاہ عبدالحق دہلوی جذب القلوب مین بیان ثمرہ لیجانے مین فرماتے ہین کہ ایک سے آواز آئی کہ ہذا علیؑ سید الاولیاء و ابو الائمۃ الطاہرینؑ دوسرے سے آواز آئی ہذا علیؑ سیف اللہ کیون حضرت جنکی سیف اللہ ہونیکی ثبات تک گواہی دین اہلسنت اوسکا نام تک غصب کرکے خالد بن ولید زناکار کو سیف اللہ بناوین ان ہذا الشیء عجاب قولہ اگر ہزارون شخص اسلام نہین لائے تہے تو کن کو دیکہکر کفار کو غصہ آتا تہا + اقول دیوانونکی بڑ ہے ایک ایک بات کو بتیس بتیس دفع کہتے ہین حضرت مسلمان ہزارونکا ایمان ظاہری لے تو مسلم ہے کلام کامل الایمان ہونیمین ہے کہ وہ بہت کم تہے اور کفار دو چیز سے جلتے تہے ایک رواج دین سے کہ ہزارونکو کلمہ پڑہتے سنتے تہے خواہ کلمہ گو مومن ہون یا منافق دوسرے مروجین اسلام سے اور وہ اصحاب ثبات قدم تہے نہ بہگوڑے جو صدمات غزوات اسلام کو کہو دینے والے اور اکمل مروجین حیدر کرار غیر فرار تہے کہ اونہین کے شمشیر آبدار صاعقہ کردار ذوالفقار سے غیظ کفار تہا چنانچہ شاہ ولی اللہ آپکے بڑے محدث متعصب تحت لیغیظ بہم الکفار بعلیؑ لکہتے ہین اور خدا نے فقط اونہین کی ذات بابرکات کو اس امر مین کافی اور وافی کیا تہا اور اونہین کے دست حق پرست کو اپنا دست قدرت بنایا تہا سبحان اللہ کیا دست قدرت خدا

تہا جسنی وہ دروازہ کہ جسکو ستر ستر آدمی قوی ملکر بند کرتے تہے
پہر اونہی ہاتہونپر بجای سپر لیا اور جسوقت اوس دروازہ کو واسطی قلعہ
تکان دیا تو کل وہ پہاڑ جسپر قلعہ تہا لرزہ مین آگیا خود وہ حضرت فرماتی
قلعت باب خیبر بقوۃ ربانیۃ لا بقوۃ جسدانیۃ واقع مین اگر
یہہ قوت عطیۂ رب نہوتی تو قوت بشری سی ایسی کام انجام ہونی عقل
محال جانتی ہی بنابر اسیکی ہمنی کہا کہ مصداق صفات اس آیت کے
جناب امیر علیہ السلام کو کہنا چاہئی اور اگر اہلسنت معاویہ عو عو کرین کہ صیغ
جمع واحد پر نہین منطبق ہو سکتی ہین تو ہم یون پتہر اونکی مونہہ مین دینگے
کہ جیسی تمہنی آیۂ اولو الفضل مین ابو بکر کو اولو بنایا ہی حالانکہ اولو جمع ذو ہے
ویسا ہی ہمنی بہی واحد کو مصداق جمع گردانا ہی فما ہو جوابکم فہو جوابنا
واضح ہو کہ یہہ کل تقریر ہماری مبنی ہی اوپر اسبات کے کہ لیغیظ بہم الکفار کو متعلق
بما قبل کرین اور اگر لیغیظ متعلق مابعد کا یعنی وعد اللہ کا کرین جیسا بعض
نی تصریح کی ہی تو قول مخاطب انکے سر مضمحل و باطل اور علیہ استدلال بہی باطل ہو جاتا
قولہ پس جبتک کوئی صحابہ کی فضیلت اقول صحابہ کی فضیلت ا
اونکی کثرت اور آیتونکی تصدیق سب مسلم ہے مگر منافقون کا اور مرتدون
خصوصًا ثلاثہ کا اصحاب فضیلت ہونا غیر مسلم ہی اور کثرت صحابہ بہی باعتبار
ایمان ظاہری کی مسلم ہی اور باعتبار ایمان کامل کے کثرت نہین مسلم ہی بلکہ قلت
مسلم ہی اور آیۃ نے ہرگز اسپر نہین دلالت کیا کہ صاحبان فضیلت اور صاحبان
ایمان کامل بکثرت تہی وقلیل من عبادی الشکور قولہ خدا کی ق

سچ جاننا اقول خدا کی قسم سچ جانتے ہین اور یقین کرکے مانتے ہین کہ آپ نہایت جھوٹھہ فرماتے ہین اور تعجب آپکا خلل دماغ سے ناشی ہی ہملوگ بجان و دل مُصَدِّق اِن آیتونکے ہین اور ثلاثہ کو داخل موضوع نہین جانتے فما ظنك بالمحمولات بلکہ جیسا جانتے ہین ویسا آپ ہی خوب جانتے ہین **قولہ** تہدید سے ذرا بھی نہین ڈرتے **اقول** البتہ اہلسنت کبھی کسی تہدید سے نہ ڈرے مخربان دین مثل بنی اُمیّہ و بنی عباس سے ہمیشہ بیعت کرکے اونکو خلیفہ بناکے مُرَوّجان دین کو قتل کراتے رہے کبھی نہوا کہ ائمہ اہلبیت سے بیعت کرتے جب کیا امثال یزید و معویہ اور مروان سے کیا کوئی ایسی بوجھی کہ اہلبیت نبوت بقرین مجال منصوص نہین ہین مگر اونہین کیا ہی لیاقتے تہی یا کسی تہی کہ ایسی فساق و فجار کی بیعت کو دوڑتے بجز عداوت ائمہ اطہار و شیعان حیدر کرار کے کس امر پر محمول ہو اس تمہاری بیعت پر خدا تمسے سمجھے انتہی **قال المخاطب لقمقام هداه الله سبل السلام** قرآن مجید کی شہادتین صحابہ کی فضیلت مین پہلی آیت **كنتم خير امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتومنون بالله ولو امن اهل الكتاب لكان خيرا لهم منهم المؤمنون واكثرهم الفاسقون** یعنی تم بہترین امت ہو جو نکالی گئی ہو آدمیون کی بہتری کیلئے حکم کرتے ہو نیک باتونکا اور روکتے ہو بری باتونسے اور ایمان رکھتے ہو خدا پر اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب تو بہتر ہوتا اونکے حق مین بعضی اونمین سے مومن ہین اور اکثر فاسق اس آیت مین اللہ جل شانہ صحابہ کی فضیلتون کو اور اونکی بزرگیونکو خود اونسے بیان فرماتا ہی اور اونسے مخاطب ہوکر ارشاد کیا ہے

کہ تم بہترین امت سے ہو اور تمکو بیچ اور مخلوق سے منتخب کر لیا ہے تاکہ لوگون کو
ہدایت کرو چنانچہ تم جس کام کیواسطے مقرر ہوئے وہ کرتے ہو اور جو خدمت تمہارے
سپرد ہوئی اوسکو ادا کرتے ہو تأمرون بالمعروف وتنہون عن المنکر
کہ لوگونکو نیک کام سکہاتے ہو اور بری باتون سے بچاتے ہو جو شخص ذرا غور اور
انصاف سے دیکھے گو یہی ایک آیت عقاید شیعان عبد اللہ ابن سبا کے بطلان
پر کافی ہے کہ خداوند کریم جبکہ اصحاب رسول کی نسبت فرماوے کہ وہ بہترین امت
سے ہین اور واسطے ہدایت بنی آدم کے پیدا کئے گئے ہین اور اونکے افعال حسنہ
کی تصدیق کرے کہ وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے ہین اور باوجود اسکے
حضرات شیعہ اونکو بدترین امت سے جانین اور اونکی بزرگی اور فضیلت سے
انکار کرین ہم نہایت تعجب کرتے ہین کہ ایسے صریح آیتون اور ایسے صاف شہادتون
پر بھی وے اپنے عقیدہ کے فساد پر خیال نہین کرتے اور ذرا بھی قرآن مجید کے لفظون
کو نہین دیکھتے اگر اصحاب کبار بہترین امت سے نہین تھے تو خدا کا یہہ خطاب کہ
کنتم خیر امة یعنی بہترین امت سے ہو کس سے ہے اور اونکے اعمال بیان ہے
تو اللہ جلشانہ کا یہہ ارشاد کہ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
کہ تم نیک کام اور نکو بتلاتے ہو اور بری کامو سے منع کرتے ہو کس کی طرف ہے
اگر وے سچے دل سے ایمان نہین لائے تھے تو خدا کی اس تصدیق کی کہ تؤمنون
باللہ کہ تم خدا پر سچے دل سے ایمان رکھتے ہو کیا معنی ہین یہ آیتین تو ایسی صاف
ہین کہ اونمین کوئی تاویل اور کوئی بناوٹ ہو بھی نہین سکتی سیدھے سیدھے لفظون
مین اللہ جلشانہ صحابہ کی ایمان اور اعمال کو بیان کر رہا ہے اور کمال عنایت سے

انہین بھی مخاطب ہوکر خود اونکی تعریفین کررہا ہی لیکن ہمکو سخت حیرت ہے
کہ شیعان پاک کی نزدیک اس آیت کی الفاظ کیا مہمل ہین جنکی کچھہ معنی نہو
یا یہہ کوئی لغز اور پہیلی ہی جو اوسکا مطلب اونکی سمجھہ مین نہ اوسی یا کوئی دقیق
مقام ہی کہ وہ اوسکی حل نہو سکے یا اونکی عقیدہ مین یہہ الفاظ قرآن نہین ہین
اور جامع قرآن نی اپنی اور اپنی بھائیونکی بزرگی ظاہر کرنی کیلئی بڑہا دئی ہین
کہ اوسپر ایمان نہو آخر ان باتونمین سی اگر کوئی بات نہین ہی تو یہہ کیا بات
ہی کہ اسکا اقرار کرتی جاتی ہین کہ یہہ آیتین خدا کی کتاب کی ہین اسکو تصدیق
کرتی جاتی ہین کہ صحابہ کی شان مین نازل ہوئی ہین اور پھر صحابہ کی فضیلت پر
اعتقاد رکھنی کا کیا ذکر اونکی ایمان اور اسلام کی بھی تصدیق نہین کرتی اور جنکو
خداوند کریم خَیْرَ اُمَّۃٍ فرماوی اونکو شر اُمَّۃ سمجھتی ہین اور جنکی نسبت جسطرح
تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر کہی اونکی حق مین یامرون بالمنکر
وینہون عن المعروف کا اعتقاد رکہتی ہین اگرچہ یہہ آیات بینات قرآن مجید
کی ایسی صریح اور صاف ہین کہ تفسیر دیکھنی کی حاجت نہین ہی لیکن ہم
حضرات شیعہ کی اطمینان خاطر کی لئی اونہین کی معتبر تفسیرونکی سند لاتی ہین
ای بھائیو سنو تفسیر مجمع البیان طبرسی مین جو کہ تمہاری تفسیرونمین سے
بہترین تفسیر ہی اور [illegible] ہجری مین بمقام طہران دار السلطنت ایران
چھپی ہی اوسکی صفحہ ۲۰۰ مین لکھا ہی کہ پہلے خداوند تعالی امر و نہی کا ذکر کیا
پھر اوسکے اون لوگونکا بیان کیا جو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتی ہین
اور اسواسطی اون لوگونکی تعریف کی تاکہ اور لوگ اونکی پیروی کرین اور اسلئے

اونہین سی مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم بہترین امت سی ہو اوراسواسطے کہ
کسیکو شبہہ نرہی کہ یہہ خطاب کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ کا کس سی ہی آوسی تفسیر مین
فرمایاہے کہ بعضون نے لکھاہے کہ مراد اس سے خاص مہاجرین ہین اور
بعضون نے کہاہی کہ یہہ خطاب صحابہ سی ہی لیکن اور امت بہی شامل ہین
اےیارو اس تفسیر کو دیکھو اور اپنے مفسّر کی تصدیق پر غور کرو کہ وہ
خود اقرار کرتاہے کہ خدانے ان آیتون مین صحابہ کا ذکر اسلئے کیاکہ
اور لوگ اونکی پیروی کرین توکیا پیروی اسیکا نام ہی جو تم کرتی ہو
اگر بیزاری تمھاری اصطلاح مین بمعنی پیروی ہے تو بیشک
تم خداکی کلام کی تصدیق کرتی ہو ورنہ صریح تکذیب اسمقام پر جاہلون کو
کُنتُم کی لفظ پر ایک شبہہ پیداہوسکتاہی کہ خدا صحابہ سی فرماتاہے کہ
تم بہترین امت سی تہی اس سی یہہ ثابت نہین ہوتاکہ وہ اخیر تک ویسی ہی
رہی ہون شاید بعدہ بدترین امت سی ہوگئی ہون لیکن اونہین کے علامۂ
طبرسی نی اسکابہی جواب دیدیا چنانچہ اپنی تفسیر مین علامۂ موصوف لکھتی ہین
کہ کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اللہ جلشانہ نی واسطے تاکید کی فرمایاکہ ضرور ایساہی ہوگا
اور اوسکی وقوع مین کچہہ شک نہوگا اور صحابہ جیسی بہترہین ویسی ہی رہینگے
اور اسکی مثال یہہ ہی کہ خدا اپنی نسبت فرماتاہی وَکَانَ اللہُ غَفُوراً رَّحِیماً
توکیا اسکی معنی یہہ ہین کہ خداتہا بخشنی والامہربان اور اب نہین ہے یاآیندہ
نرہیگا غرض کہ جب ان آیتون اور تفسیرون سی صحابہ کی فضیلت ثابت ہوگئی
اور کوئی موقع اونکی بزرگی کے انکار کا نرہا تب بعض حضرات نی ایساقدم دوسری

راہ پر اوٹھایا اور قرآن مجید کی تحریف کا اقرار کیا چنانچہ بعضون نے فرمایا ہے
کہ بجای کُنتُم خَیرَ اُمَّةٍ کے خَیرَ اَئِمَّةٍ تہا اور یہہ خطاب خدا نے
اماموں سے کیا تہا کہ کُنتُم خَیرَ اَئِمَّةٍ یعنی تم سب اماموں سے بہتر ہو۔ مگر
جامعان قرآن نے بجای اَئِمَّةٍ کے لفظ اُمَّت کا بنادیا اگرچہ اور علمای
شیعہ کو کسیقدر حیا نے منع کیا اور اونہون نے اس جواب کو پسند نہین کیا
مگر جاننے والے جانتے ہین کہ اثر اوسکا ابتک باقی ہی چنانچہ جناب میر نصاحب قبلہ
بہی اپنی حدیقہ سلطانیہ کے باب سوم مین اسکا ذکر کرتے ہین اور آپکے
پدر بزرگوار کے صوارم کا حوالہ دیکر یون ارشاد فرماتے ہین کہ تغیر و نقصان
در قرآن منحصر در چہار چیز است یکی تبدیل لفظی بہ لفظ آخر مثلاً اینکہ گفتہ شود
بجای کُنتُم خَیرَ اُمَّةٍ خَیرَ اَئِمَّةٍ بودہ لیکن بعضی از اعدای اہلبیتؑ آنرا تبدیل
نمودہ اند۔ اور پھر اخیر پر خود فرمادیا ہی کہ وجہ اول بعید است ہماری نزدیک
بجای اسکی کہ خیر اُمت کی تصدیق کرکے صحابہ کی خیر امت ہونسے انکار کرین
شیعان پاک کی حق مین یہی بہتر ہی کہ بجای خَیرَ اُمَّةٍ کے خَیرَ اَئِمَّةٍ ہونے کا
اقرار کرین اور تحریف قرآنی کی عذر سے اپنے آپکو صریح منکر آیات بینات کا نہ بنا دین
افسوس کہ جناب میر نصاحب قبلہ اور اونکے والد ماجد انتقال فرما گئے ورنہ مین
اون حدیقہ سلطانیہ اور صوارم کو لئے ہوئے خدمت مین حضرات کے حاضر ہوتا
اور پوچھتا کہ کُنتُم خَیرَ اُمَّةٍ صحیح ہی یا کُنتُم خَیرَ اَئِمَّةٍ اگر فرماتے کہ کُنتُم خَیرَ
اَئِمَّةٍ صحیح ہے اور خَیرَ اُمَّةٍ تحریف جامعین قرآن کی ہی تو بندہ عرض کرتا کہ
اوسوقت اور ائمہ کرام سوا علی مرتضیٰؑ کے کون تہا اور کس امر بالمعروف و نہی

عن المنکر کیا تھا جنسی خدا یہہ خطاب کرتا اور جنکی یہہ فضیلتین بیان کرتا اور اگر وہ بات
کہ نہین خیر امۃ صحیح ہی تو کمترین التماس کرتا کہ پھر اوس گروہ سی جسکو خدا خیر امۃ
فرماتا ہی اور جسکی آپ بہی تصدیق کرتی ہین بیزاری کفر ہی یا نہین اور اونکی آگی
اونہین کی کتاب کہول کر اوسکی صفحہ ۸۶ اکی یہہ عبارت نکال کر پوچھتا کہ حضرت
اسکا کیا مطلب ہے وہو ہذہ از انجملہ است انچہ از حضرت صادق علیہ السلام ثابت است
کہ فرمود ان ہذا القرآن فیہ منار الہدی و مصابیح الدجی یعنی در این
قرآن انوار ہدایت و چراغہای دور کنندہ تاریکی ضلالت و غوایت روشن است
اور قسم دیگر پوچھتا کہ تمکو اپنی اجتہاد ہی کی قسم ہی کہ جس قرآن کو امام صاحب
فرماتی ہین کہ اوسمین انوار ہدایت اور چراغ روشن ہین اوسمین صحابہ کی نسبت کیا
لکہا ہوا ہی اگر کنتم خیر امۃ اخرجت للناس لکہا ہی تو پھر آپ کیون اوس سی
انکار کرتی ہین اور کیون روشنی چہوڑ کر تاریکی مین پڑتی ہین اور پھر اوسی کتاب
کی یہہ عبارت نکالتا کہ از حضرت محمد باقر علیہ السلام منقول است کہ در ہنگامیکہ
فتنہا بر شما ملتبس شود مانند پارہای شب تار پس رجوع نمائید بقرآن کہ شفاعت کنندہ
و مقبول الشفاعت است ہر کسیکہ آنرا پیش نہد اورا براہ جنت می برد او
یہہ کہتا کہ قبلہ و کعبہ سنیی آجکل کوئی فتنہ اس سی بڑھکر نہین ہی کہ ہم صحابہ کو بہترین
امت سی جانتی ہین اور آپ بدترین امت سی اور نہ آپ ہماری مانتی ہین نہ
ہم اپکی اب آپ اپنی امام محمد باقر علیہ السلام کی قول پر عمل کیجئی اور قرآن سی رجوع
کیجئی اگر اوسمین کنتم خیر امۃ صحابہ کی نسبت ہو تو بس راہ جنت کی اختیار
کیجئے اور اپنا مذہب چہوڑیی اور اگر اوسمین کنتم شر امۃ اونکی نسبت ہو

تو ہمکو اپنی مذہب مین لیجیئی اور تاریکی سی نکالیئی معلوم نہین کہ اگر حضرات معصومین
زندہ ہوتی تو کیا جواب دیتی اور خبر نہین کہ اب اونکی جانشین کیا جواب دینگے

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

مخاطب عالی مقام نی عنوان بحث مین ذکر شہادت فضیلت صحابہ یعنی ثلاثہ کیا اور اوسکی تحت مین آیۂ خیر امۃ کو ذکر فرمایا اور اس آیۂ شریفہ مین نہ ذکر صحابہ ہی نہ ذکر ثلثہ بلکہ لفظ امۃ کا ہی اور بدیہی ہی کہ امۃ سی کل امت مراد نہین ہی اسلیئی کہ کل مین منافقین اور مرتدین اور جہلا اور فساق اور فجار اور امثال یزید اور ابن زیاد اور شمر کی بہی ہین کہ ہرگز مصداق تومنون باللہ وتامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر کے نہین ہین

قال البیضاوی تحت قولہ تعا یأمرون بالمعروف وینہون عن المنکر لا یصلح لہ کل احد اذ للمتصدی لہ شروط لا یشترک فیہا جمیع الامۃ کالعلم بالاحکام ومراتب الاحتساب وکیفیۃ اقامتہا والتمکن من القیام بہا خاطب الجمیع وطلب فعل بعضہم الی آخرہا قال محصل یہہ ہی کہ ہر شخص امت مین سی لیاقت اسکی نہین رکہتا ہی کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرسکی اسلیئی کہ اسمین بہت شرطین ہین کہ جمیع امت مین نہین پائی گئین ہین مثل علم باحکام کی اور علم بمراتب احتساب کی اور کیفیت اقامت اور قوت اور قدرت بر اقامت اور یہہ باتین ہر شخص مین نہین پائی گئین ہین پس جناب باری نی خطاب کل امت کیطرف کیا اور مراد اوس سی بعض کو لیا انتہی اور خود مخاطب نی حاشیہ صفحہ ۳۰ اسی کتاب مین فرمایا ہی کہ خطاب کل سی کرنا اور بعض مراد ہونا کلام عرب مین

جاری ہی انتہےٰ باقی رہی گفتگو اب بعض مین کہ کون سی بعض مراد ہین اہلسنت
مین سی امثال مخاطب حضرات ثلاثہ کو کہتی ہین اور بعض حضرات اور لوگونکو
کہتی ہین شیعان علی ابن ابیطالب ائمۂ اہلبیت کو کہتی ہین مصرعہ وللناس
فیما یعشقون مذاہب * ایسی آیت کو جسکی تفسیر مین اس قدر اختلاف ہی نص
صریح صحابہ بلکہ ثلاثہ کی فضیلت پر کہنا کار مخاطب خوش فہم اور اوسکی امثال کا ہے

قولہ اس آیت مین اقول آیۂ وافی ہدایۂ کنتم خیر امۃ کی مصداق ہمارے
نزدیک اہلبیت طاہرین ہین چنانچہ صاحب مجمع البیان نی حضرت امام جعفر
صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی ولتکن منکم ائمۃ وکنتم خیر ائمۃ
خواہ اسطرح پر کہ ائمۃ تحریف ہو کر امۃ بنا ہو ہر چند یہہ ضعیف ہی خواہ اسطرح کہ
خدا نی واسطی ظاہر کر دینی اسکی کہ امۃ وہی ائمۃ ہی سبعہ احرف سی ائمۃ فرمایا ہو
مگر سارق اور محرف قرآن نی بعداوت اہلبیت اخفاءً لفضائلہم فقط امۃ رکھہ لیا
خواہ اسطرح پر کہ مراد امۃ سی امت معصومہ تہی یعنی ائمۃ علیہم السلام مگر تو اصحاب نی
تفسیر بامت غیر معصومہ کیا جیسا گیا انہین دونو احتمالونکو ہمارے علمائی قوت
دی ہی اور بنا بر احتمال اخیر کی تحریف القرآن فقط من حیث المعنی ہوگی اور بنا بر دو
احتمال اول کی تحریف من حیث اللفظ والمعنی دونو ہوگی اور تفصیل اسکی بہ ادلہ
ادلہ ہماری کتب کلامیہ مین موجود ہی اسمقام پر مقصود ہمارا رد کلام خصام ہے
تحقیق تحریف کس قسم کی ہی آرہی دفع اوہام و رفع ضلالات عام مخاطب دیکی
کلام مین ہم کر دینگی انشاء اللہ تعالی پس مقصود اصلی اسمقام پر بحث مخصوص
تفسیر اہلسنت سے کرایا اونکی حضرات ثلاثہ اس آیت کی تحت مین داخل ہو سکتی ہین

پس جاننا چاہیئے کہ مفسرین اہلسنت تفسیر اس آیہ مین باہم خرفشار عظیم رکھتے ہین کوئی صاحب فرماتے ہین کہ مخاطب اس آیہ مین فقط مہاجرین ہین خاصتہً چنانچہ یہ قول ابن عباس اور سُدّی کا ہی کوئی صاحب ارشاد کرتے ہین کہ یہ آیت در باب ابن مسعود و اُبیّ بن کعب و معاذ بن جبل و سالم مولای ابی حذیفہ کی نازل ہوئی ہی وہی لوگ مخاطب ہین یہ قول عکرمہ کا ہی جو بڑی بھی مفسر اور محدث اہلسنت کے ہین کوئی صاحب فرماتے ہین کہ خاصتہً اصحاب رسول اللہ صلعم مراد ہین جیسا قول ضحاک مفسر کا ہی کوئی صاحب کی رای یہہ ہی کہ خطاب تو خدا نی خاص صحابہ سی کیا ہی مگر شامل سائر اُمت کو بھی ہی مین کہتا ہون کہ بموجب خاطر ان مفسر صاحب کا یہہ ہوگا کہ سوای شیعہ اور اماماں شیعہ کی کل امت مراد ہین کہ از انجملہ یزید لعین و معویہ و اشباعہم و اذنابہم مثل دیگر خلفای بنی اُمیہ و بنی عباس کی ہین جنکو بیعت کرکی واسطی قتل اہلبیت کی خلیفہ بنایا گیا کرتی تھی بہرکیف یہ اقوال جو ذکر ہوئی سب اقوال مفسرین اہلسنت ہین اور ان کل اقوال کو حسب دأب اپنی کہ اپنی کتابوں مین اقوال مفسرین ہی صاحب مجمع البیان نی بیان فرمایا ہی بطور نقل کی نہ بطور تصدیق کے مخاطب عالی مقام نی ایک تو کمال دیانت یہہ کیا کہ ان اقوال مین بعض ہی کو نقل کیا اور بعض کو چھوڑ رکھا ہی دوسرے بعض کذب و افترا کی یہہ بیان فرمایا کہ علامہ طبرسی یعنی صاحب مجمع البیان اسکی مصدق ہین اگر آپ بڑی سچی تھی تو کوئی جھوٹی سی بھی دلیل تصدیق بیان کردی ہوتی فقط کتاب مین نقل کرنیسے اقوال مختلفہ کی مقتضای آنکہ نقل کفر کفر نباشد کوئی شخص مصدق نہین ہوجاتا ہی افسوس کہ انصاف دنیا مین نہین ہی کوئی مخاطب خوش فہم سی پوچھی کہ جب ناقل نی

قول نقل کئی ہین تو بعض کا مصداق او ربعض کا غیر مصداق ہونا اپنی زبان سے
ٹہرالیا ہی بجز اسکی کہ فقط بخواہش نفسانی اپنی دل ہی سے ترجیح بلا مرجح کرلیا ہی
کوئی بات خیال مین نہین آتی پہر کیف اب ہم مخاطب کی ہٹ دہرمیون اور
حق پوشیون سے قطع نظر کر کی بحث اہل مطلب مین کرتی ہین کہ ان جملہ اقوال مین
مین کہین حضرات ثلثہ کا نام موجود ہی نہین ہی باقی رہا بزور تعسف انہین کسی
قول کے گھسانا پس قول ثانی مین تو حضرات ثلاثہ کو مفسر نی دودہ کی مکھی کی ایسی
بالکل الگ کر دیا ہی باقی رہی تین قول پس قول آخر مین جسمین یزید او رشمر ہی
داخل ہین اگر حضرات ثلاثہ بہی داخل ہوئی تو شیعونکو کون سا مقام عذر کا ہو سکتا ہے
چشم ما روشن و دل ما شاد باقی رہی دو قول یعنی مہاجرین اور صحابہ مخاطب ہین
پس واسطی تحقیق مصداق خطاب کے ہم رجوع کرتی ہین طرف اون صفات کے جو مذکور
فی الآیہ ہین اسلئی کہ یہہ صفات بجای شروط کی ہین جیسا کہ بعض صحابہ سی منقول
ہی کہ من اراد ان یکون خیر ہذہ الامۃ فلیؤد شرط اللہ فیہ من الایمان باللہ والامر
بالمعروف والنہی عن المنکر یعنی جو چاہی کہ خیر اس امت کا ہو وہ شروط خدا کو ادا کری
اور وہ شروط یہہ ہین کہ الایمان باللہ والامر بالمعروف والنہی عن المنکر وروی
انہ علیہ السلام سئل من خیر الناس فقال آمرہم بالمعروف وانہاہم عن المنکر واتقاہم
للہ واوصلہم للرحم کما فی البیضاوی یعنی خیر الناس وہی ہی جو آمر تر بمعروف
اور ناہی تر عن المنکر سے اور پرہیزگار تر اور صلہ رحم بجا آرندہ تر ہی پس صفت
اولی اس آیہ شریفہ مین تؤمنون باللہ ہی گو ذکر مین موخر ہی مگر من حیث
الذات مقدم ہی اسلئے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہوگا مگر بعد الایمان اور

کافر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کیونکر کریگا اور کریگا تو اوسکو کیا مفید ہوگا
چنانچہ بیضاوی صاحب فرماتی ہین کہ تؤمنون باللہ سی فقط اللہ ہی کا ایمان لانا
مراد نہین ہی بلکہ ایمان باللہ مین ایمان کل اون چیزونکا کہ جسکے حکم ایمان کہنی کا ہے
داخل ہی یعنی ایمان بکل ما جاء بہ محمد صلعم وانما اخرہ وحقہ ان یقدم لانہ قصد
بذکرہ الدلالۃ علی انہم امروا بالمعروف ونہوا عن المنکر
ایمانا باللہ وتصدیقا بہ واظہارا لدینہ یعنی صفت تؤمنون باللہ
کا حق یہہ تہا کہ مقدم اور صفات پر ہو مگر جناب باری تعالی بغرض اسکی مؤخر
کردیا کہ دلالت کری اوپر اس بات کے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنی کی علت
ایمان باللہ اور تصدیق اوسکی اور اظہار دین اوسکی کا ہی یعنی علت گو وجودا
مقدم ہی مگر بیان تعلیل مین مؤخر کردی جاتی ہی پس ثابت ہوا کہ جو امر
بالمعروف ونہی عن المنکر بسبب اوسکا ایمان باللہ نہو بلکہ بسبب اوسکا خدع اور
فریب اور ریاکاری ہو تو وہ مفید نہین ہی پس اول گفتگو ہماری اسی صفت مقدمہ
مین ہی کہ آپ مدعی ہین اس بات کی کہ حضرات ثلاثہ تؤمنون باللہ مین
داخل ہین ہم کہتی ہین کہ لا نسلم کہ تؤمنون باللہ اونکی صفت ہو وہ حقیقت
مین نہ ایمان بخدا لائی اور نہ ایمان برسول خدا صلعم لائی فما ظنک بما جاء بہ
محمد صلعم گو ظاہر مین مثل جملہ منافقین کے لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ صلعم کہتی رہی فقط اتنی کہنی سی ایمان نہین حاصل ہوجاتا پس اگر آپ کسی دلیل
سی ایمان اونکا ثابت کرین تو تحت اس آیہ شریفہ کی داخل کرین ورنہ خرط
القتاد اور بعد اسکی ہم بحث کرینگی اور صفات مین اور امثال جہلا معنی کلامش

۱۲
حیدر حسین

دا آبا اور قائلین کُلُّ النَّاسِ اَفقَہُ مِن عُمَرَ حتّٰی المُخَدَّرَاتُ فِی الحِجَالِ کا علم مسلم
نکرینگی پس بتصریح بیضاوی اونکی لیاقت واسطی امر بالمعروف و نہی
عن المنکر کے ثابت نہو کی پھر داخل ہونا اونکا اس ایت مین کہانسی نکلی گا
ہر چند بتقضای مقام یہہ تھا کہ کفر و نفاق اور جہالتِ حضرات ثلاثہ بیان کیجاوے
تا کہ عدم دخول تحت آیہ شریفہ بخوبی عیان ہوجاوی مگر چونکہ مخاطب خوش
فہم مدعی فضیلت ثلاثہ ہی ہمکو تضیع اوقات کرنیسی کیا فائدہ ہم مانع ہین ہمکو
فقط لا نسلّم کافی ہی مدعی پر لازم کہ پہلی ایمان اور اوصاف ثلاثہ ثابت کری تب
ہوس دخولِ ثلثہ تحت الایہ کری والّا کہ ذالک قولہ لوگو نکو راہ نیک سکھلا
اقول اگر بعض صحابہ باین صفت متصف ہوئی تو آپکی ثلاثہ کو کیا وہ خود قابل
اسکی ہین کہ دوسری اونکو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرین سگ او خود
گم است باز کرا رہبری کند ؛ اَفَمَن یَّهْدِیْ اِلَی الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا
یَهِدِّیْ قولہ شیعان عبد اللہ سبا اقول اہلسنت معاویۃ العاویۃ الذی حاد
واحرب وامہ ہاویہ کہ پیروانِ کاذبین غادرین خائنین اثیمین ربان خیر امۃ
ہین کما صرح بہ مسلم فی صحیحہ بطلان عقائد شیعانِ علی ابن ابیطالب نہین کرسکتی
حتی تک کہ ثلاثہ کو مصداق خیرُ امۃٍ نہ ثابت کرین والّٰی لہم ذالک قولہ بدترین امت سی
جانتی ہین اقول ہرگز بہترین کو بدترین سی نہین جانتی بلکہ ثلاثہ کو بدترین امت
بلکہ بدترین اولین اور آخرین سی جانتی ہین اور خدا نی اس آیہ مین تو ثلاثہ کیطرف نہین
خطاب کیا ہی ہان اگر کسی مصحف مین مصاحفِ سوختہ عثمانی سی یا ایہا الثلثہ انتم خیر امۃ ہو
البتہ اُنکو کسیقدر مقام کلام ہوسکتا ہی ہر چند شیعہ کہینگی کہ قراءتِ منسوخہ ہی یا وہ

تحریف ہی کہ قابل جلادنیے کی ہی **قولہ** ایسی صریح آیتون **اقول**
صراحت کا حال پیشتر گذارش ہوچکا کہ آپکی سچی مفسر عکرمہ نی حضرات ثلاثہ کو
نکال پہینکا ہی بیچاری شیعونکا کیا قصور **قولہ** اگر صحابۂ کبار **اقول** جنکو آپ صحابۂ
کبار سمجہتی ہین شیعہ اونکو صغار مین بہی نہین گنتی بلکہ منافقین کفار مین جانتی ہین
والذرۃ اکبر منہم **قولہ** بناوٹ ہوہی نہین سکتی + **اقول** بناوٹ کا حال آپکی عکرمہ
مفسر خوب جانتی ہین جنہون نی ثلاثہ کو بدر کردیا **قولہ** شیعان پاک کے
نزدیک **اقول** پاک نی مہمل نہین کیا ہی بلکہ ناپاکون نی مہمل کیا ہی جو ناپاکون
کی شان مین سمجہتی ہین **قولہ** لغز یا پہیلی یا کوئی دقیق معمّا ہے **اقول**
اسبات کو اون حمقا سی پوچہو جو آپسمین گل خپ کرتی ہین ایک کہتا ہی کہ یہہ
مراد ہی دوسرا کہتا ہی نہین یہہ مراد ہی تیسرا اور ہی کچہہ بکتا ہی چوتہا اور ہی
راگ گاتا ہی اونہین سی پوچہو کہ لغز ہی یا معمّا ہی یا چیستان ہی + شیعان
علی ابن ابیطالب تو پکار پکار کے کہتی ہین کہ اہلبیت ہین اہلبیت ہین اہلبیت
ہین مثل مفسران سنیا کی بہول بہلیان نہین بوجہتی ہین **قولہ** جامع قرآن نے
اقول البتہ جامع قران سی ایک غلطی ہوگئی اوسکو چاہیی تہا کہ جسطرح جز
حرف واحد سبعہ احرف قرانی کو جلایا کہ اوسمین لفظ ائمۃ بہی جل گیا اسیطرح
انما الثلثہ کو بہی کنتم خیر امۃ رکہہ لینا تہا کہ گو شیعہ نہ مانتی مگر سنیون کے
تو بکار آمد ہو جاتا اور تفسیر امۃ مین ڈاوان ڈول نہ پہرتے + **قولہ** تصدیق
کرتی جاتی ہین کہ صحابہ کی شان مین نازل ہوی + **اقول** لعنۃ اللہ علی الکاذبین
کسی شیعہ نی ثلاثہ کی شان مین نہین تصدیق کی ہی بلکہ اہلبیت کے شان مین

تصدیق کی ہی گمان قوله ایمان اور اسلام کی بھی تصدیق نہین کرستے
اقول جنکی ایمان اور اسلام حقیقی کی تصدیق نہین ہی اونکی صحابیت حقیقی
کی کب تصدیق ہی پھر اونکی شان مین ان آیتونکی تصدیق کب ہوگی
ناحق علامہ طبرسی پر تہمت تصدیق کرکے شر امة کو خیر امة بناتی ہین
قوله جنکو خداوند کریم خیر امة فرماوی اقول کلام ہی کہ دیوانون کی
بڑھی بات ہی کہ گو ذشتہ ہے خیر امة اور ہی لوگ ہین شر امة اور ہی
لوگ ہین کون احمق ایسا ہوگا کہ جنکی خیر امة ہونیکی تصدیق کری ونکو شر
امة کہی قوله صفحہ ۲۰ مین لکھا ہے الی آخر عبارة المجمع اقول
سنیو تمکو اپنی ثلاثہ کی قسم ہی سچ بتلاؤ کہ اس عبارت مین کہین صحابہ کا یا
ثلاثہ کا ذکر ہے محصل اس عبارت کا یہی ہے کہ خدا نے آمرین بالمعروف سے
خطاب کرکی فرمایا کہ تم بہترین امت ہو اور وہ آمرین بالمعروف اہلبیت رسالت
ہین یا صحابہ ہین یا ثلاثہ ہین اسمین سی نہین نکلتا ہی اگر مقصود اونکا آمرین بالمعروف
سی صحابہ یا ثلاثہ ہوتی تو حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام کو جسمین امة کے
کی جگہہ ائمة ہی کیون نقل کرتے قوله اوسی تفسیر مین فرمایا ہی اقول
تفسیر موجود ہی اونہون نی چار یارتون کے مفسرین کی چار قول اس جگہ
نقل کئی ہین بمقتضائی انکہ نقل کفر کفر نباشد اون چار قول مین سی دو قول جو
مطلب اپنی جانا آپنی سمقام پر نقل کیا ہی اور دو قول کہ شاید مفید مطلب
اپنی نہ پائی اڑا ڈالا افسوس کہ حضرت عمر موجود نہین ہین کہ سارق کا ہاتھ
کبھی زندسی اور کبھی مرفق سی قلم کرتی

کہ ناقل قول کو قائل قول بناتی ہین اور دن دوپہر آنکھون مین خاک ڈالتی ہین اور پہر
خدا اور خلق سی نہین شرماتی ہین ؎ چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد
حیف برین بیحیائی قولہ ای یارو اس تفسیر کو دیکہو اقول اگر دیکہا نہین
تو حضور والا کا سرقہ اور خیانت اور کذب اور غدر کہ تنہا سی کاذبین غادرین
خائنین کے ہی کیونکر معلوم ہوا قولہ تصدیق پر غور کرو اقول جہوٹے کو
کہانتک جہٹلائی مثل مشہور ہی کہ الکذوب قد یصدق مگر ہماری حضرت کبہی
سچی بات نہین بولتی قولہ اس مقام پر جاہلون کو اقول آپکی ایسے
جاہلون کو اسمقام پر بقول شخصی چور کی ڈاڑہی مین تنکا اسطرحکی خیالات
خام ہوتی ہونگی اسی سبب سی شیعون کی مفسرون نے اسکی دفع ہونیکی واسطے
کنتم کی پانچ تاویلین کی ہین چنانچہ اون پانچون تاویلون کو علامہ طبرسی
علیہ الرحمہ نی قبیل رفیشہ اقوال کہکر نقل فرمایا ہی کہ بیچ بعض کے کان ناقصہ اور
بعضی مین تامہ اور بعضی مین بمعنی صار اور بعضی مین کان زائدہ ہی مخاطب
خوش فہم نی معلوم نہین کہ کس وجہ سی اون پانچون تاویلون مین سی فقط چوتہی
تاویل اس مقام پر ذکر کرکی منسوب طرف خود علامہ کی بکذب و افترا کر دیا ہی
اور شیعہ اگر خیر امۃ سی صحابہ مراد لیتی تو اونکو کیا غرض تہی کہ خواہ نخواہ ایسی
تاویلین کرکی مرتدین صحابہ کو داخل آیہ کہتی بلکہ کہتی کہ اکثر صحابہ جو یکزمانہ
مین ممدوح تہی بقول آپکی جبکہ شیطان نی اکثر مسلمانون کو بہکایا تو وہ بہی
بہک گئی آری جب شیعون نی خیر امۃ سی اہلبیت معصومین مراد لئی تو اونکو
ضرورت حفظ عصمت داعی ہوگی کہ جیسی اور آیات قرآنی کو انبیاء کی عصمت

کیواسطی جو بدلائل عقلیه و نقلیه ثابت ہی تاویل کرتی ہین اس آیت مین بہی تاویل
کُنتُم کی ساتہہ احدی من التاویلات الخمسه کی کر دینگی بس گویا غرض اصلی علامه
طبرسی کی نقل اقوال سُنیان سی اس مقام پر بہی ہی کما لا یخفی علی من له درک و تجربه
فی کنہیات المقاصد و المآرب **قوله** تب بعض حضرات نی اپنا قدم دوسری
راه پر اوٹہایا + اقول اولاً منکر بزرگی ثلاثه تو کل شیعان جہان ہین پس
بعض کو قدم دوسری راه پر مارنی کی کوئی وجه خیال مین نہین آتی جنہون نی
اس دوسری راه پر قدم نہین مارا شاید وه بزرگی ثلاثه کی قائل ہو گئی تو وه مشاکل
شیعه گری سی نکل گئی اور داخل آمنوا ثم کفروا کی ہو گئے اور اگر بزرگی کے
قائل نہین ہوئے تو سوائی اس دوسری راه کی کوئی اور راه چلی تہا اوس راه کو ذکر کر
پہلی اوسیکا جواب آپکو دینا تہا تب دوسری راه کی جواب پر آتی لیکن بظاہر دو اس
راه کا جواب آپنی اپنی کلّه سی باہر سمجہه کے اوسکا ذکر ہی نکیا اور بالکلیه ہی چرا گئے
اس و کہڑی بکہیر مہی بالتو نکا کچہه ٹہکانا ہی که پہلی راه کا کچہه ذکر ہی نہین دوسری راه
پر جہبٹ سی او چک آئی ثانیاً کس عالم نی کس کتاب مین جواب استدلال سنیان کا
باین آیه مبتنی او پر تحریف قرآن کی کیا ہی اگر آپ سچے ہین تو پته اور نشان دیجیے
جسقدر نظر قاصر سی گزرا ہمیقدر ہی که تفسیر آیه مین فرمایا ہی که مخاطب ائمه
طاہرین ہین اور اسکو بدلائل عقلیه ثابت کیا ہی اور معین اسکا ہی جو بعض اخبار
مین ائمة بجای اُمّة ہی لیکن جواب مین استدلال سُنیان کے باین آیه بحسب خوبی ثلثه
تحریف قرآنی کا ذکر نہین کیا ہی بلکه بتقریرات مختلفه کفر و نفاق اور جہل ثلثه
کو انہین کی کتابون سی بوجه اتم ثابت کر کی ثلثه کو مصداق خطاب سے خارج کر دیا ہے

قوله چنانچه بعضون نی فرمایا ہی ۱۲ اقول غلط ہی کسی نی علماء مین سے
جواب سُنّیان مین یہ نہین فرمایا ہی بلکہ حدیث صادق علیہ السلام کہ بظاہر
دلالت کرتی ہی کہ بجای اُمّۃٍ أئمّۃ تھا گو تاویل پذیر بھی ہے بجای خود
نقل کیا ہی نہ جواب سُنیان مین قوله اور اونہون نی اس جواب کو
پسند نہین کیا اقول اس جواب کو علماء کی طرف نسبت دینا ہی غلط ہی
پسند اور ناپسند کی کیا معنی بھلا جنہون نے اس جواب کو آپکی نزدیک ناپسند
کیا ہی ذرا یہہ بھی تو بتلایی کہ اونہون نے کیا بات ایسی کی ہی کہ جس سے
حضرات ثلاثہ کی راہ دخول تحت آیہ بند ہوگئی ہی قوله اسکا ذکر کرتے ہین
اقول ہرگز ذکر جواب سنیان بہ نسبت اس آیہ کی حدیقہ مین نہین ہی بلکہ
مبحث تغییر و نقصان قرآن کا ذکر ہی کہ سیکڑون احادیث سنیہ اوپر تغییر
اور تحریف اور نقصان کی دلالت کرتی ہین چنانچہ صحاح ستّہ سی صاحب
استقصا ایدہ اللہ و صاحب نزہۃ رحمہ اللہ نی نقل کئی ہین اور کچھ احادیث
مذہب شیعہ بھی اسپر دلالت کرتی ہین پس حدیقہ سلطانیہ مین مثل دیگر کتب
کلامیّہ کی تحقیق اور تنقیح اسکی کی ہی کہ مراد تحریف اور نقصان سی کیا ہی اور
کس قسم کی تحریف اور نقصان کا پایا جانا ممکن اور کس کس قسم کا نہین ممکن ہے
اس بحث کو جواب استدلال سُنّیان بآیۂ کُنتُم خَیرَ أُمّۃٍ سی کیا علاقہ اور
اگر اس قسم کی تحریف کو مسلّم کرلین تو ایک جواب اور بھی سُنّیونکا علاوہ جوابات
دیگر کی نکل آئیگا اور یہہ امر دیگر ہی اور جواب مین ذکر کرنا امر دیگر ہی قوله
فرمادیا ہی کہ وجہ اول بعید است ۱۲ اقول اسی جگہہ سی کذب آپکا ثابت ہوگیا

اصلی کہ جس احتمال کو علما خود ہی بعید کہینگی اوسکو مقابل خصمام مین کیون ذکر
کرینگے **قولہ** ہماری نزدیک **اقول** توجہ وعندیہ توجہ آپ کیسی ہیئت
کی ہوتی ہین جو آپکی مزخرفات اور خزعبلات کیطرف کوئی نظر کری آپکا
پندار باطل ہی کہ خیر امۃ لاجواب ہے تو ضرور ہی کہ شیعہ خیر ائمۃ کی قائل ہون
بلکہ خیر امۃ کی ہم تصدیق کرکی جواب دندان شکن آپکو دی چکی جب آپ ایمان
ثلاثہ کو ثابت کیجئیگا اور نفاق سی اونکو بری کر دیجئیگا اور اونکا ارتداد
باطل اور تؤمنون باللہ مین داخل کر دیجئیگا اور بعد اسکی عالمیت اور
لیاقت امثال کل الناس افقہ منی عمر حتی المخدرات فی الحجال کی
ثابت کیجئیگا بعد اسکی اونکی اعمال کا لرضاء اللہ ہونا ثابت کر دیجئیگا تب
ہم یا بجائی امۃ ائمۃ ہونیکا اقرار کری آپکی نصیحت کو کہ یاد دہ انی
لکما من الناصحین ہی قبول کرکی موافق آپکی مرضی کی اسی اوسی [illegible]
کہینگی یا اور کوئی راہ دیکھ لینگی مگر ہمکو معلوم نہین ہوتا کہ ان مراحل مین سی ایک
مرحلہ بھی آپ طی کر سکین اور مطاعن ثلثہ سی عہدہ برا ہو سکین **قولہ** کنتم
خیر امۃ صحیح ہی یا کنتم خیر ائمۃ **اقول** جواب یہ ہی کہ خیر ائمۃ بھی
صحیح ہوسکتا ہی اور خیر امۃ بھی صحیح ہی مگر خیر امۃ امت معصومہ ہی یعنی
ائمۂ اطہار نہ امت مذمومہ یعنی ائمۃ یدعون الی النار **قولہ** تو ہنا
اوسوقت عرض کرتا **اقول** اولاً اس عرض سی کچھ غرض آپکی معلوم نہین ہوتی
اگر کیا ہی بالتصریح فرمایا ہوتا کہ سوای علی مرتضیٰ کے موجود نہوتا دیگر ائمۃ کا مصداق
کنتم خیر امۃ کو کیا ضرر پہنچاتا ہی تا اوسکا جواب خدمت شریف مین اسطرح عرض کیا جاتا

کہ تمنای حصول ملاقات اہل قبور رہتی اور آپکی مایوسی کمایئس الکفار من اصحاب القبور کی لاحاصل نہوتی ثانیاً ہم جو غور کرتی ہین تو بظاہر تین امر خیال مین آتے ہین کہ ذہن شریف مین کہٹکتی ہونگے ایک یہہ ہے کہ مصداق آیہ فقط جناب امیر علیہ السلام نہین ہوسکتی اسلیے کہ صیغ جمع مانع حمل علی الواحد ہین دوسرے اور ائمہ علیہم السلام وسوقت موجود نہ تہی اور توجہ خطاب طرف حاضرین کے ہوتا ہی نہ طرف غائبین کے تیسرے یہہ کہ جب کل ائمہ علیہم السلام موجود نہ تہی تو بالفعل امر بالمعروف اور ناہی عن المنکر کون تہا جیسا آپ فرماتی ہین کہ کسنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا تہا ان تینون باتونکا جواب شافی ہم سی سن لیجئی لیکن امر اول پس اطلاق جمع کا اوپر واحد کی کلام عزیز مین غیر عزیز نہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ رَبِّ ارْجِعُونِ تعجب ہے کہ آیہ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مین ابوبکر ہون اور اطلاق جمع اوپر واحد کی صحیح ہوے جیسا کہ امام فخر رازی نی لکہا ہی اور جناب امیر علیہ السلام اطلاق کنتم اور تامرون اور تنہون نہو سکی علاوہ اسکے حسنین علیہما السلام بہی تو موجود تہی اور اہلسنت مین اصحاب ظاہری سی بہی معدود تہی پہر اطلاق جمع کا کیا مانع ہی خصوصاً اعتقاد شیعہ پر کہ صغیر وکبیر اہلبیت علیہم السلام فضل وکمال مین یکسان ہین اور اگر منتسبین باہلبیت بہی خصوصاً ویسی لوگ جو شمار منا اہل البیت مین ہین تبعاً داخل خطاب ہون تو مصداق جمع کثرت بہم پہنچ جائیگا اما امر ثانی پس اولاً بعض مخاطبین کا موجود ہونا واسطی توجہ خطاب کی کافی ہی ورنہ جمیع خطابات قرآنی اور احادیث نبوی سوا حاضرین کی کسی پر جاری نہوتے اور شاید

اور شاید اسی جہت سی حضرت مخاطب اپنی تئین مخاطب بخطاب اَقِیمُوا
الصَّلوٰۃ نہ سمجہے کے تارک نماز ہوئی ہین اور نماز کو تعبیر ساتہہ بدن توڑنیکی
کرتی ہین جیسا کہ بعض پچہلی اخبار تہذیب الاخلاق مین نظر سی گزرا تا ہم اگر
جسطرح آپکی بعض مفسرین نی کہا ہی کہ خطاب کُنْتُمْ اگرچہ صحابہ کیطرف ہی مگر
شامل کل امت کو ہی اسیطرح ہم بہی کہتی ہین کہ خطاب بعض ائمۂ کیطرف ہی مگر
شامل کل ائمۂ کو ہی شاید آپنے بجز میزان اور منشعب کی کچہہ پڑہا نہین آپکو
علم فصاحت و بلاغت کی کیا خبر ہی اس علم کی بہی کچہہ سیر کرنا ضرور ہی تاکہ
معلوم ہو کہ کبہی غایب کو حاضر اور حاضر کو غایب اور مقر کو منکر اور منکر کو
مقر اور عالم کو جاہل اور جاہل کو عالم قرار دیتی ہین باعتبار آثار اور لوازم اور
دلائل اور امارات کی کہ ہر مقام پر مختلف ہین رابعاً ہم خدمت شریف مین
مسامحتہ عرض کرتی ہین کہ حدیث نجوم مین جیسا کہ عنقریب آویگی آپکی زعم باطل
مین کل اصحاب مراد ہین پس بنا بر اسکی کل صحابہ مقتدا تہی اور ظاہر ہی کہ خطاب
اِقْتَدَیْتُمْ اِہْتَدَیْتُمْ کا طرف مقتدیونکی ہی پس اگر مخاطب مومنین حاضرین
تہی تو وہ صحابہ تہی اور مقتدا تہی نہ مقتدی اور اگر غائبین تہی تو توجہ خطاب
کا طرف غائبین کی لازم آتا ہی فما ہو جوابکم فہو جوابنا لیکن بتیسر الامر پس مستغنی ہی
اوپر اسکی کہ صیغ مضارع بمعنی حال ہین و لانسلم ذالک بلکہ مضارع مشترک ہین
الحال والاستقبال ہی مگر محبت ثلاثہ مین آپ ایسا مستغرق ہین کہ شاید میزان
و منشعب بہی بہولی ؛ قولہ خیر ائمۃ صحیح ہی ؛ اقول مکرر کہا گیا کہ صحیح ہی
مگر خیر ائمۃ ائمۂ ابرار ہین نہ ائمۂ اشرار من الکفار ہین ؛ قولہ جسکی آپ

بھی تصدیق کرتی ہین ۱۶ اقول جسکی ہمنی تصدیق کی ہی باتفاق امت بیزاری
اوس سی کفر ہی اور جسکی تمنے تصدیق کی ہی بیزاری اوس سی عین ایمان ھے
یا ایھا الذین امنوا لا تتولوا قوما غضب اللہ علیہم اور مغضوب علیہم ہونا
اونکا کہ جنکو تم مصداق آیہ سمجھی ہو غضبیت فاطمہؑ سی ایسا ظاہر ہی کہ عیان را
چہ بیان قولہ اسکا کیا مطلب ہی ۱۷ اقول اسکا یہہ مطلب ھی کہ انوار قرآنی
صاحبان بصیرت کی لئی موجب ہدایت ہین لیکن تم ایسی بصیرت والی کو نور سے
کیا فائدہ ہی جب تم ٹٹولوگی تو ٹھیر ھی ھی ٹھیر معلوم ہوگی قولہ تمکو اپنی
اجتہاد ہی کی قسم ھی ۱۸ اقول تمکو بھی اجتہاد ابو حنیفہ بلکہ معویہ اور اجتہاد
عائیشہ طاہیشہ ھی کی قسم ہی کہ آیا صحابہ کی بہ نسبت اس قرآن ہین تؤمنون
عرض الدنیا تو ثرون الحیوۃ الدنیا تسرون الیہم بالمودۃ ارضیتم
بالحیوۃ الدنیا ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرھم
لا یعقلون ما کان لکم ان توذوا رسول اللہ ان الذین یوذون اللہ
ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ ویلعنہم اللاعنون ولعنۃ اللہ
علی الظالمین وغضب اللہ علیہم ولعنہم لکھا ہی کہ نہین اگر لکھا ہی
تو اوسپر عمل کرو اور اگر نہین ہی تو ان آیات قرآنی کو بھی نسبت عثمانی جلا دو
قولہ اگر اوسمین خیر امۃ صحابہ کی بہ نسبت ہو ۱۹ اقول سو مرتبہ کہین گے
ہزار مرتبہ کہینگی کہ کاذبین غادرین خائنین آثمین کما فی صحیح المسلم کے بہ نسبت
ہرگز خیر امۃ نہین ہی بلکہ ائمۃ یدعون الی النار ہی اور لعنہم اللہ فی الدنیا
والآخرۃ ہی آپ چاہیی راہ ہدایت پر آئے چاہیی راہ ضلالت پر جائے قولہ

اپنی مذہب میں بھی **اقول** بسم اللہ آیہ امنوا ثم کفروا تو چکا ہی
اب پھر امنوا ہو لیکن کہین پھر ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا نہو جاوی آپکی
بات کا کیا ٹھکانا ہے **اقولہ** معلوم نہ ہوا **اقول** اب تو بخوبی معلوم ہو گیا
ہوگا جب وہ دیکھی اپنوکوئی تمنا آپکی دلمین رہی ہوگی اب اگر کوئی تمنا ہو تو
اوسکو بھی کہہ ڈالیی ہم آپکی خلشہای باطنی کی ہشانی کو موجود ہین جتنی المقدور
آپکی تسکین کی لیی بہت عرق ریزیان کرینگے لیکن آپکی خاطر عاطر دریا مقاطر کا
میلان تو طرف سنت افغانان رام پور کی ہو چکا ہی آپ ہماری کب سنتی مین مجبوری
ولاچاری ہی کہ اس بیماری کی دوا نہین ہی ہذا داء لیس لہ دواء الا ما الوصال
بمقاصد البال ومطالب الرجال **قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ**
سبل السلام دوسری آیت فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم
واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا لاکفرن عنھم سیئاتھم ولادخلنھم
جنات تجری من تحتھا الانھار ثوابا من عند اللہ واللہ عندہ حسن
الثواب اس آیت مین اللہ جلشانہ مہاجرین کی تعریف کرتا ہی اور اونکی جنتی
ہونیکی بشارت دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ جن لوگون نی میری پیچھی وطن اور گھر اور
کنبہ اور قبیلہ کو چھوڑا اور جنپر میری اوپر ایمان لانیکی تکلیفین پہنچین اور جنکو
میری راہ مین ایذائین دی گئین تو مین بھی اپنی ایسی سچے ایمان لانیوالون اور
پکے مسلمانون سی بڑی مہربانی سی پیش آونگا اور اونکی محنتون اور مصیبتون
اور جان فشانیونکا اونکو اچھا بدلا دونگا اونکی گناہونسی درگزر کرونگا اونکی
بھول چوک کو نہ دیکھونگا بلکہ اونکی گناہونکو نیکیونسی بدل دونگا اور بی بوجھے

بتلائی اونکو ایسی جنّتوں میں جگہہ دونگا جنکی نیچی نہرین بہتی ہین جہان اونکو کچہہ
غم رہیگا نہ رنج نہ کوئی فکر اونکو رہیگی نہ کہٹکا اور یہہ ثواب اونکو اپنی طرف سی
دونگا اور اپنی فضل اور مہربانی سی اونکی اعمال سی بہت بڑہکر اونکو درجہ عطا
کرونگا اب ان آیتونکو دیکہہ کر مہاجرین کی فضیلت اور بزرگی پر خیال کرنا چاہئے
کہ کس محبّت اور پیار سی خدای عزّوجلّ اونکا ذکر کرتا ہی اور اونکی مدارج اور مراتب
کا کس خوبی سی اظہار فرماتا ہی اور اونکی قطعی جنتی ہونیکا اقرار کرتا ہی اور اونکے
گناہوں اور سیّئات سی درگزر کرنیکا اور نیکیونسی بدل دینی کا وعدہ کرتا ہی اور
اونکی اعمال کی جزا مین جو کچہہ دیگا وہ تو ایکطرف اپنی طرف سی براہ تفضّلات
ثواب دینی کا بیان کس مہربانی سی فرماتا ہی پس اب ان آیتونکی دیکہنی والون سے
ہم عرض کرتی ہین کہ جن مہاجرین کی نسبت خدانی یہہ وعدے کئی ہین اور جنکے
بہشتی ہونیکا ذکر فرمایا ہی وہ کون تہی کیا وہ لوگ مہاجرین نہ تہی جنکا نام ابوبکر
اور عمر اور عثمان ہی اور کیا گہربار چہوڑنی والونمین وہ اشخاص نہ تہی جنکو شیعہ
بُرا جانتی ہین اور کیا یہہ لوگ اس آیت سی مستثنی کردی گئی ہین اور کیا یہہ اشخاص
لاکفرن عنہم سیئاتہم کی وعدہ سی خارج کردئی گئی ہین اے بہائیو اس آیت
کو پڑہکر اب تم مہاجرین کی گناہونکی ڈہونڈہنی مین اوقات ضایع نکرو اور اونکی
بُرائیونکی تلاش مین اپنی عمر نہ گنواؤ اگر دو چار عیب اونکی تمنی ڈہونڈہ بہی لئی تو
بہی جب تک تم مہاجرین مین ہونیسی انکار نکروگی اور جب تک تم اونکی ہجرت کا اقرار
کرتی رہوگی تمہاری عیب جوئی اور نکتہ چینی کچہہ کام نہ آویگی اور اس سی اونکی
یقینی جنتی اور قطعی بہشتی ہونیمین کچہہ ضرر نہوگا اسلئی کہ وہ خود فرماچکا ہے کہ

لاُكفِّرَنّ عَنهم سَيِّئاتِهم کہ مین اونکی گناہونسی درگزر کرونگا اور ضرور ضرور
اونکو جنت مین داخل کرونگا اسلیئے کہ وہ میری تئین گھرونسی نکالی گیی میری
بدولت رنجون اور مصیبتونمین گرفتار ہوئی اپنی دوستونکو چھوڑکر میری دوست
کی ساتھہ ہوئی اپنی محبوبونسی جدا ہوکر میری محبوب کے شریک ہوئی آپس اونکا
ہجرت ہی کرنا ایک ایسا عمل ہی کہ ہزار اعمال اور لاکھہ عبادت اور کروڑ و نیکیونسے
بہتر ہی ۔ یقول المتمسك بولاية علی ابن ابيطالب عليه السّلام
یہہ آیت بہی مثل آیات دیگر فضیلت مومنین موقنین پر دلالت کرتی ہی مثل
علیؑ ابن ابيطالب اور جعفر بن ابیطالب وحمزہ وعبیدہ کہ مستجمع صفات مذکورہ
فی الآیہ خصوصًا قاتلوا اور قتلوا کے ہین نہ ثلاثہ فارّین من الزحف جنکے
حق مین فقد باء بغضب من الله وما وٰهم جهنّم وبئس المصير ہے
اَیکی بری متعصب مفسر بیضاوی صاحب تحت فالّذين هاجروا فرماتی ہین
المعنى فالّذين هاجروا الشّرك والاوطان والعشائر للّدين یعنے
جن لوگون نی چھوڑا شرک کو اور وطنون کو اور قوم قبیلہ کو واسطی دین کے
انتہی شیعہ قاطبۃً اسکی قایل ہین کہ آپکی حضرات ثلاثہ نی شرک باطنی کو مرتی دم
تک نہین چھوڑا اور ہمیشہ شاکین اور مرتابین فی النبوت سہی تھی بلکہ بعضی صاحب
بسبب تنگ ظرفی کے بعض اوقات زبان سہی اوسکا اظہار بہی کردیتی تھی چنانچہ
صلح حدیبیہ مین حضرت عمر نی خود اپنی زبان صداقت بیان سہی اظہار کردیا کہ
جیسا کہ آج مجکو شک نبوت مین ہوا ایسا کبہی نہین ہوا پس ایسی لوگون کا ترک کرنا
شرک ظاہری کا اور ترک وطن اور ترک عشایر لا لسّلم کہ للّدین تھا بلکہ محض نعم

حصول جیفہ دنیا تھا وقد مر ویاتی **قولہ** مہاجرین کی تعریف کرتا ہی قول
مومنین مہاجرین کی تعریف کرتا ہے یا منافقین اور مرتدین کی تعریف کرتا ہی
صدر آیہ مین تو خطاب طرف مومنین ہی کے ہے چنانچہ جناب باری فرماتا ہے
اِنِّی لَا اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ یعنی اے مومنین تم مین سی کسی عامل کی عمل کو
مین ضایع نکرونگا قال البیضاوی فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا الخ تفصیل للاعمال
العمال وما اعد لہم من الثواب یعنی فالذین ہاجروا تفصیل ہی واسطی عمل
عمل کنندگان کے اور اوس ثواب کی جو واسطی اونکی مہیا ہوا ہی لسنتے پس جب
یہہ تفصیل اعمال مومنین مین ہی تو منافقین اور مرتدین کو اس آیت سے
کیا علاقہ رہا **قولہ** فرماتا ہی کہ جن لوگون نی میری پیچھی **اقول** یہہ عبارت
بہ حیثیت کذائی نہ اسکو ہم ترجمہ کہہ سکتی ہین نہ تفسیر پس بجز افترای علی اللہ کے
کیا کہین ترجمہ نہونا ظاہر ہی اسلئے کہ الفاظ بڑھے بھی ہین اور جو مطبوع خاطر
عاطر نہ تھی وہ گھٹی بھی ہین جیسی قاتلوا اور قتلوا کا ذکر ہی اوڑا دیا ہے
فقط اس ڈر سے کہ شیعہ پوچھینگی کہ اصحاب ثلاثہ کس لڑائی مین مصداق قاتلوا
ہوئے کس معرکہ مین دست لات و عزی پرست مین ہتیار پکڑ کر کس کافر کو مارا
کسی ایک کا نام تو بتلا دیجئے جس لڑائی مین گئے بھاگ کھڑی ہوئے اسی کا نام
قاتلوا ہے اور یہی پوچھینگے کہ مصداق قتلوا کہان ہوئی کسی معرکہ مین
یا گھر کی چھوٹی ہین اور تفسیر بالفاظ متناسبہ ہوتی ہی نہ نئی جوڑ جیسا کہ
حضرت مخاطب فرماتی ہین نی پوچھی بتلا اس لفظ کی پوچھی بتلائی گو ہمکو
کسی لفظ سی علاقہ نہین معلوم ہوتا ہی حضرت مخاطب کو ذرا بھی خوف خدا نہین ہے

کہ خود الفاظ مہملہ تصنیف فرماتی ہین اور کہتی ہین کہ خدا فرماتا ہی ومن اظلم ممن
افتری علی اللہ کذبا قولہ میری پیچہی اپنے وطن کو الی قولہ چہوڑا اقول
نہ وہ لوگ جنہون نی طلب دنیا کی پیچہے اپنی وطن کو چہوڑا قولہ میری اوپر
ایمان لانی سے تکلیفین پہنچین اقول نہ وہ لوگ کہ جنکو طلب دنیا مین تکلیفین
پہنچین قولہ ایسی سچی ایمان لانیوالون اور پکے مسلمانون سی اقول نہ جہوٹے
ایمان لانیوالون اور نہ کچی مسلمانون سی کیا فہم وشعور حضرت مخاطب ہے کہ جن
باتونکو شیعہ بدلیل ثابت کرتی ہین لاعن شعور خود اوسکا اقرار فرماتی ہین مشہور ہے
کہ بہیڑی خود بہیڑیے کی پاس جاتی ہین اب صاف صاف سن لیجیے کہ جو لوگ کچی مسلمان
اور جہوٹھی ایمان لانیوالی اور بطلب دنیا وطن کو چہوڑنیوالی تھی اور حقیقت مین انہون
کو نہ چہوڑا اور کوئی کام اونکا دین کیواسطے نتہا بلکہ دنیا کیواسطے تہا ایسی لوگ ہرگز
مصداق اس آیت کی نہین ہین اور وہ حضرات ثلاثہ ہی ہین کہ جنکو قیود اس
آیہ نی خارج کردیا قولہ کیا وہ لوگ مہاجرین نہ تہے اقول اگر مراد مہاجرین
سی مہاجرین شرک اور مہاجرین اوطان للدین ہین جیسا کہ بیضاوی صاحب
نی فرمایا تو ہرگز جنکا آپ نام لیتی ہین وہ مہاجرین نہ تہی اور جو اسکا دعوی کری کہ
وہ ایسی مہاجرین تہی اوسپر واجب ہی کہ بدلیل ثابت کری ورنہ اصل کل حوادث
مین عدم ہی قولہ کیا وہ لوگ اس آیت سی مستثنے کردی گئی اقول کچہہ حاجت
باستثنا نہین ہے اسلیی کہ استثناء متصل مین داخل ہونا مستثنے کا مستثنی منہ مین
شرط ہی اور جب قیود آیہ نی اونکو خارج کردیا تو محل استثنا باقی نہ رہا باقی رہا استثناء
منقطع مثل جاء القوم الا حمارا پس اگر گدہا بتبعیت قوم مع القوم ہو گیا تو کبہی شرف

قوم

قوم اوسکو حاصل نہوگا پھر استثنا کی کیا حاجت ہی ولنعم ما قیل ہے خر عیسی اگر بمکہ
رود ٭ چون بیاید ہنوز خر باشد ٭ وعلی التنزل سب مقامات پر دلیل عقل
ونقل مغنی عن الاستثنا ہو جاتی ہی اور حاجت باستثنا نہین رہتی رہتی ہی
جیسی ان اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر پس عقل حکم کرتی ہی کہ اگر شیٔ کو عام لین
تو شریک الباری اور عدم الباری اور جہل الباری اور عجز الباری کل شیٔ سو
مستثنی ہے گو حرف استثنا نہین ہی نہین بھی اسیطرح منافقین اور مرتدین
بدلیل عقل مستثنی ہین اور کوئی حاجت طرف استثنا کی نہین ہی **قوله** جب تک
تم اونکی ہجرت کا اقرار ہ **اقول** شیعو نکو ہرگز ثلاثہ کی ہجرت معتبرہ فی الشرع
کا اقرار نہین ہی اور اول صفحہ صحیح بخاری مین موجود ہی کہ ہجرت وہی معتبر ہی
جو بصدق نیت ہو چنانچہ بخاری نی خود حضرت خلیفہ ثانی سی روایت کی ہی
کہ جناب رسولخدا نی فرمایا کہ انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ
ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او الی امرأۃ ینکحہا فہجرتہ
الی ما ہاجر الیہ یعنی نہین ہین اعمال مگر ساتھ نیت کی اور نہین ہی واسطے
ہر شخص کے مگر وہ چیز کہ جسکی نیت کی ہی پس جس شخص نے ہجرت کی طرف دنیا کے
کہ پہنچی اوسکو یا ہجرت کی برغبت طرف کسی زن کی کہ نکاح کری اوس سی پس ہجرت
اوسکی طرف اوسی چیز کی ہی جسکی طرف ہجرت کی ہی انتہی **قوله** مین اوسنکے
گناہ ہو نسی درگذرا **اقول** یہ وعدہ اون مومنین ہی ہی جو متصف باین صفات
ہین جو آیہ شریفہ مین مذکور ہین نہ منافقین اور مرتدین اور نہ اصحاب ثلثہ
سی کہ سرگروہ اونکی ہین حاصل یہ ہی کہ فقط بظاہر مسمی باسم مہاجر وانصار ہونا

مفید حصول جنت ہوتا تو جناب باری اسیقدر فرماتا کہ کل من سمی مہاجراو
انصاراً لاکفرن عنہم سیئاتہم پھر اس تطویل کی کیا حاجت تھی کہ اخرجو
من دیارہم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا بلکہ چاہئی تھا کہ تخصیص
تعمیم پر کیجاتی تاکہ مقام اشتباہ نرہتا اور یون فرماتا کہ سواء قاتلوا او قتلوا
او درنوا این اخرجوا او نافقوا او ارتدوا لاکفرن عنہم سیئاتہم
وتجی مزید توضیحہ فی الآیۃ الثالثۃ قال المخاطب القمقام ھداہ
اللہ سبل السلام تیسری آیت والسابقون الاولون من
المہاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا
عنہ واعد لہم جنت تجری من تحتہا الانہار خلدین فیہا ابداً
اس آیت مین اللہ جلشانہ مہاجرین اور انصار کی نسبت اپنی رضامندی ظاہر
فرماتا ہی اور اونکو اور اونکی پیروی کرنیوالونکو جنت کی خوشخبری پہنچاتا ہی ہمارے
نزدیک اگر کوئی شخص اس آیت پر ذرا بھی غور کری اور اوسکی مطلب کو سوچے تو
وہ ہرگز صحابۂ کبار اور مہاجرین اور انصار کی نسبت سوای فضیلت اور بزرگی
کی دوسرا اعتقاد نرکہی اسلئے کہ جب اونکی شان مین خدای جلشانہ فرماتا ہی کہ
رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کہ مین اونسی راضی اور وہ مجھسی راضی اور اونکی حقمین اللہ
تبارک وتعالی ارشاد کری کہ اعد لہم جنت کہ طیار رکھی گئی ہین اونکی لئی
جنتین اور آراستہ کردی گئی ہین واسطی اونکی بہشتین تو پھر کون ہی کہ اونکی
فضیلت کا قائل نہو پس شیعان پاک کو صرف اسیقدر غور کرنا چاہئی کہ مہاجرین
اور انصار مین صحابۂ کبار جن سی وہ عداوت رکھتی ہین داخل ہین یا نہین اگر ہین

تو پہر اونکی جنتی ہونیمین کیا شک ہی اور اگر نہین ہین تو یہہ خطاب خدا کا کسکی
ہی اے بہائیو ذرا سوچو کہ قرآن مجید پر ایمان اسی کا نام ہی کہ جنکی حق مین اللہ
اپنی رضامندی ظاہر کری اونسی تم ناراض ہو اور جنکی جنتی ہونیکی خدا خبر دی اونکو
تم مسلمان بہی نہ سمجہو اور اگر اس آیت پر بہی کوئی ایمان نلاوی اور شبہہ کرے
کہ اسمین خلفاء ثلاثہ کی نام تو مذکور ہی نہین اس سے اونکی فضیلت کا انکار مستلزم
انکار آیت نہین ہی تو اوسکی شبہہ دور کرنیکی لئی ہم امام محمد باقر علیہ السلام کی
شہادت پیش کرتی ہین اور جسطرح پر اونہون نی خلفاء ثلثہ کو داخل حکم اس
آیت کی بیان کیا ہی اوسکو ہم بیان کرتی ہین اوسکو ذرا دل سی سنو اور اپنی
ہی مذہب کی کتاب سی اوسکی سند لو وہ ہو ہذہ صاحب الفصول نی امام
باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایک روز حضرت امام باقر علیہ السلام کا گذر
ایک جماعت پر ہوا جو کہ خلفاء ثلاثہ کی عیب جوئی کر رہی تہی آپنے پوچھا کہ مجہی
بتلاؤ کہ تم اون مہاجرین مین سی ہو کہ جو خدا کی لئی گہر سی نکالی گئی اور خدا
کی لئی اونکا مال لوٹا گیا اور جنہون نی خدا و رسول کی مدد کی اونہون نی کہا کہ نہین
ہم اونمین سی نہین ہین تب آپنی پوچہا کہ پھر کیا تم اون لوگونمین سی ہو کہ جنہون نی
دار ہجرت اور دار ایمان مین گہر بنایا تہا اور مہاجرین کو آرام دیا تہا اونہون نی
کہا کہ نہین تب آپنی کہا کہ خود تم بیزار ہوئی اور نہین چاہتی کہ دونو فریق مین سی
ہو اور مین اس بات کی گواہی دیتا ہون کہ تم اونمین سی بہی نہین ہو جنکی نسبت خدا
تعالی فرماتا ہی کہ جو لوگ بعد ان مہاجرین اور انصار کی آوینگے وہ ایسی مومن ہونگے
کہ یہہ دعا کیا کرینگی کہ الٰہی ہماری اور ہماری اگلے بہائیونکی جو ہمسی ایمان مین سبقت

لیگئی ہین مغفرت کر اور نہ ہماری دلونمین مسلمانونکی طرف سے کینہ ست کہ بیشک
تو نرمی کرنیوالا مہربان ہی آی بھائیو تم اپنی آپکو امامیہ کہتی ہو اور ائمہ کرام
کی اقوال کو کم از آیات نہین سمجھتے مگر نہین معلوم کہ اون اقوال کو جو صحابہ کے
فضائل مین ہین کیون نہین مانتی اور کیون اپنی اماموںکی پیروی نہین کرتی اور کیون
اونکو صحابہ کی فضائل بیان کرنیمین جھوٹا جانتی ہو غرضکہ اس حدیث سی امام باقر
علیہ السلام کی ثابت ہوا کہ اونکی نزدیک خلفاء ثلاثہ اس آیت کی حکم مین داخل
ہین اور جو وعدی جنت وغیرہ کی خدانی مہاجرین اور انصار سی کئی اونمین وہ
شریک ہین اور یہ بہی ظاہر ہوا کہ جو لوگ اونکی عیب جوئی کرتے تھے اونسے حضرت امام
موصوف بیزار تھی اور اونکو اسلام اور ایمان سی خارج سمجھتی تھے پس سوای تقیہ کے
دوسرا کوئی جواب ہو ہی نہین سکتا ہی لیکن نہین معلوم کہ کہانتک تقیہ کا عذر کیا کرینگی
اور کب تک تقیہ کو ڈہال بنائی رہینگے افسوس ہی جب خدا صاف صاف مہاجرین
اور انصار کی تعریف کرتی اور ائمہ علیہم السلام خلفاء ثلاثہ کی صاف فضیلت
بیان کرین اور پہر بہی حضرات شیعہ قائل نہون اب معلوم نہین کہ مہاجرین اور
انصار کی فضیلت کی لئی کیسی دلیل چاہتی ہین + بقول المتمسک
بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام یہہ آیہ بہی مثل آیۃ
سابقہ کی فضیلت مومنین موقنین مین ہی نہ منافقین و مرتدین مین خواہ
مہاجرین ہون خواہ انصار اسلئی کہ مراد سابقون سی یا سبقت فی الایمان ہے
اور آپکے حضرات ثلاثہ کی ایمان ہی مین کلام ہی سابق اور لاحق ہونیکو کون پوچھتا ہے
یا سبقت فی الخیرات والطاعات مراد ہی جیسا کہ فرمایا ہی فاستبقوا الخیرات

وسابقوا الی المغفرۃ اور اوسمین بہی ایمان شرط ہی اسلئے کہ اعمال کفار غیر
بقیعۃ ہین اور صدق نیّت اور اتقا کہ انّما یتقبّل اللہ من المتّقین سے
ثابت ہی علاوہ اسکی ہی اور خاتمہ بہی بالخیر ہونا بعد ان سبکے ہی اور حضرات
ثلاثہ کا نہ ایمان ہی مسلم ہی نہ صدق نیّت نہ سبقت کرنا عبادت مین جیسون
پر کہ جنکی ایک ضرب بہتر از عبادت ثقلین تہی اور نہ خاتمہ بالخیر ہونا اونکا مسلّم
ہی یا سبقت الی الجنّۃ مراد ہی جیساکہ بعض حواشی بیضاوی مین ہی اور اس سبقت
کیلئے سبقت فی کلّ الامور لازم ہی پس جن لوگونکی سبقت فی بعض الامور بہی
مسلم نہین ہی قو اونکی فی کلّ الامور کیونکر مسلم ہوگی یا سبقت فی الہجرۃ مراد ہی
اور اسمین بہی وہی ایمان شرط ہی اور کافر و منافق کی ہجرت مفید نہین
چنانچہ طبقات مین لکہا ہی کہ عبد اللہ بن ارقیط دیلمی ایک کافر تہا وقت ہجرت
دلیل رسول اللہ تہا اور وہ بہی مثل ابو بکر کے بہر نشان وہی راہ ہمراہ تہا گو وہ یہاں
کفر ظاہری اور دوسرا کفر باطنی رکہتا تہا واضح ہو کہ جو کافر دلیل رسول اللہ
تہا اوسکی حلیہ نام و نسب مین کسی قدر اختلاف ہی شاہ عبد الحق دہلوی
جذب القلوب مین فرماتی ہین بعد ازان شخصی را از بنی دیل کہ نام او رقیط بود
و در کار ہدایت و بدر رفتگی ماہر و با امانت و حفظ اسرار مشہور بود اجیر گرفتند
تا بعد از سہ روز ہر دو اشتر را بجبل ثور حاضر آورد و آن رقیط ہم بر دین کفار
بود انتہی و قریب منہ ما فی صحیح البخاری و استاجر رسول اللہ صلعم رجلا من بنی

الدیل ہادیا خریتا علی دین کفار انتہی ملخصًا علاوہ اسکی سابق مین بیان ہوا کہ
کل اعمال مین صدق نیّت شرط ہی چنانچہ بالخصوص ہجرت مین حدیث صحیح بخاری کے

لزاكة فمن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او الى امرأة ينكحها فهجرته الى ما هاجر اليه
بلکہ بیضاوی سی بیان ہوا کہ معنی ہجرت مین ہجرت من الشرک بھی ماخوذ ہی بلکہ
حدیث مشکوٰۃ سی ثابت ہوتا ہی کہ ہجرت از جملہ مناہی خدا بھی ماخوذ ہی چنانچہ
جناب رسول خدا سی منقول ہی کہ فرمایا کہ مسلم وہ ہی کہ سالم رہین مسلمین ہاتھ
اوسکی سی اور زبان اوسکی سی اور مہاجر وہ ہین کہ ترک کرین مناہی خدا کو
پس صاف اس سی ثابت ہوا کہ فقط ترک وطن کرنا ولو للدنیا صدق مہاجر
کی لئی کافی نہین ہی اور سبب ان معنون کی راہ سی جو آپکی مفسرین اور محدثین بیان
کرتی ہین صدق مہاجرین آپکی ثلاثہ پر مسلم نہوا تو سابق اور لاحق ہونا فی المہاجرین
کب مسلم ہوگا علاوہ اس سب کی آپکی مفسرین باہم خود اختلاف عظیم ہی کہ مصداق
سابقین اولین من المہاجرین کون لوگ ہین بعضون نی کہا ہی کہ وہ لوگ مراد
ہین جنہون نی قبلتین کیطرف نماز پڑھی اور ظاہر ہی کہ مراد نماز سی وہ نماز ہی کہ
جسکی حقمین یرائون الناس ہی بعضون نی کہا ہی کہ اہل بدر مراد ہین اور یہ بدیہی
ہی کہ اہل بدر مین قابل تعریف وہی ہین جو مصداق تریدون عرض الدنیا
نہین ہین بعضون نی کہا ہی کہ اہل حدیبیہ مراد ہین اور یہ بھی ظاہر ہی کہ اہل حدیبیہ
مین سی جنکو شک نبوت جناب رسول خدا مین واقع ہوا وہ قابل تعریف نہین ہین
بعضون نی کہا کہ ہجرت سابقہ اولی وہ ہی جو بنی ہاشم نی مکہ مین اپنی گھرونسی طرف
شعب ابیطالب کے کی اور اہل تواریخ متفق ہین کہ اس ہجرت مین کفار بھی بحمیت
جاہلیت شریک تھی اور مدح نہین ہوسکتی ہی مگر مومنین کی اور بعضون نی
کہا ہی کہ ہجرت سابقہ اولیہ وہ ہی جو طرف حبشہ کی بمعیت حضرت جعفر طیار ع

واد

واقع ہوئی اور باتفاق اہل تواریخ انکی سابق ولاحق آسمین نہ تھے پس ایسی آیۃ
متعلق منہا کو نص قطعی اور حسن وخوبی حضرات ثلاثہ کی سمجھنا بجز خوش فہمی
مخاطب کے کس چیز پر محمول ہوسکتا ہی **قولہ** پس شیعان پاک کو صرف اسقدر غور
کرنا چاہئی **اقول** شیعان پاک اعتقاد کی نزدیک یہہ امر نظری نہین ہی کہ حاجت
غور وفکر رکھتا ہو بلکہ مثل آفتاب نصف النہار روشن وآشکار ہی کہ جن منافقون
سی ہم عداوت رکھتی ہین اونکی سایہ کو بھی برائی نام سر ہو مداخلت اس آیہ مین نہین ہی
حتی یلج الجمل فی سم الخیاط **قولہ** داخل ہین یا نہین **اقول** نہین نہین
نہین اسلئے کہ جنت مقام مومنین ہی نہ جای منافقین فان المنافقین
فی الدرک الاسفل من النار **قولہ** اگر نہین ہین تو یہہ خطاب خدا کا کسکے
طرف ہی **اقول** کیا خوب سوای ثلاثہ کی کوئی دنیا مین قابل خطاب نہ تھا
اس پوچھنی سی آپکے یہی ثابت ہوتا ہی کہ آپکی پندار باطل مین انحصار مہاجرین فقط
حضرات ثلاثہ ہی مین ہوگیا ہی سوای انکے اور کوئی مہاجر نہ تھا نہ علی ابن ابیطالب
علیہ السلام نی جو حقیقۃً اول مہاجرین مین تہی ہجرت کی تھی نہ حضرت جعفر طیار
نی ہجرت کی تہی نہ حضرت حمزہ نی ہجرت کی تہی نہ عبیدہ نی نہ اونکی اتباع نے
مثل ابوذر وعمار ویاسر وغیرہم یہہ کوئی مہاجر نہ تہی اور اہل قبلتین نہ تہی اور اہل بدر
نہ تہی بلکہ جو کچہہ تھے فقط ثلاثہ ہی تہی لقد حق القول حب الشیٔ یعمی ویصم
وانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور **قولہ**
اونسی تم ناراض ہوا **اقول** جنسی خدا نی اپنی رضامندی ظاہر کی ہم ہرگز اونسے
ناراض نہین ہین بلکہ ناراض فقط اونہین لوگون سی ہین جنکو خدا نی لعنہم اللہ

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا کہا ہی مقام انکا ہی کہ ہم
بہی مثل تمہاری پوچہین کہ کن موذیونکے حق مین خدانی یہہ کہا ہی ثلاثہ سی پہلی
کسنی پیغمبر ؐ کو اور اہلبیت پیغمبر ؐ کو اذیت دی تہی جسکی حقمین یہہ آیہ نازل ہوا
قولہ اس آیت پر بہی کوئی ایمان نہ لائی تہا اقول اس آیت پر بخوبی ہم
ایمان لائی ہین مگر بے ایمانونکی ایمان پر مثل آپکی نہین ایمان لائی ہین اٰمَنَّا
بِاللّٰهِ وَكَفَرْنَا بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ قولہ یہہ شبہہ کری ہ اقول شبہہ کیسا
یہہ امر تو یقینی ہی کہ ثلاثہ کی نام آیت مین نہین ہین اہل بصیرت تو ہرگز نہ کہینگی
کہ ثلاثہ کی نام آیت مین ہین آپکو شاید ٹٹولنی سی ملجائی ہون لیکن حقیقت
یہہ ہی کہ آپکو بہی باوجود ٹٹولنی کی نہ ملی ورنہ آیت قطعی چہوڑ کر روایت مزخرف
کیطرف کیون دوڑتی کہ تصدیق اوسکی آجتک کسی شیعہ نی نہین کی اور نہ خود سنی
تصدیق کرنا اوسکا عبارت شیعہ سی ثابت ہوسکا قولہ مستلزم انکار آیت
نہین اقول حقیقت مین یہی ہی کہ مستلزم انکار آیت نہین ہی غایۃ الامر یہہ ہے
کہ مستلزم انکار ایک روایت بی سروپا کا ہوگا پہر معلوم نہین کہ کس منہ
سی نکلا کہ کوئی آیت پر ایمان نہ لاوی حقیقت مین تم ایمان آیت کا نہین لائے
کہ جنکی حقمین آیت تہی انکا ذکر ہی نہین کیا منافقین پر اوسکو محمول کر لیا
قولہ صاحب الفصول نی امام باقر سی روایت کی ہی ا اقول ہم نہ فصول کو جانتے
نہ صاحب الفصول کو جانتی کہ کون صاحب ہین آیا کوئی شخص معقول ہین یا کوئی
بو الفضول ہین کتاب غیر مشہور کی توثیق کلام علماء سی لازم ہی تہی اسکی [illegible]
کی کہ ساختہ شاہ عبد العزیز دہلوی ہی نہوتی اور بعد اسکی ضرور تہا اسکا ثابت کرنا

کہ صاحب کتاب مُصَدِّق روایت ہی کیون نہین جایز ہی کہ اس روایت کو
اہلسنت سی نقل کیا ہو اور مُصَدِّق اوسکا نہو آپکا حال یہہ ہی کہ صاحب مجمع البیان
کو ناقل اقوال مختلفۂ مفسّرین اہلسنّت ہوتی ہین آپ اونکو قایل اور مصدّق سمجھتی ہین
پھر ایسی اولٹی سمجہ والونکا کیا اعتبار ہی پس جب آپ اوّلاً ثبوت اعتبار کتاب دینگے
اور ثانیاً ثبوت تصدیق صاحب کتاب بہی دینگی تب ہم جواب اوسکا یون دینگے
کہ چونکہ مخالف سیکڑون احادیث اور آیات کے ہی جو مذمّت ثلاثہ پر دلالت کرتی ہین
اور مخالف مجمع علیہ امامیہ کے اور موافق مذہبِ عامہ کی ہی ضرور ہی کہ محمول
بر تقیہ ہووی خصوصاً بنظر اسکی کہ لفظ خاضعُوا دلالت کرتی ہی اوپر اسکے کہ وہ جماعت
جملہ شیعان مین سی نہ تہی اسلیی کہ شیعونکو درباب ثلثہ خوض اور غور کی کیا
حاجت ہی حضرات ثلاثہ کا بی بہرہ ہونا دین و ایمان سی تو اونکی اجماعیات اور
اتفاقیات اور ضروریات مذہب سی ہی ایسی امر بدیہی مین اونکو احتیاج خوض
کیا ہی بلکہ اگر بنظر تامل دیکھی تو آخر حدیث بسر و پا بہی اسی پر دلالت کرتا ہی
اسلیی کہ مصداق ہونا آیہ ربّنا اغفر لنا ولاخواننا کا مخصوص اونہین لوگونکی
واسطی ہی جو ثلاثہ کو اخوان مومنین مین سی سمجہتی ہین اور پھر اونکی معایب بھی بیان
کرتی ہین جیسی حدیث قرطاس اور حدیث فدک اور حدیث شک فی النبوت
در حُدیبیہ اور امثال اسکے کہ صاف صاف دلالت اوپر کفر و نفاق حضرات
ثلاثہ کی کرتی ہین لیکن وہ فرقہ جو اونکو اخوان مومنین سی نہین سمجہتا بلکہ
اخوان الشیاطین جانتا ہی وہ ہرگز مصداق آیہ ربّنا اغفر لنا ولاخواننا
کا نہین ہو سکتا ہی اسواسطی کہ وہ اپنی اخوان مومنین کے حقمین رات دن دعا کرتی ہین

گو انھون ان شیاطین کیواسطی نکرین بلکہ بددعا کرین کہ خداوند اونکو اپنی رحمت
واسعہ سی دور رکھے یہی معنی ہین تبرّی کے جسکو اہلسنت سبّ و شتم تعبیر
کرتی ہین مخفی نہ رہے کہ اگر مراد مخاطب کی کتاب الفصول سی فصول مہمّہ ھی تو
وہ کتاب اہلسنت کی مذہب کی ھی اور ابن صبّاغ مالکی کی لکھی ہے شیعون سی اوس سے
کچھہ واسطہ نہین اور جسطرح سنیون نے باب تمسخر اپنی صحاح ہمقام مین سیکڑون ہزار
افترا آت جناب رسولخدا صلعم پر کیئے ہین اگر ایک افترا امام محمد باقر علیہ السلام
پر بھی ہو تو جای تعجب نہین ھی **قولہ** تم اپنی آپکو امامیہ کہتی ہو ۱۲ **اقول**
فقط ہم اپنی آپ اور تمھاری مان باپ کو امامیہ نہین کہتی بلکہ تم بھی ہمکو امامیہ
کہتی ہو اور اپنی آپکو اہلسنت معاویہ کہتی ہو **قولہ** اور ائمہ کی اقوال کو کم از
آیات ۱۲ **اقول** بلکہ بیش از آیات الٰہی کہ وہ مصحف ناطق مصحف صامت کی مفسّر
ہین اور وہ جو فرماتی ہین بیشک و شبہہ مراد خدا کلام خدا سی وھی ھی لن یفترقا
حتی یردا علی الحوض **قولہ** مگر نہین معلوم کہ ان اقوال کو ۱۲ **اقول** اگر نہین
معلوم تو ہم تمکو بتلا دیتی ہین وجہ اسکی یہہ ہی کہ ایسی اقوال مثل ابوال کو کلام ائمہ
نہین سمجھتی بلکہ یہہ سمجھتی ہین کہ جیسا سنیون نے جناب رسولخدا پر بلکہ خدا پر افترا
کئی ہین ویسا ہی اماموں پر بھی افترا آت کئی ہین **قولہ** جھوٹھا جانتی ہوا **اقول**
ہرگز اماموںکو جھوٹھا نہین جانتی بلکہ جھوٹھا جانتی والی پر تین حرف کہتی ہین
ارے حضرات اہلسنت کو سابقا عن خلف جھوٹھا جانتی ہین کہ تابع کاذبین غاصبین
خائنین آثمین کے ہین جلی ما فی صحیح المسلم **قولہ** اس حدیث سی امام محمد باقر علیہ السلام
کی ثابت ہوا ۱۲ **اقول** کلام اس حدیث مین سندا بھی ہی اور متنا بھی ہی اور دلالۃ

ہی مے ایسی حدیث قابل حجت نہین ہو سکتی خصوصًا اوسوقت جبکہ ناقل اسکا
کوئی سُنّی ہو **قوله** پس سوای تقیہ کی اور تو کوئی دوسرا جواب ہو ہی نہین سکتا
اقول جب آپکو معلوم تہا کہ جواب بہ تقیہ ہو سکتا ہی تو پھر یہہ بات کس طرف
کی مونہہ سی نکلی تھی کہ نہین معلوم ان اقوال کو جو صحابہ کی فضایل مین ہین کیون
نہین مانتی انتہےٰ **قوله** کہانتک تقیہ کا عذر کیا کرینگی **اقول** جہانتک
کہ صحیح بخاری سی آپ التقیۃ الیٰ یوم القیمۃ کو نکال کر نہ جلا دینگے **قوله** تقیہ
کو ڈہال بنائی رہینگے **اقول** یہہ ڈہال خدانی الا ان تتقوا منهم تقاۃً او
تقیۃً سی بنائی ہی اور شیعونکی ہاتہہ مین یہہ ڈہال اور شمشیر تبرا الیٰ یوم القیامۃ
دی ہی اسی سبب سی ہمیشہ شیعونکی وار چل جاتی ہین اور مخالفین کی اعلیٰ سے
اسفل تک پہنچ جاتی ہین **قال المخاطب القمقام هداه الله**
سبل السلام حضرات شیعہ بعض مرتبہ یہہ شبہہ بیان کرتی ہین کہ اللہ
جلشانہ نی اون مہاجرین اور انصار کی تعریف کی ہی جنہون نے خاص خدا کی لئی ہجرت
اور نصرت کی تہی نہ کہ اونکی جنہون نے دنیا کی طمع سی ہجرت اور نصرت کی تہی اس
شبہہ کو ہم تین طرح سی رد کرتے ہین اول یہہ کہ جب مہاجرین نی ہجرت کی اور
انصار نی نصرت کی اوسوقت دنیا اور دولت کہان تہی جسکی طمع ہوئی ہو جب
مہاجرین نی مکہ سی ہجرت کی تب کیا مدینہ مین کسی خزانہ کی نکلنی کی خبر اونکو ملی تہی
جسکی لوٹنی کے لئی گئے ہون یا جب انصار نی مہاجرین کی خاطر کی اور اونکو
اپنی گہر ٹہرایا تو کیا مہاجرین کچہہ بہت سا مال اپنی ہمراہ لیگئی تہی جسکی چہین لینے
اور لوٹ لینی کی نیت سی اونہون نی اونکی مدد کی ہو اگر مہاجرین نی خدا کی لیے

ہجرت اور انصار نی اللہ کیواسطی نصرت نہین کی تو پھر اونکی ہجرت اور نصرت کا
کیا سبب تھا دوسرے اگر تمام مہاجرین اور انصار نی ہجرت اور نصرت دنیا کی
طمع پر کی تہی تو خدا کا مہاجرین اور انصار کی تعریف کرنا معاذ اللہ فضول اور مہمل
ہوا جاتا ہی اسلئے کہ جب کسینی خدا کی لئی ہجرت اور نصرت نہین کی تو خدا
کس کی شان مین وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فرماتا ہے
اور جب سب کے سب منافق تہی تو کنکی نسبت نقل رضی اللہ عنہم و رضوا
عَنْهُ ارشاد کرتا ہی اور اگر بعضونکی ہجرت اور نصرت خدا کی لئی اور بعضونکی
دنیا کی لئی تہی با ذنکا نشان بھی کہ وہ کتنی صاحب تہی جنہوں نے خدا کی لئی ہجرت
اور نصرت کی جب نام لینا اور نشان دینا شروع کردگی تو سوای تین چار کے اور کوئی
نہ نکلیگا اور تین چار کی ہجرت اور نصرت کی ثبوت سی کچھہ فائدہ حاصل نہوگا
تیسرے اللہ جلشانہ نی خود اپنی کتاب پاک مین اس شبہہ کو دور کردیا ہی اور اپنی
مہاجرین اور انصار کیطرف سی جواب دے دیا چنانچہ اور دو آیتونمین اللہ جل شانہ
نی اس امر کو تصدیق کردیا کہ مہاجرین اور انصار نی جو کچھہ کیا وہ میرے واسطی کیا ہے
چنانچہ ہم دو آیتون کو ایک مہاجرین کی نسبت دوسری انصار کی نسبت بیان
کرتی ہین پہلی آیت اللہ جلشانہ مہاجرین کی نسبت فرماتا ہی الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا
مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ کہ جو لوگ نکالی گئی اپنی گھرون
سی اونسی کوئی قصور نہین ہوا تہا سوای اسکی کہ وہ اللہ کو اپنا پروردگار کہتی تہی
اور کفر کو چھوڑ کر مسلمان ہو گئی تہی پس اس آیت سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ مہاجرین
کی ہجرت کا باعث سوای اسکی دوسرا نہ تہا کہ کفار اونکی اسلام لانی سی خفا ہو گئی تہی

اور اونکی خداکو رب ﷲ کہنی سی ناراض ہوگئی تہی کہ ایسی قصور مین اونہون نی
ایذا دینی شروع کی اور مجبوری اونکو گھر بار چہوڑنا پڑا اب اس آیت کو بہی سنکر
حضرات شیعہ یہہ کہین کہ مہاجرین نی بطمع دنیا ہجرت کی تہی تو اونکو زیبا ہے
ہماری تو مونہہ سی ایسی بات نکل ہی نہین سکتی ٭ دوسری آیت اللہ جلشانہ انصار
کی شان مین فرماتا ہی والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلهم یحبون
من هاجر الیهم ولا یجدون فی صدورهم حاجة مما اوتوا ویؤثرون
علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة ومن یوق شح نفسه فاولٓئك هم
المفلحون کہ جو لوگ مہاجرین سی پہلی مدینہ مین رہتی ہین وہ چاہتی ہین اون
لوگونکو جو ہجرت کرکی آوین اونکی پاس اور جو کچہہ مہاجرین کو دیا جاتا ہی وسکا کچہ
خیال نہین کرتی اور اوس سی رنجیدہ نہین ہوتی اگرچہ وی خود بہی محتاج ہین اور
اپنی جانون سی زیادہ مہاجرین کو چاہتی ہین اور کچہہ بہی حرص و طمع نہین رکھتی اور
جو ایسی ہین وہ فلاح پاوینگی پس دیکہنا چاہیئی کہ خدا انصار کی نصرت کی کیسی تعریف
کرتا ہی اور اس امر کی کہ اونکی نصرت صرف واسطی خدا کے ہی کیسی تصدیق فرماتا ہی ٭
پس اب ہم حیران ہین کہ جب اللہ جل شانہ مہاجرین کی ہجرت کو صرف اپنی واسطے
فرماوی اور انصار کی نصرت کو فقط اپنی لیئی تصدیق کری اور پہر شیعونکی مونہہ سے
یہہ بات نکلی کہ اونکی ہجرت اور نصرت دنیا کیواسطی تہی اے یارو ذرا تو سوچو کہ
تم خدا کی کلام کی تصدیق کرتی ہو یا تکذیب اللہ کی حکم کو مانتی ہو یا اوس سے مقابلہ
کرتی ہو خدا تو فرماوی کہ مہاجرین اور انصار اچہی تم کہو کہ نہین وی بری ہین بے
وہ کہی کہ مین اونسی راضی وی مجہہ سی راضی تم کہو کہ نہین بالکل غلط نہ خدا اونسی راضی

نہ دی خدا سی رضی اللہ فرماوی کہ اونہون نی ہجرت میری لئی کی اور نصرت
میری واسطی کی اور تم کہو کہ نہین وہ دنیا کی طمع سی نکلی حرص دولت کی پیچھی پیغمبر
کی نصرت مین شریک ہوی آخر تو ذرا غور کرو کہ کیا کہتی اور کیا کرتی ہو بھائی
ایک آیت ہو دو آیت ہون اوسکی تاویل ہوسکتی ہی اوسکی معنی بن سکتی ہین جب سارا
قرآنمجید مہاجرین اور انصار کی ذکر سی بھرا ہوا ہی تو کہان کہان تاویل کروگی
کس کس آیت کی تحریف معنوی فرماوگی ؎ تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہی
حقیقت یہہ ہی کہ مذہب تو عبد اللہ ابن سبا کا اختیار کر لیا مگر اب کوئی بات
بن نہین پڑتی نہ قرآن مجید سی انکار ہوسکتا ہی نہ اوسکی تصدیق کیجاتی ہی
؎ عشق چہ آسان نمود آہ چہ دشوار بود ٭ ہجر چہ دشوار بود یار چہ آسان گرفت

یقول المتمسّك بولایة علی بن ابیطالب علیه السّلام

یہہ جو آپ فرماتی ہین کہ حضرات شیعہ بعض مرتبہ یہہ شبہہ کرتی ہین اس عبارت
سی سمجھا جاتا ہی کہ مرتبہ دیگر دوسری طرح سی کرتی ہین پھر اوسکی بیان ترک کرتی ہین
کیون آپنی ہو نہہ چرایا حقیقت یہہ ہی کہ شیعہ نہ یہہ کرتی ہین نہ وہ کرتی ہین بلکہ
ہمیشہ یہی کہتی ہین کہ خدا نی مومنین موقنین متقین مہاجرین اور انصار کی تعریف کی
اور منافقین اور فاسقین اور فاجرین کی اور مرتدین کی مذمت کی خواہ ظاہر مین
مہاجرین مین سی ہون خواہ انصار سی خواہ بطمع عزت و مال و منال دنیا ایمان لائی
ہون اور مصداق تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا ہون خواہ بخوف جان ایمان لائی ہون
ہجرت کرنا اونکا بہی خواہ بطمع دنیای عاجل ہو خواہ بطمع دنیای آجل یعنی دیر سے
مرجو الحصول ہو خواہ بخوف جان از دست کفار یعنی چونکہ ظاہر مین بطمع دنیا

مرجو الحصول ادای شہادتین کرچکی تہی تو البتہ مقام اسکا تھا کہ کفار باین جرم کہ
یہ ون کلمہ گو ولو فی الظاہر ہوئی مار ڈالتی اس ڈر سی مکہ چہوڑکر مدینہ کو گئی پس
ایسی شبہہ ایسی لوگونکی ہجرت للہ فی اللہ نہ تہی اور ایسی ایمان والی نہ حقیقت مین مومن
و مسلم تہی اور نہ حقیقت مین ایسی ترک وطن کرنیوالی مہاجر تہی گو ظاہر مین اونکا مسلمان
اور مہاجر کہین مگر خدا نہین تعریف کرتا مگر مومنین اور مہاجرین حقیقی کی اور ایسی طرح
اہل مدینہ ہین جو بطمع دنیای مرجو الحصول ایمان لائی اور لڑائیو نمین بطمع حصول
مال غنیمت بظاہر شریک ہی اور وقت پڑی پر مہاجرین فارین کے ساتھ
بھاگ کھڑی ہوئی اور تقسیم غنائم کی وقت کہتی تھے رحم اللہ نبیہ یعطی قریشا
و یتوفنا تقطر من دمائہم کما قر ایسی لوگ حقیقت مین انصار حقیقی نہ تھے
اور خداوند تعالی نی اونکی حقمین منہم من یلمزک فی الصدقات نازل کیا
پس ایسی مہاجر اور انصار کی خدا نی تعریف نہین کی بلکہ اونکی مذمت سی قرآن
بھرا ہوا ہی اور خدا نی ایسو نکو ملقب بلقب مہاجر و انصار نہین کیا ہی بلکہ ایسے
لوگونکو بمنافقین تعبیر کیا اہلسنت زبردستی منافقین کو لقب مہاجر و انصار
دیتی ہین اور کل آیات کو انہین منافقین کے مدح و ثنا مین ٹھراتی ہین اگر سبھی اچھے
تہی تو آیات مذمت کسکی شان مین ہین حسب مزعوم باطل اہلسنت شیعونکی نزدیک
تو بھلا دو چار قابل مدح بہی نکلتی ہین پس آیات مدح انہین کی شان مین ہو سکتی ہین
لیکن بنا بر مذہب سنیان کہ صحابہ کل عدول ہین دو تین بھی قابل مذمت نہین نکلے
پھر خداوند تعالی نی جو ثلث قرآن مذمت منافقین سی بھر دیا ہی اوسکا مصداق
کون تھا اور اگر حاضرین صحبت ہی نہ تھی وہ لوگ جنکی حقمین یؤذون اللہ و

رسوله ولعنهم الله فی الدنیا والاخرة فرمایا ہی تو شام و روم اور فا
کی لوگ اپنی گھر بیٹھی بیٹھی رسول خدا صلعم کو اذیتین دیتی تہی جنکی خدا مذمت کرتا ہی
حقیقت یہہ ہی کہ سنیونکی قول پر جتنی آیات مذمت ہین سب نعوذ باللہ
ہین اور اہلسنت ہرگز اون آیات کا ایمان نہین لائی جسطرح تمنی کہا ہم بہی کہتی ہین
کہ آیات مذمت کی کہان کہان تاویل کروگی کس کس آیۃ کی تحریف معنوی کروگی
ے تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہی ؎ حقیقت یہہ ہی کہ از ابوبکر تا یز
بیعت کرکی خلیفہ بنا لیا مگر اب کوئی بات بن نہین پڑتی نہ قرآن مجید سی
انکار ہوسکتا ہی نہ اوسکی تصدیق کیجاتی ہے ؎ عشق چہ آسان نمود آہ
دشوار بود ؎ ہجر چہ دشوار بود یار چہ آسان گرفت ؎ **قوله** اوسوقت
دنیا اور دولت کہان تہی **اقول** یہہ وہی شبہہ پارینہ ہی جو دلیل اول
کہی ذکر کیا اور ہم جواب دیچکی اور بعد اسکی ایمان ابوبکر مین بہی بیان کیے
کہانتک اس خرقہ کہنہ کو دہو دہو کی آب و تاب دیجیگا ؎ گزارش ہو چکی
طمع دنیا کی لئی دولت دنیا کا موجود ہونا ضرور نہین ہی بلکہ ایسا ہے کہ بامید
حصول دنیا لوگ کارہای عظیم پر مبادرت کرتی ہین چہ جای اینکہ حصول دنیا
چندروز کی مظنون بقرائن حال و بتصدیق مقال کاہنین ہو نے الاستقبال
قوله کیا مدینہ مین کسی خزانہ کی نکلنی کی خبر اونکو ملی تہی **اقول** خزانہ کی
کی خبر تو نہین ملی تہی مگر سلطنت مسمی بخلافت ملنی کے خبر کاہنون سے ملی تہی
بہت سا مال ہمراہ لیکر گئی تہے **اقول** سچ ہی کہ مال ہمراہ لیکر نہین گئی تہی
انکی سبب طمع حصول مال کی زمانہ آئندہ مین تہی اگر یہہ طمع نہ تہی تو کیونکر کہتی

يُعطي فريقًا وسيوفنا تقطر من دمائهم **قوله** تو پھر اونکی ہجرت و نصرت کا کیا سبب تھا **اقول** مومنین موقنین کی ہجرت اور نصرت کا سبب رضاے خدا تھی اور منافقین کی ہجرت اور نصرت کا سبب طمع حصول دنیا زمانہ آیندہ مین تھی گمان **قوله** اگر تمام مہاجرین اور انصار نی **اقول** اگر تمام مہاجرین اور انصار نی ہجرت اور نصرت للہ کی تھی تو خدا کا مہاجرین اور انصار کی مدحت کرنا معاذ اللہ فضول اور مہمل ہوا جاتا ہی اسلئے کہ جب کسینی دنیا کی لئی ہجرت اور نصرت نہین کی تھی تو خدا کسکی شان مین تریدون عرض الدنیا فرماتا ہی اور کسکی شان مین یسرّون الیهم بالمودّة فرماتا ہی اور کسکی شان مین فقد ضلّ سواء السبیل فرماتا ہی اور کسکی شان مین من یتولهم فاولئك هم الظلمون فرماتا ہی اور جب سبکی سب صحابہ مومن تھی تو کنکی نسبت لعنهم الله فی الدنیا والاخرة واعدّ لهم عذابا مهینا ارشاد کرتا ہی اور اگر بعضونکی ہجرت اور نصرت خدا کی لئی اور بعضونکی دنیا کی لئی تھی اونکا نشان دیجئی کہ وی کتنی صاحب تھی جنھون نی دنیا کی لئی ہجرت اور نصرت کی جب نام لینا شروع کروگے تو تین چار صاحب بھی تمکو نملینگے اسلئے کہ ہماری نزدیک صحابہ کل عدول ہین پس البتہ اقوال خدا سب مہمل اور فضول ہین معاذ اللہ من ذلک **قوله** اور تین چار کی ہجرت اور نصرت کے ثبوت سی کچھ فائدہ حاصل نہوگا **اقول** بڑا فائدہ حاصل ہوگا کہ مصداق ممدوحین خدا پیدا ہو جائیگا اور سنیون کی زبان دراز جو بکذب و افترا دمساز ہی بی تکلف قطع ہو جائیگی پھر نہ کہہ سکینگی کہ خدا کا تعریف کرنا فضول اور مہمل ہوا جاتا ہے ہم نہین سمجھتے کہ غرض اس شخص کی فائدہ حاصل ہونی سے

کیاہی اگر یہہ غرض ہی کہ رسول خدا کو تین چار کی ذات سے کچھہ فائدہ نملیگا
حقیقت یہہ ہی کہ جنہون نی للہ ہجرت کی اور دین کی للہ نصرت کی اونھین
کی ذات کو فائدہ دین و دنیا ملا جناب رسول خدا نظر بواقع اونکی محتاج نہ تھے
اور اگر نظر بظاہر احتیاج فرض کیجاوی تو ایک سیف ید اللہی واسطی حمایت
دین مبین کے کافی اور وافی تھی کہ جب سب بھگوڑے بھاگ کہڑی ہوتے تھے
تو دین خدا اونھین کے زور شمشیر سی قایم رہجاتا تھا پس وہی تنہا کافی تھے
چہ جای اینکہ اونکی ساتھہ دیگر مومنین موقنین بھی امثال حمزہ و عبیدہ اور
جعفر طیار اور دیگر اتباع اخلاص شعار بھی شریک ہوجاوین ۱۲ اس کذب و
افتری کی بھی کچھہ انتہا ہی کہ سیکڑون شہدای بدر و احد و حنین و خیبر کو
جنکی شہادت خاتمہ بالخیر ہونیکی رسول خدا دیتی تھی اور اونکی مصداق فقاتلو
و قتلوا ہونیمین کسیکو آجتک شک نھین کیا ہی ہماری حضرت مخاطب
بکذب و افترای فرماتی ہین کہ شیعہ بجز تین چار کے ان سب بزرگوار و نکو مصداق
مہاجرین و انصار ممدوح نھین جانتی ارے حضرت دیکھو اس جھوٹھہ پر تمہارے
سر پر آسمان نہ پھٹ پڑی حامیان دین مبین کا تو کچھہ ذکر ہی نھین فقط دو تین
منافق کی حق مین سب آیتین کلام اللہ کی محمول کیجاتی ھین کہ وہی منافق مصداق
فقاتلوا و قتلوا بھی تھی اور مصداق رضی اللہ عنھم بھی تھی اور وہی
سابقون اور وہی اولون اور وہی مہاجر اور انصار تھی جو کچھہ تھے وہی ثلاثہ
تھی باقی سب ہیچ نہ ہی عقل و نہ ہی دانش نہ ہی ہوش **قولہ** مہاجرین اور انصار
کیطرف سی جواب دی دیا ۱۲ **اقول** پھر آپکی ثلاثہ کو کیا ملا جب ایمان ہی دیکا

بطمع دنیا تھا تو اونکی مہاجرت اور نصرت بھی نہ تھی بلکہ بطمع دنیا تھی اور ایسی لوگونکو نہ ہم مومنین میں سمجھتے ہیں نہ مہاجرین اور انصار میں بلکہ ہم اور ہمارا خدا بھی ایسی لوگونکو منافق کہتا ہی **قوله** مہاجرین اور انصار نی جو کچھ کیا میری ہی واسطی کیا ۔ **اقول** محض غلط اور افترا علی اللہ ہی کسی آیت کا قرآن میں یہہ مضمون نہین ہی کہ کل مہاجرین اور انصار نی جو کچھ کیا وہ میری ہی واسطے کیا اور کیونکہ عقل قبول کری کہ افعال منافقین بھی للہ ہون اور اگر بفرض محال ہم تسلیم بھی کرلین کہ کسی آیت کا یہہ مضمون ہو تو مراد مہاجرین اور انصار حقیقی ہین نہ وہ منافقین کہ جنکو اہلسنت نے مہاجر اور انصار نام رکھ لیا ہی **قوله** مہاجرین کے نسبت فرماتا ہی کہ اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا الخ **اقول** یہہ آیہ شان میں مومنین مقاتلین کے ہی چنانچہ ابتدای آیۂ وافی ہدایہ یون ہی اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ یعنی اجازت قتال دیگئی مقاتلین کو بسبب اسکے کہ وہی مقاتلین مظلوم ہین اور بہ تحقیق کہ خدا اونکی منصور کرنی پر قادر اور توانا ہی اور وہ مقاتلین جنکو اذن جہاد ملا وہ لوگ ہین کہ نکالی گئی اپنے گھرونسی بنا حق فقط اس بات پر کہ ربنا اللہ کہتے تھی قال البیضاوی ہی اول آیۃ نزلت فی القتال بعد ما نہی عنہ یعنی یہہ اول آیت ہی جو اجازت قتال مشرکین میں نازل ہوئی بعد اسکی کہ ابتدای امر میں اوس سی نہی کیگئی تھی پس اس آیۂ شریفہ میں جناب باری بیان فرماتا ہی کہ مومنین مقاتلین نے جنکو اب یعنی اجازت قتل و قتال مشرکین دی بسبب اسکی کہ اونپر مشرکین نی بہت ظلم کیا

اور اونکو جلای وطن کردیا فقط اتنی ہی بات پر کہ وہ ربنا اللہ کہتی تہی یعنی ایمان
بخدا لائی اور لا اِلٰہَ اِلّا اللہ کہا حاصل آیۂ شریفہ یہہ ہی کہ جدال وقتال
فی نفسہ امر مرغوب نہ تہا مگر ہمنی اوسکی اجازت اسلئی دی کہ خود کفار نی ظلم وجور
مسلمانون پر کرنا شروع کیا یہانتک کہ اونکا گھر بار چہین لیا اور آوارہ وطن کردیا
تب سزا مین اون ظلمونکی ہمنی بہی مسلمانونکو اجازت دی کہ تم بہی کافرونکو مارو اور
اونکا مال واسباب چہین لو جیسی اونہون نے تمہارا چہین لیا ہی پس عوض قبیح قبیح
نہین ہی بلکہ حسن ہی اور جب حاصل آیۂ شریفہ معلوم ہوا تو جاننا چاہئی کہ یہان ذکر
دو قسم کی فعل کا ہی ایک تو وہ جو کفار نی مسلمین کے ساتہہ کیا یعنی ظلم کیا اور گھرون
سی نکال دیا دوسری فعل مسلمانون کا کہ اونہون نی ربنا اللہ کہا تہا یعنی مسلمان
ہوئی تہی اعم اس سی کہ بصدق دل ربنا اللہ کہا ہو جیسی کہ مومنین موقنین یا بطمع
دنیا ربنا اللہ کہا ہو جیسی کہ منافقین پس آپ نے جو فرمایا کہ دو آیتونمین اللہ جل شانہ
نی اس امر کو تصدیق کردیا کہ مہاجرین اور انصار نی جو کچھ کیا وہ میری واسطی کیا ہے
اس آیت سی تو ایک کام کا کرنا بہی خدا کیواسطی نہ نکلا چہ جای اینکہ جو کچھ کیا وہ میری
واسطی کیا الغرض ظلم کرنا اور گھر سی باہر نکال دینا کار مشرکین تہا نہ کار مہاجرین اور
ایمان لانا کار مہاجرین تہا مگر بصدق دل کل کا ایمان لانا یا بعض کا بصدق دل
اور بعض کا بطمع دنیا اس آیۂ شریفہ کو اس پر ہرگز دلالت نہین ہی آری جسطرح گھر
سی نکالنا کار مشرکین تہا اسیطرح کہہ سکتی ہین کہ گھر سی نکلنا کار مہاجرین تہا لیکن
آیت مین تو گھر سی نکلنی کا ذکر ہی نہین ہی بلکہ کفار کے نکالنے کا ذکر ہی باقی رہا
نکلنا فی نفسہ کیسا امر تہا گو اس آیت سی اوس سی کچھہ واسطہ نہین پس مومنین موقنین

تو مہاجراً الی اللہ والرّسول نکلی تہے اور منافقین دنیا طلب مہاجراً الی الدّنیا
نکلی تھے پس اس آیۃ کو جو شان مقاتلین مین ہی مطلب مخاطب سی کچہ واسطہ
نہ تہرا بلکہ آپکے ثلاثہ تو کبھی مقاتلین مین بہی نہ تہے جو مصداق آیہ مین کسیطرح
داخل ہو سکین آپ ہی فرما دیجیئی کہ کس لڑائی مین تمہاری حضرات مقاتلین مین تہی
سی تہی کہان قتال کیا کس کافر کو مارا ہمنی تو اونکا بجز فرار کے قرار بہی کسی معرکہ
مین نہین سُنا فضلاً عَنِ القتال **قولہ** کفار اونکی اسلام لانی سی خفا ہوگئی +
اقول سچ ہی کہ مومنین کی بہی ایمان حقیقی لانی سی خفا ہوگئی تہے اور منافقین کے
بہی ایمان ظاہری لانیسی خفا ہوگئی تہی اور دونو کو گھر وںسی نکال دیا تہا لیکن مومنین
حقیقی کے تو خون کی پیاسی ہتی تہی اور منافقین سی اوس مرتبہ عداوت نہ تہی مگر
جب بہی مثال ابن ربیعہ سو پچاس جوتی ہی لگاکی چہوڑ دیتے تہی اور یہہ امر بہی
بہ نسبت اونہین منافقین کی تہا جو کفار سی چندان ملاوٹ نہ رکہتی تہی لیکن وہ
لوگ جو کفار سی زیادہ لگی لپٹی رکھتی تہی اونسی اغماض ہی کر جاتی تہی چنانچہ حضرت
عثمان وقت جب صلح حدیبیہ کفار کے پاس بہیجے گئے تو اونکو کفار نے کچہ بہی اذیت
نہین دی اور اونکو اطمینان تام تہا کفار کیطرف سی پس ایسی لوگونکو البتہ کفار نے
نکالا ہوگا لیکن ایسی لوگ فقط بطمع دنیا خود نکل گئی ہونگے قرین قیاس تو یہی
بات ہی آگی مخاطب کو اپنی سمجہہ کا اختیار ہی **قولہ** اونکو زیبا ہی **اقول**
اور تمکو یہ زیبا ہی کہ کہو کہ منافقین نی بہی خاص واسطی خوشی خدا ہی کے ہجرت کی تہی
اسلئے کہ ظاہر مین وہ ہی تو ربّنا اللہ کہتی تہی اور بہی اگر تم یہ نہ کہو گے
تو اپنی ثلاثہ کو کیونکر داخل مہاجرین کروگی اور شیعہ ایسی مہاجرین کی شان مین

اگر بطمع دنیا ہجرت کرنا کہیں تو کون بری بات ہی وہ تو ایسی ایسی باتین اونکے
حق مین کہتی ہین کہ اہلسنت کا جگر جسکی سننی سی جل بھن کر کباب ہوجاتا ہے
قل موتوا بغیظکم **قولہ** ہماری تو مونہہ سی ایسی بات نکل ہی نہین سکتی اوک
سچ ہی کیونکر ایسی بات نکلی کہ جس سے حضرات ثلاثہ کو ضرر پہنچی مگر جو کچھہ شیعونکے
مونہہ سی خدا نکلواتا ہی ونکی لیئے کافی ہے آپکی مونہہ سی نکالنی کی کیا ضرورت ہے
قولہ دوسری آیۃ اللہ جل شانہ انصار کی شان مین فرماتا ہی والذین تبوؤا
الدار **قول** یہ آیۃ وافی ہدایۃ ذکر تقسیم فیٔ مین ہی چنانچہ پیشتر اس سی جناب
باری فرماتا ہی للفقراء المہاجرین الذین اخرجوا من دیارھم الی ان قال
والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلھم یعنی مال فی وسطی فقراء مہاجرین
کی ہی جو اپنی گہرونسی نکالی گئی اور واسطی اون لوگونکی ہے جنہون نے جگہہ لی ہی دار
ہجرت مین اور دار ایمان مین یا خالص کیا ہی ایمان کو قبل ہجرت مہاجرین کے
علی اختلاف التفسیر قال البیضاوی تحت قولہ والذین تبوؤا الدار عطف
علی المہاجرین والمراد بہم الانصار الذین ظہر صدقہم یعنی والذین عطف
ہی اوپر مہاجرین کی اور مراد ساتھہ اسکی وہ انصار ہین کہ جنکا صدق ایمان ظاہر
ہوگیا ہی انتہی اور کہا ہی بعض مفسرین نی کہ مراد وہی انصار ہین جو قبل از ہجرت
مہاجرین ایمان لائی تھی اور کہا بعض آخرین نی کہ مراد اصحاب بیعت عقبہ ہین کہ
وہ ستر آدمی تہی انصار مین سی کہ عقبہ منی مین جہان رمی جمرہ حج مین کیا جاتا ہے
اونہون نی بیعت رسولخدا کی تہی اوپر حرب کل ابیض و احمر کی اور وہی لوگ
دوست رکہتی تہی انکو جو اونکی طرف ہجرت کرتی تہی غرض قول بعضے وجہ خصوصیت

اس آیہ کی ساتھہ فقراء انصار کی اور ساتھہ مخلصین فی الایمان کی کہ جنکا صدق
ایمان ظاہر ہوا تھا معلوم ہوتی ہی اور قول دیگر مفسّرین سی خصوصیت ان
انصار کی جو قبل ہجرت مہاجرین ایمان لائی تھی یا خصوصیت ساتھہ اہل بیعت
عقبہ کی معلوم ہوتی ہی پس مخاطب خوش فہم کا فرمانا کہ اس آیت سی یہہ
سمجھا جاتا ہی کہ کل انصار نی جو کچھہ کیا وہ خدا کیواسطی کیا تھہ کہان سی سمجھا گیا
اب ہم اہلسنت کی مفسّرین کی قول کو دیکھین کہ وہ باعلای ندا پکارتی ہین کہ
انصار مخصوص مراد ہین یا قول حضرت مخاطب کو دیکھین اور مفسّرین کو جھوٹھا
سمجھین اور اگر بپاس خاطر مخاطب ہم یہہ ہی کرین تب بہی جب ہم غور کرتی ہین
تو حضرات ثلاثہ مخاطب کو کچھہ فائدہ نملیگا بلکہ اونکی حق مین بیعت ابوبکر کی
نکرنا بعض انصار کا مثل قیس بن سعد و سعد عبادہ وغیرہ کا ضرر پہنچائیگا خصوصا
حضرت خلیفہ ثانی کو کہ جب نہ بیعت کرنی سعد عبادہ سی ناخوش ہوئی تو فرماتی
تہی اقتلوا سعدًا قتلہ اللہ فانہ صاحب فتنۃٍ وشرٍّ جیسا کہ نہایہ ابن اثیر مین
کہ بڑی معتمد کتاب اہل سنّت کی ہی موجود ہی اور خود صاحب نہایہ نی اور دیگر
اہل لغت نی تصریح کی ہی کہ قتلہ اللہ بمعنی لعنہ اللہ ہی پس ایک رئیس انصار
کو جسکے حقمین خدا نی بقول مخاطب فرمایا ہی کہ جو کام اونسی ہوا وہ فقط میری
ہی واسطی ہوا تو بیعت بکر کی نکرنا اوس بیچارہ کا بہی فقط خدا ہی کی واسطی تہا ایسی کار
رضامندی خداوندی پر اسقدر ناخوش ہونا کہ حکم اوسکی قتل کا دینا اور اوسکو
لعنت کرنا اور ایسی نیکوکار کو صاحب شر و فساد کہنا کار دینداری نہین ہے
قولہ خدا انصار کی نصرت کی کیسی تعریف کرتا ہی اقول اگر مراد انصار سی

انصار حقیقی ہین تو مسلّم ہی اور اگر مراد اعم انصار حقیقی اور انصار ظاہری
سی ہی کہ جسکی منافقین بھی داخل ہین جیسا کہ جناب باری فرماتا ہی ومن اھل
المدینة مردوا علی النفاق ولا تعلمھم تو ہرگز مسلّم نہین ہی کہ خدا نی انہین
اونکی تعریف کی ہو ۱۲ **قوله** پھر شیعونکی مونہہ سی یہہ بات نکلے کہ اونکی ہجرت
اور نصرت دنیا کیواسطی تہی **اقول** شیعونکی مونہہ سی البتہ یہہ بات نکلتی ہے
لیکن معاذ اللہ کہ بنسبت مہاجرین اور انصار حقیقی کے یہہ بات نکلی بلکہ منافقین
کی بہ نسبت نکلتی ہی آپ کیون شیعون پر افترا کرتی ہین آپنے نہین سُنا ہی کہ بہت
جھوٹھہ بولنی سی مونہہ مین سی بو آتی ہی **قوله** خدا کی کلام کی تصدیق کرتی ہین
اقول خدا کی کلام کی تصدیق کرتی ہین مگر تمھاری کلام کی تکذیب کرتی ہین
اور تمکو مفتری علی اللہ جانتی ہین ۱۲ **قوله** یا اوس سی مقابلہ کرتی ہو **اقول**
اوس سی تو نہین مقابلہ کرتی مگر اوسکی طرف سی تمسی مقابلہ کرنیکو موجود ہین کہ
کیون خدا پر تہمت کرتی ہو **قوله** خدا تو کہی کہ مہاجرین اور انصار اچھی **اقول**
ہم بھی کہتی ہین کہ جو حقیقت مین مہاجرین اور انصار ہین وہ سب اچھی اور منافقین
سب بُری ۱۲ **قوله** وہ کہی کہ مین اونسی راضی ۱۲ **قول** ہم بھی کہتی ہین کہ
ہم بھی ونسی راضی اور ہمارا خدا بھی راضی لیکن منافقین سی رضا کہنا بالکل غلط
نہ خدا اونسی راضی نہ وہ خدا سی راضی لہذا ہم بھی ونسی نہایت ناراض ہین اور
جو اونکی حق مین کہتی ہین آپ خوب جانتی ہین **قوله** اللہ فرما دی اونہون
نی ہجرت میری الیہ کی ۱۲ **اقول** جنکی حق مین اللہ فرماتا ہی اونکو ہم بھی دوست
جانتی ہین لیکن تم جنکو کہتی ہو وہ دنیا ہی کی طمع مین نکلی حرص غنیمت کی پیچھے

پیغمبرؐ کی نصرت مین شریک ہوئی اسی باعث سی جب کہین جان پر بنی تو دم دبا کی
بھاگ کہڑی ہوئی اور جن لوگونکی نصرت اللہ تہی اونہون نی یا مارا یا مرگئی جان
بچا کی بھاگنا تو وہ جانتی ہی نہ تہے اور انھین بھاگنی والونکی حق مین نازل ہوا تھا
فقد باء بغضب من اللہ وماواھم جھنّم وبئس المصیر مگر اہلسنت خدا سے
مقابلہ کرتی ہین کہ وہ تو ماواجہنّم فرماتا ہی یہہ کہتی ہین کہ نہین وہ جنتی ہین حیف ہے
ذرا تو غور کرو کہ کیا کہتی ہو اور کیا کرتی ہو قال المخاطب لقمقام

قول مخاطب

ھداہ اللہ سبل السلام چوتہی آیت لقد رضی اللہ عن المؤمنین
اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم
واثابھم فتحا قریبا ومغانم کثیرۃ یاخذونھا وکان اللہ عزیزا
حکیما وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ تاخذونھا فعجل لکم ھذہ وکف ایدی
الناس عنکم ولتکون ایۃ للمؤمنین ویھدیکم صراطا مستقیما واخری
لم تقدروا علیھا وقد احاط اللہ بھا وکان اللہ علی کل شیء قدیرا سبب
نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ حضرتؐ وسلّم نی ارادہ کیا کہ عمرہ ادا کرین پس اعراب
اور بادیہ نشینونکی اس سفر مین ہمراہی کی لئی دعوت فرمائی اسلئی کہ اندیشہ تہا کہ کفار
مکہ مین لڑائی کرین اور اندر مکہ کی نہ جانی دین لیکن اکثر اعراب نے حضرتؐ کی دعوت کو
نہ سنا اور اس سفر مین آپ کے ہمراہ نہوئی مگر وہی خالص مخلص تہی جو سراپا ایمان سی بہر
ہوئی تہی حضوری مین چلی جبکہ مکہ سے نزدیک پہنچی قریش مانع ہوئی تب
حضرتؐ نی خراش کو اہل مکہ کے پاس بہیجا مگر لوگ اوسکی قتل کے درپی ہوئی وہ لوٹ آیا
تب حضرتؐ نی حضرت عثمان کو بہیجا کہ اہل مکہ نی حضرت عثمان کو قید کر لیا اور اونکے

قتل کی خبر مشہور ہوئی تب حضرت نے اپنی یارونکو جو اونکی ساتھہ تھی جمع کیا جنکی تعداد
باختلاف روایات ۱۴۰۰ چار سو سی لیکر ۲۳۰۰ دو ہزار تین سو تک تھی اور
حضرت نے ایک درخت کی نیچی بیٹھکر ان سب سے بیعت لی کہ قریش سی لڑین اور
کسی طرح پر مونہہ نہ پھیرین چنانچہ اون سب نی خوشی سی بیعت کی ورسوائے جد
بن قیس منافق کے کسینی تخلف اس بیعت سی نہین کیا چونکہ اس سفر مین منافقون کا
نفاق اور مخلصون کا اخلاص ظاہر ہوا اور بیعت مین صحابہ کی مضبوطی اور ایمان
کا حال کھل گیا اسلئے اس بیعت کا نام بیعت الرضوان ہوا اور اونہین بیعت کرنیوالون
کی شان مین خدانی فرمایا کہ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت
الشجرۃ کہ خدا راضی ہوا اون ایمان والون سی کہ جنہون نے درخت کی نیچی تجھسی بیعت کے
فعلم ما فی قلوبہم اور اونکی دلونکا اخلاص اس سی ظاہر ہوگیا اگر وہ منافق
ہوتی تو اس سفر مین ساتھہ نہ آتی اور کبھی ایسی وقت پر بیعت نکرتی فانزل اللہ السکینۃ
علیہم اور اونکی دلون کو طمانیت اور تسکین دیدی تاکہ جو خوف و خطر لڑائی پر
مستعد ہوئی اور مرنی اور مارنی پر تیری ہاتھہ پر بیعت کی واثابہم فتحا
قریبا اور اونکی شکستگی دور کرنیکی لئی بہت ہی جلد بہت سی غنیمتین دین اور آئندہ
بڑی بڑی فتوحات اور غنایم کا مثل روم اور پارس کی وعدہ کیا پس ان
آیتون سی اون سب اصحاب کی جنہون نی حضرت کے ساتھہ درخت کی نیچی بیعت کی
بزرگی ثابت ہوتی ہی اور اونکا اخلاص اور ایمان مین کامل ہونا ظاہر ہوتا ہی کوئی لفظ
کوئی حرف خدانی ان آیتون مین ایسا ذکر نکیا جس سی کوئی موقع کسی کو محل انکار کا ہو
بلکہ اپنی رضامندی کا اظہار اس طور سی کیا کہ جسکا کبھی زوال نہو اور فتوحات کا وعدہ

کیا جنکا ظہور اونہین صحابہ کی ہاتہہ سی ہوا اب ہم شیعان علی سی پوچہتی ہین
کہ وہ اول یہہ فرماوین کہ یہہ آیت قرآن مجید کی ہی یا نہین اگر ہی تو یہہ وا نہین
لوگونکی شانمین ہی جنہون نی پیغمبر خدا کی بیعت درخت کی نیچی کی تہی یا نہین اگر
اونہین کے شان مین ہی تو اونمین حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر وغیرہ صحابہ
کرام داخل تہی یا نہین اگر تہی تو جو کچہہ خدا اون بیعت کرنیوالونکی حق مین فرماتا ہی
کہ لقد رضی اللہ کہ مین اونسی راضی ہوا تو اس رضا مین وی لوگ بہی آگئی یا نہین
اگر نہین آئی تو اونکی مستثنے ہونی پر کیا دلیل ہی اور اگر وہ بہی آگئی تو جنسے
خدا راضی ہوا ورجنکی شانمین خود لقد رضی اللہ فرماوی اونسی ناراض ہونا اور
اونکو برا جاننا انکار آیات قرآنی سی ہی یا نہین اگر یہہ کہو کہ وہ منافق تہی تو
اوسکا ردبہی خدانی خود کر دیا کہ فرماتا ہی فعلم ما فی قلوبهم فانزل السكينة
عليهم کہ مین نی اونکی دلونکا امتحان کر لیا اور سمجہہ لیا کہ یہہ بڑی پکّی مسلمان اور
سچی ایمان والی ہین اسی لیئے مینی اونپر نازل کی تسلّی اور دی اونکو فتح اور اگر وی
لوگ منافق ہوتی تو کیون خدا اونکی ایمان پر شہادت دیتا اور کیون اونکو فتح اور
غلبہ عطا کرتا ان آیتونکو دیکہکر اگر کسی شیعہ کو یہہ خطرہ پیدا ہو کہ جب ایسی آیتین
صحابہ کی فضیلت مین خدا کی کتاب مین موجود ہی تو پہر کیا سبب ہے کہ ہمارے مذہب
کی علمانی صحابہ کی فضیلت سی انکار کیا ضرور کوئی نہ کوئی سبب ہوگا ورنہ کیا سب
عالم سب مولوی سب فاضل سب مجتہد ہماری مذہب کے نادان تہی کہ ایسی آیت بہی
ایسا صریح انکار کیا اور باوجود اسکی بہی صحابہ کو برا جانا اسلیئی ہم اونہین کے مذہب
کی معتبر تفسیر ونسی اپنی دعوی کو ثابت کرتی ہین اور یہہ امر کہ اونکی عالم اور مولوی

ناداں تہی یا دانا ایمان والی تہی یا بی ایمان منصف تہی یا متعصب اونہین کی عقل پر
چہوڑتی ہین اونکی تفسیرونکو دیکہکر جو کچہہ وہ انصاف سی مناسب جانین ویسا سمجہ لین
ای بہائیو سنو کہ تمہاری یہانکی مفسرون نی اس آیت کی تفسیر مین کیا لکہا ہی ملا

کاشانی اپنی تفسیر مین لکہتی ہین کہ آنحضرتؐ فرمودند بدوزخ نرود یک کس ازان
مومنان کہ در زیر شجرہ بیعت کردند واین رابیعت الرضوان نام نہادہ اند بجہت آنکہ
حق تعالی درحق ایشان فرمود کہ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک
تحت الشجرۃ یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب
علیہ السلام یہہ آیۃ وافی ہدایہ بہی مثل آیات سابقہ کی مومنین موقنین ہی
کی شان مین ہی نہ منافقین مرتابین کی شان مین بلکہ آیات دیگر سی صریح تر ہی کہ لفظ
مومنین کی تصریح خود آیۃ مین موجود ہی پس جناب باری جل شانہ فرماتا ہی تحقیق کہ
خدا راضی ہوا مومنین سی نہ منافقین سی جسوقت کہ اونہون نی یا اس سبب سی کہ
اونہون نی تحت شجرہ بیعت کی بلحاظ اسکی کہ اذ یا ظرفیہ ہی یا تعلیلیہ ہی اور بدیہی
یہہ امر ہی کہ جن مومنین سی کہ خدا راضی ہو ضرور ہی کہ موقنین ہون نہ وہ کہ جو
قالوا امنا بافواھھم ولم تؤمن قلوبھم ہون اور مکرر گزارش خدمت شریف میں ہی
کہ آپکی حضرات ثلثہ کو شیعہ ہرگز ہرگز مومنین سی نہین سمجہتی پہر جب تلک پہلے آپ اونکا
ایمان نہ ثابت کر لینگی تب تلک ہم حضرات ثلاثہ کا تحت اس آیۃ شریفہ کی داخل ہونا
مسلم نہین کر سکتی آپ خود انصاف فرماکر بین خود و خدا کہی کہ مقارن اس بیعت کے
صلح حدیبیہ واقع ہوئی پس جو لوگ کہ خود اپنی زبان صدق ترجمان سی ارشاد ہین
کہ مجکو ایسی صلح سی اصل نبوت ہی مین وہ شک پڑا جو کبہی نہ پڑا تہا پس اسیونکو

ہم مومنین ہو قینین کہین کہ شاگین مرتا بین کہین یار و کسیسی بی باک ہو کہ شیعو نکے
سامہنی بیعت حدیبیہ کا ذکر کرکے یاد دہ نفاق عمری ہوتی ہو کیا تمکو کوئی دنیا
مین مومن ہو قن نہ ملا جو ایسی شاگین کو اپنا پیشوا اپنا یا اگرکچہہ بہی غیرت ہو تو چلّو
بھر پانی مین ڈوب مرو **قولہ** سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی **اقول** سبب
نزول کو کسی تفسیر معتبر کسی کتاب معتبر سی مقابل اپنی خصم کے بیان فرمانا تہا ورنہ
آپکا خصم ان قصہ کہانیونکو تو نہ مانیگا مثل ہی کہ کہانی ایسی جھوٹھی بات ایسی میٹھی ہی
لیکن آپ نی تو بات بہی بدرشتی کڑوی کردی ہی **قولہ** مگر وہی خالص مخلص تہے
اقول آپ نی فرمایا کہ اکثر اعراب نی حضرتؐ کی دعوت سی اتہی سمجہا کہ بعض
اعراب نی سنا بس کیعن نہین جایز ہی کہ وہ بعض اعراب وہی ہون جو اشد کفراً و نفاقاً
ہون اس دعوی کو کسی دلیل سی ثابت کرنا ضرور تہا کہ جتنی ساتہہ ہوئی تہی فقط وہ خالص
مخلص ہی تہی کیون نہین جایز ہی کہ بعض وہ منافقین بہی ساتہہ ہوئی ہون کہ جنکو
کسی قدر کفار سی اطمینان ہو کہ وہ ہمکو کچہہ ضرر نہ پہونچاینگے جیسی آپکی ثالث بالخیر
کو بالکل اطمینان تہا اور یہی بعض وہ لوگ ساتہہ ہوئی ہون جنکو کچہہ غیرت و حمیت
ہتیار رکھہ دینی مین اور پشت دینی مین نہ تہی وہ اپنی جی مین ہمیشہ ٹھانی رہتی ہونگے
اگر خدانخواستہ برا وقت پیش آویگا تو ہم پیغمبرؐ کو تنہا کافرونمین چہوڑ کر بھاگ
کھڑی ہونگے پس اگر کچہہ ایسی لوگ بہی ساتہہ ہوئی ہون تو عقل اسکو تجویز کرتی ہی
یا تو آپ نفی اس احتمال پر کوئی دلیل قایم کرتی یا سب ہمراہیونکی خالص مخلص
ہونے کا دعوی نکرتی اور اگر کوئی دلیل عقلی نہ ملتے تو کسی کتاب معتبر
ہی کا نشان دیتے **قولہ** اونکی قتل کی خبر مشہور ہوئی تب حضرتؐ نے

اقول اگر قتل ہے کی خبر مشہور ہونی سی حضرت نے بیعت لی تہی تو پہر حضرت
عثمان کی طرف سی اپنے ہاتہہ پر کیون ہاتہہ رکھا تھا کیا حضرت نی مردون کی
طرف سی بیعت لی تہی اگر آپ بیعت عثمانی کو مسلم کرتی ہین تو ضرور ہی کہ قتل کے
مشہور ہونیکی خبر کو محض غلط جانئی اور یہہ فرمائی کہ حضرت نی بیعت اور کسی
مصلحت سی لی ہوگی مثلاً رعب فی الکفار پر **قولہ** سوای قید بن قیس
منافق کے **اقول** ابہی پانچ سطر پہلی آپنی ارشاد فرمایا ہی کہ اس سفر مین آپکی
ہمراہ نہوئی مگر وہی خالص مخلص کہ جو سر تا پا ایمان سی بہری ہوئی تہی اتنے مین
قید بن قیس منافق کہانسی ہمراہیون مین نکل آیا حقیقت یہہ ہی کہ نفاق ایک امر
باطنی ہی اکثر ہے کہ اکثر لوگونکو اوس سے خبر نہین ہوتی یہانتک کہ جناب رسولخدا
بہی بعض کو نہ پہچان سکتی تہی چنانچہ جناب باری نی خود فرمایا ہی کہ لا تعلمہم
نحن نعلمہم پس اگر مخاطب کو بعض منافقین کا حال معلوم نہو تو ہو سکتا ہے
لیکن جسطرح حضرت مخاطب کو ایک شخص کے نفاق کا حال معلوم ہوا اوسیطرح سی
ہمکو بہی اور دو تین منافقونکا حال معلوم ہوا ہی کہ وہ بہی اس سفر مین ہمراہ تہے
قولہ چونکہ اس سفر مین منافقونکا نفاق اور مخلصونکا اخلاص ظاہر ہوا **اقول**
ایک پانچ سات سطر کی عبارت مین آپ کیا کیا رنگ مای بوقلمونی بدلتی ہین پہلی کہا
کہ سب اہل سفر خالص مخلص تھے پہر کہا کہ نہین ایک منافق بہی تھا پہر فرماتی ہین
اس سفر مین منافقونکا نفاق ظاہر ہوگیا کیون حضرت اس سفر مین منافقین تو ساتہ
ہی نہ تہی پہر نفاق کنکا ظاہر ہوگیا اس سی ثابت ہوگیا کہ جنکو آپنی خالص مخلص
سمجھا تہا اونہین مین منافق بھی تھے مگر آپنی نہ پہچانا تھا لیکن شیعہ

پہچانتی ہین **قوله** فی الحاشیه یہه روایت موافق روایت شیعونکی ہی **اقول**
کیون جھوٹھه بولتی ہو **قوله** فیہا جسکا ثبوت آیندہ ہمنی کیاہی **اقول** یہه ایک
جھوٹھه پر دوسرا جھوٹھه ہی **قوله** فیہا اور ترجمه کشف الغمه سی اسی روایت
کو نقل کیاہی **اقول** یہه تیسرا جھوٹھه ہی ایک خطا دو خطا تیسری خطا کو ہم
کیا کہین جو روایت ترجمه کشف الغمه سی صفحه ۲۲ مین نقل کی ہی جابر بن عبد اللہ
سی اوس روایت کا فقط ایک فقرہ اس روایت سی فی الجمله موافق ہی کہ فقط
قید بن قیس نی بیعت شکنی کی کہ جسکو اس روایت مین تعبیر تخلف از بیعت کیا ہے
حالانکه متبادر تخلف از بیعت سی بیعت نکرنا ہی نہ بیعت توڑنا بہر کیف ایک فقرہ
کی باہم متقارب ہونیسی باوجود متخالف ہونی کل فقرات کی دو روایتین ایک نہین
ہوجاتی ہین پس اس روایت اور اوس روایت کو ایک کہنا دروغ بیفروغ ہی اور
اوس روایت مین بہی جو کلام ہی وہ اوسکی مقام پر معلوم ہوگا **قوله** اصلی اس
بیعت کا نام **اقول** کیا خوب وجه تسمیه بیان کی الخ اس تخبط کو ملاحظه فرمانا چاہیے
کہ بہلا مضبوطی سی اور لفظ رضوان سی کون مناسبت ہی اور کیا علاقه ہی ہان اگر
یہه کہتی کہ چونکہ خدا نی بعد بیعت رضی الله عن المومنین کہا اصلی نام اسکا بیعت رضوان
ہوا تو ایک بات ٹہکانیکی ہوتی نہ یہه کہ مضبوطی اور ایمان سی رضوان نام ہو **قوله**
خدا راضی ہوا اون ایمان والونسی **اقول** نہ منافقین بیعت کرنیوالونسی کہ جنمین ایک
ثلاثه بہی ہین **قوله** اور اونکی دلون کا اخلاص اس سی ظاہر ہوگیا + **اقول**
مومنون کی دلونکا اخلاص اور منافقونکی دلونکا عدم خلاص دونونکا خدا نی جانلیا
اسطرح پر کہ یہه بیعت موجب اسکی ہوئی کہ کفار مرعوب ہوکر صلح پر راضی ہوئے پس جو لوگ

اتباعاً لامر اللہ ورسولہ صلعم سے راضی رہے وہ مومن کامل تھے اور جو لوگ اس صلح سے
بیزار ہوئے اور اونکو نبوت ہی مین شک پڑا گو بعضون نے بسبب تنگ ظرفی او سفاہت
نفس کے ظاہر کردیا اور بعضون نے نہ ظاہر کیا وہ منافق تھے **قولہ** اس سفر مین
ساتھ نہ آتے **اقول** کیون نہ ساتھ آتے قید بن قیس کیونکر آیا تھا **قولہ** بیعت
نکرتے **اقول** منافقین تو مومنین سے بڑھکر دنیا سازی کرتے تھے اکثر افعال منافقین
جو بریا کاری تھے افعال مومنین سے ظاہر مین بڑہ جاتے تھے مثل ہے کہ جھوٹے موتیون
کی چمک سچے کو ماند کرتی ہے مگر جھوٹے جھوٹے ہین اور سچے سچے ہین اسکو جوہری
جانتے ہین اناڑی کب پہچانتے ہین **قولہ** اور اونکے دلون کو طمانیت **اقول**
انزال السکینۃ علیھم کی ضمیر مومنین کیطرف پھرتی ہے نہ مطلق متابعین کیطرف
خواہ مومن ہون خواہ منافق **قولہ** لڑنے پر مستعد ہوئے **اقول** مومنین تو
لڑنے پر مستعد ہوئے اور منافقین ہمیشہ اسی پر مستعد ہے کہ اگر خدانخواستہ برا وقت
پیش آئیگا تو پیغمبر کو تنہا چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہونگے اور پہاڑون پر مثل اروبہ
اچک کر کھڑے ہوکر تماشا دیکھینگے مآل کار جسکی فتح ہوگی اوسی سے ملجائینگے نفاق بہت
کرینگے سو پچاس جگہ تیان مارینگے اسکی کچھ غیرت اور پروانہ تھی بلکہ سر سے مٹی جھڑ جائیگا
قولہ اور مرنے مارنے پر بیعت کی **اقول** اگر سبھی نے مرنے مارنے پر بیعت کی تھی
تو خیبر سے حنین سے پھر کیون بھاگ کھڑے ہوئے وہان کیون نہ مرگئے اور قسم نکث
مین داخل ہوگئے کما سیجی **قولہ** فتحاً قریباً اور اونکی شکستگی دور کرنیکے لئے
اقول خلط وخبط واہیات بھلا اثابھم فتحاً قریباً کو جس سے مراد بالاتفاق فتح خیبر
یا فتح مکہ ہے شکستگی دور کرنیسے کیا علاقہ ہے کاش اسکو تحت مغانم کثیرہ

کی لکھتی تو کچھہ مناسبت ہی ہوتی لیکن خلل دماغ کا کیا علاج ہی قولہ آینده
بڑی بڑی فتوحات اور غنایم کا مثل روم و فارس ۱۲ اقول بڑی بڑی فتوحات
کا ذکر عبارت کلام اللہ سی خارج ہی آری غنایم کا ذکر البتہ اس مقام پر ہے ۔
پس بعضون نی غنایم خیبر کہا ہی اور بعضون نی غنایم ہوازن کہا ہی جو بعد فتح
حنین ہاتھہ لگی اور بعضون نی مقام اول مین اول اور مقام ثانی مین ثانی کہا ہے
اور بیضاوی نی ثانی کو تحت اُخری کہا ہی اور بعضون نی اخری سی قریۂ اُخرے
مراد لیا ہی یعنی مکہ جیسا کہ قتادہ مفسر نی کہا ہی اور بعضون نی مغانم اُخری کہا ہے
اور مراد اس سی کل غنایم الی یوم القیمہ لیا ہی یہہ قول مجاہد مفسر کا ہی اور بعضون
نی فارس و روم مراد لیا ہی جیسا کہ قول حسن اور جبائی کا ہی بہر کیف اقوال مفسرین
سُنیان شیعون پر حجت نہین ہوسکتی صحیح مسلم مین ہی عن رسول اللہ ص قال اذا
فُتحت علیکم فارس والروم ای قوم انتم قال عبد الرحمن بن عوف نقول کما
امرنا اللہ قال رسول اللہ ص او غیر ذالک تتنافسون ثم تتحاسدون ثم تتدابرون
ثم تتباغضون او نحو ذالک ثم تنطلقون فی مساکن المهاجرین فتجعلون بعضهم
علی رقاب بعض یہہ اوصاف حمیدہ جن حضرات مخاطبین کی اس حدیث مین
جناب رسول خدا ص نی بیان فرمائی یعنی حرص اور تکالب جیفۂ دنیا پر اور تحاسد
اور تقاطع اور تباغض اور ضعفا کی گردنون پر مسلط ہونا اگر ایسی ہی بیدارون
کی لئی وعدۂ فتح روم اور فارس تھا تو یہہ بات عقل سی عاقل کی قبول نہین کرتی
مگر یہہ کہ خدا نی واسطی مومنین متقین کی یہہ فتوحات اور غنایم عنایت و عطا کی
تھی جیسا کہ فرمایا زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق

قل ھی للذین امنوا خالصة یوم القیمة پس مومنین موقنین بھی متمتع ہوے
اور منافقین دنیا طلب بھی مثل کفار کی بلکہ ساتھہ چوری اور سینہ زوری کے
منافقین زیادہ تر متمتع ہوئی اور عوض مین اوسکی روز آخرت نعمای الٰہی مخصوص
بمومنین موقنین ہوئی فذالك متاع الحیوٰة الدنیا وما متاع الحیوٰة الدنیا
فی الاٰخرة الا قلیل قوله پس ان آیتون سی اون سب اصحاب کی جنھون نے درخت
کی نیچی بعیت کی بزرگی ثابت ہوتی ھی اقول سب مومنین مبایعین کے بزرگی
ثابت ہوتی ھی نہ مطلق مبایعین کی اگرچہ منافقین بھی ہون آری اگر خدا یہہ فرماتا
کہ لقد رضی اللہ عن المبائعین تحت الشجرة تو بظاہر یہہ شبہہ ہوتا گو مراد
مومنین ہی ہوتی لیکن خدا نی تو تصریح فرما دی ہی کہ عن المؤمنین اذ یبایعونك
قوله اور اونکا اخلاص اور ایمان مین کامل ہونا ظاہر ہوتا ہی اقول آری
مومنین مبائعین کا ایمان اور اخلاص ظاہر ہوتا ہی نہ مطلق مبائعین کا اگرچہ
منافقین ہون قوله کوئی لفظ کوئی حرف ایسا نہ ذکر کیا کہ جس سی کوئی موقع
کوئی محل انکار کا ہو اقول المؤمنین ایک لفظ ہی کہ جسمین آٹھہ حرف ھین کہ
اسی سی موقع اور محل انکار کا واسطی داخل ہونی حضرات ثلثہ کی ملتا ہی قوله بلکہ
اپنی رضامندی کا اظہار اسطور سی کیا کہ جسکا کبھی زوال نہوا اقول محض غلط کوئی لفظ
کوئی حرف آیہ مین دال اوپر عدم زوال رضامندی کے نہین ھی بلکہ اسمقام پر نص صریح دال
رضامندی بعدم ایفای شرط موجود ھی اسئی کہ بیش از آیہ شریفہ جناب باری سی فرماتا
ان الذین یبایعونك انما یبایعون اللہ الی ان قال فمن نکث فانما ینکث
علی نفسہ ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما یعنی جن لوگون نے

تجہسے بیعت کی ہی اونہون نی خدا سی بیعت کی ہی یعنی عہد و پیمان کرنا تجہہ سے
حقیقت مین خدا سی عہد و پیمان کرنا ہی پس جس شخص نی اِس بیعت کو توڑا پس
نہین توڑا ہی مگر واسطی ضرر اپنی نفس کے یعنی عہد شکنی سی کچہہ ضرر خدا کو نہ پہنچیگا
بلکہ ضرر خود ذاتِ عہد شکن کو پہنچیگا اور جس شخص نی وفا کی ساتہہ عہد و پیمان
خدا کی پس قریب ہی کہ دیگا خدا اوسکو اجر عظیم انتہی پس یہہ آیہ شریفہ اثنای بیعت
حُدَیبیہ مین نازل ہوا ہی چنانچہ آپکی بیضاوی صاحب فرماتی ہین وَالْآیَۃُ
نَزَلَتْ فِیْ بَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ یعنی آیت نازل ہوئی بیعت رضوان مین کہ وہی
بیعت حُدَیبیہ ہی بلکہ بعضے مُفسّرین نی تصریح کی ہی کہ یہہ آیۃ اگرچہ ترتیب عثمانی
مین مقدم ہی مگر تنزیل قرآنی مین مؤخر ہی پس اس آیۂ شریفہ سی صاف صاف ثابت ہوگیا
کہ بعض مبایعین بیعت شکنی کرینگی ورنہ ذکر نکث کرنا خداوند تعم کا محض ایک امر
لغو ہوتا اور یہہ بہی سمجہا گیا کہ سب مبایعین مومنین موقنین نہ تہے بلکہ اوس مقام پر
بعض منافقین بیعت شکن بہی تہی پس کل کا خالص مخلص اور کامل الایمان کہنا محض
ہوگیا اور یہہ بہی سمجہا گیا کہ رضا مندی دائمی عدم زوال پذیر نہ تہی بلکہ مشروط تہی
بعدم نکث پس یہہ کہنا مخاطب کا کہ اظہار رضا مندی اسطور سی کیا کہ جسکا کبہی زوال نہو
محض غلط ٹہرا اسلئے کہ زوال بہ نکث ناکثین ہوگیا **قولہ** اون فتوحات کا وعدہ
کیا جنکا ظہور اونہین صحابہ کی ہاتہہ سی ہوا **اقول** لا نسلّم کہ اونہین ناکثین کے
ہاتہہ سی ہوا اسلئی کہ وہ منافقین تو کبہی مدینہ سی باہر ہی نہین نکلی وعلی التنزل
مسلّم نا کہ اونہین کی ہاتہہ سی ہوا مگر اِنَّ اللّٰہَ یُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِرَجُلٍ فَاجِرٍ
ہی تو صحیح بخاری مین آیا ہی **قولہ** اب ہم شیعان علی سی پوچہتی ہین **اقول** شیعان

حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کہتی ہین کہ اہلسنت معاویۃ العاویۃ الغادیۃ جارحہ

کہ یہہ آیت بیشک قرآن مجید کی ہی جسطرح آیۂ فمن نکث قرآن مجید کی ہے

اور شان مین ہی اون مومنین کے جنہون نی بیعت درخت کی نیچی کی تہی جسطرح

آیۂ فمن نکث شان مین اون منافقین کے ہے جنہون نی درخت کی نیچی بیعت

کی تہی اور حضرت عتیق اور اونکی بڑی رفیق یعنی اوّل وثانی بلکہ ثالث ثلاثہ

بہی تحت آیۂ ثانی داخل ہین اعنی تحت ناکثین نہ تحت مومنین موقنین

قولہ جو کچہ خدا اون بیعت کرنیوالونکی حق مین فرماتا ہی **اقول** بیعت کرنیوالی

دو فریق ہین ایک کی حقمین تو لقد رضی اللہ فرماتا ہی یعنی مومنین اور دوسرے

کی حق مین فمن نکث فرماتا ہی یعنی منافقین اور امثال ثلاثہ ثانی مین داخل

ہین نہ اوّل مین **قولہ** مستثنےٰ ہونی پر کیا دلیل ہے **اقول** اوّلاً حاجت

باستثناء نہین ہی اسلئی کہ استثناء مین مستثنیٰ اکا مستثنےٰ منہ مین داخل ہونا شرط

ہی اور لانسلم کہ ثلاثہ لقد رضی اللہ مین داخل ہین کیونکہ داخل ہونیوالی مومنین

ہین نہ منافقین ثانیاً معارضۃً ہم کہتی ہین کہ فمن نکث سی مستثنیٰ ہونی پر

کیا دلیل ہے باوجود فرار کی خیبر وحنین سی کما سیجیٔ انشاء اللہ ثالثاً اگر لی استثناء

ثلاثہ کی مخاطب کی تسکین نہین ہی تو لفظ مومنین بجای آکہ سمجہی کہ اوس سے

منافقین خارج ہوگئی اسلئی کہ حقیقت مین منافقین مومنین ہی نہین ہین

اور اگر مخاطب اس آیہ کو بہی قاصر سمجہی اور موجب تسکین باطن نہو تو بڑا الانباجو

الیہ آیۂ فمن نکث کو لی کہ البتہ اس سی مقصود دلی فائز ہوجائیگا اور اگر اس

سی بہی تسکین نہو تو کسی طبیب کا گہر ڈہونڈہی کہ شاید اوسکی نشتر سی کچہہ کام نکل جاوی

قوله اور اگر کہو کہ وہ منافق تہی ا قول ہمتو بہت کہتی ہین مگر بہرے
نہین منتے ۱۲ قوله تو اوسکا رد بہی خدا نی خود کر دیا ۱۲ قول محض غلط ہرگز
خدا نی کہین رد نہین کیا اِسلئے کہ قُلُوبُهُمْ اور عَلَيْهِمْ کی ضمیر طرف
مومنین کی پہرتی ہی نہ طرف مطلق مبایعین کی ہان اگر خدا رضی الله عن
المؤمنین نہ فرماتا بلکہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُبَايِعِيْنَ فرماتا تو بظاہر اسکا شبہہ ہوتا
گو حقیقت مین رضای مطلق بغیر ایمان کی ہو نہین سکتی قوله کہ یہہ سب بڑے پکے
مسلمان اور سچے ایمان والے ہین ا قول کیا بے عقلی ہی کہ باوجود فرض کرنے
نفاق کی پہر اونہین کو کوئی پکا مسلمان اور سچا ایمان والا سمجہی یا للعجب جب خدا نے تو
ضمائر طرف مومنین کی پہیری اور مخاطب منافقون کو پکا مسلمان کہی قوله
اگر وہ لوگ منافق ہوتی ۱۲ قول اگر اون لوگو مین سی منافق نہوتی تو کیون
خدا فَمَنْ نَكَثَ فرماتا قوله تو کیون خدا اونکی ایمان پر شہادت دیتا اقول
ہذا اوّل البحث کہین خدا نی ثلثہ کی ایمان پر شہادت نہین دی بلکہ ہر جگہ
اونکی نفاق پر شہادت موجود ہی اور اسجگہہ بہی آیۂ فَمَنْ نَكَثَ ہی اور بسبب فرار
عن الزحف یوم حنین و خیبر شہادت عَلَى النِّفَاق ادا ہو گئی قوله فتح اور غلبہ
عطا کرتا اقول فتح اور غلبہ کبہی لِمَصْلَحَةٍ کفار کی لئی بہی ہو جاتا ہی وَنُوَلِّي
بعض الظالمین بعضًا قوله ان آیتونکو دیکہکر اگر کسی شیعہ کو یہہ خطرہ
ہوا ہو اقول استغفر الله کہ کبہی کسی شیعہ کو اسکا وہم و خیال بہی گزرے ایسے خطرات
شیطانی اونہین حمقا کو پیدا ہوتی ہین جنکا گمان فاسد یہہ ہوتا ہی کہ یہہ مثبت
الجواب ہی اور شیعہ اسکے جواب سے عاجز ہین ایسے خطرات سواے ان کے ہو کن

کسیکو نہین ہوتی مخاطب سب شیعون کو اپنا ہی سا گمان کرتا ہی آری س
کافر ہمہ را بکیش خود میداند **قوله** ایسی آیت صریح **اقول** سب آیتین انکے نزدیک
صریح ہین تخصیص اسکی کیا ہی لیکن اب تمکو معلوم ہو گیا ہوگا کہ صراحت فضیلت
پر ہی کہ رذیلت پر ہی مگر جبکہ خدا ئی چشم بینا ہی نہین عنایت فرمائی ہی تو کیا خاک
معلوم ہوگا اب ہم تمہاری تقریر سی کہتی ہین کہ جب ہم ذمایل و فضایح صحابہ
منافقین کی آیات اور احادیث سی ثابت کر دیتی ہین تو جب سنیونکو کچھہ جواب
نہین سوجہتا تو کہتی ہین کہ ضرور کوئی نہ کوئی سبب ہے گا کہ ہماری علما ان فضایح
سی انکار کرتی ہین ورنہ کیا سب عالم سب لولی سب اندھے تھی سب پیر سب سالک
سب دیوانی مجذوب سب بیشائیل سنیونکی مذہب کے نادان تہی کہ ایسی دلائل صریح
کا انکار کیا اور باوجود اسکی بہی ثلاثہ کو اچہا سمجہا اسلئی ہمنے انہین کے مذہب
کی معتبر تفسیرون اور کتابون سی اپنا دعوی ثابت کر دیا اور یہہ مرکہ انکے
عالم اور پیر اور پیران پیر احمق نادان تہی یا دانا ایمان والی تہی یا بی ایمان منصف
تہی یا تعصبی تہی انہین کی عقل پر چہوڑا اب اپنی کتابونسی مقابلہ کرکی بیدینون
اور بی ایمانونکو جو مناسب سمجہین کہین اے سنیونکے بہائیو اگر سنی ہو سنو کہ
دیکہو جو کچہہ ہمنی تمہاری تفسیرون سی تفسیر کل آیات مین لکہا ہی وہ مطابق ہے
یا نہین ہی **قوله** کاشانی اپنی تفسیر مین لکہتی ہین الخ **اقول** دروغ محض ہے
تفسیر کاشانی یہان موجود ہی اوسمین اس عبارت کا کہین نشان بہی نہین ہے
اور اگر یہہ عبارت اوسمین ہوتی بہی تو ہمکو نہین معلوم ہوتا ہی کہ مخاطب والا مقام
کو کیا نفع اس سی پہنچتا اسلئی کہ ہمین تو مثل کلام اللہ کی تصریح ہی منافقان کی

یعنی

یعنی مومنان بیعت کنندگان دوزخ مین نجائینگے نہ یہہ کہ منافقان بیعت کنندگان
اور نہ یہ کہ مطلق بیعت کنندگان دوزخمین نہ جائینگی خواہ مقتضائے بیعت پر باقی
رہین یا نکث عہد و پیمان کرکی قسم بجو نکث مین داخل ہون عجب تخبط ہی جو
ایمان اصل مایۂ نجات ہی اوسکی اثبات کی تو کچہہ فکر نہین ہی فقط بیعت پر پہولے
نہین سماتی اور بار بار اوسی گائی ہوے راگ کو گاتی ہین قال المخاطب
المقام ہدٰاہ اللہ سبل السلام اگر اس روایت پر اطمینان ہو
اور حضرات شیعہ کو اپنی متکلمین و متعصبین کے جواب سُنی کا اشتیاق ہو تو اوسکو
یہی سنین کہ اونکی علمای اس آیت کو دو طرح پر رد کیا ہی بعضون نی یہہ فرمایا ہی کہ
اس آیت سی ثابت ہوتا ہی کہ خداوند تعالے اس فعل خاص سی یعنی بیعت سی راضی
ہوا اس سی یہہ لازم نہین آتا کہ خدا اونکی سب کامونسی راضی ہوا ہو اور آیندہ بہی
راضی ہی اور بعض کا قول یہہ ہی کہ بعد اس بیعت کی صحابۂ کبار نی وہ کام کئی جو
مخالف اس بیعت کی تہی یعنی لڑائیون مین بہاگ گئی خلافت خلیفہ برحق کے لیکے
غضب کر گئی پس وے اس آیت کی وعدہ سی خارج ہو گئی پس نسبت امر اول کے
ہم یہہ جواب دیتی ہین کہ خدا کی نسبت یہہ گمان کرنا کہ وہ صحابہ کی اور کامونسی راضی
نہ تہا صرف ایک فعل خاص بیعت سی راضی ہوا اسلئے لقد رضی اللہ عن المومنین
فرمایا ایسی تہمت ہی کہ کوئی مسلمان اپنی دلمین اوسکا خیال بہی نہین کر سکتا
کیا یہہ ممکن ہی کہ اگر خدای عز و جل اون بیعت کرنیوالونسی ہر طرح پر راضی نہوتا تو
وہ لقد رضی اللہ عن المومنین صرف اونکی دل خوش کرنیکو براہ تدلیس فرماتا
اور جن باتونسی اونکی ناراض تہا اونکو تقیۃً ظاہر نکرتا اور یہہ امر ہی غور کرنیکے

لایق ہی کہ حضرت شیعہ کو کسطرح معلوم ہوا کہ صحابہ کی اور کاہو نسی خدا ناراض تہا
آخر کیونکر اونکی نارضامندی کا حال معلوم ہوا نہایت تعجب کا مقام ہی کہ خدا
اونکی اوس فعل کو جس سی راضی ہوا لقد رضی اللہ کہکر ظاہر کری اور اونکی اون
افعالونکو جن سی ناراض ہو سوائے شیعان عبداللہ بن سبا کی کسی پر اظہار نفرماوے
شاید شیعان پاک یہہ جواب دیں کہ اوس قرآن مین جو امام مہدی ع کے پاس ہی اصحاب کی
برائیان لکہی ہوئی ہین مگر ہم جب تک کہ اوسکو اپنی آنکہہ سی نہ دیکہہ لیں اور امام صاحب
سی اوسکی تصدیق نہ کرلیں اوسکو قبول نہین کر سکتی لیکن افسوس تو یہی ہی کہ امام صاحب کا
کچہہ نشان ملتا ہی نہ اوس قرآن کا کچہہ پتا چلتا ہی ہزار برس تو گذر گئی اور ہنوز
معلوم نہین کہ ابہی کتنی دن امام ع کی ظہور مین باقی ہین ؎ صد شب ہجر گذشت و
مہ من پیدا نیست ٭ طرفہ عمری کہ بصد سال ندیدم یک ماہ ٭ اور نسبت امر دویم
کی کہ صحابہ کبار اس آیت کی وعدی سی بسبب نکث بیعت کی خارج ہین اوسکا
جواب ہم اسطرح پر دیتی ہین کہ اس اعتراض سی بہی اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بیعت رضوان
کی وقت تک صحابہ کبار اور مہاجرین و انصار سبہی مسلمان اور پکی مومن تہی نہ منافق
تہی نہ کافر اور اونکی بیعت صادقانہ تہی نہ منافقانہ چنانچہ یہہ فقرہ صاحب
تقلیب المکائید کا کہ این کلام معجز نظام دلالت میکند بر آنکہ بعضی از اہل بیعت رضوان
نکث خواہند کرد ٭ دلیل اسپر ہی کہ جب بیعت کی تہی اوسوقت تک نہ منافق تہے
نہ کافر بلکہ لقد رضی اللہ عن المومنین مین داخل تہی اور شہید ثالث نور اللہ شوشتری
کا یہہ کلمہ کہ مدلول آیہ عند التحقیق رضای حق تعالی است از ان فعل خاص کہ بیعت است
و کسی منکر این نیست کہ بعضی از افعال حسنہ مرضیہ از ایشان واقع است شاہد اسپر ہے

کر اونکا بیعت کرنا فعل حسنہ تھا پس اسی سے یہہ اعتقاد کہ صحابۂ کبار اول ہی سے
منافق تھے باطل ہوا اور جب تک یہہ آیت جسمین خدا نے اپنی رضامندی ظاہر
کی نازل ہوئی اونکا مسلمان اور باایمان ہونا ثابت ہوا خیر اب آگے چلئے اور
بعد اس بیعت کی اونکی حال پر نظر کیجئے کہ کیا کام اونسے ایسے ہوئے جن سے اونکا
نکث بیعت کرنا ثابت ہوا اور وہ کام کسوقت ہوئے پیغمبر صاحب کی جیتے جی
یا اونکی وفات کی بعد چنانچہ اوسکی نسبت شہید ثالث اور صاحب تقلیب المکائد
نے جو کچھہ لکھا ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعد اس بیعت کی پیغمبر صاحب کے سامنے
اونسے نکث بیعت ہوا یعنی وہ جنگ خیبر پر ثابت قدم نرہے بلکہ بھاگ گئے اوسکی
نسبت ہم یہہ جواب دیتے ہین کہ اگرچہ قلعۂ خیبر صدیق اکبر یا حضرت عمر کی ہاتھہ
سے فتح نہین ہوا لیکن فتح نہونا مستلزم فرار نہین ہے بھاگنا جنگ خیبر سے حضرات
شیعہ نے کہانسے ثابت کیا اور بالفرض اگر وہ جنگ خیبر سے بھاگے اور اونہون نے
نکث بیعت کیا تو جسطرح ہمنے اونکی بیعت کو خدا کی کلام سے ثابت کیا اور خدا کے
رضامندی کا لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْن کی آیت پیش کرکے ثبوت دیا اسی طرح
پر حضرات شیعہ کی ذمہ ہے کہ بمقابلہ اس آیت کی اونکا بھاگنا جنگ خیبر سے اور
نکث بیعت کرنا اور خدا کا اونسے ناراض ہونا کسی آیت سے ثابت کردین واذ
لیس فلیس اور ہم خوب یقین کرتے ہین کہ اگر صحابۂ کبار سے کوئی فعل بعد اس
بیعت کی موجب نارضامندی خدا کا ہوتا تو ضرور وہ اوس سے بھی خبر دیتا
اور جسطرح اونکی بیعت سے راضی ہوکر لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ فرما دیا اسیطرح فرار اور
نکث بیعت سے ناراض ہوکر لقد غضب اللّٰه علیهم ارشاد کرتا اسلئے کہ لڑائی

سی بھاگنا اور بیعت کا توڑنا آخر پیغمبر صاحب ھی کی سامھنی ہوا اوس وقت
تک سلسلہ وحی کا جاری تھا جبرئیل ع کا آنا بند نہ ہوا تھا پھر کیا سبب ہے کہ
خدا اونکی اچھی کاموںکو ظاہر کری اور بری کاموںکی خبر تک نہ دی اونکی افعال
حسنہ کی تو شہرت دی اور اونکی افعال قبیحہ کی پردہ پوشی کری پس یا تو
خدا اونسی ڈرتا تھا کہ اونکی برائی بیان نکر سکتا تھا یا درحقیقت اونسی کوئی ای
نہ ہوئی تھی جس کو ظاہر کرتا یا اگر کوئی لغزش ہو جاتی تھی تو اوسکو عفو کر دیتا تھا
اور اونکی اور نیک کاموں پر خیال کر کی اوسکو براہ ستاری چھپا دیتا تھا اور اگر یہ
کہا جای کہ بعد وفات پیغمبر صاحب کی صحابۂ کبار نی ایسی کام کئی کہ جن سی خدا
ناراض ہوا مثل خلافت غصب کرنی وغیرہ کی اوسکی نسبت ہم یہ کہتی ہین کہ
اگر اونسی بعد وفات پیغمبر خدا کی کوئی کام ایسا ہونیوالا تھا کہ جس سی خدا ناراض
ہوتا تو ضرور اوسکی خبر دیتا اور کبھی اونکی حقمین لقد رضی اللہ نہ فرماتا اور جب کہ
خدا نی اس آیت مین یہ فرما دیا کہ فعلم ما فی قلوبہم کہ مین اونکی دلونکی بات
جانتا ہون اور فرمایا کہ فانزل السکینۃ علیہم کہ مین نی نازل کی اونپر تسلی تو
کیونکر قیاس مین آسکتا ہی کہ ایسی لوگ کبھی جادۂ حق سی منحرف ہوئی ہون
لیکن ہم حضرات شیعہ سی عرض کرتی ہین کہ وہ کیون سوال و جواب مین اپنی
وقات ضایع کرتی ہین اور کیون علامۂ کاشانی کی تفسیر کی ان لفظونکو نہین دیکھتی

کہ آنحضرت فرمود بدوزخ نرود یک کس ازان مومنان کہ در زیر شجرہ بیعت کردند
اس مفسر نی تو کچھ قصہ جھگڑا باقی ہی نہین رکھا عام بشارت جنت کی اون لوگونکو
حقمین جو اس بیعت مین شریک تھی پیغمبر صاحب کی زبان سی تصدیق کردی لیکن

اگر اس ایک روایت پر اطمینان نہین ہوتا تو اوسکی تائید مین دوسری روایت سُنیین کہ ترجمہ کشف الغمہ مین لکھا ہی کہ از جابر بن عبد اللہ انصاری روایت است کہ ما دران روز ہزار و چہار صد کس بودیم دران روز من از حضرت پیغمبر خدا صلعم شنیدم کہ آنحضرت صلعم خطاب بحاضران نمود و فرمود کہ شما بہترین اہل روی زمینید و ما ہمہ دران روز بیعت کردیم و کسی از بیعت نکث نہ نمود مگر قیدبن قیس کہ آن منافق بیعت خود را شکست۔ اس روایت سے چند فائدے حاصل ہوئے اول یہہ ثابت ہوا کہ بیعت کیوقت چودہ سو صحابی موجود تھے جنکی بیان اور اسلام کی خبر خدا دیتا ہی کہ فعلم ما فی قلوبھم اور اونکی شان مین فرماتا ہی لقد رضی اللہ عن المومنین دوسرے حضرت پیغمبر خدا نے اونکی نسبت فرمایا کہ تم بہترین اہل زمین سے ہو تیسرے ثابت ہوا کہ سوائے ایک منافق کے اور کسینے بیعت کو نہین توڑا پس اے شیعان پاک اب تم انصاف سے ان روایتونکو دیکھو اور اپنے شہید ثالث اور صاحب تقلیب المکاید کے ایمان اور انصاف پر خیال کرو کہ وہ محبت اہلبیت کی پردہ مین کیسے خدا کی آیتونکی تکذیب کرتے ہین اور کسطرح ایسے صریح نصوص سے انکار فرماتے ہیں لیکن اگر ہم صحابہ کی برائیونکو تسلیم بھی کرلین تب بھی کچھہ فائدہ شہید ثالث کی تقریر کا نظر نہین آتا اسلیے کہ جو علامہ کاشانی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ آن حضرت فرمودند بدوزخ نزد یک کس از ان مومنان کہ زیر شجرہ بیعت کردند اسکا کیا جواب ہی بغیر اسکی کہ یہہ کہا جائے کہ حضرت نے تقیہ سے کہدیا ہوگا یقول لمتمسك بولاية علی ابن ابی طالب ع بیشک یہہ جوابات شیعونکی ہین لیکن حقیقت مین مبتنی اوپر تنزل کی ہین یا مغنی

کہ مومنین سے مومنین حقیقی نہ مراد لین بلکہ اعم اس سے اور مومنین بافواههم
دون قلوبهم سے مراد لین پس اسصورت مین ضرور ہوگا کہ رضا کو مقید کرین
ساتھہ کسی قید کی مثلاً رضا بفعل خاص اور رضا بشرط بقا بر بیعت اور اگر نقل
دلالت ان قیود پر نہوئی تو لاریب کہ عقل اسپر دلالت کرتی ہے کیونکہ بالبداہت
معلوم ہی کہ رضاء مطلقہ جناب باری مومنین بافواههم سے فقط بیعت کرنی
سے نہین حاصل ہوتی جب تلک ایمان حقیقی اور وفا بر عہد بیعت اوسکی ساتھہ
منضم نہو پس حال آیہ بعینہ مثل دیگر آیات عامہ اور احادیث عامہ کی ہوگا کہ
بمقتضائی مَا مِن عامٍ اِلّا وقد خص دلیل عقل اوپر تخصیص کے دلالت کرتی ہے
مثل اِنَّ اللّٰہَ علٰی کُلِّ شیءٍ قَدِیْر کہ مخصوص بممکنات ہے کما مَرّ اور مثل حدیث
ابو ہریرہ کما فی الصحیح البخاری مَن قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الجنّۃ کہ مشروط
بشروط عدیدہ ہی چہ جائیکہ خود نقل دلالت کری اوپر تخصیص کے اور معاضد
عقل ہو جاوی چنانچہ اسمقام پر جناب باری نے رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤمِنِیْن
مخصوص کیا ہی اولاً ساتھہ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ کی پس اِذْ یا ظرفیہ ہی تو معنی
یہہ ہونگی کہ رضا مخصوص بوقت بیعت ہی یا اِذْ تعلیلیہ ہے تو معنی یہہ ہونگے
کہ رضا مخصوص من حیث البیعت ہی پس دونون صورتون مین رضا ایک امر
خاص پر ہوئی جیسی حدیث مشہور مین ہی کہ اَلسَّخِیُّ حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَوْ کَانَ
کَافِرًا یعنے محبوبیت سخی من حیث السخاوت ہی نہ من حیث الکفر والنفاق
وغیرہ اور ثانیاً اس رضا کو مخصوص کیا جناب باری نے بعدم نکث اور بعد
رضی اللہ کی فرمایا فَمَنْ نَکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ الخ کما مَرّ انہا موخر فی الذکر

بہرکیف احتیاج ان تخصیصات کی نہین ہی مگر اوس صورت مین کہ لفظ
رضی اللہ سی رضای مطلق مراد لیجاوی بطور موضوع موجبۂ کلیہ کے مطلق
الرضا بطور موضوع مہملہ کے اور چونکہ ظاہر ہی کہ کوئی لفظ یہان شمول اور
عموم پر دلالت نہین کرتا ہی کہ سور موجبۂ کلیہ ہوسکی تو ضرور ہوگا کہ بطور
موضوع مہملہ مراد لیا جاوی اور مہملہ ملازم جزئیہ کا ہی کما ثبت فی المیزان
پس مراد رضا سی نہوگی مگر بعض الرضا اور ظاہر ہی کہ بعض الرضا کفار اور
منافقین سی بھی باعتبار بعض افعال حسنہ کی ہوسکتی ہی جیسا کہ استغنی حبیب
اللہ و لو کان کافرا مین گذرا وہو لا یفید النجات لعدم الایمان پس اس
تقریر سی ہماری ثابت ہوا کہ جوابات شیعہ مبنی بر تنزل علی التنزل ہین
بایمعنی کہ اولا لا نسلم کہ مراد مومنین سی اعم از مومنین حقیقی و ظاہری ہین کیون
نہین جائز ہی کہ مومنین حقیقی مراد ہون پس حضرات ثلاثہ اس سی خارج
ہوجائینگے کیونکہ اونکا مومنین حقیقی سی ہونا ہماری نزدیک نہین ثابت ہے
اور ثانیا سلمنا کہ مومنین سی اعم مراد ہی لیکن لا نسلم کہ رضا سی رضای مطلق مراد
ہی کیون نہین جائز ہی کہ مطلق الرضا مراد ہو کہ وہ ملازم جزئیہ ہی اور
اوسکا ثبوت بعض الرضا ہوگا اور بعض الرضا کفار اور منافقین سی بھی ممکن ہی
باعتبار بعض افعال حسنہ کی وہو لا یفید شیئا فی حکم لعدم الایمان ثالثا سلمنا
کہ رضا سی بھی مراد رضای مطلق ہے لیکن مابعد اوسکا مخصص ہے
کہ دلالت کرتا ہی احدہما پر اذ یبایعونک اور دلالت کرتا ہی ثانی پر فمن نکث
کما مر پس جواب ثالث کہ مبنی بر دو تنزل ہی آپ اوسی مین بحث لا طائل

کرتی ہین اور دو جواب اولی کی جواب سی آپہی دم چرایا اور یہی دستور ہے
حضرات اہلسنت کا کہ جب جوابات اصلی کا جواب نہین سوجھتا تو جوابات
تنزلی پر جان لڑا دیتی ہین اور اصلی جواب کا جواب بالکل اڑا دیتی ہین اور
یہہ نہین سمجھتی کہ جوابات تنزلی تطفلی ہوتی ہین اگر بفرض محال بزعم باطل آپکی
باطل بھی ہو جائینگے تو خصم آپکا بنظر جواب اصلی کے آپکی جان نچھوڑیگا اور نہ
بحث و جدال سی نہ موڑیگا اب ہم بحث کرتی ہین آپکی جوابات ناصواب سے
قوله بہ نسبت امر اول کے ہم یہہ جواب دیتی ہین **اقول** یہہ جواب محض لغو
اور لچر ہے اسلئی کہ بنا اسکی دو باتون پر ہی ایک تو یہہ کہ خدانی فقط رضی
اللہ عن المومنین کہا دوسری یہہ کہ رضی اللہ عن المومنین سی رضاے مطلق
یعنی رضاے کلی بوجھی جاتی ہے کہ محصل جسکا یہہ ہی کہ ہر طرح پر راضی ہوا اور
دونو باتین محض غلط ہین اسلئے کہ خدانی فقط رضی اللہ عن المومنین نہین کہا
بلکہ ساتھہ اسکی اذ یبایعونک بھی فرمایا یعنی خدا راضی ہوا مومنین سے وقت
بیعت کے یا بسبب بیعت کی اور بیعت ایک فعل خاص ہی پس رضا ہوئی مگر اسی
فعل خاص پر اور لا نسلم کہ رضا بر فعل خاص مستلزم رضا بر جمیع افعال ہو اور اسیطرح
خدانی رضی اللہ رضاء مطلقا یا رضی اللہ من کل الوجوہ نہین فرمایا کہ مخاطب
سمجھی کہ ہر طرح پر خدا راضی ہوا اور جب کوئی لفظ اوپر عموم اور شمول کے نہین دلالت
کرتا ہی تو ضرور ہی کہ رضا سی مراد رضا فی الجملہ لیجاوے اور رضا فی الجملہ سے
رضاء کلی مراد لینا سراسر جہالت ہی قواعد منطقیہ سی **قوله** خدا کی نسبت
یہہ گمان کرنا کہ وہ صحابہ کی اور کاموں سے راضی نہ تھا **اقول** اور کاموں سے

نکث بیعت بھی ایک کام ہی اور کون مسلمان خدا کی نسبت یہہ گمان کر سکتا ہی
کہ وہ جلشانہ نکث بیعت سے بھی راضی تھا اور اگر راضی تھا تو پھر فمن نکث
کیون فرمایا **قوله** ایسی تہمت ہی کہ کوئی مسلمان اپنی دلمین خیال بہی
نہین کرسکتا **اقول** خدا تو فرما دی کہ مین بیعت ہی کرنی پر راضی ہوا اور
مخاطب کہی کہ نہین ہر طرح پر راضی ہوا کیون یارو تہمت یہہ ہی کہ وہ ہی
افسوس کہ دنیا مین انصاف نہین ہی خود خدا پر تہمتین کرین اور دوسرون کے
گلی مڑھین ع چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد **قوله** ہر طرح پر
راضی نہوتا **اقول** لقد رضی اللہ کی معنی ہر طرح پر راضی ہونا سوائے کسی کافر
جاہل کے کوئی مسلمان عالم نکہی گا ہ کلام لفظی مین تو کوئی لفظ ہر طرح پر نہین دلالت
کرتا ہی ہان کلام نفسی مین ہو تو ہو لیکن مجبوری یہہ ہی کہ شیعونکو معلوم ہی نہین
کہ کلام نفسی سوائے لفظ و معنی کے کس جانور کا نام ہی آیا اونٹ ہی یا امام رازی
کی بکری یا آپکے حضرت وستاد کی گردن مروڑی کر کر چلیا کہ پرچہ تہذیب الایمان
مین ہی **قوله** صرف انکی دل خوش کرنیکو ہ **اقول** البتہ کچھ حمقا ایسی ہین
کہ جو قیود اور شروط کلام خدا پر نظر نہین کرتے اور ایسی آیات سے جنکو کچھ
مناسبت حضرات ثلاثہ سے نہین ہی اپنا دل خوش کیا کرتی ہین لیکن صحابہ رسول خدا
تو اس آیت سے کبھی اپنا دل خوش نہین کرتی تھی دلیل اسپر حدیث صحیح بخاری قبل
کتاب البازی ہی عن العلاء بن مسیب عن ابیہ قال لقیت براء بن عازب
فقلت طوبی لک صحبت رسول اللہ صلعم و بایعتہ تحت الشجرة فقال ابن اخی
انک لا تدری ما احدثنا بعدہ یعنی ملاقات کی مینی براء بن عازب سی پس

کہا مینی طوبی ہے تیری واسطی کہ شرف صحبت رسول خداصہ پایا تونی اور بیعت کی
تحت شجرہ پس کہا اوسنی اے برادر زادہ میرے تو نہین جانتا کہ ہم لوگون نے بعد اوسکی
کیا کیا اور کون کون بدعتین حادث کین انتہی پس اگر کل صحابہ رضامندی خدا
کو ایک فعل خاص پر نہ سمجہتی بلکہ رضامندی من کل الوجوہ سمجہتی اور رضامندی کو
دائمی سمجہتے اور مشروط بعدم نکث پر فعل خلاف رضامندی اور مشروط بہ بقا
بر مقتضای بیعت نجانتی تو انک لا تدری ما احدثنا بعدہ نہ کہتی افسوس ہے
کہ حضرت مخاطب اوسوقت موجود نہ تہی ورنہ براء بن عازب سے مع ان عتاب
وخطاب فرماتی کہ تو یہ کیا جہک مارتا ہی خدا نے تو رضامندی عامہ تامہ
دائمہ بیان فرمائی ہی اور مشروط ساتھ کسی شرط کی نہین کی ہی پہر تو ما احدثنا
بعدہ کا کیون ذکر کرتا ہی شاید تو نی مذہب اہلسنت وجماعت چہوڑ کے اس
آیہ مین مذہب شیعہ اختیار کیا ہی **قولہ** براہ تدلیس فرمایا **اقول** تدلیس
بالظاہر تب ہوتی کہ خداوند تعالی اس آیت کو یون فرماتا کہ لقد رضی اللہ عن المبایعین
من کل الوجوہ رضاءً دائماً ولو نکث وفجر وکفر لیکن جبکہ خدا نی بتخصیص رضا
بمومنین کی اور قید اذ یبایعونک کی لگائی اور مشروط بالشرط عدم نکث فرمایا
تو ان قیود وشروط وتخصیصات سے قطع نظر کرنا تدلیس حضرات اہلسنت ہے
نہ تدلیس خدا ورسول **قولہ** اور جن باتو نسی اونکی ناراض تہا اونکو تقیہ
ظاہر نکرنا **اقول** جن باتون سی ناراض تہا وہ عدم ایمان تہا اور عدم وفا
بما عاہد علیہ اللہ تہا اور نکث بیعت تہی اور فرار عن الزحف تہا اور
محبت مال دنیا تہی ان سب باتونکو جو منافقین سی سرزد ہوئین خدا نی

بیان فرمادیا پس محل و مصداق تقیہ کہان ہی آئے اگر مومنین مین اظہار
نکرنا بالخصوص اسماء حضرات ثلاثہ کا بہ تقیہ از شیعان ہی تو منافقین مین
اظہار نکرنا اون نامونکا بہ تقیہ از سنیان ہی اور اگر عدم اظہار نام کرام
ولیام لمصلحتہ ہی تو دونو مقام پر بھی تقیہ کو نہ یہان دخل ہی نہ وہان مگر
حضرت مخاطب کو تمسخر مین البتہ دخل ہی وَاِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ
مِنْکُمْ کَمَا تَسْخَرُوْنَ **قولہ** غور کرنیکی لائق ہی **اقول** غور کرنیکے لائق
حال رضامندی ہی کہ کن لوگونسی ہی مومنین سی ہی یا منافقین سی اور کس
بات پر ہی بیعت پر یا کل دنیا کی کامون پر اور کس وقت تک ہی تا بعدم نکث
بیعت یا ابد الآبدین **قولہ** حضرات شیعہ کو کسطرح معلوم ہوا کہ صحابہ کے
اور کامونسی خدا ناراض تھا **اقول** جسطرح سی تمکو حال رضامندی معلوم
ہوا بلکہ تمھاری زعم باطل مین فقط ایک رضی اللہ سی حال رضامندی ظاہر ہوا اور
شیعونکو سیکڑون آیتونسی جو در بارہ منافقین ہین حال نارضامندی خدا
بعض صحابہ سی ظاہر ہوا **قولہ** کیونکر اونکو اوسکی نارضامندی کا حال معلوم
ہوا **اقول** یونکر معلوم ہوا کہ خدا نی فرمایا فَمَنْ نَکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی
نَفْسِہٖ اور پھر فرمایا فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللّٰہِ وَمَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ وَبِئْسَ
المصیر اور پھر فرمایا لعنھم اللّٰہ فی الدنیا والاخرۃ پس ان آیات
سی اور انکی امثال سی کہ سیکڑون ہین کمال نارضامندی خدا معلوم ہوئی اور
اگر کوئی کہی کہ ان آیات مین ثلاثہ کی نام کی تصریح نہین ہی تو ہم کہینگی آیہ لقد
رضی اللہ مین بھی ثلاثہ کی نام کی تصریح نہین ہی مگر جب اونسی نکث بیعت اور

فرار عن الزحف اور ایذای خدا اور رسول واقع ہوئی تو خود بخود مصداق آیات غضب خدا
ہو گئی **قولہ** تعجب کا مقام ہی **اقول** تعجب کا مقام ہی کہ لقد رضی اللہ سے
تو رضامندی ظاہر ہو اور فمن نکث سی ناراضامندی نہ ظاہر ہو علاوہ اسکے
لقد رضی اللہ سی تو فقط مومنین ہی سی رضامندی ظاہر ہوئی نہ سرگروہ
منافقین سے پھر کیونکر اہلسنت معاویۃ العاویۃ الغادیہ عو عو کرتی ہین اور نام
اصحاب ثلاثہ زبان پر لاتی ہین شاید شیعان پاک کو تابعان سگ ناپاک یہ
جواب دین کہ اگرچہ اس قرآن مین تصریح نام ثلاثہ کی نہین ہی مگر جس قرآن کو حضرت
عثمان نی جلادیا اوسمین تصریح نام ثلاثہ کی موجود تھی لیکن چونکہ آیہ فمن نکث
سی وہ نام منسوخ ہی ہو چکی تہی اسلئے حیاء عثمانی مقتضی اوسکی جلانیکی ہوئی
پھر اب اوسکا ذکر زبان پر لانا لغو ہی اسلئے کہ اگر شیعہ اوسکو دیکھین گے بھی
تو بسبب منسوخ التلاوۃ ہونیکی اوسکو قبول نہین کر سکتی **قولہ** لیکن افسوس
تو یہہ ہی **اقول** الحمد للہ کہ شیعونکو امام صاحب کا فستان ملاہی اور اپنی امام زمان کو
پہچانا ہی مقام افسوس ہی کہ سنیون نی اپنی امام زمان کو نہ پہچانا اور بہوت
جاہلیت مری اور بقول خلیفہ زادہ عبداللہ بن عمر کی جنہوں نی بخوف موت
جاہلیت یزید کی اور حجاج بن یوسف کی پاؤنکی بیعت کی انکا کھین ٹھکانا نہو
نہ گھر کی ہوئی اور نہ یہ گھاٹ کی **قولہ** ہزار برس تو گذر گئی **اقول** قریب
تیرہ سو برس کے گزری کہ اہلسنت منتظر ہین کہ امام مہدی متولد ہون تو انسی
فریاد کرین اور جو طوق شیعون نی حضرات ثلاثہ کے گلی مین ڈالا ہی اوسکو نکلوا
ڈالین مگر باوجود گزرنی اس زمانہ دور و دراز کی ابھی تک کچہہ اونکا اثر بھی

نمبر ۱۷

نہ پیدا ہوا یہ انتظار تو انتظار فردای قیامت سی کم نہین ہے یہ شعر نہایت
مناسب مقام پیدایش امامؑ ہی سہ صد شب ہجر گذشت و مہ من پیدا نیست
طرفہ عمری ز سہ صد سال ندیدم یک ماہ ہزار آری بجای صد سال کے سیزدہ
صد کہنا مناسب تہا بہر کیف دیکہا چاہئی کہ وہ حضرت اوس طوق کالنگر کیسے
بڑہا دیتی ہین یا گہٹا دیتی ہین **قولہ** اس اعتراض سی بہی اتنا ثابت ہوتا ہے
اقول یہ اعتراض نہین ہی بلکہ سنیونکی استدلال کا جواب ہی اور محصل اسکا
یہ ہی کہ بیعت حدیبیہ اوپر شرط عدم فرار کی تہی اور رضامندی خدا منوط
اوپر اسی بیعت مشروطہ بہ شرط عدم فرار کی تہی پس جن لوگون نی ایفا
بہ شرط کیا وہ داخل رضامندی خدا ہوئی اور جن لوگون نی بعد اس بیعت کے
وفا بشرط نکی بلکہ بفرار از محاربات خیبر و حنین نکث بیعت کی وہ فمن نکث
مین داخل اور لقد رضی سی خارج ہین بنا بر اسکی ناکثین ہمیشہ لقد رضی سی
خارج ہی چونکہ کبہی وفا کنندہ بشرط بیعت نہ تہی پس جو رضا کہ موقوف اوپر
ایفای شرط بیعت کی تہی وہ کیونکر متحقق ہوئی و اذا فات الشرط فات المشروط
پس حضرت مخاطب جو فرماتی ہین کہ اس اعتراض سی اتنا ثابت ہوتا ہی کہ بیعت
رضوان کی وقت تک صحابۂ کبار اور مہاجرین و انصار سچی مسلمان اور پکے
مومن تہی محض غلط ہی ہرگز ناکثین نہ سچے مسلمان تہی نہ پکے مومن تہی اگر سچی
مسلمان اور پکّی مومن ہوتی تو کبہی ویسی نکث بیعت عمل مین آتا اور نکث کرنا
سچی دلیل ہے اوپر جہوٹہی مسلمان ہونیکی اور کچی نشانی ہی اوپر کچی مومن ہونیکے
قولہ نہ منافق تہی نہ کافر تہی اونکی بیعت صادقانہ تہی نہ منافقانہ **اقول**

اقول اگر کافر بکفر نفاقی نہوتی تو پیغمبر صلعم کو تنہا کافرون مین چھوڑ کر نہ بھاگ گئے اور اگر عہد و پیمان عدم فرار مین صادق ہوتی اور منافق نہوتے تو مرجاتی اور فرار نکرتی اور ہرگز کسی عاقل کے عقل باور نہین کرتی کہ خدا کبھی ایسے منافقین ناکثین فارین سی راضی ہوا ہو آپ راضی و خوشی ہوا جنہون نے وفا بعہد و پیمان کی اور لڑے یا مری یا مارا **قوله** چنانچہ یہہ فقرہ صاحب تقلیب المکائد کا **اقول** یہہ فقرہ ہرگز دلالت نہین کرتا اوپر اسکے کہ بیعت کرنیوالے مومنین منافق نہ تھی اسلئے کہ صاحب تقلیب المکاید یہہ فرماتی ہین کہ آیۂ فمن نکث اسپر دلالت کرتا ہی کہ بعض بائعین بیعت حدیبیہ جو موسوم بہ بیعت رضوان ہی ناکثین بیعت سی تھی اور بہت ظاہر ہی کہ ناکثین نہ تھی مگر منافقین پس خداوند علام الغیوب اون منافقین ناکثین سے کیونکر راضی ہوا اور وہ منافقین لقد رضی عن المومنین الموفین بعہدہم مین کیونکر داخل ہوئی **قوله** او شہید ثالث کا یہہ کلمہ **اقول** یہہ کلمہ شہید ثالث کا ہرگز اس پر دلالت نہین کرتا کہ آپکی صحابہ کبار اول سی منافق نہ تھے اسلئی کہ بعض افعال حسنہ کا اونسی سرزد ہونا دلیل اوپر ایمان کے نہین ہی کیونکہ بعض افعال حسنہ کفار اور منافقین سی بھی واقع ہوتی ہین جیسا کہ سابق مین ہمنی الشیخ حبیب اللہ و لوگان گا ذرائے بیان کیا بلکہ یہہ فرمانا شہید ثالث کا کہ بعض افعال حسنہ مرضیہ از ایشان واقع دلیل ہی اوپر نفاق اونکی کی اسلئے کہ اگر بقول آپکی وہ سبکے مومن ہوتی تو سب افعال اونکی حسنہ ہی ہوتی اور جب فقط بعض افعال حسنہ ہوئی تو بیشک وہ منافق تھی کہ بعضی ظاہری افعال اونکی حسن تھی اور باطنی افعال اونکی سب کے سب قبیح تھی

قوله جبتک یہہ آیت جسمین خدانی اپنی رضامندی ظاہر کی نازل ہوئی اقول محض غلط آیت رضامندی کی ساتہہ ہی آیت فمن نکث نازل ہوئی کہ اوسنے منافقین کو رضامندی سی خارج کردیا۔ قوله خیر اب آگے چلئے اقول خیر نہین ہی آپ چاہئی آگی چلیئے چاہئی پیچہے چلئی آپکا پیش و پس سب برابر ہی مطلع سی مقطع تک صاف پڑا ہوا ہی ابتدای حضرات ثلثہ بکفر بت پرستی تہی اور شراب پینا اور سور کہانا تہا اور وسط اونکا نفاق اور خاتمہ اونکا بارتداد بہ بعض المعانی تہا قوله اونکی حال پر نظر کیجئی اقول جب ہمنی اونکے حال پر نظر کی تو دیکہا کہ ہمیشہ اونسی افعال منافقانہ ہی واقع ہوئی کیا سامہنے جناب رسول خداؐ کی کیا بعد اونحضرتؐ کے آرہی سامہنی کسیقدر ڈرتی تہے اور بعد اونحضرتؐ کی خلیع العذار اور بالکلیہ گسستہ مہار ہوگئی قوله جنگ خیبر پر ثابت قدم نہ ہی اقول صاحب تقلیب المکائد رحمہ اللہ نی بعد خیبر ذکر حنین بہی کیا ہی آپنے فقط خیبر ہی کیون پکڑ لیا مگر یہہ کہ حنین کا فرار لاجواب تہا اسلئی کہ حنین مین فرار صحابہ کبار مثل احد کی منصوص فی القرآن والحدیث ہی اور سچی تو یہہ ہی کہ اہل تواریخ نی کل لڑائیون مین بجز فرار کے نسبت فرار طرف ثلاثہ کی دی ہی نہین ہی۔ قوله لیکن فتح نہونا مستلزم فرار نہین ہی اقول حضرات ثلاثہ کا فرار آپ کہانتک چہپائینگی اور چکنی چپڑی باتین بنائینگے کچہہ نکث بیعت خیبر ہی سی بہاگنی پر موقوف نہین ہے بلکہ حنین سی بہاگنا بہی اسی قسم کا ہی کہ خود کلام اللہ مین فولیتم مدبرین موجود ہی صحیح مسلم مین ہی کہ عباس عم رسول اللہ صلعم کہتی ہین کہ جناب رسولخدا

اوس وقت ایک بغلہ بیضا پر سوار تہی فلمّا التقی المسلمون والکفّار ولّی
المسلمون من برین فطفق رسول اللّٰہ ص یرکض بغلتہ قبل الکفّار
الی ان قال فقال رسول اللّٰہ ص ای عبّاس ناد اصحاب السّمرۃ فقال
عبّاس وکان رجلاً صیّتاً فقلت باعلی صوتی این اصحاب السّمرۃ
یعنی ہرگاہ مسلمانون نے اور کفار نے صف جنگ مین باہم ملاقات کی مسلمانان
پیٹھ پہیر کر بہاگے اور جناب رسولخدا نے اوسوقت بنفس نفیس قصد جہاد کیا
اور اپنے بغلہ کو باوجود تنہائی اور غدر رفقا کے بکمال شجاعت و دلیری طرف
کفار کے بڑہاتے تہے اور رجز مین فرماتے تہے انا ابن عبد المطّلب انا
النبیّ لا کذب ؛ جیساکہ حدیث دیگر مین ہے پس عباس کہتے ہین کہ انحضرت
نے فرمایا کہ اے عباس اصحاب سمرہ کو یعنی اصحاب بیعت رضوان کو جنہون نے
مرنے اور عدم فرار پر بیعت کی تہی پکارو کہ کیون بہاگے جاتے ہو پس عباس کہ بہت
بلند آواز تہے بہ آواز بلند پکارنے لگے کہ این اصحاب السّمرۃ یعنی کہان جاتے ہو
بیعت کنندگان زیر درخت ببول کے کیا اسے بہاگنے پر بیعت کی تہی تھے محصّلا اس
حدیث سے صاف سمجہہ لیا گیا کہ فارّین روز حنین بہی اصحاب بیعت رضوان ہی تہے کہ نکث
بیعت کرکے بہاگے جاتے تہے اور عباس ایسا جہوری الصّوت انکو پکارتا تھا
مگر وہ جوانمردان معرکہ وغا کو کچہہ غیرت اور حیا نہ تہی اب ہم حضرت مخاطب
سے پوچہتے ہین کہ آپنے نکث بیعت کو جو مخصوص بفرار خیبر کیا ہے اسکی کیا وجہ ہے
کیون حضرت سوای خیبر کے کیا اور لڑائیونسے بہاگنے کی اجازت ملگئی تہی پہر کیف
چونکہ اپکی سمجہہ مین نکث بیعت خیبر ہی سے بہاگنے پر موقوف ہے تو بہت عجب

ہم اوسکو بہی بچند وجہ ثابت کرتی ہین اول تو یہہ کہ آپ فرماتی ہین کہ فتح نہونا
مستلزم فرار نہین ہی البتہ مستلزم فرار نہوتا جب آپ کسی کتاب سی گو جہوٹہی
ہی ہو بہی ہوتی اونکا فرار زیر پای حصار ثابت کرتی لیکن بالاتفاق کل کتابون
سی اونکا پہر آنا ثابت ہی پس ہم کہتی ہین کہ جب جناب رسول خدا نی علم فتح
کرنی قلعہ کا دیا تہا تو واجب تہا کہ پای حصار سی نہ ہٹتے اور جب تک قلعہ فتح
نہوتا لڑتی یا مرتی جان بچاکی پہر آنیکی کیا معنی پس بجز اسکی کہ کمال جرات سی
تاب اقامت نرہی وجہ مراجعت کیا ہوئی بیعت لڑنی مرنی پر ہوئی تہی یا بزدلی
سی لوٹ کر پہرتی پر ہم اسی عدم ثبات قدم کو جو خلاف مقتضای بیعت تہا
بنکث عہد بفرار تعبیر کرتی ہین آری اگر لاش خلیفہ صاحب کی بجائی خلیفہ صاحب کے
زیر قلعہ سی پہرتی تو ہم ہرگز اوسکو تعبیر بفرار نکرتے خواہ قلعہ فتح ہوتا یا نہوتا
دوسری متواترات سی ہی یہہ امر کہ جب دونو خلیفتین گرامی اور دونو شجاع نامی
بصد خامی بلکہ بہ نکو نامی بناکامی خائب و خاسر پہری اور مصداق خسر الدنیا والآخرہ
ہوئی تو جناب رسول رب متعال کو نہایت ملال ہوا چنانچہ امام فخر الدین رازی
فرماتی ہین کہ انہ علیہ السلام بات تلک اللیلۃ مہموما تب او نحضرت
نی فرمایا لاعطین الرایۃ غدا رجلا کرارا غیر فرار یحب اللہ و رسولہ
ویحبہ اللہ و رسولہ یفتح اللہ علی یدیہ چنانچہ کنز العمال اور مسند احمد
بن حنبل اور صحیح نسائی اور سیر ملا معین اور روضۃ الاحباب و روضۃ الصفا
اور بہت سی کتب معتبرہ اہل سنت مین متقارب اللفظ و المعنی منقول ہی وعن
عبداللہ بن بریدہ قال سمعت ابی یقول حاضرنا خیبر واخذ ابوبکر اللواء

فانصرف ولم یفتح له ثم اخذها عمر من الغد فرجع ولم یفتح له واصاب
الناس یومئذ شدة وجهد فقال رسول الله صلعم انی دافع الرایة
غدًا الی رجل یحب الله ورسوله کرارًا غیر فرار لا یرجع حتی یفتح الله
له الحدیث وفی صحیح النسائی لاعطین الرایة رجلاً یحب الله و
رسوله ویحبه الله ورسوله لیس بفرار الحدیث محصّل یہہ ہی کہ
اونحضرت نی فرمایا کہ کل ہم جہاڈا دینگی رایت ایسی شخص کو جو کرار غیر فرار ہوگا
اور خدا ورسول اوسکو دوست رکہتی ہین اور وہ خدا ورسول کو دوست رکہتا ہوگا
پس اس کلام بلاغت نظام مین تصریح اس بات کی ہی کہ جناب امیر علیہ السلام مخصوص
باین صفات تہی اور جن حضرات کو پیشتر اس سی رایت ملا تہا وہ صاحب ان صفات
کی نہ تہی اور وہ لوگ دوست رکہنی والی خدا اور رسول کی نہ تہی بلکہ دوست
رکہنی والی اپنی جانونکی تہی اسی سبب سی جان بچاکر بہاگ کہڑی ہوئی پس اگر
خلفا نی فرار نہین کیا تہا تو اونحضرت نے کیون فرمایا کہ کل ایسی شخص کو رایت دونگا
جو کرار غیر فرار اور لیس بفرار ہوگا یعنی بہاگنی والا نہوگا اس سی تو صاف صاف سمجہہ
لیا جاتا ہی کہ جسطرح سی خلفا بہاگ آئے وہ نہ بہاگ آویگا یہانتک کہ قلعہ کو
فتح کری حضرات اہلسنت اس سی بڑہکر اور کیا دلیل فرار ثلاثہ چاہتی ہین کہ قول
جناب رسولخدا صلعم شاہد اونکی فرار کا ہی تیسرے اگر حضرت مخاطب کی تسکین ان دلیلون
سی نہین ہوتی ہی تو نظر کری طرف اوس نص صریح کی جو حدیث کنز العمال مین مذکور ہے
روی عن علی ع انه سار رسول الله صلعم الی خیبر فلما اتاها بعث عمر
معه الناس الی مدینتهم فقاتلوهم فلم یلبثوا الی ان انهزموا عمر

اصحابه فجاء یجبّنهم و یجبّنونه فساء ذلك رسول الله صلعم محصّل کلام
یہہ ہی کہ جب جناب رسول خداؐ طرف خیبر کی تشریف لیگئی تب عمر کو
واسطی لڑنیکی طرف شہر یہود کی بہیجا اور اور لوگ اونکی ساتہہ ہوئی پس جب
نوبت بمقابلہ پہونچی تو تہوڑی دیر نگزری کہ یہود نی عمر کو اور اونکی ساتہیون کو
ہزیمت دی پس آئی سب لوگ ہزیمت کہائی ہوئی درحالیکہ ہمراہیان حضرت
عمر خود حضرت عمر کو نامرد اور بزدلا کہتی تہی اور حضرت عمر اونہین کو بزدلا کہتی تہی
پس اس ہزیمت کہاکر پہر آنی سی جناب رسولخداؐ کو ملال ہوا تہی کیون حضرت
اس صراحت زیادہ بہاگنی پر اور کیا ہوگی ہزیمت لشکر بدون فرار بہی طعین
ہو سکتی ہے اور جو لوگ کہ ثابت قدم رہین اور فرار نکرین اونکو کوئی کہہ سکتا ہے
کہ انہون نی شکست پائی اور ہزیمت کہائی علاوہ اسکی اگر فرار نہین کیا تہا
تو اونکو لوگ بزدلا کیون کہتی تہی ثابت قدمونکو دنیا مین آجتک کسی نی
جبان اور نامرد اور بزدلا نہین کہا اور اگر نہین بہاگ آئی تو جناب رسولخداؐ
کو اونسی ملال کرنیکی کیا وجہ تہی جو شخص جانفشانیان کری اور جان لڑاوی اوسسی
عقلا خوش ہوتی ہین کہ ناخوش ہوتی ہین اور یہہ ناخوشی جناب رسولخداؐ کی البتہ
موجب آنحضرت کی ایذا کی ہوئی یہانتک کہ نوبت بات تلك اللیلة مهموما
کی پہنچی کما مر عن الرازی اور صحیح بخاری مین ہی کہ من آذانی فقد آذی الله
پس جو لوگ موذی خدا و رسولؐ ہین بیشک خدا اونسی ناراض ہی یہہ ناراضی علاوہ
نکث بیعت کی ہی پس ایسی لوگونکی حقمین خدا رضی الله فرماوی عقل کسی عاقل کی
قبول نکریگی اور ہرچند کتاب کنز العمال بہت معتمد کتاب اہلسنت کی ہی مگر شاید

حضرت مخاطب کو اطمینان تام نہ حاصل ہوا اور کچھہ خلجان باقی رہجاوی تو رفع
خلش اپنی بڑی محدث کامل شاہ ولی اللہ دہلوی سے کر لے جنکو شاہ عبد العزیز صاحب
اپنی تحفہ مسروقہ مین آیۃ اللہ فرماتی ہین اور اپنی ملاقاتیون سے ٹہراتی ہین گو حقیقت مین
اونکی والد ماجد ہین اور اونکی والدہ ماجدہ کی ملاقاتیو نسی ہین چنانچہ محدث مذکور
یہی حدیث بتفاوت یسیر کتاب ازالۃ الخفا مین بخط جلی اعراب دیکر لکھتی ہین
سار رسول اللہ الی خیبر فلما اتاھا بعث عمر و بعث الناس الی مدینتھم
او قصرھم فقاتلوا ھم فلم یلبثوا ان ھزموا عمر و اصحابہ فجاء یجبنوہ
و یجبنھم اخرجہ الحاکم اور جب فرار اونکا جنگ خیبر سے بدلایل وضحہ ثابت
ہوگیا تو مصداق فمن نکث ہونا بہی ثابت ہوگیا اور مصداق ہونا من یولھم
یومئذ دبرہ فقد باء بغضب من اللہ و ماواہ جھنم و بئس المصیر کا
بہی ثابت ہوگیا اور باعتبار ایذا دہی رسول کی مصداق ہونا لعنہم اللہ فی
الدنیا والاخرۃ کا بہی ثابت ہوگیا اور مصداق ان صفات کا ہونا تو ہر ہر قدم پر
اون حضرات کی لئی ثابت ہی ہم کہانتک انکشاف کرینگی اور آپ کہان تک
چھپاتی پہرینگی احد مین کہ خیبر مین کہ حنین مین کہ ماجرای قرطاس مین کہ قصۂ فدک
مین کہ تخلف جیش اسامہ مین کہ سقیفہ بندی مین کہ غصب خلافت مین کہ احداث بدعات مین
ع زبانی تا بسرش ہر کجا کہ می نگرم * کرشمہ دامن دل میکند کہ جا اینجاست قولہ
بالفرض اگر جنگ سے بہاگے اقول کیا غباوت ہی کہ بعد فرض فرار کے
پہر مخاطب کہتا ہی کہ کلام اللہ سے ثابت کرو جس شے کو تمنی فرض ہی کر لیا ہی
اوسکی اثبات کی ہمکو کیا ضرورت ہی اقرار کی لئی اثبات کیا اور اس سے بہی

کیا ہوگا کہ فرار مفروض مخاطب مستلزم نکث عہد ہی اور نکث عہد مستلزم ارتداد
ہی اور ارتداد مستلزم عدم ایمان اور عدم ایمان مستلزم عدم دخول فی رضی
اللہ عن المؤمنین کا ہی **قولہ** اونکا بھاگنا جنگ خیبر سی **اقول** بھاگنا
جنگ خیبر سی اقرار محدثین سی اور جنگ حنین سی فولیتم مدبرین سے
اور نکث بیعت فمن نکث سی اور عدم رضا فقد باء بغضب من اللہ
وماواہم جہنم وبئس المصیر سی اور ملعون ہونا لعنہم اللہ فی الدنیا
والاخرۃ سی ثابت ہی اب اس سی زیادہ اور کیا چاہتی ہین **قولہ** واذ
لیس فلیس **اقول** واذا جاء الآیس بطل اللیس **قولہ** صحابۂ کبار سی
کوئی فعل بعد اس بیعت کی موجب نارضامندی خدا کا ہوتا **اقول** اگر کوئی فعل
موجب نارضامندی ہونیوالا نہوتا تو فمن نکث ہرگز نفرماتا بلکہ فمن نکث
فرمانا محض لغو ہوجاتا **قولہ** تو ضرور وہ اوس سے بہی خبر دیتا **اقول** بعد فمن
نکث فرمادینیکی اب کیا ضرورت ازسرنو بیان کرنیکی تہی **قولہ** لقد
غضب اللہ علیہم ارشاد کرتا **اقول** اس ارشاد کی ضرورت تو جب تہی
کہ فمن نکث فانما ینکث نفرمایا ہوتا اور فقد باء بغضب من اللہ وماواہم
جہنم وبئس المصیر اور لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ نہ ارشاد کیا ہوتا ہو
اور جب یہ سب فرمادیا تہا تو لقد غضب اللہ علیہم کی کچھ ضرورت باقی
نرہی تہی تو بلا ضرورت فرمانا ایک فعل لغو ہوتا اسلئی لقد غضب نہین فرمایا
قولہ اور بری کاموںکی خبر تک ندی **اقول** شاید مخاطب کی نزدیک
فمن نکث اور فولیتم مدبرین بہت اچہی کاموں سی تہا اور اونہین افعال

حسنہ سی تہا جسکی خدانی شہرت دی حقیقت مین یہہ غلطی حضرت عثمان کی ہی
ورنہ اگر فمن نکث اور فولیتم مدبرین کو نکال کر مثل دیگر کلام اللہ کے
جلا دیتی تو چہتی ہو گئی ہوتی اور ان افعال حسنہ کی کا ہیکو شہرت ہوتی
قولہ افعال قبیحہ کی پردہ پوشی کری **اقول** واقع مین بہت اچھی پردہ پوشی
کی ہی کہ سر تا سری لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرہ کی اونکی سر سی پاؤن تک
اوڑہائی اور اونکو پر دگیان فقد باء بغضب من اللہ وماواہم جہنم و
بئس المصیر سی گردانا ہی **قولہ** یا تو خدا اوسنی ڈرتا تہا **اقول** البتہ کسی قدر
ڈرتا تہا کہ اونکی برائیان نہ بیان کر سکا اور بقول آپکے تعریفین بہت کین اور
اونہین تعریفونسی فمن نکث اور فولیتم مدبرین بہی ہی لیکن شیعونسی
بہت ڈرتا تہا کہ اون محمد وحسین کی اسماء متبرکہ زبان پر نہ لاسکا ورنہ صاف صاف
کہدیتا تہا یا عمر یا ابا بکر یا عثمان لقد رضی اللہ عنکم کہ یہہ جہگڑا ہی مٹ جاتا
قولہ لغزش ہو جاتی ہی تو اوسکو عفو کر دیتا تہا **اقول** شیعہ امیدوار تر ہین
عفو لغزش کی اسلئی کہ جب لغزشین کفر ونفاق کی درگاہ خدا مین عفو ہو جاتی ہین
تو اگر بالفرض تبری مین ہمکو لغزش کبہی ہو گئی ہوگی تو خداوند غفور عفو کرے گا
ورنہ خلاف عدل لازم آئیگا کہ بڑی لغزشین تو معاف کری اور چہوٹی لغزشیان
نہ معاف کری **قولہ** اگر کہا جای کہ بعد وفات پیغمبر **اقول** قبل وفات بہی بُرے
کام کئی جیساکہ ہم بیان کر آئی اور بعد وفات بہی کئی **قولہ** تو ضرور اوسکی
خبر دیتا **اقول** اوسکی خبر خدانی فمن نکث سی بہی دی اور افان مات
او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیہ لن یضر اللہ شیئا

سی بھی دی اور اوسکی پیغمبر نے بھی ماذا الومر تدین منذ فارقتھم سی اور
رتدوا علی اعقابھم القھقری سی ومن الاصحاب لا یرانی بعد ما یفارقنی
اور لا ادری ما تحدثون بعدی سی اور سیعود الدین غریبا کما بدء غریبا سی اور
لترکبن سنن من قبلکم حذو النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ سی اور اذا فتحت
علیکم خزائن الروم والفارس سی دی ہی ولیکن ــــــــ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ٭ **قولہ** لقد رضی اللہ نفرماتا **اقول** مکرر بیان ہوا
کہ لقد رضی اللہ مومنین کی حقمین فرمایا نہ منافقین کی اور بشرط عدم نکث فرمایا
نہ بلا شرط **قولہ** فرمادیا فعلم ما فی قلوبھم کہ مین اونکی دلونکی بات جانتا ہون
اقول صحیح سی کہ مومنین موقنین کی دلونکی بات کو بعزم وفاء عہد جانا اور علم
پر منافقین کے دلونکی بات کو بنکث عہد جانا **قولہ** اور فرمایا فانزل السکینۃ
علیھم **اقول** تفسیر درمنثور مین مذکور ہی اخرج ابن ابی حاتم عن ابن عباس
فی قولہ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم قال انما انزلت السکینۃ علی من
علم منہ الوفاء انتھے یعنی سکینہ نہین نازل ہوا مگر اونھین لوگون پر جنکو خدا نے
جانا کہ وفا بعہد کرینگی اور نکث عہد نکرینگی پس ناکثین سکینہ سی محروم اور رضی اللہ
سی خارج ہین کما مر **قولہ** ایسی لوگ جادۂ حق سی منحرف ہوی ہون **اقول**
ایسی لوگ تو منحرف نہین ہوی مگر ضمن نکث والی تو منحرف ہوگئی اور اپکی شیخین
فارین عن الخیبر والحنین بل الثلثۃ اونھین ناکثین مین ہین **قولہ** لیکن ہم
حضرات شیعہ سی عرض کرتے ہین **اقول** لیکن ہم بھی حضرات اہلسنت سی
عرض کرتی ہین کہ وہ کیون سوال وجواب مین اپنی اوقات ضایع کرتی ہین پہلے

کسی آیت سی کسی حدیث سی ثلاثہ کا مومنین مین ہونا ثابت کرلین تب تحت
رضی اللہ عن المومنین اونکو داخل کرکی بحث اسمین کرین کہ رضا فعل خاص سی تہی
یا عام سی اور اونہون نی نکث بیعت بفرار الزحف کیا یا نہین **قولہ** کہ ان
علامہ کاشانی کی تفسیر **اقول** گا یا ہوا آگ ہی ہم جواب دیچکی ہین کہ تفسیر ملا فتح اللہ
کاشانی مین خوب تفحص کیا یہہ عبارت نہین ملی اور اگر ہم فرض ہی کرلین تو
مخاطب کی ثلاثہ کو کچہہ مفید نہین اسلئے کہ اس عبارت مین قید مومنان کی
لگی ہوئی ہی یعنی بہ وزح نزد دیک کس از ان مومنان الخ اور آپکی ثلاثہ کا مومنان
مین ہونا اول بحث ہی جو لوگ اونکی نفاق کی قایل ہین وہ کب اونکو مومنان مین کہینگے
مگر غباوت کا کیا جواب ہی **قولہ** بیعت مین شریک تہی **اقول** بشارت مومنین
کو ہی نہ مطلق مبایعین کو فما لہولاء القوم لا یکادون یفقہون قولا
قولہ دوسری روایت سنیین کہ ترجمہ کشف الغمہ مین لکہا ہی الخ **اقول** اصل اس
روایت کی صحیح مسلم مین اور بعض فقرات ازالۃ الخفا مین موجود ہی اور ہم کشف الغمہ
کو جانتی ہین کہ ایک ایسی کتاب ہی کہ اوسکی مصنف علیہ الرحمہ نی اوسکی خطبہ مین
لکہدیا ہی کہ مینی اکثر حدیثین اسمین کتب مخالفین سی الزاما علیہم نقل کی ہین پس
وہ مخالفین پر حجت ہوسکتی ہین نہ شیعون پر باقی رہا ترجمہ اوسکا پس ہم نہین جانتی
کہ مترجم کوئی معتبر ہی یا غیر معتبر ہی محض ترجمہ پر اکتفا کی ہی یا اپنی طرف سی کچہہ بڑھایا
گہٹایا ہی پہلی اعتبار اوسکا ہمارے علمائی معتبر کی قول سی ثابت کرلیتی تب اوس سے
استدلال کرتے تو قابل شنیدن ہوتا **قولہ** اس روایت سی چند فایدے الخ
اقول خیالات فاسدہ سی بہت فایدی حاصل ہوتی ہین لیکن سب بیفایدہ ہین

قولہ اول یہہ ثابت ہوا کہ بیعت کیوقت چودہ سو صحابی موجود تہی **اقول**
چارسو ہون یا چودہ سو ہون تعداد مبحوث عنہ بین الفریقین نہین ہی پھر اس
لغوگوئی سی کیا فائدہ **قولہ** جنکے ایمان اور اسلام کی خبر خدا دیتا ہے کہ فعلم ما
فی قلوبہم اور اونکی شان مین فرماتا ہی لقد رضی اللہ عن المومنین **اقول**
جنون ہی جنون وللجنون فنون کونسی عبارت روایت کی اس قول پر تمہاری
دلالت کرتی ہی ہرگز اس روایت مین کوئی لفظ کوئی حرف اسپر دلالت نہین کرتا
کہ خدا نی چودہ سو کی ایمان یا نفاق یا اسلام یا کفر کی خبر دی علاوہ اس دروغ
بر راوی کی فی نفسہ بہی یہ بات صحیح نہین ہی اسلئے کہ قلوبہم کی ضمیر طرف مومنین
کی پھرتی ہی نہ طرف چودہ سو مبائعین کے کہ جسمین منافقین بہی تہے پس جسطرح
جناب باری نی قلوب مومنین مین ایمان و وفا کو جانا اوسیطرح قلوب منافقین مین
نفاق و عدم الوفا کو جانا اور رضی اللہ فقط مومنین کو فرمایا نہ چودہ سو مبایعین کو
قولہ دوسرے حضرت پیغمبر خدا صلی اونکی نسبت فرمایا **اقول** روایت مین یہہ
نہین ہی کہ چودہ سو کی نسبت فرمایا بلکہ خطاب بحاضران نمودہ فرمود اور جائز
ہی کہ حاضرین سی وہی مومنین حاضرین مراد ہون جنکی حقمین خدا نے رضی اللہ عن المومنین
فرمایا ہان اگر روایت مین لفظ کل حاضرین ہوتا تو بظاہر یہہ احتمال جاتا کہ کل چودہ سو
سی خطاب واقع ہوا گو بنظر رضی اللہ عن المومنین کے ضرور ہوتا کہ خطاب مخصوص
حاضرین مومنین ہی مین کیا جاوے علاوہ اسکی خود آپنی صفحہ ۳۰ کی حاشیہ مین فرمایا
ہی کہ خطاب کل سی ہونا اور بعض مراد ہونا کلام عرب مین جاری ہی پھر کہانسے
ثابت ہوا کہ حضرت نی کل مبائعین کو حتّی المنافقین کو بہتر زمین مین فرمایا

قولہ تیسری ثابت ہوا کہ سوای ایک منافق کے اور کسی نی بیعت کو نہین توڑا

اقول ایک منافق کا بیعت کا توڑنا قول راوی ہی نہ حدیث معصومی ہی
اور جائز ہی کہ راوی کو اوسوقت تک ایک ہی منافق کی بیعت شکنی کا حال
معلوم ہوا ہو کہ اوسنی جا جلا بیعت کو توڑ ڈالا ہو اور دیگر منافقین کے نفاق کا
یا بیعت شکنی کا حال اوسکو نہ معلوم ہوا ہو پس جسطرح سی ایک منافق کے نفاق کا
حال ہماری ایک راوی سی آپنی مان لیا حالانکہ صدر کلام مین آپنی دعوی کیا تھا
کہ سوای خالص مخلص ایمان والونکے اس سفر مین کوئی منافق ہمراہ نہ تہا اوسیطرح سے
دیگر رواۃ سی ہماری اور منافقونکا حال بہی دریافت کر لیجیی اور آپنی دعوی کلی
سی باز آئیی اور اگر اسپر آپ راضی ہوجئی تو جانی دیجیی آپ اہلسنت ہی کی کتابون
سی اور دو چار کا حال خسران مآل سن لیجیی اوسپر یہہ نفرمائیی کہ بیعت کنندگان کبہی
جادۂ حق سی منحرف نہوئی پس از جملہ بیعت کنندگان تحت شجرہ عبدالرحمن بن عدیس
البلوی المصری ہی کہ جسکی حق مین صاحب استیعاب ابن عبدالبر کہ بڑی معتبرین اہلسنت
سی ہین لکہتی ہین کہ کان ممن بایع تحت الشجرۃ رسول اللہ قال ابو عمر وہو کان
الامیر علی جیش القادمین من مصر الی المدینۃ الذین حصروا عثمان وقتلوہ انتہی یعنی
عبدالرحمن بن عدیس مصری اون لوگونسی تہا کہ جنہون نی تحت شجرہ رسول خدا سے
بیعت کی تہی اور وہ سردار تہا اوس لشکر کا جو مصر سی طرف مدینہ کے آیا اور
محاصرہ کیا حضرت عثمان کو اور اونکو قتل کیا ہم حیران ہین اس بات مین کہ قاتل و
مقتول دونو اہل بیعت شجرہ سی تہی تو ضرور ہوا کہ حضرات اہلسنت یا دونو کو جنتی
کہین یا کلاہما فی النار اور اگر احدہما کو جنتی کہینگے تو ترجیح بلا مرجح لازم آویگی

علاوہ اسکی بنا بر دونو شق آخر کے کلیت نجات اہل بیعت شجرہ باطل ہو جاویگی
اور از جملہ بیعت کنندگان تحت شجرہ ابو الغادیہ ہی کہ جو قاتل عمار بن یاسر ہی چنانچہ
ابن تیمیہ نے رد منہاج الکرامۃ مین لکہا ہی کہ ان قاتل عمار بن یاسر ابو الغادیہ
کان ممن بایع تحت الشجرۃ ذکر ذلک ابن حزم وغیرہ یعنی قاتل عمار بن یاسر ابو الغادیہ
اون لوگو میں سے ہی جنہون نی تحت شجرہ بیعت کی تہی چنانچہ ابن حزم وغیرہ علماء
اہلسنت نی ذکر کیا ہی اور پہر جواب برہان ثالث امامت جناب امیر علیہ السلام
مین لکہتا ہی کہ ابن حزم نی کہا ہی کہ عمار یاسر کو قتل کیا ابو الغادیہ نی وان ابا الغادیۃ
ہذا من السابقین الاولین ممن بایع تحت الشجرۃ انتہی یعنی ابو الغادیہ سابقین
اولین مہاجرین سی تہا اور اون لوگو نسی تہا جنہون نی تحت شجرہ بیعت کی تہی
اور یہہ حدیث کتب فریقین مین مذکور اور مشہور ہے کہ جناب رسولخدا نے
فرمایا کہ ویح عمار یقتلک الفئۃ الباغیۃ اور کنز العمال مین ہی قاتل عمار وسالبہ
فی النار یعنی قاتل عمار آتش دوزخ مین ہی اور از جملہ بیعت کنندگان تحت شجرہ
صاحب الجمل الاحمر تہا چنانچہ اوسی کتاب کنز العمال مین مذکور ہی لیدخلن
الجنۃ من بایع تحت الشجرۃ الا صاحب الجمل الاحمر والضیا فیہ عن جابر
کلکم مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر یعنی بیعت کنندگان تحت شجرہ
داخل بہشت ہونگی مگر صاحب جمل احمر کہ اور از جملہ بیعت کنندگان تحت شجرہ
مغیرہ بن شعبہ زانی ہی چنانچہ صاحب مدارج النبوت لکہتی ہین کہ مواہب اللدنیہ
مین ہی کہ روز حدیبیہ مغیرہ تلوار لئی ہوئی سر مبارک رسولخدا پر استادہ تہا
اور یہی فرماتی ہین کہ در اصابہ میگوید کہ مغیرہ اسلام آورد پیش از حدیبیہ و حاضر شد

بیعت رضوان را پہر فرماتی ہین کہ حضرت عمر نی اوسکو والی بصرہ کیا اور بعد چند
بسبب صدور زناکاری کے اوسکو معزول کیا اور گواہی دی اوسکی زناکاری
پر ابو بکرہ وغیرہ نی گو شہادت بحسب ظاہر شرع پوری نہین ہوئی اور بعد اسکے
پھر والی کوفہ کیا اوسکو اور ہمیشہ والی کوفہ تھا یہانتک کہ عمر مارا گیا پہر عثمان نی
بہی والی کیا اوسکو اوسی عہدہ پر اپنی زمانہ مین مقرر کیا اور ہمیشہ اوسی حال پر تھا یہانتک
کہ خلاف واقع ہوا درمیان علیؑ اور معاویہ کی پس الگ رہا ساتھ معاویہ کے
اور بیعت معاویہ کی اور معاویہ نی اوسکو والی کوفہ کیا اور وہ وہی شخص ہی کہ
جسنی تدبیر امارت یزید کی اور لوگونکو مہیا اور آمادہ کیا امارت یزید پلید کے لیے
اور منقول ہی کہ ایکبار معاویہ نے اوسکو کوفہ سی طلب کیا پس تاخیر کی اوسنی آنیمین
اور معاویہ نی جب عتاب کیا تو کہلا بہیجا کہ وجہ تاخیر حضوری خدمت مین یہہ ہے
کہ مین مشغول ہون تدبیر امارت یزید مین الخ ما قال ومن شاء التفصیل فلیرجع
الی مدارج النبوۃ الغرض اصحاب بیعت شجرہ سی وہ لوگ تھی کہ جو بانی مبانی
خلافت یزید پلید فاسق وفاجر ماجن مدمن الخمر کے تھی اور وہ لوگ تھی جو
مبائعین یزید تھی اور جو بعد شہادت جناب سید الشہداؑ بہی خلع یزید پلید سے
مانع تھی کما مر اور وہ لوگ تھی جو قاتل عمار یاسر تھی کہ جنکی شہادت جہنمی ہونیکی
جناب رسولخدا نی دی تھی پس کیونکر کوئی کہہ سکتا ہی کہ سب بیعت کنندگان تحت
شجرہ سی خدا ہر طرح پر راضی تھا آیا خلافت یزید سی بہی خدا راضی تھا آیا قتل عمار
سی بہی خدا راضی تہا پس اگر ایسی ہی رضامندی مراد ہی کہ مانع دخول نار نہین ہے
تو ہم بطیب خاطر قبول کرتی ہین کہ بیشک حضرات ثلثہ سی بہی خدا نہایت راضی تھا

قوله لیکن اگر ہم صحابہ کی برائیونکو تسلیم بہی کر لین اقول بعد تسلیم کر لینے
برائیونکی وہ شمار مومنین سی خارج اور منافقین مین داخل ہوجائینگی تب
شہید ثالث کو یہہ فائدہ ملیگا کہ بعض مبایعین تحت الشجرہ کو مزہ شجرۃ الزقوم
چکہاوینگی ۱۲ قوله اسکا کیا جواب ہی ۱۲ اقول اسکا بہی جواب ہی جو تمنے سنا
قوله حضرتؑ نی تقیۃً کہدیا ہوگا اقول اگر تقیۃً نہ کہا ہوگا تو شاید بخوف
منافقین توریۃً کہدیا ہوگا قال المخاطب القمقام هل الا الله
سُبُلَ السَّلَامِ اسمقام پر یہہ امر بہی لایق لکہنے کی ہی کہ اگر کوئی شبہہ
کری کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ اس بیعت مین شریک نتہی اسلئی وہ بیعت
الرضوان سی خارج ہین اوسکا جواب یہہ ہی کہ پیغمبر خدا کو حضرت عثمان سی ایسی محبت
تہی کہ باوجود نہ موجود ہونی اونکی وقت بیعت کی اونکو شریک کر لیا اور کیسا شریک کیا
کہ جنسی اونکو اپنا ہاتہہ بنادیا چنانچہ اس مقام پر جو کچہہ مولانا و بالفضل اولانا مولوی
علی بخش خانصاحب نی اپنی ایک رسالہ مین لکہا ہی اوسی کو ہم بجنسہٖ نقل کرتی ہین
وہو ہذہ اور واسطی حصول شرف بیعت الرضوان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
نی عثمان غنی کیطرف سی بہی اپنی دونو ہاتہہ سی وہ معاملہ فرمایا کہ دست حق پرست
اپنی کو عثمان کا ہاتہہ قرار دیا روضۂ کلینی مین حدیث وارد ہی کہ بیعت لی پیغمبر خدا
نی مسلمانون سی اور ایک ہاتہہ کو اپنی دوسری ہاتہہ پر مارا واسطی عثمان کے کہ وہ
لشکر مین مشرکونکے تہے انس حدیث سی علاوہ قطعیت مغفرت و رضوان آلہی کے
ایک لطیفہ عمدہ ہاتہہ آیا کہ دست نبیؐ دست عثمان قرار پایا اور دست نبیؐ وہ
ہی کہ مجازاً دست خدا ہی يَدُ اللهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ اب دیکہی عثمان غنی کو ید اللہ

یا یدُ النبی کا لقب منصف مزاج عنایت کرتی ہین یا اوس لقب کو یہہ بحضور واسطے علی مرتضیٰؑ کے کھی جاتی ہین انتہیٰ بلفظہ وللہ درّہ وعلی اللہ اجرُہ اور اس حدیث سی ثابت ہوتا ہی کہ پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلم کو اپنے یارونکی یاری پر نہایت بھروسا تھا اور اونکی استقلال پر یقین کامل تھا اسلئی کہ جب لوگون نی کہا کہ خوشاحال عثمان کا کہ اونکو خانہ کعبہ کا طوف نصیب ہوا تو حضرتؐ نی فرمایا یہہ ممکن نہین ہی کہ عثمان بغیر ہماری طواف کری آخر ویسا ہی ہوا کہ بغیر حضرتؐ کی حضرت عثمان نی طواف نہ کیا چنانچہ اس حدیث کی مضمون کو حملہ حیدری کے مؤلف نی بھی نظم کیا ہے کما قال + نظم

طلب کرد پس اشرف انبیاؐ ز اصحاب عثمان صاحب حیا باو ہم ہمان گفت خیر البشرؐ کزان پیشتر گفتہ بُد با عمر بہ بوسید عثمان زہیج رزمان بہ مقصد روان شد چو تیر از کمان چو او رفت اصحاب ورد گر بگفتند چندین بہ خیر البشرؐ خوشاحال عثمان با احترام کہ شد قسمتش حج بیت الحرام رسول خداؐ چون شنید این سخن بپاسخ چنین گفت با انجمن بہ عثمان نداریم ما این گمان کہ تنہا کند طوف آن آستان + اور بعد اسکی یہی مؤلف لکھتا ہی کہ جب حضرت عثمان مکہ مین پہونچی اور ابو سفیان سی کہا کہ پیغمبر خداؐ طواف کی لئی آنا چاہتی ہین اوسنی کہا کہ یہہ ممکن نہین ہے مگر تمہارا دل چاہی تو طواف کرو تب حضرت عثمان نی انکار کیا اور اسپر ابو سفیان نی اونکو قید کر لیا کما قال ؎

بہ بو سفیان چو شد آگہہ بہ دل مہر خون بہ عثمان چنین گفت آن سرنگون کہ گر میل داری تو طوف حرم بکن مانعت نیست کس زین حشم ولیکن محالست این سبکیزان کہ آید محمدؐ برای طواف چو بشنید عثمان از او این سخن چنین داد پاسخ بان اہرمن کہ طوف حرم بی رسول خداؐ

اشعار حملہ حیدری +

نباشد بر پیروانش روا * ازین گفته سفیان بر آشفت پیش * بگرداند
ز سوی او روی خویش ** فرمود پس با دگر مشرکان * که عثمان و این ده
کس از پیروان * نیایند رفتن * بنزد رسول * اگر شاد باشند زین گر ملول *
چو عثمان از و این حکایت شنید * علاجی بجز صبر کردن ندید * مقید نمودندش
اعدای دین * بیان نجاتش کنم بعد ازین * غرضکه ہم حضرات شیعہ سے التماس
کرتے ہین کہ وے ذرا انصاف فرماوین کہ اونکے مفسرین اور محدثین اور مورخین
صحابہ کی نسبت کیا لکھتے ہین اور اونکے استقلال اور صبر اور ایمان اور اسلام کو کیسا
تسلیم کرتے ہین اور پھر با این ہمہ اونسے عداوت رکھتے ہین اور ایسے لوگونکو جنکے ایمان
اور اسلام پر پیغمبر صاحب کو اطمینان ہووے اور جنکی لغزش کرنیکا شبہہ تک حضرت کے
دل پر نہ گذرے اور جو باوجود مصیبتون اور محنتونکے سرمو طاعت نبوی سے باہر نہون اور
جنکے استقلال اور صبر کی خدا تعریف کرے منافق اور مرتد کہتے ہین و نعوذ باللہ
من ذالک ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ حضرات شیعہ کسطرح ایسے سچے مسلمانون اور پکے
ایمان والونکو منافق کہتے ہین اور کیونکر ایسی صریح آیات اور صحیح روایات سے انکار
کرتے ہین اسلیے کہ جب کوئی شخص ان آیتون اور حدیثون اور روایتونکو دیکھے تو بھلا ممکن ہے
کہ وہ صحابہ کرام کی فضائل مین شبہہ کرسکے یا اونکی نسبت نفاق و ارتداد کا خطرہ بھی اوسکے
دلمین گذر سکے غور کرنیکا مقام ہے کہ خدا نے اونکی حالات بیان کئے اگر ہمین فقط کنایہ اور اشارہ پر قناعت
نہ فرمائے بلکہ صاف صاف تصریح اور ٹھیک ٹھیک پتہ اور نشان اونکا بتلا دیا اور ایسے صریح آیتون
کو نازل کرکے منکرین کے شبہات کو دور کر دیا اگر پیغمبر صاحب کے اوپر ایمان لانیوالونکی
فقط خدا تعریف اجمالی کرتا تو منکرین کو تاویل اور شبہہ کا موقع تھا مگر جب صاف کہدیا کہ جن

اون مسلمانو نسی راضی ہوں جنہوں نی پیغمبرؐ کے ہاتہہ پر بیعت کی اور جگہہ بہی بیعت کرنیکی بتلادی کہ درخت کی نیچی اور یہہ بہی کہدیا کہ یہہ لوگ پیغمبرؐ کے ہاتہہ پر بیعت نہیں کرتی ہیں بلکہ میری ہاتہہ پر تو اب کون شخص ہے کہ ایسی بیعت کرنیوالونکے ایمان اور اخلاص پر شبہہ کرسکی ہان یہہ شبہہ ہوسکتا تہا کہ شاید بیعت کرنیوالے وہی معدودی چند ہوں جو بموافق اعتقاد شیعونکی مرتد نہیں ہوئے لیکن جبکہ علمای شیعہ نی اس امر کو تسلیم کرلیا کہ صحابہ کبار چودہ سو اس بیعت میں شریک تھے اور یہہ بہی قبول فرمالیا کہ اونہیں کے شان میں اس آیت کو خدا نی نازل کیا اور اسکا بہی اقرار کیا کہ سوای ایک منافق کے اور کسی نی بیعت کو نہیں توڑا تو ہم کو نہایت ہی تعجب آتا ہی کیونکر ایسی بیعت کرنیوالونکی حقمین ایسا فاسد اعتقاد رکہتی ہیں لیکن یہہ خیال کرکی کہ حضرات کو نہ خدا کے کلام پر یقین ہی نہ پیغمبر صاحب کی حدیثون پر نہ امامونکی قول پر تو کچہہ تعجب نہیں ہوتا اگر اونمین سی کسی کو عقل ہوتا تو کبہی ایسا عقیدہ نرکہتی اے بہائیو تمہاری حقمین ہم خدا سی دعا کرتی ہیں کہ اللہ جل شانہ تمکو ایک ذرہ بہر ایمان عطا کردی تاکہ تم لوگ اپنی عقیدونکی برائیون پر خود ہی اقرار کرنی لگو اور جو ہم تمکو سمجہاتی ہیں وہ تم خود ہی سمجہنی لگو ای یارو ذرا اپنے عقیدونپر غور کرو اور سوچو کہ انمین کچہہ بہی اثر ایمان اور اسلام کا ہی اگر ہی تو دکہلاؤ

سے نالہ حزینت کو آہ آتشینت کو بہ لاف عشقبازی چند عشق را نشانہا است

یقول المتمسك بولاية علی ابن ابيطالب عليه السلام

شبہہ عدم بیعت عثمانی سی شیعونکو کیا واسطہ اسلئی کہ بیعت نفاقی منافقین کا ہونا اور نہونا ہماری نزدیک دونو مساوی ہی بلکہ ایسی بیعت کا نہونا بہتر ہوا ہی

ہونکہ بعد ہونیکی نکث ہونیمین بجز زیادتی وبال اور نکال کے کچھہ فائدہ نہین ہے
ایک بھد یسلی سی مثل ہی کہ خصم کیا برا کیا کر کے چھوڑدیا اور برا کیا کبھی کسی
شیعہ سی یہہ اعتراض آپنے نہ سنا ہوگا بلکہ معترضین خود حضرات اہلسنت ہین
جو ثلاثہ کو مومن جانتی ہین اور اوسکی دفع مین متناقض باتین بناتی ہین اور اپنا
دل سمجھاتی ہین شاہ ولی اللہ صاحب کتاب ازالۃ الخفا مین مآثر عثمانی مین
فرماتی ہین کہ قدح کردند در سابقہ او بانکہ در مشہد بدر حاضر نشد و در احد فرار نمود
و در بیعت رضوان غایب بود اور عبدالرحمن بن عوف کو بھی جملہ معترضین
سی ٹھہرایا ہی کہ اونھون نی ولید بن عقبہ برادر مادری عثمان کی زبانی حضرت
عثمان کو پیغام دیا کہ مین مثل تیری نہ روز احد بھاگا اور نہ یوم بدر متخلف ہوا
اور نہ تارک سنت عمر ہوا الخ ما قال اور یہی عبدالرحمان بن عوف ہی جسکی شان مین
ص ٢٣٥ مین فرمایا ہی کہ سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود انکی شان مین
نازل ہوا ہی پس جب ایسی لوگ بہشتی قطعی معترض حضرت عثمان پر ہون تو بیچارے
شیعونکا کیا قصور ہی پھر اوسی مآثر عثمانی مین فرماتی ہین ازانجملہ آنکہ چون مشہد حدیبیہ
پیش آمد آنحضرت اورا بمکہ فرستاد بجہت رسانیدن پیغام صلح و تسلیہ مستضعفین انگاہ
آوازہ قتل او شایع شد و ہمین معنی مہیج بیعت قتال گشت آنحضرت یکدست مبارک خود را
عوض دست حضرت عثمان برداشتند کہ ہذہ یدی و ہذہ ید عثمان و این تشریف عظیم بود حضرت
عثمان را وازین جہت او در اہل بیعت رضوان داخل شد انتہی بلفظہ اس تمام سطر
کے کلام کی اول و آخر کو ملاحظہ کرنا چاہیے کہ کیسا تناقض ہے اول
مین آپ لکھتے ہین کہ شایع ہونا خبر قتل عثمان کا مہیج ہوا اور آنحضرت کو بیعت

قتال یعنی کا اگر اس خبر کو وہ حضرت جہوٹھہ سمجہی تھے تو ظاہر ہی کہ خبر کا ذب
بیعت قتال نہین ہو سکتی مگر یہہ کہ بفریب و آنحضرت نی لوگونسی بیعت قتال لی
اور اگر وہ حضرت سچ سمجہتے تہے تو آخر مین یہہ فرمانا کہ عثمانکی طرف سی بیعت
محض غلط ہو اجاتا ہی مردہ کیطرفسی بیعت کرنا ایک امر لغو ہی ہرگز کوئی عاقل
نکریگا کہ ایسا فعل لغو آنحضرت نی کیا ہوگا پہر کیف اعتراض غیبت عثمان کو کچہہ
بیعت رضوان ہی سی نہین ہی بلکہ صحیح بخاری وغیرہ سی ثابت ہوتا ہی کہ اعتراض
غیبت عن کل المشاہد لوگ حضرت عثمان پر کرتی تہی چنانچہ صحیح بخاری وغیرہ
ہی کہ ایکشخص مصری نی ابن عمر سی پوچہا کہ ھل تعلم ان عثمان فرّ یوم احد
قال نعم قال تعلم انہ تغیّب عن بدرٍ ولم یشھدھا قال نعم قال تعلم
تغیّب عن بیعۃ الرّضوان فلم یشھدھا قال نعم قال اللہ اکبر یعنی
جانتی ہو کہ عثمان بہاگی جنگ احد سی ابن عمر نی کہا کہ ہان پہر اوسنی کہا
جانتی ہو کہ بدر مین بہی غایب تہی کہا کہ ہان پہر کہا تم جانتی ہو کہ بیعت رضوان
مین بہی غایب تہی کہا کہ ہان تعجب ہے کہ سایل نی خیبر اور حنین کو کیون چہوڑ
بظاہر واضع حدیث کو چونکہ اسکا کچہہ جواب نہین سوجہا اسلئی چہوڑ دیا و کیف
کان جو جوابات مزخرفات ان اعتراضات کے دئی ہین اور اعذار باردہ کئی ہین
اہلسنت بحسن ظن اوسکو البتہ مان لینگی لیکن شیعونکو کیا غرض ہی کہ تسلیم کرین
مرجع اکثر کا طرف اعذار باردہ و تصنعات شاردہ کی ہی پہر شیعونکی سامہنی ان
مباحث کا ذکر کرنا بیکار ہی اسلئی کہ ظاہر ہی کہ جب بیعت اصلی مبائعین منافقین
کی حقمین بکار آمد نہین ہوئی تو یہہ بیعت فرضی بفرض صحت روایت

کیا بکار آمد ہوگی بلکہ وبال و نکال نکث اس بیعت کا وبال و نکال نکث بیعت اصلی
سی بڑہ جائیگا کیونکہ اصلی بیعت فقط اپنی ہی ہاتہہ سی تہی اور یہہ بیعت بدر مبانی
دستِ خدا و رسول تھی پس مراعات اسکی اہم تہی لیکن حیای عثمانی فقط ایک بات
لسانی تہی کہ اونہون نی کچہہ شرم و حیا خدا و رسول سی نکی اور دستِ خدا و رسول
کی کچہہ عزت و حرمت نرکھی اور ایسی بیعت کو بھی بفرار از خیبر و حنین توڑ ڈالا
اور یہہ امر عقیدۂ شیعہ مین اونکی لیی مستوجب تضاعف عذاب و نکال ہوا غرض
جناب رسولخدا کی بفرض تسلیم ایسی بیعت لینی سی یہی تہی کہ حضرت عثمان اپنی اخوان
سی حصول ان مدارج عالیہ عذاب و نکال مین مسبوق نرہجائین اور حجت خدا ان پر
بھی تمام ہو بلکہ اور ونسی تمامتر ہوا ور نکث بفرار مین یہہ عذر پیش خدا نکر سکین
کہ ہمنی عہد و پیمان عدم فرار کا نہین کیا تہا اسلئی کہ اس عذر پیش کرنیکی وقت
خدا فرمائیگا کہ گو تونی اپنی ہاتہہ سی بیعت نہین کی تہی مگر ہمنی اور ونسی زیادہ
تجہپر حجت تمام کی تہی کہ بذریعہ دستِ پیغمبر تجہسی بیعت لی تہی پھر تونی کیون
فرار کیا **قولہ** اونکو اپنا ہاتہہ بنا دیا **اقول** آپکی مولانا اولانا نی تو بدر کلام
مین فقط عثمان کا ہاتہہ جناب رسولخدا کا ہاتہہ ٹہرایا تہا اور آپنی بمقتضای ہر کہ
آمد بران مزید کرد خود عثمان کو ہاتہہ جناب رسولخدا کا بنا دیا فزدت نغمۃ علی
الطنبور اب کوئی تیسری ثالث بالخیر پیدا ہوگی اور حضرت عثمان کو رسولخدا ہی
بنا دینگی **قولہ** فی العبارۃ المنقولۃ دست حق پرست اپنی کو عثمان کا ہاتہہ
قرار دیا **اقول** قرار دینا نہین ہی مگر فرض کر لینا اور فرض کر لینی سی وجود فرضی شیء
کا ہوتا ہی نہ وجود حقیقی بنا بر اسکی دست مفروض کیلئے حقیقت مین کوئی شئ ثابت نہ ہوئی

اور وہ دست واقع مین دست نبی نہین ہوگیا کہ شرافت دست نبوت اوسمین
باقی رہی ورنہ ضرور ہوتا کہ بعد بیعت نبوی ص کے خلیفہ اول وثانی وثالث ہی
سی بیعت کرتی اسلیئی کہ دست خدا و رسول ص کی موجود ہوتی دوسرے سی بیعت
کرنا البتہ عقلا عین گمراہی سمجھتے ہین اور اسی سبب سی شاید اہلسنت کو جناب
امیر ع کے دست خدا ہونیکا انکار ہی مولانا ی مخاطب چاہتی ہین کہ دست عثمان کو
دست خدا بنا کی ثبوت ضلالت شیخین کرین تعجب ہے کہ علمای اہلسنت اسپر راضی
ہون پس علاوہ اسکی کہ فرض مین شرافت حقیقی نہین حاصل ہوتی ہم کہتی ہین کہ اگر
بنظر تامل دیکھا جاوی تو کوئی شرافت فرضا بھی نہین پائی جاتی ہے اسلیئی کہ یہ فرض
مستلزم ایک فرض دیگر کا بھی ہی یعنی جسوقت دست نبی دست عثمان فرض کیا گیا
اوسوقت مین ضرور ہی کہ دست نبی شرافت نبوت سی معری فرض کیا جاوے
اسواسطیکہ ساتھ شرافت نبوت کی دست نبی بیعت لینی والا ہی جانب خدا سی
نہ بیعت کرنیوالا ہی جانب خلق سی اور اس دست فرضی کی جانب خلق سی بیعت
کی پس ضرور ہی کہ اس اعتبار مین شرافت نبوت سے عاری فرض کیا جاوی ولولا
الاعتبارات لبطلت الحکمة وعلی التنزل مع قطع النظر عن هذا و ذلك
اگر خواہی نخواہی کوئی شرافت حضرت عثمان کی لئی خصوصیت فرض مین فرض کیجاوے
تو بھی تب تک ہی کہ مقتضای فرض پر باقی رہجائین اور اسمقام مین جب بمقتضای فرض بسبب
نکث بیعت کے خیبر و حنین مین باقی نہ رہی تو حضرت عثمان کی لئی کوئی شرافت
بھی باقی نہ رہی بلکہ جس مرتبہ مین شرافت تھی اوسی مرتبہ مین خساست اور دنائت
پائی گئی فتامل **قولہ** فیہا روضۂ کلینی مین حدیث وارد ہی **اقول** حدیث روضۂ کلینی

اخبار احاد سی ہی جو مقام اعتقاد مین بکار آمد نہین ہی اور دیگر روایات
مطابق اسکے نہین ہین اور یہہ روایت موافق عادت یہی ہی اور اصل اس روایت
کی اہلسنت کی کتابون مین مذکور ہی چنانچہ صحیح بخاری مین بہی ہی اور ازالۃ الخفا مین
شاہ ولی اللہ نی چند مقام پر اسکا ذکر کیا ہے پس محمول علی التقیہ بہی ہو سکتی
ہی اور اگر نام تقیہ سی حضرت مخاطب یا انکی اولاد امجاد کی پیٹ مین درد
اوٹھی تو کتاب صحیح بخاری مین التقیۃ الی یوم القیامہ کو حب ہاضم بناوین شاید
شفا پاوین علاوہ اسکے کلام حدیث مین من حیث الدلالہ بہی ہی اسلیے کہ
ضرب احدی الیدین علی الاخری کبہی تحسرا بہی ہوتا ہی پس مناظر کہہ سکتا ہی کہ کیون
نہین جائز ہی کہ افسوس کیا ہو واسطی کشتہ ہونی عثمان کے یا واسطی بدقسمتی عثمان
کی کہ بیعت ظاہری سی بہی محروم رہی **قولہ** فیہا اس حدیث سی علاوہ
قطعیت مغفرت و رضوان الٰہی کے ایک لطیفہ عمدہ ہاتہہ آیا **اقول** کوئی لفظ
اس حدیث کا نہ قطعیت مغفرت پر دلالت کرتا ہی نہ رضوان الٰہی پر اسلئی کہ محصل
حدیث اسقدر ہی کہ جناب رسولخدا صلعم نی جب حضرت عمر کو تکلیف طرف مکہ
کی جانیکی دی اونہون نی بخوف از کفار نابکار انکار کیا تب آنحضرت صلعم نی عثمان
کو تکلیف دی چونکہ انکو کفار سی اطمینان تام تہا انہون نی قبول کیا اور گئی
پس بعد جانی عثمان کی آنحضرت صلعم نی سب سی بیعت اوپر عدم فرار اور موت کے
لی اور عثمان کیواسطی اپنا ایک ہاتہہ دوسری ہاتہہ پر مارا پس اسمین نہ کہین مغفرت
کا ذکر ہے فضلا عن القطعیۃ نہ کہین رضوان الٰہی کا ذکر ہی پس بجز اسکے کہ
ذکر بیعت حدیبیہ سی مضمون آیہ لقد رضی اللہ جو خیال باطل مین سمایا ہوا تہا

یاد آگیا پس اوسیکو مطلب اس حدیث کا ٹھہرالیا اور کوئی بات خیال مین نہین آئی
حالانکہ آیۂ شریفہ مین بھی قطعیت مغفرت کا ذکر نہین آرہی ذکر رضا عن المومنین
اور ہم بیان کرچکی کہ عثمان کا مومنین مین ہونا ہماری نزدیک غیر ثابت ہی
بلکہ ہم اونکو منافقین مین جانتی ہین اور علاوہ اسکے رضا امر خاص تھی یا امر
عام سہی اور رضا جزئی تھی نہ رضای کلّی اور مشروط بعدم نکث تھی جیسا کہ آیۂ
فمن نکث اوسپر دلالت کرتا ہی اور آپکے ثلاثہ ناکثین سی تھی کما مرّ تفصیلاً

قوله دست نبی دست عثمان قرار پایا اور دست نبی وہ ہے کہ مجازاً دست
خدا ہی **اقول** ماشاء اللہ آپکے اولانا مولانا کی ہم بھی تعریف کرتی ہین
باوجودیکہ سیکڑون برس ہوچکی کہ یہہ حدیث صحیح بخاری وغیرہ کتب اہلسنت مین
موجود ہی مگر کسی سُنّی کو یہہ بات نہ سوجھی جو آپکی مولانا کو سوجھی اور کسی کی
نی یہہ نتیجہ نہ پیدا کیا کہ عثمان کو بسبب بیعت فرضی کی ید اللہ بناوی اور ایسا دلیل
منطقی اوسپر حجت لاوی کہ دست نبی دست عثمان ہی اور دست نبی دست خدا ہی
بشکل ثالث یہہ نتیجہ حاصل ہوا کہ دست عثمان دست خدا ہی اور بعکس صغری
طرف شکل اول بدیہی الانتاج کی پھر جائیگا یعنی دست عثمان دست نبی ہی اور دست
نبی دست خدا ہی پس دست عثمان دست خدا ہی یقین ہی کہ اکثر اہلسنت اس
استدلال کو سنکر رقص مین آوین اور جامہ مین پھولے نہ سماوین مگر حقیقت حال
یہہ ہی کہ آپکی مولوی صاحب نی اسمقام مین چند ٹھوکرین کھائی ہین اور بی تال و سر
باتین گائی ہین کہ جس سی کمال جہالت اونکی ہویدا ہی اور بی تعلیمی پیدا ہی اول
یہہ کہ استعمال کیا ہی قضیۂ فرضیّہ وہمیّہ کو مقام واقعیہ مین وقد نصّ

علی بطلانہ فی کتب المیزان اور بیان اوسکا اسطرحپر ہے کہ دست عثمان
دست نبی فرضاً ہی کما مرّ اور دست نبی دست مجازی خدا ہی واقع مین
اسلئے کہ حقیقت اور مجاز دونوا مور واقعیہ سے ہین نہ امور فرضیہ سے مثلاً
الحیوان المفترس اسد وزید اسد یعنے رجل شجاع دونوا مر واقعی ہین نہ مثل
زید شریک الباری کی فرضی ہین پس ترتیب قضیتین مثل اسکے ہی کہ زید
شریک الباری وشریک الباری محال فزید محال مع کونہ ممکنا فی نفسہ
ہف ولا اقل مثل اسکے ہی الصّورۃ المنقوشۃ علی الجدار فرس والفرس غزال
فی العدو مع کونہا غیر متحرکۃ ہف یا مثل اسکے ہی حمار زید قدماہ وقدماہ علی
رقاب الملوک فحمار زید علی رقاب الملوک وہذا سفسطۃ ثانیاً دست حقیقی عثمان
دست فرضی نبی ہی اور دست حقیقی نبی دست خدا ہی مجازاً پس جو دست نبی م
صغریٰ مین ماخوذ ہی وہ دست فرضی ہی اور جو دست نبی کبریٰ مین ماخوذ ہے
وہ دست حقیقی ہی پس حدّ اوسط مکرر نہوئی اور ثالثاً جو دست نبی دست عثمان
مفروض ہوا وہ دست بیعت کرنیوالا تہا اور جو دست نبی کہ مجازاً دست خدا
ہی وہ بیعت لینے والا ہی نہ بیعت کرنیوالا پس دونو دست نبی ایک نہوئی تو
پھر اوسط نہ مکرر ہوئی اور کوئی نہین کہہ سکتا ہی کہ ہر دست نبی بیعت کنندہ
اور بیعت گیرندہ دست خدا ہی اسلئے کہ بیعت کنندہ اگر دست خدا ہو تو ید اللہ
فوق ایدیہم غلط ہوجائے کیونکہ دست بیعت کنندہ تحت ہی نہ فوق رابعاً
دست نبی دست عثمان ہی ایک امر خاص مین یعنی فقط بیعت مفروضہ کرنیمین
نہ مطلقاً جملہ امور مین یہانتک کہ استنجا کرنیمین اور حضرت حمیرا پر ہاتہہ ڈالنی مین

پس مطلقاً دستِ نبی کو دستِ عثمان کہنا باطل ہی اور اسیطرح دستِ نبی دستِ خدا
ہی ایک امر خاص مین یعنی بیعت لینی مین نہ مطلقاً جملہ امور مین یہانتک کہ امور
دینی مین اور پیدا کرنی مین پس مطلقاً دستِ نبی کو دستِ خدا کہنا بہی باطل ہے
پس جب کلیت دونو مقدمتین کی باطل ہوئی فلم یندرج الاصغر تحت الاکبر
پس نتیجہ مقدمتین کہ دستِ عثمان دستِ خدا ہی باطل ہوگیا اور مرجع اس تقریر کا
طرف ارجاع حملیات کی ہی طرف شرطیات کی وکم لک فی بحث العکوس و
النقائض نظائر و بتقریر آخر لیس کلما صدق علیہ ید النبی صدق علیہ ید
عثمان ولیس کلما صدق علیہ ید النبی صدق علیہ ید اللہ اور دونو مقدمے
صادق ہین کما بیّنا حالانکہ منتج کسی نتیجہ کی نہین ہین لجزئیتہما ولشرط ایجاب
الصغری فی الاول والثالث وبتقریر آخر قد یکون اذا صدق علیہ ید النبی
صدق علیہ ید عثمان وقد یکون اذا صدق علیہ ید النبی صدق علیہ ید اللہ
اور یہ بہی دونو مقدمہ صادق ہین کما بیّنا لیکن منتج نہین ہین لجزئیۃ المقدمتین
مع ان کلیۃ احدی المقدمتین شرط فی الثالث وکلیۃ الکبری شرط فی الاول
خامساً اگر یہ تقریرین کہ مبتنی بر قواعد منطقیہ ہین آپکی اور آپکے مولا کی سمجہ مین آوین
تو ہم اب صاف صاف آپ سی بیان کرتی ہین جسمین سمجہی بلکہ اگر آپکے مولانا بقید
حیات ہون تو اونکو بہی سنا دیجیئی اور اگر مر گئی ہون تو بہی مناسب ہی کہ اونکی قبر
شریف پر جائی فاتحہ روح پر فتوح پڑہ دیجیئی کہ ایک بندہ خدا شیعان علی ابن ابیطالب
سی آپکا جواب یون دیتا ہی کہ حضرت مولانا اولاً تالی برادیہو کا لکہایا کہ دست عثمان
کو ید اللہ ٹہرایا اسلئی کہ جناب رسولخدا کی دو ہاتہہ تہی ایک ہاتہہ سی عثمان کیطرف سی

بیعت کی اور دوسرے ہاتھہ سے خدا کیطرف سے بیعت لی اور حسنؓ ہاتھہ سے بیعت لی
اوسی ہاتھہ کو خدا نے اپنا ہاتھہ مجازاً فرمایا ہے کہ اوسنے کار عثمانؓ کیا اور حسنؓ ہاتھہ
سے بیعت کی اوسنے کار عثمان کیا تھا وہ دست عثمان ٹھرا گیا تھا دست خدا
پس آپنے دو ہاتھونکو کیونکر ایک کرکے دست عثمان دست خدا بنا دیا یہ نہین
کہ بیعت کنندہ کو اور بیعت گیرندہ کو آپنے ایک کردیا پس لازم آیا کہ خدا نے
خدا کی بیعت کی ہو پس اگر آپ ہمہ اوست اہل تصوف مین ہین ٭ کہ خود کوزہ و خود کوزہ گر
خود گل کوزہ ٭ خود بر سر آن کوزہ خریدار بر آمد ٭ تو یہ ایک طور ورا طور عقل
ہے عقلاً اس سے بحث نہین کرتی اور اگر آپ متکلمین مین سے ہین تو یا اپنی غلطی کے
قائل ہوجیے یا ہمارا جواب دیجیے ٭ قولہ فیہا اب لکھے عثمان غنی کو یداللہ ٭
اقول آپکی قیاسات تو منتج اسی کی ہین کہ ید عثمان یداللہ ہو نہ یہ کہ خود عثمان
بنفسہ الشریفہ یداللہ ہون ظاہرا خود عثمان کو ید عثمان سے آپنے بدل کیا ہے
لیکن یہہ بدل الکل من البعض ہوگا اور بدل البعض من الکل کلام عرب مین شائع ہے
جیسے ضرب زید راسہ لیکن بدل الکل من البعض ہمنے کبھی نہین سنا یہہ کہان سے
نکالا مگر یہ کہ آپکی مولانا فرمائین کہ یہ ایجاد طبع زاد ہمارا ہے اگرچہ گندہ ہست بیجا و
بندہ ہست قولہ فیہا یا اوس لقب کو پھر بھی مخصوص واسطے علی مرتضے
کی کہی جاتی ہین اقول اضافت کی وجہین اللہ یہ ہی کہ بعد غصب خلافت کے
کل القاب مثل صدیق اکبر و فاروق اعظم و امیر المومنین وغیرہ اونہون نے غصب
ہوگئی تھی مگر یداللہ کا لقب اب تک بچ رہا تھا سو مولوی مخاطب کو نگل ہی
اور آتش حسد گلشن دل سے نکل پڑی اور ایک تقریر پوچ و لچر ترتیب دیکر چاہتے ہین

کہ اوسکو بھی چھین لین حضرت والا وہ ایامِ ظلم وجور گزر گئی کہ جسمین کوئی پوچھنی والا
نتھا کہ حضرت ابوبکر تو امیر المومنین بنی ھی نہین عمر کہا انسی ہنگئی جب آپنے موذسی
جو چاہی سیان متھو بنے مگر دنیا مین کوئی بجز حیدر کرار غیر فرار قاتل کفار کے
کسی بھگوڑی کو یداللہ نکہی گا خیریت ھی جس دستِ عزی پر سے کبھی ایک مکھی
تک نہ مری وہ کیونکر یداللہ ہوسکتا ہی قابل لحاظِ اہل انصاف یہ امر ہی کہ حضرت
عثمان راس و رئیس بنی اُمیۃ ہین اور تفسیر نیشاپوری مین ہی عن ابن عباسؓ
الشجرۃ الملعونۃ بنوا اُمیۃ یعنی شجرہ ملعونہ فی القرآن بنی اُمیہ ہین پس
آیا عقل کسی عاقل کی باور کرسکتی ہی کہ دستہائی انجاس ملعونۂ رب الناس
یداللہ ہون اور بعد سماعت اس حدیث کی جو کتاب معتبر اہلسنت سی ھی دیکہین
اب بھی آپکی مولانا صاحب عثمان کو یداللہ کہی جاتے ھین یا اس لقب کو جناب
امیرؑ کی واسطے چھوڑ دیتی ہین قولہ اس حدیث سی ثابت ہوتا ہی الی قولہ
استقلال پر یقین کامل تھا اقول محض غلط اس حدیث مین کہین بھروسی اور
استقلال کا ذکر نہین قولہ حضرت نے فرمایا یہ ممکن نہین اقول یہہ فرمانا
انحضرت کا اسی راہ سی تھا کہ دنیا سازی اہل نفاق کو اکثر تجربہ فرما چکے تھے
مقتضائے جو فروشی و گندم نمائی یہ تھا کہ تنہا طواف کرین اور اگر کرتی تو بطریقہ
کفار کرتی اور برہنہ ہوکر تیلی کے بیل کیطرح گرد خانہ کعبہ پھرتی تو لوگ شبہۂ ارتداد
کرتی اسلئے طواف نکیا چنانچہ صاحب ازالۃ الخفا لکھتی ہین کہ جب حضرت عثمانکی
ابن عمر نی کہا کہ تم طواف کرو تو حضرت عثمان نی جواب دیا کہ اگر پیغمبرؐ ہوتی تو جسطرح
وہ طواف کرتی ہم بھی اونکی پیچھے طواف کرتی جب وہ نہین ھین ہم کیونکر طواف

گرین **قوله** ذرا انصاف فرماوین که مفسرین اور محدثین اور مورخین کیا لکھتی ہین
اقول نفاق نفاق نفاق ثلثه کا **قوله** اور اونکی استقلال اور صبر اور ایمان
اور اسلام کو کیسا تسلیم کرتی ہین **اقول** محض غلط اور کذب بحت ہی اگر صبر اور
استقلال ہوتا تو ثابت قدم رہتی اور فرار عن الزحف نکرتی اور اگر ایمان ہوتا
تو شک نبوت مین نه لاتی اگر اسلام حقیقی ہوتا تو جہان پیغمبر فرماتی وہان چلی جاتی
عبارت حمله مین بھی اور عبارت حدیث مین بھی جہان ذکر حضرت عمر کی جان چرانی
کا اور انکار کرنیکا مکه مین جانی سے ہی او سکو ہماری حضرت نی چھوڑ دیا اور اسکی
ذکر سی شرمائی که جسمین اونکی نامردی کا پردہ رہجائی یہہ نه سمجھے که صاحب ازالة الخفا
نی بھی عمر کی پردہ دری کی ہی اور ازالة الخفا فرمایا ہی اور عثمان کی مکه مین
جانیکا ذکر تو سنے کیا مگر اونکی سازش ساتھہ کفار کی نظر نه کی جو عین دلیل نفاق
ہی بلکه اونکی استقلال و ایمان کی بلا دلیل مدعی ہوئے **قوله** سر مو اطاعت نبوی
سی باہر نہون **اقول** حضرت عمر کا انکار کرنا مکه مین جانیسی معلوم نہین که یہہ بھی
اطاعت نبوی تہی یا اطاعت نفس اماره یا اطاعت قوه واہمه یا اطاعت شیطان
قوله اور جنکی استقلال اور صبر کی خدا تعریفین کری **اقول** کسقدر باتین
خلاف واقع آپ نے فرمائی ہین افترا بحت پر کمر باندھی ہی اور جھوٹ بھی جسندر
کہان خدا نی صبر و استقلال صحابه کی تعریف کی ہی ہمکو اس کلام الله مین تو کوئی
آیت تعریف صبر و استقلال صحابه کی نہین نظر آتی بلکه ضمن نکث عدم صبر اور
عدم استقلال پر اول دلیل ہی اگر صبر اور استقلال ہوتا تو نکث بیعت و فرار عن
الزحف نکرتی اور یہ ثبات قدم بامارتی یا مرتے نعوذ بالله که ایسی منافق اور مرتد

ومن ہون **قوله** ہماری سمجھہ مین نہین اتا **اقول** یہہ قصور آپکی سمجھہ کا ہے شیعونکا کیا قصور ۱۲ **قوله** ایسی سچے مسلمانون اور پکے ایمان والونکو منافق کہتی ہین **اقول** سچا اور پکا ہونا مسلم نہین ہی بلکہ جھوٹھا اور کچا ہونا ثابت ہے **قوله** ایسی صریح آیات اور سچی روایات کا انکار **اقول** آیات اور روایات کا انکار نہین مگر تمہاری فہم باطل کا انکار ہی **قوله** جب کوئی شخص ان آیتون الی قوله شبہہ کر سکے **اقول** شک و شبہہ حمقا کرتی ہونگی شیعہ انہین سب کو دیکھکر کفر اور نفاق حضرات ثلثہ کا یقین کرتی ہین **قوله** غور کرنیکا مقام ہے **اقول** اگر غور ہی کرنیکا مقام ہی تو دعوی صراحت کرنا نہاہیے جبکہ مانا ہی **قوله** بلکہ صاف صاف ۱۲ **اقول** اگر صاف صاف اور ٹھیک ٹھیک ہی پتہ اور نشان ہوتا تو لاکھون عقلا کی مورد تبرا نہوتی **قوله** شبہات کو دور کر دیا **اقول** شبہات حمقا کی دفع ہوئی ہون تو ہوئی ہون مگر عقلا کی یقینیات تو ہرگز نہین دفع ہوے بلکہ مدارج یقین جو نفاق اہل نفاق مین ہین ان آیتونکی دیکھنی سی بڑہ گئی **قوله** ایمان لانیوالونکی فقط تعریف اجمالی ۱ **اقول** تعریف بھی اجمالی ہی اور مذمت بھی اجمالی ہے تفصیل آیات مین کسیکی نام کی نہین ہی ورنہ اختلاف کیون ہوتا **قوله** کہ مین اون مسلمانونسی راضی ہوا ۱۲ **اقول** جھوٹھہ ہی مسلمانون سے نہین کہا ہی بلکہ رضی عن المومنین کہا ہی پس منافقین کو خارج کر دیا کہ منجملہ اونکی شیوخ ثلثہ بھی ہین ۱ **قوله** کہ درخت کی نیچے ۱ **اقول** درخت کی نیچے اور زمین کی اوپر ہو نہی نفاق منافقونکا زایل نہین ہو گیا **قوله** بلکہ میرے ہاتھہ پر **اقول** جہان حضرت نے اپنا ہاتھہ دیا میری ہاتھہ پر ہوئی فرمایا کہ فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ

بیعت رسول نہین توڑی بلکہ خدا کی بیعت توڑی قولہ تو اب کون شخص
اقول وہ ہم ہین جو ایمان فمن نکث پر بھی لائی نہ تم کہ یؤمنون ببعض
و یکفرون ببعض ہو لیکن شبہہ نہین کرتی بلکہ یقین کرتی ہین قولہ کہ شاید
بیعت کرنیوالی وہی معدودی چند ہوون اقول لاریب فیہ بیعت حقیقی کرنیوالی
وہی معدودی چند تھی جو ثابت قدم رہی گو بیعت نکثی کرنیوالی خواہ وہ سو ہون
بلکہ اضعاف اوسکے قولہ اور یہ بھی قبول کرلیا کہ اونہین کے شان مین اقول
اور یہ بھی قبول کرلیا کہ اونہین کے شان مین آیہ فمن نکث بھی خدا نی نازل کیا
قولہ اسکا بھی اقرار کیا کہ سوائی ایک منافق کے اقول اور اسکا بھی اقرار کیا
کہ ایک نی اوسیوقت توڑا اور تین نی خیبر اور حنین مین توڑا قولہ ایسا
فاسد اعتقاد رکھتی ہین اقول فاسد بلکہ فاسد در فاسد اعتقاد تمہارا ہی
اور ہمارا اعتقاد بہت صحیح اور درست ہی ماشاءاللہ چشم بد دور قولہ
نہ خدا کی کلام پر یقین ہی اقول ہمکو کل کلام خدا پر یقین ہی لیکن تمکو فقط
رضی اللہ پر یقین ہے اور فمن نکث پر یقین نہین ہی قولہ کسی پر عمل ہوتا
اقول ہمارا عمل سب پر ہی تمہارا عمل کسی پر ہی کسی پر نہین ہی قولہ اے
بھائیو تمہاری حق مین اقول بکی جاہی کہانتک بکیے گا تمکو عمر بھر قسم ہی
چپ ہو ہم بھی دعا کرتے ہین کہ خدا تمکو ایک ذرہ عقل دی تا کہ تم لوگ اپنے
عقیدون کی برائیون پر خود ہی اقرار کرنی لگو اور جو ہم تمہین سمجھاتی ہین تم
ہی سمجھنے لگو قولہ اے یار ذرا اپنی عقیدون پر غور کرو اقول
حضرت تمہارا تو دماغ کھا گئی ابھی جواب جاہلانہ اشتہار خوشی کا ہے جواب دینی کا

جی چاہتا ہی تم خود سوچو اور غور کرو کہ تمھاری ثلثہ مین کچھہ بھی اثر ایمان
اور اسلام کا ہی اگر کچھہ بھی ہوتا تو جو کچھہ اونہون نی خاندان نبوت کے ساتھ
کیا ہرگز نہ کرتی بلکہ جو اون نا مسلمانون نی کیا تو وہ کافر بھی نہ کرتا ہے ؎
ہیچ کافر نکند انچہ مسلمان کردند ٭ **قولہ** اگر ہے تو دکھلاؤ **اقول** ہمنے
تو کوئی پردہ نہین رکھا تینونکا حال اچھی طرح کھولکر دکھا دیا اگر آپکی آنکھین
باطن ہو گئی تو خیر اور نہین ہوئی تو پھر فرمائیگا کہ بالخصوص فلانا امر دکھا دو
تو اوسکو پھر دکھا دینگی مگر آپکی نزدیک جب اوسمین تقصیر اور کوتاہی نظر آوی
تو پھر ہم کیا کر سکتی ہین مجبوری ہی ٭ **قولہ** نالۂ حزینت کو **اقول** نالۂ حزین
و آہ آتشین ابستنیان در فراق افلح سنشان سزاوار است ولاف عشقبازی در صوبان افغان
روز گرمی بازار عقلا عشق را قسمی از جنون و شعار لوطیان مابون وزبون میدانند
و آز نشانیہای آن سر بودن زیر جامہا است از ما، الرجال کہ آن دوای است
عدیم المثال کہ حضرت خلیفہ ثانی را در استعمال بود کما صرح بہ السیوطی حیث
قال کان بہ داءٌ ما کان دواءہ الا ماء الرجال ٭ **قال المخاطب القمقام**
ھداہ اللہ سبل السلام پانچوین آیت لولا کتاب من اللہ
سبق لمسکم فیما اخذتم فیہ عذاب عظیم شان نزول اس آیت کا یہ
کہ جب لڑائی بدر کی فتح ہوئی اور مشرکین قید مین آئی تب پیغمبر خدا نی صحابہ سے
مشورہ کیا کہ ان قیدیونکو کیا کرنا چاہیے حضرت ابوبکر نی کہا کہ فدیہ لیکر چھوڑ دینا
چاہیے حضرت عمر نی کہا کہ انکی گردنین مار دینا چاہیے بلکہ جو جسکا رشتہ دار ہو
وہی اپنی ہاتھہ سے اوسکو قتل کرے اور خدا کی محبت کے سامہنے دوسری کی محبت کا

قول مخاطب لقمع فرق نسبت مخاطب در قرآن از طرف خود افزوده است

خیال نکری لیکن حضرتؐ نی موافق مشورہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ
اور اور صحابہ کی فدیہ لیکر چھوڑ دیا اوسپر یہہ آیت نازل ہوی اور اس روایت
کو علما اور مفسرین امامیہ بھی تصدیق کرتی ہین چنانچہ تفسیر خلاصۃ المنہج کاشانی
مین لکھا ہی کہ بدر کی لڑائی مین سترّ آدمی قید ہوی منجملہ اونکی عباسؓ اور
عقیل بہی تہی حضرتؐ نے اونکی باب مین اپنی یارونسی مشورہ کیا ابو بکرؓ نی کہ
وہ بہی مہاجرین سی تھی کہا کہ یا رسول اللہؐ یہہ سب چھوٹی بڑی آپکے قوم اور
قبیلہ کی ہین اگر ہر ایک بقدر طاقت اور استطاعت اپنی کی کچھہ فدیہ دیوے تو امید
ہی کہ ایکدن دولت اسلام پر پہنچین اور مجمع البیان طبرسی مین لکھا ہی کہ پیغمبر خداؐ
نی بدر کے دن قیدیونکی باب مین اپنی یارونسی کہا کہ اگر تم چاہو انکو مار ڈالو اور چاہو
جانی دو حضرت عمرؓ نی کہا کہ یا رسول اللہؐ انہون نی آپؐ کو جھٹلایا اور
آپکو نکالا اسلئی انکی گردنین مارنا چاہئی عقیل کو علیؑ کے سپرد فرمائیے کہ وہ اونکو
مارین اور فلان شخصکو میرے سپرد کیجیے کہ مین اوسکو قتل کرون اور یہہ سب سردار ان
کفار سی ہین اور حضرت ابو بکرؓ نی کہا کہ یا رسول اللہؐ یہہ آپ کی قوم اور
رشتہ کے لوگ ہین فدیہ لیکر چھوڑ دینا چاہئی چنانچہ اوسیطرح پر حضرتؐ نے
کیا تب یہہ آیت نازل ہوئی اور پیغمبر خداؐ نی فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا
آسمان سی تو سوای عمر اور سعد معاذ کی کوئی نجات نہ پاتا ان روایتونسی باقرار علما
امامیہ چند فائدی حاصل ہوئی اوّل حضرت ابو بکر صدیق اور عمر کا مہاجرین
اور اہل بدر مین سی ہونا دوسرے پیغمبر خداؐ کا اونسی مشورہ کرنا تیسری حضرت
عمر کا کافرون پر سخت ہونا اور خدا کی راہ مین قرابت اور برادری کا کچھہ خیال نکرنا

اور جو کچھ ان فائدونسی فائدی حاصل ہوتی ہین اونکو ہم بیان کرتی ہین کہ جب
حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر کا مہاجرین مین ہونا ثابت ہوا تو جو فضیلتین
اللہ جل شانہ نی مہاجرین کی بیان کی ہین اور جنکو اوپر ہم نقل کر چکی ہین وہ سب
اونکی حقمین ثابت ہوئین دوسری جو بعض علمائی امامیہ نی انکار کیا ہی کہ
اصحاب ثلثہ مہاجرین مین سی نتھی وہ قول باطل ہوا چنانچہ تقلیب المکائد کے
مؤلف نی مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس اللہ سرہ کی تحفہ کی باب مکائد
شیعان کی کید نود و نہم کی جواب مین صاف لکھا ہی کہ اصحاب ثلثہ از مہاجرین
اولین نبودند تیسری امامیہ کا یہ گمان کہ معاذ اللہ حضرت ابو بکر صدیق
اور حضرت عمر ابتدا ہی سی منافق تہی اور کبھی دلسی ایمان نلائی تھے اور اونکی
نیت نیک نتھی فاسد ٹھہرا جیسا کہ جناب میرنصاحب قبلہ حدیقہ سلطانیہ کے
باب سوم مین لکھتی ہین کہ سیرت شیخین دلالت بر خبث سریرت آنہا دارد کہ در وقت
کتمان از حضرت نبوی درخواست اظہار دعوت نمودہ و در فکر اضرار آنحضرت صلعم
برمی آمدند و در وقت اعلان از نصرت دست میکشیدند فاعتبروا یا اولی
الابصار انتہی بلفظہ اگر میرنصاحب قبلہ زندہ ہوتی تو مین پوچھتا کہ حضرت
اگر شیخین کی نیت نیک نہوتی اور وہ وقت اعلان کی نصرت سی ہاتھہ کھینچتے
ہوتی تو بدر کی لڑائی مین کیون شریک ہوتی اور کیون خدا اونکی ہاتھہ پر فتح دیتا
اور کیون پیغمبر خدا صلعم اونسی مشورہ کرتی اور کیون آپکے جد امجد کاشانی اور طبرسی
مہاجرین اور اہل شوری مین ہونا اونکا قبول کرتی آہ مسلمانو شیعو نکی ایمان اور
عقل اور حیا پر غور کرو کہ وہ شیخین کی نسبت جو کہ تمام جان سی اپنی عاشق پیغمبر

کے تھی اور تمام مال اپنا حضرت پر فدا کر چکی تھی اور جو شب و روز اظہار دعوت
کی لئی اصرار کیا کرتی تھی یہہ گمان کرتے ہین کہ اونکی نیت اس اصرار سی یہہ تھی
کہ پیغمبر خدا ص اظہار دعوت کرین اور لوگ اونکو ستاوین اور ہلاک کر ڈالین +
افسوس ایسی عقیدی پر خیر بہر حال میرزا صاحب قبلہ جو چاہین فرماوین اور اونکی
پدر بزرگوار جو دلمین آوی ارشاد کرین لیکن اس امر کو کہ شیخین مہاجرین اور صحابۂ
بدر مین سی تھی جھٹلا نہین سکتی اور ہمارا مطلب اتنی ہی بات سی حاصل
ہوا جاتا ہی اسلئے کہ جب وی مہاجرین مین سی تھی تو اون فضیلتونکی مستحق ہین
جو خدا نی جا بجا قرآن مجید مین ہجرت کرنیوالونکی بیان کی ہین اور جب کہ وی
اہل بدر سی تھی تو وہ اوس مغفرت کی وعدہ مین شریک ہین جو اللہ جل شانہ
نی اہل بدر سی کیا ہی کہ یعنی اونکو مرفوع القلم کر دیا ہی چنانچہ اس امر کو علمای
امامیہ بہی قبول کرتی ہین علامۂ کاشانی خلاصۃ المنہج مین تفسیر کریمۂ ما کان
للنبی ان یکون لہ اسری کی باین الفاظ کرتی ہین کہ اگر نہ حکمی و فرمانی بودی
از خدای تعالی کہ پیشی گرفتہ و اثبات آن در لوح محفوظ کہ بی نہی صریح
عقوبت نفرماید یا اصحاب بدر را عذاب نکند اور اسی طرح تفسیر مجمع البیان
طبرسی مین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لعل اللہ اطلع علی
اہل بدر فغفر لہم فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم کہ خدا نی اہل بدر کی شان مین
فرما دیا ہی کہ جو چاہو سو کرو مین تمکو بخش چکا ہون اور تفسیر خلاصۃ المنہج
مین لکھا ہی کہ خدا تعالی بدریان را وعدۂ مغفرت دادہ و ایشانرا بخطاب اعـ
ملوا ما شئتم فقد غفرت لکم نوازش فرمودہ پس جب پیغمبر خدا ص کی زبان سی

سی تمام اہل بدر کا قطعی جنتی ہونا اور خدا کا اونکی نسبت اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ
غَفَرْتُ لَکُمْ کہنا ثابت ہوا تو پھر آب صحابۂ کبار علی الخصوص اصحاب ثلثہؓ کے
قطعی جنتی ہونے مین کون سا شبہہ ہا اسے یارو ہم ابتک نہین سمجھتے کہ حضرات
شیعہ کی مذہب کا مدار کس پر ہی اگر خدا کی کلام پڑھی تو وہ صحابہ کی فضیلتون
سی بہرا ہوا ہی اگر پیغمبرؐ کی حدیثون پڑھی تو اونمین بہی اونہین کے صفات کا
تذکرہ ہی اگر ائمۂ کرام علیہم السلام کی روایتون پڑھی تو اونمین بھی اونکی خوبیون
کا بیان ہی اگر اپنی ہی تفسیرون اور کتابون پر ہی تو اونسی بھی اونکی فضایل
کا ثبوت ہوتا ہی پس اب اور کیسی سند حضرات چاہتی ہین جو صحابہ کی فضایل
مین ہم پیش کرین اور کیسی دلیل چاہتی ہین جو اونکی بزرگیونکی ثبوت مین بنا کرین
اصل یہہ ہی کہ اگر ایمان اور انصاف ہو تو خدا کی کلام اور رسولؐ کی احادیث اور
ائمہ کی اقوال کو مانین جب ایمان اور انصاف ہی نہین ہی اور پیروی عبد اللہ بن سبا
کی کرنی منظور ہے تو پھر کیونکر اپنی پیر و مرشد کی سکہلائی عقیدونکو چھوڑین
افسوس ہزار افسوس کہ بارہ سو برس گزر گئی اور اوس ملعون یہودی کی ہڈیان
خاکستر تک ہو گئین مگر جو کچہہ وہ اپنی شیعونکو سکہلا گیا اوسکو وہ نہین بہولتے
اور جس راہ پر وہ اپنی یارونکو چلا گیا اوس سی نہین ہٹتی ہزار ہزار کوئی سمجہاوے
لاکہہ آیتین اور حدیثین دکہلاوی مگر اپنی پیر و مرشد کے قول کی روبرو ایک پر بہی
نظر نہین کرتے کلام اللہ کی تاویل کر دین حدیثونکو بنا ڈالین اماموںکی قولونکو
رد کر دین مگر اپنی جد امجد کی بات کو نہین بہولتی جس عقیدہ کو خیال کیجئے
اوسمین اوسی ملعون کی تعلیم کا ابتک اثر ہی جس مسئلہ مین غور کیجئے ابتک اوسی کمبخت کی

قول عجیب

قول پر عمل ہے ولنعم ما قیل ؎ بہ لب زرد در دل آہی کہ داشتم دارم ٭
ز شستی سر راہی کہ داشتم دارم ٭ یقول المتمسک بولاء

علی بن ابیطالب علیہ السلام

العجب کل العجب کہ حضرت مخاطب با شور و شغب مدعی بیان آیات فضائل صحابہ ہی لیکن خدا نی کیسا عقل پر پردہ ڈالا ہی کہ قلم اعجوبہ رقم سے وہ آیت نکلتی ہی جو نص صریح اوپر مذمت صحابہ کبار سنیان کی ہی اور جس سی بیدینی اور دنیا طلبی صحابہ کی اور اونکا سزاوار و مستحق عذاب عظیم ہونا ثابت ہی گو خدا نی اپنی فضل و کرم سی چھوڑ دیا ہو تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ خداوند باری بکمال ناراضی بخطاب پر عتاب صحابۂ دنیا طلب سی مخاطب ہو کر فرماتا ہی کہ تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الآخرۃ واللہ عزیز حکیم لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم یعنی ای اصحاب رسول تم لوگ طالبین مال دنیا ہو اور خدا خواہان ثواب آخرت ہی اور خدا عزیز و حکیم ہی اور اگر نوشتۂ خدا پیشتر نہ گزرا ہوتا تو ہر آئینہ پہنچتا تمکو بیچ اوس چیز کی کہ لیا تمنی عذاب عظیم غرض جناب باری عز اسمہ کی سرزنش کرنا صحابہ کا ہی جنہوں نی دوست رکھا اسیران بدر سی فدیہ لینی کو جنکی راس و رئیس حضرت ابوبکر تھی کہ تم اگر دیندار ہوتی تو طالب مال دنیائی فانی نہوتی بلکہ طالب ثواب باقی ہوتی اور خدا کی عزیز و قہار تم پر اس دنیا طلبی اور بیدینی پر عذاب کرتا لیکن حکمت اوسکی مقتضی عذاب نہیں ہوئی اور اگر بمقتضای اپنی حکمت کے پیشتر اس سی یہ امر نہ مقرر کیا ہوتا کہ عذاب دنیا تم پر نکریگا تو اس فدیہ لینی کی سبب سے

تمپر عذاب سخت نازل کرتا ہان یارو ہم تمسی یہہ نہین کہتی کہ غور و فکر کرو بلکہ تم
آنکھین بند کر کی اپنی حافظونکی طرح ٹٹولو تب بھی اس آیت مین حضرات صحابہ کی لی
کون صحابہ جنکو تم کبار کہتی ہو سوا عذاب عظیم کے کچھہ نہ پاؤگی اب بتلاؤ کہ یہہ
آیت مذمت صحابہ کی ہی یا تعریف صحابہ کی لیکن اولٹی سمجھہ نکا کیا علاج ہے
یہ تہا حال آیت فضیلت کا اب جھوٹونکی روایت کا حال بھی سنئے کہ جو روایتین
کتب اہلسنت کی ہماری علمانی نظر باینکہ نقل کفر کفر نباشد اپنی کتابون مین نقل
کی ہین حضرت مخاطب خوش فہم کی زعم باطل مین یہہ آجاتا ہی کہ وہ مُصدّق بھی
اونکی ہوگئی حالانکہ بدیہیات سی ہی کہ رد آیت امر دیگر ہی اور تصدیق روایت
امر دیگر ہے یہہ جائی اینکہ کوئی خود روایت ہی نکری بلکہ نقل روایات اہل خلاف
کی کری وہ کیونکر مصدق ہوجائیگا اور علاوہ اسکی کہ کوئی دلیل اوپر تصدیق کی
قایم نہین ہے نقل اقوال مختلفہ کرنا دلیل قطعی اوپر عدم تصدیق کی ہی اسلئی کہ کوئی
آدمی مُصدّقِ اقوال مختلفہ نہین ہوسکتا ہی بلکہ اگر مصدق ہوا تو ایک ہی کا ہوگا
اس مقام پر چند روایتین اہل سُنّت کی ہماری علمانی ذکر کی ہین بعضو مین
ذکر اسکا ہی کہ انحضرتؐ نی مشورہ لیا صحابہ سی دربارہ اساری بدر کی کہ ان
قیدیونکو کیا کرنا چاہئی قتل کرنا چاہئی یا فدیہ لیکر چھوڑ دینا چاہئی اور بعض دیگر مین
ذکر اسکا ہی کہ انحضرتؐ نی صحابہ کو اختیار دیا کہ تمہارا جی چاہی چھوڑ دو اور
تمہارا جی چاہے قتل کرو اور خود حضرتؐ نی کچھہ حکم نہین دیا اور بعض مین یہہ ہے
کہ انحضرت نی رای ابوبکر کو کہ جو فدیہ لیکر چھوڑ دینی کو کہتی تہی بہت پسند کیا
اور اوسی پر عمل کیا اور رای عمر کو کہ قتل تہی ناپسند کیا اور بعض مین یہہ ہے کہ ای

فدیہ

فدیہ لینی کی انحضرتؐ کو نہایت ناپسند ہوئی اور حضرتؐ کو غصہ سی تغیر ہوا
یہانتک کہ آثار کراہت چہرۂ مبارک سی سعد معاذؓ نی مشاہدہ کرکی کہا کہ یا حضرتؐ
انکی قتل ہی کا حکم دینا میری رای کی بہی موافق ہی اور عمرؓ نی بہی یہی کہا کہ میری رای
مین بھی یہی آتا ہی گو ہماری نزدیک حضرت عمر کا یہہ فرمانا فقط خوش آمد ہی کی
راہ سی ہو نہ تہ دل سی آب ہم صاحبان انصاف سی پوچھتی ہین کہ آیا کوئی عاقل
ان سب اقوال مختلفہ کی تصدیق کر سکتا ہی اور کہہ سکتا ہی کہ ایک بات کو حضرتؐ نی
پسند بھی کیا اور پھر نہین بہی پسند کیا یہ دونو نقیضین سچ ہین اور مشورہ لیکر خود
حکم دیا اور خود ہی حکم نہین دیا بلکہ صحابہ کو اختیار دیا یہ دونو ضدین سچ ہین ہم
سب کے مصدق ہین پس کوئی حضرت مخاطب سی پوچھے کہ تم جو مدعی تصدیق علما
شیعہ ہو تو تصدیق اسی کا نام ہی کہ نقائض اور اضداد کو کوئی جمع کری اور سب کا
مُصدِق کہلائی حضرت مخاطب سی عرض ہی کہ اگر تمہاری ایسی ہٹ ہی سمجھہ نہوتی
تو تم شیعہ سی سنی اور سنی سی نصرانی نہ بنجاتی **قولہ** لیکن حضرتؐ نے موافق مشورہ
ابوبکر صدیق اور صحابہ کی فدیہ لیکر چہوڑ دیا **اقول** ابوبکر اور عمر سی مشورہ لینا
اور رای ابوبکر کو پسند کرنا مضمون حدیث صحیح مسلم ہے کتاب الجہاد باب الامداد بالملائکہ
فی غزوۃ البدر مین شیعہ ایسی احادیث کاذبہ کو کب تصدیق کرتی ہین عبارت
اس حدیث کی یہہ ہی قال ابن عباس فلما اسروا الاساری قال رسول اللہ صلعم
لابی بکر و عمر ما ترون فی ہؤلاء الاساری فقال ابوبکر یا نبی اللہ ہم بنو العم
والعشیرۃ اری ان تاخذ منہم فدیۃ فیکون لنا قوۃ علی الکفار فعسی اللہ ان
یہدیہم الی الاسلام فقال رسول اللہ ما تری ابن الخطاب قال قلت لا واللہ

یارسول اللہ ص ما اری الذی رای ابو بکر ولکنی اری ان تمکننا فنضرب اعناقہم
فتمکن علیا من عقیل فیضرب عنقہ وتمکنی من فلان نسیبا لعمر فاضرب عنقہ
فان ہؤلاء ائمۃ الکفر وصنادیدہا فہوی رسول اللہ ص ما قال ابو بکر ولم یہو ما قلت
فلما کان من الغد جئت فاذا رسول اللہ ص وابو بکر قاعدین یبکیان قلت یا رسول اللہ
اخبرنی من ای شیء تبکی انت وصاحبک فان وجدت بکاء بکیت وان لم اجد
بکاء تباکیت لبکائکما فقال رسول اللہ ص ابکی للذی عرض علی اصحابک من اخذہم
الفداء لقد عرض علے عذابہم ادنی من ہذہ الشجرۃ شجرۃ قریبۃ من رسول اللہ ص فانزل
اللہ عزوجل الحدیث حاصل ترجمہ ہرگاہ اسیران بدر کو اسیر کیا جناب رسولخدا صلعم نے
شیخین سے مشورہ لیا کہ درباب اسیران تمہاری رائے کیا ہی پس کہا ابو بکر نے
یہہ سب تمہاری بنائی اعمام اور قوم قبیلہ ہین میری رائے مین یہہ ہی کہ انسے فدیہ لیکے
چھوڑ دو کہ شاید بعد ازین مسلمان ہو جائین عمر نے کہا کہ ہرگز یہہ رائے میری نہین ہے
بلکہ حکم دیجئے ہمکو انکی قتل کا پس علیؑ سے کہو کہ عقیل کو قتل کرین اور مجہسے کہئے کہ
مین فلانی کو قتل کرون اسلئے کہ یہہ سب سرداران اہل کفر ہین پس عمر کہتے ہین کہ جناب
رسولخدا نے ابو بکر کی رای پسند کی اور میری رای نہین پسند کی پس دوسرے روز
مین حاضر ہوا تو دیکھا کہ رسول خدا ص اور ابو بکر بیٹھے روتے ہین کہا مینے کہ مجکو بھی
خبر دو کہ تملوگ کیون روتے ہو تاکہ اگر رونا آوے تو مین بھی روؤن ورنہ بتکلف
صورت رونیوالونکی بناؤن پس فرمایا حضرت نے کہ مین اسلئے روتا ہون کہ عذاب
فدیہ لینے کا جو تیری اصحاب کیواسطے مقرر کیا گیا وہ مجہپر عرض کیا گیا پس اونکے
عذاب کو دیکھکر مین روتا ہون کہ عذاب اونسے بسبب فدیہ لینے کی قریب تر اس درخت

سی ہو گیا تہا اور اشارہ کیا طرف ایک درخت کی جو قریب رسولخدا تہا
پس اوسوقت خداوند عزّ و جلّ نے آیۂ عتاب و خطاب کو نازل کیا انتہی محصلاً
حقیقت واقعی یہہ ہی کہ جب بیدینان دنیا طلب پر عتاب و خطاب
تریدون عرض الدّنیا نازل ہوا اور رئیس طالبین مال دنیا حضرت خلیفۂ
اول تہی پس واضع حدیث نی واسطے عیب پوشی اپنی خلیفہ جی کے چاہا کہ
جناب رسول خداصؐ کو بہی شریک عتاب و خطاب جناب باری بناوی پس
حدیث جہوٹہی بنائی جسکا محصل یہہ ہی کہ جناب رسول خداصؐ نی شیخین سے
مشورہ لیکر رای ابوبکر کو پسند کیا اور خود فدیہ اساری سی لیا پس غرض اوس
کذاب کی یہہ ہوئی کہ چونکہ اصل حکم دینی اور فدیہ لینی والے جناب رسولخدا
تہی اور کل قوم اونکی تابع تہی تو حقیقت مین مصداق عتاب و خطاب لمسّکم
فیما اخذتم عذاب عظیم کے معاذ اللہ رسول خداصؐ تہے لیکن کوئی مسلمان
باایمان اس بات کو نمانیگا کہ اشرف انبیاء و مرسلینؑ
ہو ... لیسی مال دنیای فانی کے واسط ...
کری اور سمجہ ... [illegible] ... ی لوگوں کی
دوسری روایت اہلسنّت ہی جو صاحب مجمع البیان نی کتب اہلسنت سی نقل
کی ہی ان النّبی صؐ کرہ اخذ الفداء حتّی رای سعد بن معاذ کراہیۃ ذالک فی
وجہہ یعنی جناب رسول خداؐ نی فدیہ لینی کو نہایت مکروہ اور ناپسند جانا
یہانتک کہ آثار کراہت چہرۂ مبارک سی لوگون نی مشاہدہ کیا پس اگر رای
ابوبکر پسند خاطر تہی تو کراہت کی کیا وجہ تہی علاوہ اسکے خود اسی روایت کا

آخر مکذب اوسکی اول کا ہی اسلیئی کہ محصل آخر روایت یہہ ہی کہ جب عمر نی سبب
گریہ و بکا پوچھا تو حضرت نی فرمایا کہ عرض کیا گیا مجہپر عذاب تیری اصحاب کا بسبب
فدیہ لینی اونکے قریب اس درخت سی پس اگر خود ہی جناب رسولخدا نی
بطیب خاطر اور پسند کرنی رای ابو بکر کی فدیہ لیا ہوتا تو بجای عذابہم کے عذابی فرمای
یعنی عذاب میرا مجہپر عرض کیا گیا اور لا اقل یہہ ہی کہ عرض علینا عذابنا یا
عذابی و عذاب اصحابک فرماتی اور جب یہہ نفرمایا بلکہ عذاب کو مخصوص باصحاب
آخذین فدیہ کیا تو اس سی ظاہر ہو گیا کہ وہ حضرت شریک عتاب و خطاب نتھے
پس راوی کذاب نی بمقتضائی آنکہ دروغگورا حافظہ نباشد چار سطر کی عبارت
مین اول و آخر کلام کو متناقض کر دیا **قولہ** مفسرین امامیہ بہی تصدیق کرتی ہین
اقول اس تصدیق مین ہم آپکی تکذیب کرتی ہین جب تلک کوئی دلیل تصدیق
نہ بیان کیجیئی گا ہم آپکو جہوٹہا کہی جائینگی بار ہی کوئی جہوٹہی ہی سی دلیل ہہی
... ذالک **قولہ** چنانچہ تفسیر خلاصۃ المنہج مین ...
... بلفظہا اور وہ اندہی مشورہ با اصحاب مین ...
... روایت بیضاوی
ہی کہ باین عبارت ہی انہ اتی یوم بدر بسبعین اسیرا فیہم العباس و عقیل ابن
ابی طالب فاستشار فیہم فقال ابو بکر قومک و اہلک استبقہم لعل اللہ یتوب
علیہم و خذ منہم فدیۃ تقوی بہا اصحابک الی آخر ما قال پس جو روایتین کہ
ماخذ اوسکا کتب اہلسنت ہین بتعبیر اثبات تصدیق علمای شیعہ شیعون پر
حجت نہین ہو سکتی **قولہ** مجمع البیان طبرسی مین لکہا ہی الی قولہ دیا ہو ر داماد

اور جا ہو جاتی دو اقول یہہ روایت تخییر بہی اصل اسکی کتب اہل سنت سے
ہی چنانچہ صاحب مجمع البیان نی عُبیدہ سلمانی سے کہ رُواۃ اہلسنت سے ہی
نقل کی ہی اور مضمون اسکا روایت بیضاوی مین بہی موجود ہی حیث قال
تخییر اصحابہ فافدو االفدا والحدیث پس یہہ روایت بہی بغیر اثبات تصدیق
علمای شیعہ شیعونپر حجت نہین ہوسکتی ہی اور بفرض صحت مضمون تخییر ضرور
ہی کہ تخییر سی تخییر جوازی نہ مراد لیجاوی ورنہ امر جایز مین عتاب و خطاب کے
اور استحقاق عذاب عظیم کی کیا معنی بلکہ مراد تخییر سی تخییر اختیاری لیجاوی
یعنی واسطی امتحان اور آزمایش نیت ہای صحابہ کی دینداری اور دُنیا طلبی
مین اونکو اختیار دیا گیا درمیان قتل اور فدیہ کی تا کہ معلوم ہو کہ بحسن اختیار
دینداری کو مقدم کرتی ہین یا بسوء اختیار مال دنیا کو پسند کرتی ہین لیکن صحابہ
نی خلاف مرضی خدا و رسول بسوء اختیار مال دنیا کو پسند کر کی مصداق تریدون
عرض الدنیا اور مستحق عذاب عظیم ہوئی اور ضرور ہی کہ بنا بر لا اتبع الا ما
یوحی الی کے یہہ اختیار اختیاری بہی جانب پروردگار سی ہو اور اگر
فرض کیا جاوی کہ یہہ اختیار اختیاری نہتھا بلکہ اختیار جوازی تھا بنا بر خطای
اجتہادی رسول خدا صلعم تھا یا آنکہ شق اختیاری کو نہ اختیار کرین بلکہ شق مشورہ
و پسند رای ابو بکر بنا بر خطای اجتہادی کے کہین جیسا کہ مزعوم باطل اہلسنت ہے
تو بہی عتاب و خطاب کی کیا وجہ اسلئی کہ مجتہد صائب بنا بر رای حضرات کے
مستحق دو ثواب کا ہی اور مجتہد مخطی مستحق ایک ثواب کا ہی نہ مستحق عذاب عظیم مگر
یہہ کہیں کہ یہہ قاعدہ مخصوص واسطی مجتہدہ صاحبہ حضرت عائشہ کی اور مجتہد صاحب

حضرت معاویہ کی ہی اور جناب رسولخدا صلعم کی بارہ مین یہہ قاعدہ مرعی
نہین ہی تب بہی ہم کہینگے کہ استحقاق عذاب عظیم مخصوص بمجتہد صاحب
ہونا چاہیئی نہ بمقلدین بیچاری مقلدین کا کیا قصور تہا کہ جناب باری بصیغہ
جمع خطاب اونکی طرف کرکے فرمائی لمسّکم فیما اخذتم عذاب عظیم
مگر یہہ کہین کہ مراد جمع سی یہان واحد ہی یعنی فقط جناب رسولخدا صلعم جیسا اُولُو
الفضل مین مراد الوسی فقط ابوبکر ہین گو آیۂ انّما ولیّکم اللّٰہ مین یُؤتُون
الزکوٰۃ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ سی تنہا جناب امیر کا مراد لینا جائز نہین ہی بہر کیف
بنا بر اسکی بہی یہہ خدشہ باقی رہجاتا ہی کہ پہر جناب رسولخدا صلعم نی بنا بر حدیث
صحیح مسلم کے جو ابہی گزر چکی یہہ کیون فرمایا لقد عُرِضَ عَلَیَّ عذابہم یعنی
تیری اصحاب کا عذاب مجکو دکہایا گیا بلکہ یہی فرمایا ہوتا کہ میرا عذاب مجکو
دکہایا گیا پس بجز فریب کی اسکو کیا کہیئی کہ آدمی اپنا گناہ دوسرونکی گلی منڈھے
شاید اوسوقت تک آیہ من یکسب خطیئۃً او اثماً ثمّ یرم بہ بریئاً
فقد احتمل بہتاناً وّ اثماً مُّبِیْناً نہین نازل ہوا تہا الغرض ہاتہہ پاؤن مارنا
اہلسنت کا اسمقام پر مثل ناقۂ عشوا کی تماشا کردنی ہے کہ کسطرح پر ہاتہہ پاؤن مارتی ہین
مگر کسی پہلو اونٹہہ نہین بیٹہتا **قولہ** باقرار علمائی امامیہ چند فائدی حاصل
ہوئی **اقول** جب اقرار علمائی امامیہ ثابت نہین کیا تو ذکر فائدون کا بیفائدہ
ہی اور بنای فاسد علی الفاسد ہی اور نقل اقوال اور روایات سی اقرار کی
تصدیق نہین ثابت ہوتی ہی مشہور ہے کہ نقل کفر کفر نباشد **قولہ** اول حضرت
ابوبکر اور عمر کا مہاجرین اور اہل بدر سی ہونا **اقول** ایمان ظاہری اور مہاجرت

ظاہری اور بدری ظاہری ہونیکا کوئی انکار نہین کرتا کہ اکثر منافقین موصوف
باین صفات تھی کلام ایمان حقیقی مین ہی کہ ہم شیخین کو مومن حقیقی نہین جانتے
بلکہ یؤمنون بافواھھم مین داخل سمجھتی ہین اور مہاجر حقیقی نہین جانتے
اسلئی کہ بنا بر تصریح بیضاوی وصاحب مشکوۃ مہاجرت حقیقی مین مہاجرت
عن الشرک اور مہاجرت عن المعاصی اور مہاجرت عن الاوطان للدین
شرط ہی اور حضرات ثلثہ حقیقت مین نہ تارک شرک اور نہ تارک معاصی تھے
اور نہ تارک اوطان للدین تھے بلکہ بطمع دنیا تارک وطن ہوئی تھی کما مر
تفصیلا اور اہل نفاق کا اہل بدر ہونا اس کام آتا ہی کہ اس سی عذاب
دنیا سی بچ جانیکو شاید کچھہ فائدہ کرے قولہ دوسرے پیغمبر خدا کا انسی
مشورہ کرنا اقول مشورہ کرنا ہی مبتنی اوپر اونھین روایات صحیح مسلم اور
بیضاوی کی ہی اور اگر مشورہ کرنا ہم مسلم بھی کرین تو بنا بر استکشاف
ما فی الضمائر کے تہا تا حال اخلاص اور عدم اخلاص اور دینداری اور دنیا
طلبی معلوم ہو جاوی ورنہ عقل محال جانتی ہے کہ اعقل الناس محتاج
مشورہ حمقای چند ہو قولہ تیسرے حضرت عمر کا کافرون پر سخت ہونا
اقول سخت ہونی پر حدیث صحیح مسلم انت اغلظ وافظ بھی دلالت کرتی ہے
اور حدیث بیضاوی حتی تکون اشد من الحجارۃ بھی دلالت کرتی ہی
لیکن خیال کرنیکی بات ہی کہ ایسی قسی القلب سی جو اشد من الحجارہ ہو
کفر راسخ چہل سالہ کا نکلنا اور ایمان سی متاثر ہونا بھی بہت دشوار امر ہی
پھر یہہ کہا جاوی کہ سختی فقط زبانی ہی تھی اور جتنی بزدلی ہوتے ہین

زبانکی بڑتے ہی ہوتی ہین مصرع مثل ہے جو گرجتی ہین وہ بادل کم برستی ہین
بہرکیف لانسلم کہ یہہ مشورہ قتل عمر نی دیا اسلئی کہ ہمتنی اوپر روایات کا ذکر
اہلسنت کی ہی سلمنا لاکن لانسلم کہ یہہ مشورہ باخلاص قلبی تھا بلکہ افعال جملہ
منافقین محمول بریاکاری ہین چونکہ جناب رسولخدا صہ کو فدیہ لینی پر تغیر پایا
یہانتک کہ حضرت کی چہرہ مبارک سی آثار کراہت ظاہر ہوئی تب عمر صاحب نی
بخوشامد رسولخدا صہ ظاہر مین باین کلمات متکلم ہوئی اور باطن مین بجہت طمع
جیفہ دنیا رای انکی اور ابوبکر کی ایک ہی تھی یقولون بافواھھم ما لیس
فی قلوبھم سلمنا کہ بتہ دل کہا تھا لیکن لانسلم کہ مقتضای داعیہ ایمانی تھا بلکہ
بقساوت قلبی و میلان الی الیہودیت تہا ورنہ یہہ تجویز نکرتے کہ ہر شخص اپنے
عزیز رسن بستہ کو ماری وقد مر فی بیان اشداء علی الکفار فتذکر قولہ
ان فائدو نسی فائدی حاصل ہوتی ہین اقول ہم کہچکی کہ اصل فائدی بنای
فاسد علی الفاسد تھی پس فائدونکی فائدی بناء فاسد علی الفاسد ہونگے
قولہ جو فضیلتین اللہ جل شانہ نی مہاجرین کے بیان کی ہین اقول فضیلتین
اللہ جل شانہ نی مہاجرین حقیقی کے بیان کی ہین نہ اونکی کہ جو ظاہر مین مہاجر اور
باطن مین منافق تھے قولہ جنکو ہم اوپر نقل کرچکی ہین اقول ہم اونکی بھی
جواب بہی لگا چکی ہین قولہ دوسری جو علماء امامیہ نے اقول ایسے
بدحواسی کیون ہی کہ دوسری کا پہلا اندراج کہ بہرکیف تخصیص بعض علماء امامیہ کی
لغو ہی کل علماء امامیہ ثلثہ کو مہاجرین حقیقی سی نہین جانتے ہاں ظاہر مین
مومن بھی تھے مہاجر بھی تھی لیکن منافق بہی تھے قولہ منکہ از شیعان

اقول

اقول مکائد سُنّیان سراپا کید و شید ہین چونکہ شاہ جی مدّعی اسکی ہوئی ہین
کہ ثلثہ مہاجرین اولین سی تھے صاحب تقلیب المکائد قدس سرّہ نی اوسکے
رد مین منع کیا کہ ثلثہ از مہاجرین اوّلین نبودند اور سند منع حدیث صحیح بخاری
سی لائی ہین کہ جناب رسولخدا صلعم کے فرمانی سی ثابت ہوتا ہی کہ مہاجرین
اوّلین وہ لوگ ہین جنھون نی طرف حبشہ کی ہجرت کی امثال جعفر طیّار وغیرہ
پس جبتک شیعونکی مستند کتابون سی ہر ایک کا اصحاب ثلثہ سی مہاجر الی
الحبشہ للدّین ہونا نہ کوئی ثابت کری تب تک مدعی اسکا نہین ہو سکتا کہ
اصحاب ثلثہ مہاجرین اوّلین سی تھی اس سخن کا جواب تو حضرت مخاطب کو
کچہ نسوجھا مگر اونکی مہاجریت پر ایک دلیل لاتی ہین اپنی حدیث سی کہ جسکی شیعہ
تصدیق نہین کرتی و علی التنزل اثبات نہوگا مگر مہاجرت ظاہری کا نہ حقیقی کا
اور اسکا انکار صاحب تقلیب المکائد نی نہین کیا بلکہ کسی نے علمای امامیہ سے
نہین کیا بلکہ وہ منکر اوّلیّت ہین خصوصًا اور منکر مہاجرت حقیقی ہین عمومًا
لیکن حضرت مخاطب کو خدا نی اسقدر فہم ہی نہین دیا ہی کہ اطراف و جوانب
کلام اور قیود و شروط پر نظر کری **قولہ** تیسری امامیہ کا یہہ گمان کہ حضرت
ابوبکر و عمر ابتدا ہی سی منافق تھے الی قولہ فاسد ٹھہرا **اقول** الحمد للہ کہ ان
احادیث سُنّیہ مین بہی کوئی لفظ اوپر عدم نفاق اور حُسن نیّت ثلثہ کے
نہین دلالت کرتا ہی پس گمان امامیہ فاسد نہ ٹھہرا بلکہ بہت ٹھیک اور درست ہوگیا
اس وجہ سی کہ فساد نیت ابوبکر جو باعث منافی فدیہ لینی کے تھی جیسا ان روایات
مین بالتصریح موجود ہی کہ ابوبکر نی کہا کہ خذ منھم فدیۃ وارِی ان تاخذ منھم

فدیہ دے ہریک بقدر طاقت و استطاعت فدائی بدیہ خود و نص صریح آیت قرآنی
متعلقہ ۱۲
تریدون عرض الدنیا سی بخوبی ثابت ہوگیا اور فساد نیت عمر بسبب حکم دینے
دینی کے اور بسبب عدم قبولیت مشورت اونکی سے کہ عند اللہ والرسول
ثابت ہوگیا اب ارشاد فرمایئے کہ خوش نیتی اور ایمان کہانسی نکلا قولہ
جناب میر صاحب قبلہ حدیقہ سلطانیہ اقول جو کچھ جناب علیین مآب
رضوان اللہ علیہ نے حدیقہ سلطانیہ مین ثلثہ کی بدنیتی کا حال لکہا ہے بہت
درست ہی اور علاوہ دلائل قطعیہ دیگر کے یہی آیت اور روایت بھی اونکی
دلیل بین ہے لما اوضحنا آنفا قولہ تو بدر کی لڑائی مین کیون شریک
اقول کیون نہ شریک ہوتی کیا طمع مال غنیمت اور حرص مال فدیہ اساری
نہ تہی اور قول خدا تریدون عرض الدنیا جہوٹہہ تہا بدر کی کیا تخصیص ہے
سبھی لڑائیونمین بطمع مال غنیمت شریک ہوتی تہی مگر جب کہین تیر چلے
پڑ جاتی تہی اور وقت نصرت و اعانت ہوتا تہا دم دبا کر بہاگ کہڑی ہوتی تہی
قولہ اور کیون خدا اونکی ہاتہہ پر فتح دیتا اقول تف برین بیحیائی کہ
حضور والا کو کچہہ بہی شرم و غیرت نہین آتی کہ فتح کو نام ثلثہ سی مقارن
کرتی ہین جنکی تلوار کسی معرکہ مین میان ہی سی نہ کہچی بہلا اونکو فتح سی کیا واسطہ
اس لڑائی مین باتفاق مورخین جناب امیر اور حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ
علیہم السلام نے دس دس نہین بیس بیس کافرونکو فی النار کیا کہین جہوٹہی ہی تاریخ
مین دکہا دیجئے کہ حضرات ثلثہ نے ایک کافر بہی مارا ہو تب ہم شاید قایل ہوجائین کہ
فتح اونہین کے ہاتہہ پر ہوئی ہم بہت حیران ہین کہ آپ اسقدر بے سر و پا باتین

کیون بکتی ہین **قوله** کیون پیغمبر خدا ص اونسی مشوره کرتے؛ **اقول** آیه وافی
ہدایه شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ مین علمائی تفسیر نی اختلاف کیاہی که باوجود اسبات
کی که وه حضرت اعقل النّاس تہی اور بوحی ربّانی والہام یزدانی مستغنی استصواب
رائی ناس سی تہی پہر کیون حکم شَاوِرْهُمْ ہوا پس کہا قتاده اور ربیع اور ابن
اسحاق نی که امر مشاورت فقط واسطی خوش کرنی دلہای مومنین کی اور واسطے
تالیف قلوب منافقین کے تہا اور واسطی قدر دہی اور عزت بخشی صحابه کے
تہا تاکه وه جانین که حضرت اونپر نظر عنایت رکہتی ہین اور اونکی اوپر اعتماد
رکہتی ہین اور اونکی رای کیطرف مراجعت کرتی ہین اور سفیان بن عیینه
نی کہاہی که امر مشاورت اسلیٔی ہوا که امت رسول خدا ص اوآنحضرت کی اقتدا
اور پیروی اسباره مین کری اور اپنی امور مین آپسمین مشوره کیا کری اور
حسن اور ضحاک نی کہاہی که حکم مشوره نظر بعزت بخشی صحابه ہی اور نظر
باقتدای امت ہی ساتہه آنحضرت کی اور کہا بعض مفسرین دیگر نی که
غرض مشاورت سی امتحان مکنون ضمائر ناس ہی تاکه رای صالحه اور رای
فاسده کاسده سی ظاہر ہو جائی که کون خیر خواه اور کون بدخواه اور کون
صاف باطن اور کون صاحب غش ہے اور کون دیندار اور کون طالب
جیفهٔ دنیای ناپائدار ہی پس اسمقام خاص مین دنیا طلبی ابوبکر کی مشوره سے
اور قساوت یہودیت عمر کی مشوره سی صاف ظاہر ہوگئی اگر حضرت مخاطب
ان اقوال اپنی مفسرین کی ملاحظه فرمائی ہوتی تو یہه نه پوچہتی که کیون پیغمبر صلی الله
اونسی مشوره لیا **قوله** اور کیون آپکی جدّ امجد کاشانی اور طبرسی مہاجرین

اور اہل شوریٰ مین ہونا قبول کرتے **اقول** آپکے باپکی جد امجد کاشانی اور
طبرسی نی اونکو کہین مہاجر حقیقی نہین کہا بلکہ اونکی تقریر سی ثلثہ کا مہاجر منافق
ہونا ثابت ہی **قولہ** ای مسلمانو شیعونکی ایمان اور عقل اور حیا غور کرو
اقول ای مسلمانو سُنیونکی عقل اور حیا اور ایمان پر غور کرو کہ وہ شیخین کی
نسبت جو تمام جان و تن سی عاشق مال دنیا اور بندۂ زر خریدۂ مال و زر تہی
اور اگا عن جد مفلس اور قلانچ او پیغمبر کی جو تینونکی صدقی سی مال و دولت
و عزت و حرمت بہم پہنچائی تہی اور باوجود اسکی شب و روز باین صحبت
در پی ایذا اور آزار اونحضرت کی رہتی تہے گمان کرتی ہین کہ اونکی نیت
بخیر تہی اور وہ منافق نتہے مومن تہی افسوس ایسی عقیدی پر خیر بہر حال
جد امجد سنیان شاہ عبد العزیز صاحب جو چاہین فرماوین اور اونکی پدر بزرگوار
جنکو اپنا آشنا بناتی ہین اور حقیقت مین وہ اونکی سخت دشمن ہین جو دلمین
آوی ارشاد کرین لیکن اس امر کو کہ شیخین منافقین مہاجرین اور دنیا طلبان
اہل بدر مین سی تہے جہٹلا نہین سکتی اسلئے کہ خود خدائی تریدون
عرض الدنیا سی اونکی نفاق پر گواہی دی ہی اور ہمارا مطلب اتنی ہی بات
سی حاصل ہوا جاتا ہی اسلئے کہ جب وہ دنیا طلبان مہاجرین سی تہی تو ان
فضیحتونکی مستحق ہین جو خدا نی جا بجا قرآن مجید مین منافقونکی لئی بیان کی ہین
یہانتک کہ فرما دیا ہی کہ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار اور
جبکہ وی منافقین و دنیا طلبان اہل بدر سی تہی تو اوس مغفرت کی وعدہ مین
جو اللہ جل شانہ نی مومنین کیواسطی کئی ہین شریک نہونگی **قولہ** کہ مین نے

اونکو مرفوع القلم کردیا ہی اقول مضمون مرفوع القلمی نے دلالت کی اوپر
اسبات کی کہ حضرت مخاطب بہی مرفوع القلم ہین جو ایسی بیٹہکانی باتین کہتے
ہین رُفِعَ الْقَلَمُ عَنِ الصَّبِيِّ وَالْمَجْنُوْنِ مشہور ہے نہین معلوم کہ حضرات
اہلسنت اپنی پیران نابالغ کو کس قسم مین شمار کرتی ہین جو اونکو مرفوع القلم
بناتی ہین **قولہ** علمائی امامیہ بہی قبول کرتی ہین **اقول** استغفر اللہ کہ علما
امامیہ ایسی دیوانی باتونکو قبول کرین بلکہ دیوانونکی دیوانگی ظاہر کرنیکی لیے
اونکی کتابونسی نقل کرتی ہین و نقل کفر کفر نباشد **قولہ** باین الفاظ کرتی ہین
اقول یہہ الفاظ تفسیر لولا سبق ہین نہ تفسیر ما کان للنبی پہر مخاطب نے تدلیسا
وتخدیعا ترجمہ تریدون عرض الدنیا اور ترجمہ لمسکم فیما اخذتم عذاب
عظیم کو چہوڑ دیا تا عوام متوحش نہون او حقیقۃ الامر پر آگاہ نہ ہوجاوین لیکن
ان چوریونسی کچہہ کام نہین چلتا ہرگز بجز کوئی مجنون دیوانہ ان الفاظ سے مضمون
مرفوع القلمی سمجہیگا ورنہ الفاظ سی صاف سمجہا جاتا ہی کہ جو عذاب دنیا واسطے
منافقین و دنیا طلب اہل بدر کی جناب رسول خدا کو قریب تر از شجرہ قریبہ دکہلایا گیا
جناب باری فرماتا ہی کہ اگر ہماری علم حکمت و مصلحت نہین ہی تو یہہ عذاب
ہم ان پر دنیا مین نازل کرتی یعنی یہہ منافقین دنیا مین بہی مستحق اسکے ہین لیکن
چونکہ مقتضای مصلحت وقت نتہا باین جہت کہ جہوٹہ سچ نام اسلام کا لینی والے
اسوقت دنیا مین اتنی ہی لوگ تہی پس اگر بسبب افعال ناشائستہ کی یہہ لوگ
ہی استاصل کر دئی جاتی تو نام ظاہری اسلام بہی باقی نرہتا اسلئی عذاب انکا
آخرت ہی پر اوٹہہ رہا ولعذاب الاخرۃ اشد و ابقی اور منجملہ چند

احتمال ہے کہ جو علمائے فریقین نے تفسیر لولا کتاب میں لکھا ہے یہہ ایک احتمال
ہے کہ اگر درواقع یہی ہو تو ایکوقت خاص میں ایک عذاب خاص دنیوی ہونے
پر دلالت کرتا ہے اسکو مرفوع القلم ہوجانے سے کیا علاقہ علاوہ اسکے اگر وہ مرفوع القلم
ہی تھے تو پیغمبرصلعم کو عذاب کا دکھلایا گیا تھا اور اس دکھانے سے کیا فائدہ تھا
اور جب خدا کیطرف سے مرفوع القلم ہی تھے تو پھر عذاب کہانسے آیا تھا اور کسلئے آیا تھا
اگر عذاب کے قریب کرنیسے یہہ غرض تھی کہ پھر ایسا کام نکریں تو جب وہ مرفوع القلم
ہوگئے تھے تو پھر کون انکو مانع اوس سے بدتر کام کرنیسے تھا تعجب ہے کہ عذاب کا
پھر جانا جو بمصلحت اتفاق ہوا دلیل مرفوع القلمی ہوگیا اور عذاب کا آنا جو باعث گریہ
اور بکا لوگونکا ہوا وہ دلیل تکالیف اور مواخذہ نہو **قولہ** اسیطرح پر تفسیر
مجمع البیان طبرسی میں لکھا ہے **اقول** اسطرح پر تو نہیں ہے بلکہ دوسری طرح پر
ہے یہاں ذکر اوس عذاب کا ہے جو دنیا طلبان اہل بدر سے لمصلحۃ پھر گیا تھا
اور یہہ عبارت لعل اللہ اطلع علی اہل بدر الی آخرہ قصہ حاطب بن بلتعہ میں ہے
کہ جسنے بھید رسولخداصلعم کو فاش کرنیکا ارادہ کیا تھا جسوقت کہ جناب رسولخدا نے
عزم فتح مکہ کیا اس شخص نے خفیۃ کفار مکہ کو خط لکھا تھا کہ تم ساز وسامان حرب
سے غافل نرہو کہ پیغمبر خداصلعم عنقریب تمہارا قصد رکھتے ہیں وہ خط باخبار حضرت
جبرئیل ع پکڑا گیا جناب رسولخدا نے جب حاطب سے مواخذہ اسکا فرمایا اوسنے
معذرت کی اوس صاحب عظیم نے اسکا عذر قبول کرکے فرمایا کہ حاطب نے جو بیان
کیا وہ سچ ہے کہ یہہ حرکت ناشایستہ اوس سے بوجہ کفر ونفاق نہیں ہوئی ہے
حضرت عمر نے تصدیق جناب رسولخداصلعم کی تکذیب کی اور بکمال طیش وغضب فرمایا

کہ مجھی چہوڑ دیجئے کہ مین اس منافق کی گردن ماروں اونحضرتؐ نے جواب عمر مین

فرمایا یا عمر ما یدریک لعل اللہ اطلع علے اہل بدر فغفر لہم فقال اعملوا ماشئتم فقد غفرت لکم یہہ ہی محصل روایت بعد اسکے صاحب مجمع البیان فرماتی ہین کہ اسیطرحپر روایت کیا ہی مسلم و بخاری نی اپنی اپنی صحیح مین اسکو نقل کیا ہی صاحب مجمع البیان نی شان نزول مین آیہ وافی ہدایہ کے یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی و عدوکم اولیاء تلقون الیہم بالمودۃ الی قولہ تسرون الیہم بالمودۃ وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل یعنی نہ لو میری دشمن کو اور اپنی دشمن کو دوست القا کرتی ہو طرف اونہین دشمنونکی دوستی کو یا خبرونکو سیر رسول کی طرف کفار کی بسبب دوستی کے پہنچاتی ہو تا اینکہ فرماتا ہی چھپاتے ہو دوستی کفار کو یا چہپاکر خبرین بہیجتی ہو طرف کفار کی بسبب محبت کفار کی یعنی تمہارا زعم باطل یہہ ہی کہ خدا پر یہ باتین تمہاری چہپ رہینگی حالانکہ مین جانتا ہون یا دانا تر ہون اوس چیز کا جو تمنی دلونمین چھپایا ہی نفاق اور محبت کفار سے اور اوس چیز کا جو تمنی ظاہر کیا ہی ایمان اور دوستی خدا اور رسول سی اور جو شخص ایسا کرتا ہی بتحقیق کہ وہ گمراہ ہوا راہ راست سی یہانتک کہ آخر کلام مین فرماتا ہی ومن یتولہم فاولئک ہم الظالمون یعنی جو لوگ کہ کفار کو دوست رکھینگے پس وہی لوگ ظالمین ہین اب حضرت مخاطب مخاطب ہوکر جواب فقرہ لعل اللہ اطلع علی اہل بدر سُنی کہ اولا جب تصریح صریح صاحب مجمع البیان معلوم ہوا کہ یہہ روایت مسلم اور بخاری ہی جسکی بمقتضای آنکہ نقل کفر کفر نباشد ناقل

ہوئی ہین تو شیعہ کب اسکی تصدیق کرینگے اور صاحب مجمع البیان کی زبان سے
کون کلمہ ایسا نکلا ہی کہ جس سے تضمنًا یا التزامًا بہی تصدیق سمجہی جاے فضلاً
عن المطابقہ پس اپنی اون روایات سے جسکو شیعہ افترائی بحت سمجہتی ہین
شیعونپر استدلال کرنا نہایت خوش فہمی مخاطب ہے ثانیًا آیت اور صدر روایت
کو اس فقرۂ باطلہ سے کچہہ واسطہ نہین ہے اسلئی کہ صدر روایت اسپر دلالت
کرتا ہی کہ حاطب سے ایک فعل قبیح قابل عتاب و خطاب رب الارباب جل واقع ہوا
اور مضمون آیت یہہ ہی کہ جناب باری عتاب فرماتا ہی اوس فعل قبیح کے
کرنیوالونپر یہانتک کہ فرماتا ہی کہ جو تم مین سے ایسا کرتی ہین وہ راہ راست سے
گمراہ ہین اور وہ ظالمین مین سے ہین اور مضمون اس فقرہ کاذبہ کا کہ جز افترای
علی اللہ والرسول کے کچہہ نہین ہی یہہ ہی کہ اہل بدر مرفوع القلم ہو چکی ہین
پس جسکو اندک عقل ہی وہ یہہ سمجہیگا کہ اگر مرفوع القلم ہونا واقعی تہا تو پہر عتاب
و خطاب کی کیا معنی اور اونکو ایسی کام سے منع کرنیکی کیا وجہہ اور گمراہ ٹہرانیکا
کیا باعث اور پہر اونکو ظالم کہنا کسواسطی ہے عجب تناقض خدا کی کلام مین لازم
آتا ہی کہ خود ہی تو فرماتا ہی کہ تم جو جی چاہی سو کرو چاہی شراب پیو چاہو ما
بہنو سی زنا کرو چاہو سور کہاؤ تمکو سب معاف ہی پہر ایک ادنی کام پر کہ دوستی
کفار ہے یہہ عتاب و خطاب ہی کہ گمراہ بناتا ہی ظالم ہونا ہی سناتا ہی انہی بہی
فرماتا ہی ہرگز سمجہہ مین نہین آتا کہ یہہ امر دونو کیونکر جمع ہو سکتی ہین بجز اسکی
کہ کہا جاوی نہی افعال قبیحہ سے جو کلام اللہ مین موجود ہی واقعی ہی اور امر
اعملوا ما شئتم براوی کذاب کی بنائی ہوئی بات ہی ورنہ کلام خدا مین تناقض

ممکن

ممکن نہیں ثالثاً قطع نظر از مخالفت آیت و روایت کی یہہ فقرہ فی نفسہ بہی
باطل ہی اور عین مذہب اباحتیہ ہی کہ جس سی بنائی مذہب اسلام از بیخ
برکندہ ہوتی ہی اسلئے کہ صیغہ امر اعملوا ما شئتم اگر وجوب ور ندب پر
محمول نہوئی تو لا اقل اوپر اباحت اور جواز کی محمول ہوگا پس مضمون اسکا
یہہ ہوگا کہ تمکو جائز اور مباح ہی کہ جو فعل چاہو شنایع افعال و قبایح اعمال
سی بجا لاؤ اور جو دل چاہی منکر اور فحشاء اور معاصی سی عمل مین لاؤ اور
اگر کوئی کہی کہ افعال قبیحہ کہاں سی سمجہی گئے تو ہم کہین گی کہ فقد غفرت لکم
سی سمجہی گئے اسلئی کہ افعال حسنہ مین غفران کی کیا حاجت ہی [illegible] مغفرت
نہین ہے مگر نسبت افعال قبیحہ کی اور اعراض القبیح اور امر بافعال قبیحہ کا شیطان
ہی چنانچہ جناب باری فرماتا ہی الشیطان یعدکم الفقر و یأمرکم بالفحشاء
اور پھر فرماتا ہی انما یأمرکم بالسوء والفحشاء اور جناب [illegible]
فرماتا ہی قل ان اللہ لا یأمر بالفحشاء اور پہر [illegible] و ینہی عن الفحشاء
والمنکر الغرض کل آیات اور روایات اوامر و نواہی کا مدار اوپر امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر کے ہی اور بنائی دین اسلام اسی پر قایم کی گئی پس اس
فقرہ سی بیخ اسلام برکندہ ہوئی جاتی ہی مگر حضرات اہلسنت و جماعت [illegible]
مین کچہہ اسکا خیال نہین ہے نعم حب الشیء یعمی و یصم حالانکہ اس روایت کو
انہوں نے واسطی اظہار فضیلت عمر بن الخطاب کے بعد قصہ رسول اللہ کے [illegible]
قصہ حاطب ہی عبارت فقام عمر ابن الخطاب قال دعنی یا رسول اللہ
اضرب عنق ہذا الفاسق فقال رسول اللہ ما یدریک یا عمر لعل اللہ

مطلع علی اهل بدر الخ بنائی ہے تاکہ لوگ جانین کہ حضرت عمر ایسی بہادر تہی اور حمایت
دین مین مستعد تہی کہ ہر وقت قتل منافقین پر تلوار کہینچی رہتے تہی شاید
ایسی ہی بات تو ہنسی عیب سراپا عار و شنار پشت دادن بکفار کو چہپاوی بعد
اسکی فقرہ اعملوا ما شئتم جمایا ہی تاکہ حمقا حضرات ثلثہ کی حرکات منافقانہ
سی قطع نظر کرکے اونکو بہشتی قطعی سمجہین غافل اس سی کہ بعد تصدیق رسول الله صلعم
کی عدم نفاق حاطب پر پہر حاطب کو منافق کہنا تکذیب رسول الله صلعم ہے
اور تکذیب رسول الله عین کفر و الحاد ہی اور کفار کی حق مین خداوند تعالی
فرماتا ہی لا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط یعنی داخل نہوینگے
بہشت مین یہانتک کہ سما جاوی اونٹھ بیچ سوراخ سوزن کی بنا بر اسکے
عمر کا بہشتی ہونا موقوف ہوا اوپر سما جانی اونٹ کی سوراخ سوزن مین پس
بہشتی قطعی ہونا کہانسی ثابت ہوگا تعجب ہے کہ جس بزرگ کی صحابیت پر
لوگونکو فخر ہے اوسکی شان مین تو جناب باری فرماوی کہ فاستقم کما
امرت یعنی جسطرحپر تو حکم کیا جاتا ہی اوسی طرحپر قایم اور ثابت قدم رہ
اور فرماوی اذا لاذقناک ضعف الحیوة وضعف الممات یعنی تو
اگر ادنی میل طرف کفار کی کرتا تو ہم دونا عذاب دنیا اور دونا عذاب آخرة تجکو
چکہاتی اور فرماوی لئن اشرکت لیحبطن عملک یعنی اگر شرک بخدا لاویگا
تو کل اعمال خیر تیری ساقط ہوجائینگی الغرض شان پیغمبر صلعم مین تو خداوند تعالی
یہ سختیان فرماوی اور صحابہ کو ایسا مطلق العنان گستہ مہار اور خلیع العذار
کری کہ فرماوی اعملوا ما شئتم یعنی جو کفر اور زندقہ اور شنایع اور قبایح

تمھاراجی چاہی عمل مین لاؤ تمسی کچھ مواخذہ نہین ہے تم مرفوع القلم کردی گیے
خدا جانی کہ حضرات اہلسنت کی عقلونپر کیسے پردی پڑے ہین کہ کچھہ نہین سمجھتے
کہ ہم کیا کہتی ہین آور مآل اس کلام سراپا ملام کا کیا ہی فذرہم فی سکرتہم
یعمھون آب یہہ بات بہی سن لینی چاہیئی کہ بعض علمائی اہلسنت کوجو کسیقدر
بیہوشی اور غفلت سی فی الجملہ افاقہ ہوا ہی اور شنایع اور قبایح اس کلام سراپا
ملام پر کچھہ تنبہ ہوا ہی تو وہ فکر تاویل اس عبارت مین پڑی ہین اور مثل مادہ
عشوا ہاتہہ پاؤن مارنا شروع کیا ہے چنانچہ طیبی شرح مشکوۃ مین فرماتی ہین قولہ
قد غفرت لکم الخ ہٰذہ فی الآخرۃ اما فی الدنیا فلو توجہ علی احد منہم حدًّا
او غیرہ اقیم علیہ و اقام رسول اللہ صلعم علی مسطح حد الفریۃ و کان بدریًا انتہی
یعنی وعدہ مغفرت عام نہین ہی دنیا اور آخرت دنیا بلکہ مخصوص بآخرت ہے
پس اگر متوجہ ہو طرف کسیکی اہل بدر سی کوئی حد وغیرہ یعنی تعزیر تو دنیا مین
قایم کیجائیگی اوسپر جیسا کہ جناب رسولخدا صلعم نی مسطح پر حد قذف حضرت عایشہ
جاری کی حالانکہ اہل بدر سی تھا لیکن اس تاویل نے کچھہ فائدہ ندیا اسلئے کہ
اغرا بالقبیح اور امر بالفحشاء اعملوا ما شئتم کا بحال خود رہا غایۃ الامر یہہ ہی کہ
اہل بدر افعال قبیحہ کو نظر حاکم شرع سی بچا کر کرین تا دنیا کی عذاب سی بچ جائین
اور آخرت کا تو انکو خوف ہی نہین ہے طرفہ یہہ ہی کہ بعد اسکی خود فرماتی ہین
و فعل حاطب کان کبیرۃ قطعًا لانہ یتضمن ایذاء النبی صلعم لقولہ ان
الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ ولا یجوز قتلہ لانہ لا یکفر
بہ انتہی یعنی فعل حاطب گناہ کبیرہ تہا اسلئی کہ متضمن ایذای رسول تہا اور

جناب باری فرماتا ہی کہ جو لوگ خدا اور رسولؐ کو ایذا دیتی ہین لعنت کیا ہے
خدا نی اونپر اور قتل اوسکا جایز نہ تہا اسواسطی کہ فعل کبیرہ موجب کفر نہین ہے
الغرض شارح صاحب جب اقرار کرتی ہین فعل حاطب کی کبیرہ ہونیکا اور
مؤاخذہ دنیویہ کا اوسپر تو دعوای کلّی مرفوع القلمی اہل بدر تو باطل ہوگیا
اسلئی کہ مؤاخذہ دنیا تو ثابت ہوا باقی رہا کلام مؤاخذہ آخرت مین پس حسب
دلیل سی فعل حاطب کا کبیرہ ہونا اور قابل مؤاخذہ دنیا ہونا ثابت کرتی ہین
اوسی دلیل سی ہم قابل مؤاخذہ آخرت ہونا بہی ثابت کرتی ہین اسلئی کہ
موذیان خدا و رسولؐ فقط ملعون اور مطرود فی الدّنیا نہین ہین بلکہ جناب
باری فرماتا ہی انّ الّذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدّنیا و
الاخرہ کو جو شارح مشکوۃ کہا گئی اور اوسکی اظہار سی جی چرا گئی یہہ فقط اسلئے
تہا کہ اسکی جواب سے عاجز تہی کما لا یخفی اب ایک دوسرے سنّی صاحب کا کلام
سنئی کہ حضرت عسقلانی شارح صحیح بخاری فرماتی ہین وقد استشکل قولہ اعملو
ما شئتم فانّ ظاہرہ للاباحۃ وہو خلاف عقیدۃ الشرع یعنی اشکال واقع ہی قولہ
اعملوا ما شئتم مین اسلئی کہ ظاہر اس قول کا دلالت اوپر اباحت کی رکھتا ہی جو
مذہب کفر والحاد فرقہ اباحتیہ ہی اور خلاف شرع ہی پہر فرماتی ہین کہ اجیب
بانّہ اخبار عن الماضی ای کلّ عمل کان لکم فہو مغفور قال و یؤیّد انّہ
لو کان لما یستقبلونہ من العمل لم تقع بلفظ الماضی و یقال ساغفرہ لکم
ویعقّب بانّہ لو کان للماضی لما حسن الاستدلال بہ فی قصّۃ حاطب
یعنی جواب دیا گیا ہی اشکال لزوم اباحت کا بدینوجہ کہ قد غفرت لکم اخبار ہی

زمانہ ماضی ہی یعنے جو اعمال قبیحہ زمانہ گذشتہ مین تمسی ہوئی تہی وہ بخشش دی گئی
اور یہہ جواب ہی ابن جوزی کا علمای اہلسنت سے چنانچہ دوسری مقام پر اسکی
تصریح کی ہی کہا اوسنی کہ تائید کرتی ہی اس جواب کی یہہ بات کہ اگر واسطی اعمال مستقبلہ
کی ہوتا تو بلفظ ماضی نہ بیان کیا جاتا اور بجای قد غفرت لکم کے سا غفرہ لکم
ہوتا پہر خود ہی فرماتی ہین کہ اعتراض کیا گیا ہی اوپر اس جواب کے بدینوجہ کہ اگر
ماضی کیواسطی ہوتا تو مستحسن نہوتا استدلال لانا ساتھہ اسکی قصۂ حاطب مین
یعنی فعل حاطب زمانۂ ماضی عن البدریین نہ تہا بلکہ زمانۂ مستقبل عن البدریین
تہا پس قد غفرت لکم مین داخل نہین ہوسکتا بندہ کہتا ہی کہ علاوہ اس اعتراض
کی اس جوابکو اباحت اعملوا ما شئتم سی بھی کچھہ مناسبت نہین معلوم ہوتی ہی مگر یہہ کہ
کہا جاوی کہ ما شئتم سے افعال قبیحہ نظر بوعدۂ مغفرت مراد لیگئی تہی اور جب مغفرت
مخصوص بزمانۂ گذشتہ ہوئی تو اب اعملوا ما شئتم سی ضرور ہی کہ افعال حسنہ مراد
لیجاوین لیکن اسصورت مین مضمون مرفوع القلمی اہل بدر بالکلیہ باطل ہوا جاتا ہے
اور عرق ریزیان حضرات اہلسنت کی دربارۂ ترک معنی حقیقی قد غفرت کہ حقیقۃً
واسطی ماضی کے ہی اور زبردستی بلا ضرورت داعیہ اوس سی معنی مجازی استقبالی
بتاویل تحقق وقوع مغفرت حتمی مراد لیتی ہین خاک مین ملی جاتی ہین بعد اسکی
حضرت عسقلانی دوسرا جواب اباحت اعملوا ما شئتم سی یون دیتی ہین وقیل ان
صیغة الامر فی قوله (اعملوا) للتشریف والتکریم فالمراد عدم المؤاخذة
بما یصدر منهم بعد ذالك وانهم خصوا بذلك لما حصلت لهم من الحالة
العظیمة التی اقتضت مغفرة ذنوبهم السابقة وتاهلوا لان یغفر الله لهم الذنوب

اللاحقة ان وقعت ای کلما عملتموه بعد هذه الواقعة من ای عمل کان
فهو مغفور لکم یعنی کہا گیا ہی کہ صیغۂ امر بیچ اعملوا کے واسطی تعظیم اور تکریم کی ہی
پس مراد عدم مواخذہ ہی اونسی اوپر اوس چیز کے جو اونسی صادر ہوا بعد اسکے
اور تحقیق کہ خاص کیے گیے ہین وہ لوگ ساتھہ اسکی بجہت حصول ایک حالت عظیمہ کے
واسطی اونکے جو مقتضی مغفرت گناہان سابقہ ہوئی اور اہلیت بہم پہنچائی اونہون
نی واسطی اسکے کہ گناہان لاحقہ بھی اونکی بخشی جاوین اگر واقع ہون یعنی کل
عمل تمہاری بعد اس واقعہ کی جس قسم کی عمل ہین وہ سب مغفور ہین بندہ کہتا ہی
کہ یہہ عجیب کلام مہمل اور پوچ ہی کہ جسکا کچھہ محصل نہین معلوم ہوتا ہی اسلئی کہ اگر
غرض یہہ ہی کہ اعملوا ما شئتم فقط واسطی تعظیم اور تکریم کی کہا گیا ہے
لیکن جو اعمال قبیحہ اونسی سرزد ہونگی اوسپر مواخذہ کیا جاویگا تو اسمین شک
نہین کہ اباحت کا جواب ہوگیا لیکن مرفوع القلمی اہل بدر کی بالکل باطل ہوگئی اور
مایۂ فخر و مباہات حضرات اہلسنت بالکل خاک مین ملگیا اور اگر غرض یہہ ہی کہ یہہ
تعظیم موجب عدم مواخذہ بر افعال قبیحہ آیندہ ہی جیسا کہ آخر کلام مین فرماتی ہین
کہ کل عمل تمہاری جس قسم کی ہون یعنی خواہ کفر و نفاق ہو خواہ شرب خمر ہو خواہ زنا
با مادر و خواہر ہو سب مغفور ہین تو پھر اباحت مین کیا باقی رہا اور مذہب اباحیہ اور مذہب
اہلسنت مین اسبات مین کیا فرق ہوا اور رفع اشکال اباحت جسکو عنقریب عقیدہ شیعہ
فرمایا تھا کیونکر ہوا بعد اسکی جواب ثالث کی تقریر یون بیان فرماتی ہین وقیل
هی بشارة بعدم وقوع الذنوب منهم وفیه نظر ظاهر کما سیاتی فی قصة
قدامه بن مظعون حین شرب الخمر فی ایام عمر فجره بسبب ذلك فرأی

عمر فی المنام مر یا مرہ بمصالحتہ وکان قدامۃ بدریا یعنے جواب اشکال
اباحت مین بعضون نی یون کہا ہی کہ مراد اعملوا ما شئتم سی بشارت دینا ہی اسبات
کی کہ بعد از واقعۂ بدر اہل بدر سی کوئی گناہ واقع ہی نہوگا بلکہ جو فعل اونسی واقع
ہوگا وہ حسن ہی واقع ہوگا پھر خود فرماتی ہین کہ اس جواب مین اعتراض بہت
ظاہر ہی جیساکہ آویگا قصۂ قدامہ بن مظعون مین کہ اوسنی شراب پی اور حضرت عمر
نی اوس سی ترک ملاقات کی پس خواب مین دیکہا کسی شخص کو کہ خلیفہ صاحب کو حکم کرتا ہے
کہ تم قدامہ سی مصالحہ کرو اور تہا قدامہ اہل بدر سی بندہ کہتا ہی کہ یہہ جواب
سب سی زیادہ پوچ ہی کہ جسکو من حیث اللفظ بہی قد غفرت لکم سی کچہہ واسطہ نہین
اور علاوہ شراب خواری قدامہ کی افک حضرت عائشہ جو مسطح سی سرزد ہوا اور
اظہار اسرار رسول اللہ صلعم جو مثل عائشہ وحفصہ کے حاطب سی ہوا کہ جسکو طلیبی جب
نی ایذای رسول اللہ صلعم کہا اور اونکی حقمین آیہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ پڑہا
اور خود خدا شہادت بعض اہل بدر کی دنیا طلبی پر بقول خود تریدون عرض
الدنیا دیتا ہی اور لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم سی ڈراتا ہی یہہ سب افعال
اہل بدر کی مجیب کی نزدیک حسن تہی تو پہر فعل قبیح کسکا نام ہی اور حکم بمصالحہ
شارب الخمر دینی والا سوای شیطان کے اور کون ہو سکتا ہی اس سی الشیطان
یفر من ظل العمر کی بہی خوب تصدیق ہو جاتی ہی بہرکیف اضطراب علمای اہل سنت
اور ہاتہہ پاؤن مارنا اونکا تاویل روایت مین دیکہنا چاہئی اور پہر اسی روایت
سی جو کسطرح بنانی سی نہین بنتی سر افتخار تا فلک دوار پہنچانا اور حضرات ثلثہ کا
بہشتی قطعی ہونا اوس سی ثابت کرنا نہایت تعجب کا مقام ہی لازم تہا کہ پہلے

اس خبر کی جو از قسم احاد ہی قطعیت ثابت کرتی پھر قطعیت کوئی ایسی معنونکے
جو خالی از اعتراض ہوں ثابت کرتی تب بحث اسمین کرتی کہ قطعیت بہشتی ہونے
ثلثہ پر اسکو دلالت ہی یا نہین اب ہم رابعًا علی التنزل وبفرض محال کہتی ہین
کہ یہہ روایت سُنیہ صحیح ہے لیکن خود اہلسنت اسکی تاویلات کرتی ہین اور
اپنی عموم پر باقی نہین رکھتے اور تخصیصًا دور از کار لگاتی ہین جیسا کہ ابھی
ہمنے بیان کیا کہ کوئی صاحب مخصوص باخرت کرتی ہین اور مغفرت دنیا سے
ہاتھہ اوٹھاتی ہین کوئی صاحب مخصوص بزمانہ ماضی کرتی ہین کوئی صاحب
مخصوص بتشریف وتعظیم کرتی ہین کوئی صاحب مخصوص باافعال حسنہ کرتی ہین
تو اگر شیعہ بہی اس روایت کو مخصوص بحُسن ایمان وحسن خاتمہ کرین تو کیا قباحت
ہی لیکن حضرات ثلثہ کی نہ ایمان ہی کی شیعہ قایل ہین نہ خاتمہ بالخیر ھی ہونیکے
پس اونکا بہشتی قطعی ہونا اس روایت سے ہرگز نہ ثابت ہوگا طرفہ یہہ ہے کہ
مثل اسکے اور بہی روایتین حضرات اہلسُنت کی صحاح ستّہ مقام مین موجود ہین
چنانچہ اصح الکتب قبل کتاب الباری صحیح بخاری مین بروایت ابی ہریرہ موجود
ہی قال سمعت رسول اللہ صلعم قال ان عبدًا اصاب ذنبًا وربما قال
اذنب ذنبًا فقال رب اذنبت وربما قال اصبت ذنبًا فاغفرہ لی فقال
ربہ اعلم عبدی ان لہ ربًا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی ثم مکث
ماشاء اللہ ثم اذنب ذنبًا الی ان کرر المقال ثلثًا فقال فی المرتبۃ الثالثۃ
قال اللہ غفرت لعبدی ثلثًا فلیعمل ماشاء محصل یہہ ہی کہ کہا ابوہریرہ
نی کہ جناب رسولخدا صلعم فرماتی تہی کہ ایک بندہ نی بندگان خدا سے ایک گناہ کیا

ہو

پس کہا خداوند اگناہ کیا مینی پس بخش تو واسطی میری پس فرمایا جناب باری
نی کہ جانا میری بندہ نی کہ اوسکی واسطی ایک رب ہی کہ گناہ کو بخشش بہی دیتا ہے
اور گناہ پر مواخذہ بہی کرتا ہی مینی بخشا اپنی بندہ کو پہر بعد چند روز کے
پہر گناہ کیا اور پہر اوسیطرح سی کہا اور خدانی بہی اوسیطرح سی فرمایا اور بعد
چندی پہر گناہ کیا اور پہر اوسیطرحسی کہا پس مرتبہ ثالث مین خدا فرماتا ہی
کہ مینی اپنی بندیکو تین مرتبہ بخشا اب اوسکو اختیار ہی کہ جو چاہی سو کرے
پس اس حدیث مین فلیعمل ماشاء مثل اعملوا ماشئتم کے ہی بلکہ اوس سے
بڑہکر اسلئی کہ وہان تو صلہ ایک کار خیر مین اباحت فواحش کیگئی تہی اور
یہان تو بعد چند گناہون اور چند توبہ شکنیونکی مرتبہ مرفوع القلمی ملا اس قسم
کی روایتونکو تصحیح کرنا اور پہر اوپر ظاہر کی محمول کرنا بجز بیدینی کی کار دیندار
نہین ہے اور بغیر غیر ذوی العقول کی کوئی ذی عقل مرفوع القلمی کسی فری عقل کی
پسند نہین کرسکتا ہی اور اسی سبب سی عسقلانی تاویل اعمل ماشئت مین
فرمائی ہین معناہ مادمت تذنب فتتوب غفرت لک یعنی معنی اسکی یہہ ہین
کہ جب تلک تو گناہ کرکی توبہ کریگا مین بخشونگا تجکو پس جب اس حدیث مین
علماء اہلسنت مغفرت کو مشروط بتوبہ کرتی ہین تو کیون نہین حدیث اہل بدر مین
بہی مشروط بتوبہ کرتی تا کہ مثل بام دو ہوا نہ صادق آوی بالجملہ چونکہ مطمح نظر
اہلسنت اثبات مرفوع القلمی حضرات ثلثہ ہی اونسی تاویل حدیث مین کچہہ بن
نہین پڑتی ورنہ تاویل اسکی کوئی امر دشوار نہین ہی اسلئے کہ غفرت کو اوپر معنی حقیقی
ماضی کے محمول کرین اور اعملوا ماشئتم سے افعال حسنہ آیندہ مراد لین یعنے

خدا فرماتا ہی گناہان سابق مومنین کو ہمنی بخشش دیا اب آیندہ چاہئی کہ اعمال حسن
عمل مین لاوین او مثل سابق نہ کرین و خندہ اعمال قبیحہ مین اپنی تئین گرفتار نہ کرین
اور مناسبت قصۂ حاطب کی اسطرح سی ہوسکتی ہی کہ جب عمر نی تکذیب
رسول اللہ صلعم کرکی حاطب کو منافق کہا اور اوسکی گردن مارنی پر مستعد ہوئی
جب جناب رسول خدا نی مغفوریت سابقۂ حاطب کو کہ مومن تھا یاد دلوائی
اور فرمایا کہ خدا جن مومنین کی گناہان گذشتہ سی درگزرا ہی اور آیندہ کو حکم
کیا ہی کہ مراقب اپنی احوال کے رہین اور اعمال قبیحہ سی ہاتھہ اوٹھاوین ایسے
لوگون کو تکذیب صریحی رسول اللہ کرکے تو کیون زبردستی منافق بناتا ہی
اور اس سی لازم آتا ہی کہ جنکا نفاق اور شقاق بدلائل قطعیہ مثل حضرات ثلثہ
کی ثابت ہو جای اونکو بہی کوئی منافق نہ کہی اور جنکا اصرار اور عدم توبہ بپایۂ ثبوت
پہنچا ہوا ونکو بہی بہشتی قطعی جانی سوا اسکے اور بہی توجیہات ہماری علما نی
بفرض تنزل بیان فرمائی ہین ہم کہانتک لکہین **قولہ** اور تفسیر خلاصۃ المنہج
مین لکہا ہی کہ خدائتعالی بدریان را وعدۂ مغفرت دادہ **اقول** ہم آپکی تکذیب
کہانتک کرین جو جو عبارتین آپ خلاصۃ المنہج سی نقل فرماتی ہین ہم ہرگز اسکو
مطابق اصل نہین پاتی ہین ہماری پاس دو نسخہ تفسیر خلاصۃ المنہج کے موجود ہین
ایک قلمی ایک چھاپۂ ایران کہ جو ۱۲۸۴ھ مین چھپا ہی کہین اس عبارت کا پتا نہین ملتا
معلوم نہین کہ آپ کس تفسیر کو خلاصۃ المنہج سمجھی ہین کہ جس سی یہہ عبارتین نقل
کیا کرتی ہین خلاصۃ المنہج مین آخر روایت حاطب مین یہہ عبارت لکہی ہوئی ہی

ہمہ خدا فرمودتا او را از مسجد بیرون کنند مردمان او را میزدند و می اندا ختند

وآو باز پس میگریست ورسولخدا ص نگاہ میکرد تا شاید کہ بروی رحم کند چون بدر مسجد

رسید رسول فرمود تا او را باز گردانید پس حضرت او را توبہ داد و حق تعالی این آیہ فرستاد انتہی یہہ ہی عبارت خلاصۃ المنہج کی اسمین نہ کہین ذکر خطاب مستطاب ھی نہ کہین اعملوا ما شئتم کا باب ہی یہہ آپ کا حقیقی جواب ہے اور علی التنزل اگر یہہ عبارت خلاصۃ المنہج کی ہو تو یہہ ترجمہ اوسی حدیث صحیح مسلم اور بخاری کا ہی جسکا جواب بتفصیل ہم آپکو ابہی دیچکی ہین **قولہ** پس جب پیغمبر خدا کی زبان مبارک سی **اقول** پیغمبر خدا ص کی زبان مبارک سی تو ہمنی کچہہ نہین سنا مگر آپکی زبان مبارک سی سنتے ہین کہ جسمین لگام نہین ہی بیہودہ باتین بکتی ہین بکئی کہانتک بکئیگا ہم بہی آپکی خدمتگذاری کو بلکہ آپکی ائمہ کی عزت کفش برداری کو حاضر ہین **قولہ** خدا کا انکی نسبت اعملوا کہنا ثابت ہوا **اقول** قرآن مین تو کہین اعملوا ما شئتم نہین ہی اور اگر ہے تو بدرین کی شان مین ہے اعملوا ما شئتم انہ بما تعملون بصیر پس اگر اسی کو ثلثہ کی شان مین سمجہے ہو تو ہم بہی مسلم کرتی ہین اور سوای اسکی جو اعملوا صحیح مسلم اور بخاری مین ہی گو آپ اسکو کتاب الباری سی بڑہکر سمجہین مگر ہم رند و پارند زردشتی سی بدتر جانتی ہین اسلئے کہ اسقدر افترا آت خدا اور رسول ص پر تو شاید اوسمین بہی ہونگے **قولہ** کون شبہہ رہا **اقول** شک و شبہہ آپ ہی کو ہوگا ہمکو تو او نکے دوزخی قطعی ہونیکا یقین ہے **قولہ** ای یار وہم ابتک نہین سمجہے **اقول** آپ مرتی دم تک نسمجہینگے جب خدا نی سمجہہ ہی نہین دی ہی تو کہانسی سمجہینگے **قولہ** کہ حضرات شیعہ کے مذہب کا مدار کس پر ہی **اقول** حضرات شیعہ کے

مذہب کا مدار غاصبین خلافت اور غاصبین فدک پر تبرا کرنی پر ہے
قولہ تو صحابہ کی فضیلتون سی بہرا ہوا ہی **اقول** اور منافقین صحابہ کی
رزیلتون سی بہی بہرا ہوا ہی **قولہ** اونمین بہی اونہین کے صفات کا
تذکرہ ہی **اقول** اونمین بہی منافقین بدذات کا تذکرہ ہی **قولہ** انمین
بہی اونکی خوبیونکا بیان **اقول** انمین بہی منافقین کی بدخواہیون اور
نمکحرامیونکا بیان ہے **قولہ** تو اونسی بہی اونکی فضائل کا ثبوت ہوتا ہے
اقول غلط محض ہی بلکہ ثلثہ کے رزائل کا ثبوت ہوتا ہی **قولہ** اور کیسی
سند حضرات چاہتی ہین **اقول** سند ایسی چاہتی ہین کہ جسکو ہم مانتی ہین
اور حجت جانتی ہین نہ مزخرفات صحیح مسلم و بخاری و ترمذی و ابن ماجہ
و ابن داود و نسائی کہ جسکو صحاح ستہ کہتے ہین **قولہ** کیسی دلیل چاہتی ہین
اقول ایسی دلیل چاہتی ہین کہ جسی عقل عقلاً باور کر سکے نہ ایسی دلیل
پوچ کہ جسکی توجیہ مین تمھاری علما خود غوطی کھاتے ہین اور ہاتہہ پانون
مارتی ہین مگر کچہہ بن نہین پڑتی **قولہ** اصل یہہ ہی **اقول** ہم بدا صلون
کی اصل و نسل سی خوب واقف ہو چکی اگر کچہہ بہی اصالت کا اثر ہوتا تو راہ
تنصر نہ اختیار کیجاتی **قولہ** جب ایمان اور انصاف ہی نہین ہی اُسکے قول
پر عمل ہی **اقول** جب حضرات اہلسنت مین ایمان اور انصاف ہی نہین ہے
اور پیروی منافقین صحابہ بلکہ ثلثہ منظور نظر ہی تو پھر کیونکر اپنی نجار آئی
پیرون اور جہوٹی مرشدونکی سکھلائی ہوئی عقیدونکو چھوڑین افسوس ہزار افسوس
کہ بارہ سو برس گذر گئی اور اون لوگون منافقونکی ہڈیان سڑ گل کی خاک ہو گئیں

ہوگئین مگر جو کچہہ وہ اپنے سنیونکو سکہلا گئی اوسکو وی نہین بہولتی اور
جس راہ پر وہ اپنے مریدونکو چلا گئی اوس سی نہین ہٹتی ہزار ہزار کوی سمجہائے
لاکہہ آیتین اور حدیثین دکہلائی مگر آپنے امثال یہودی بغدادی پیر پیران
بی پیر اور دستگیر پیروان مضلان بی توقیر کی قول کے روبرو ایک پر بہی نظر
نہین کرتی کلام اللہ کی تاویلین کردین حدیثونکو ابوہریرہ کی نام پر بنا ڈالین
اماموں کی قول کو رد کردین مگر اپنی اجداد فاسدہ کی باتونکو نہین بہولتی جس عقیدہ
کو خیال کیجیئے اوسمین اونہین لوگونکی تعلیم کا ابتک اثر ہی جس مسئلہ پر غور کیجیئے
ابتک وہی صاحبان سبدینونکی قول پر عمل ہے ولنعم ماقیل ؎ بلبلے در دل
آہی کہ داشتی داری ہ نشستنی سر راہی کہ داشتی داری ہ حضرت سلامت
یہہ جواب ترکی بہ ترکی ہی آپ ناخوش نہو جیئے آپ نے اسمقام پر تہذیب اخلاق
کو بالای طاق رکھکر ایک ملعون یہودی کو شیعونکا جد امجد بنایا ہمنی بہی طابق
النعل بالنعل اوسکا جواب دے یا کما تدین تدان مگر قابل گزارش دو امر ہین ایک تو
یہہ کہ ہم شروع کتاب و تمہید مین آپکی ثابت کر چکی ہین کہ شیعیان علی علیہ السلام
ابن ابیطالب مذہب اہلبیت طہارت رکہتی ہین اور آپکی بڑی بڑی علماء اپنے
مذہب کی مثل تفتازانی اور ابن اثیر جزری اور شہرستانی سب مقر ہین پہر آپ نے
شیعیان علی ابن ابیطالب کو شیعیان عبداللہ بن سبا بیدلیل و برہان کیونکر کہا
تو اب ہم بالخصوص آپکی خدمت مین کچہہ گستاخی نہین کر سکتے ہین لیکن جس نے
آپسی بکذب و افترائی کہا ہی کہ اہل تشیع عبداللہ بن سبا کو اپنا پیشوا جانتی ہین اور
اوسی کی عقائد باطلہ پر عمل کرتے ہین اوسی سی ہم مخاطب ہو کر کہتی ہین کہ کیا ہی کہا

کذاب اگر تو حلال زادہ ہی تو مستند کتابونسی قطع نظر کرکے کسی غیر مستند ہی
کتاب مین شیعونکی دیکہلادی کہ کوئی لفظ کوئی حرف شیعون نے عبد اللہ بن سبا
سی نقل کیا ہو یہہ خلاف عقل ہی کہ کوئی شخص کسیکو اپنا پیشوا جانی اور پہر اوسکے
اقوال اور عقائد اپنی دین و ایمان کی کتابونمین نقل نکری پس یہہ مفتری کذاب
یا اپنی دعوی کو کسی دلیل سی ثابت کرے یا وہ گوئی اور افترا پردازی سی
باز آوی دوسرے ایک نقل مشہور ہی کہ ایک روز مجلس عالمگیر بادشاہ مین
رافضیونکی باب پر تبرا ہوتا تہا اتفاقا کوئی شیعہ ظریف بہی حاضر مجلس تہا
اوسنی باواز بلند کہا کہ محمد بن ابی بکر رافضی بود کل اہل مجلس نے بعد غور و تامل کہا کہ
بر پدرش لعنت غرض نقل اس حکایت سی یہہ ہی کہ آپ صدر کتاب مین اسکا
اظہار کرچکی ہین کہ ہماری آبا اور اجداد سب شیعہ تہی پس اسصورتمین جب آپنی
ایک یہودی ملعونکو سب شیعونکا دادا بنایا تو قطع نظر اسکے کہ وہ آپکا بہی لکڑدادا ہوا
آپکو اسقدر ناخلفی اور عقوق آبا اور اجداد نا مناسب تہا اور اگر فرمایئی کہ ہمنی
نارضامندی از آبا و ہمنی اپنی تئین اونکی بنوت سی خارج کرلیا ہی تو پہر
شروع کتاب مین اپنی تئین ابن سید ضامن علی غفرہ اللہ کیون کہا اور بعد اخراج
بنا بر مذہب استحلاقی ابو حنیفہ کی جسمین نطفہ منزلون ہنڈوی پر چلتا ہی ایا آپسی
افغانکی تحت بنوت درآئی ہین یا نہین اگر درآئی ہین تو ضرور ہی کہ ایک اشتہار
دیجیی تاکہ لوگ آپکو ابن سید ضامن علی نہ کہین بلکہ ابن فلانے خان کہین اور اگر آپنی
کسیکو ابہی تک باپ نہین بنایا تو مشکل ہی کہ قیامت تک آپ بی باپ کے کہلائینگی
جناب والا یہہ برا ماننی کی بات نہین ہی قدیم سی یہہ ہوتا چلا آیا ہے دیکہیے

جب حارثہ نی بنوت زید کا انکار کیا تو جناب رسولخدا صلعم نی اونکو اپنی بنوت
مین داخل کر لیا آور اسیطرح جب محمّد بن ابی بکر نے اپنی باپ سی انکار کیا
اور قاتلین عثمان مین شریک ہوگئی تب جناب امیر علیہ السلام نی اونکو اپنی
فرزندی مین لے لیا اسیطرح آپ بہی کسیکی فرزندی مین در آئیے اور چونکہ
آپکو مذہب اہلسنت پسند آیا ہی اور بڑی کٹر سنّی افغانان توران ہین تو
مناسب ہی کہ اونہین کی فرزند ارجمند بنئی ہماری رائے ناقص مین جو مناسب
معلوم ہوا ہمنی عرض کیا آیندہ آپکو اختیار رہے **قال المخاطب**

قول مخاطب

لقمقاوہ ہداہ اللہ سبل السلام چہٹوین آیت وَالَّذِينَ
آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ
هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ اس آیت کی معنی یہہ ہین کہ
جو لوگ ایمان لائی اور جنہون نی ہجرت کی اور خدا کی راہ مین جہاد کیا اور
اون لوگون نی جگہہ دی اور مدد کی وہی سچی ایمان والی ہین اونکی لئی مغفرت اور
رزق باکرامت ہی یہہ آیت پر ایمان لانیوالی مہاجرین آور انصار کی ایمان اور
اسلام پر کچہہ شبہہ نہین کر سکتی اونکی مغفرت اور جنّتی ہونہین کچہہ شک
نہین لا سکتے اسلئی کہ جب اللہ جلشانہ مومنون کو فرماتا ہی کہ جن لوگون
نی ہجرت کی اور اپنی گھر بار کو چہوڑا اور جنہون نی پیغمبر صلعم کو ہجرت
کرنیوالونکو اپنے گھرونمین جگہہ دی اور اونکی مدد کی وی سچی مسلمان اور پکی
ایمان لانیوالی ہین اور مغفرت اور رزق کریم اونکی حصہ مین ہی پس جو مسلمان کی
ایسی شہادت کو سنکر کونسا شخص ہوگا کہ مہاجرین اور انصار کی ایمان مین شبہہ کری

اور اونکی مغفرت مین کلام کری شیعان عبد اللہ ابن سبا کو ذرا سوچنا چاھیے
کہ جب اللہ جل شانہ مہاجرین و انصار کی ایمانکی تصدیق کرتا ہی اور اونکی حقمین شہادت
اولئک ہم المؤمنون حقًّا کی دیتا ہی اور اونکی شانمین لھم مغفرۃ و رزق
کریم فرماتا ہی پھر کیونکر اونکی دلمین ایسی پاک لوگونکی طرف سی شبہہ ہوتا ہی
اور کسطرح اونکی زبانسی ایسی شخصونکی نسبت کفر و نفاق کا کلمہ نکلتا ہی کبرت
کلمۃ تخرج من افواھھم اگر کسی کو شک ہو کہ یہہ آیت اون مہاجرین و انصار
کی شانمین نہین ہی جنکی نسبت حضرات شیعہ نیک اعتقاد نہین رکھتی اسلئے
ہم تفسیر مجمع البیان سی جو معتبر تفسیر امامیہ سی ہی تفسیر اس آیت کی لکھتی ہین جسکو
شک ہو وہ صفحہ ٥٢٤ تفسیر مذکور مطبوعہ طہران ١٢٦٨ھ ہجریکو دیکھہ لی مفسر
موصوف لکھتا ہی کہ خدا نی پہر ان آیتونمین مہاجرین و انصار کا ذکر کیا اور
اونکی ثنا و صفت بیان کی پس خدا کی اس قول کا والذین اٰمنوا و ھاجروا و
جاھدوا فی سبیل اللہ یہہ مطلب ہی کہ تصدیق کی اونہون نی خدا کی وحدانیت
کی اور ہجرت کی اپنی گھرون اور وطن سی یعنی مکہ سی مدینہ کو اور جہاد کیا اونہون
نی خدا کی دین کی ترقی کی لئی اور والذین اٰووا و نصروا یہہ معنی ہین کہ جگہہ
دی مہاجرین کو اپنی گھرونمین اور مدد کی پیغمبر کی اور اولئک ہم المؤمنون
حقًّا کا یہہ مطلب ہی کہ وہی لوگ سچی مسلمان ہین اسلئے کہ اونہون نی اپنی
ایمان کو ہجرت کرکی اور مدد دیکر ثابت کر دیا۔ اس تفسیر کو دیکھہ کر اگر حضرات
شیعہ مہاجرین اور انصار کی فضیلت کا اقرار نکرین تو سوای تعصب و ضلالت
کی کیا تصور کیا جاوی کاش اگر حضرات بمقابلہ ایسی صریح آیتون اور ایسی صلف

بشارتونکی ایک دو آیت بہی قرآن سی نکال کر ہمکو دکہلاتی اور جسطرح پر ہمنے
اونکی فضائل اور درجات کو کلام اللہ سی ثابت کیا وہ قرآن ہی کی سند سی اونکی
ایک بہی برائی کا ثبوت پہنچاتی تو ہم اونکو کسیقدر معذور بہی جانتی لیکن افسوس
تو ہمکو اسی بات کا ہی کہ ہم تو مہاجرین اور انصار کی فضائل مین قرآنکی آیتونکو
پیش کرتی ہین رسول صلعم کی احادیث کو بیان کرتی ہین اماموںکی قولونکو انہین
کی کتابونسی نکالکر دکہلاتی ہین اور وی ان سب کو چہوڑکر چند مفتری کذابون
کی جہوٹی باتونکو پیش کرتی ہین اور اون لوگونکی قولون پر عمل کرتی ہین جنکو
اماموں نی نکال دیا اور جن پر اپنی زبان سی لعنت کی اور جنکو جہوٹھا اور وہی
خطاب دیا جسکا ثبوت ہم آیندہ کرینگے انشاء اللہ تعالی پس انصاف کرنیوالی
انصاف کرسکتی ہین کہ خدا کی کلام پر ہم ایمان رکہتی ہین یا حضرات شیعہ
اور قرآن کی آیات کی ہم تصدیق کرتی ہین یا شیعان عبد اللہ بن سبا

قول مجیب

یقول المتمسك بولایة علی ابن ابیطالب علیہ السلام

ترجمہ آیة تو تراجم قرآنیہ سی دیکہکر آپ نی لکہا مگر افسوس ہی کہ لڑکی نحو میر
پڑھنی والی بہی کسیقدر مبتدا خبر کو سمجہہ لیتی ہین مگر آپ کچہہ نہین سمجہتے آیہ
اولئك هم المؤمنون حقا خبر ہی اوس مبتدا کی جسمین چند قیدین جناب
باریتعالی نی لگائی ہین اول ایمان دوم مہاجرت سوم جہاد فی سبیل اللہ پس جن
لوگونمین یہہ تینون باتین پائی گئی ہین اونکو خدا فرماتا ہی کہ هم المؤمنون
حقا. اور جو لوگ کہ مصداق ان صفات ثلثہ کی نہین وہ تحت اس آیہ کے
ہرگز داخل نہین ہوسکتی اور گستاخی معاف عکرر گزارش ہوچکا ہی کہ آپکی

تلمثہ ان صفات ثلثہ سی بالکل بے بہرہ ہین اسواسطی کہ نہ حقیقت مین وہ
ایمان بخدا و رسول صلا لائی اور نہ مہاجرت فی سبیل اللہ اور نہ جہاد سے فی
سبیل اللہ کیا بلکہ ایمان اور مہاجرت اور جہاد اونکا گو کہ بطمع مال دنیا تھا
منکم من یرید الدنیا و منکم من یرید الاخرۃ ط تریدون عرض الدنیا
واللہ یرید الاخرۃ اگر یہہ طالبین دنیا مہاجرین اور انصار نہین ہین
تو کون لوگ ہین بیان آیۂ سابقہ مین گزرا کہ راس و رئیس طالبین دنیا
حضرت ابو بکر تہی جنکی رای شریف باوجود کراہت رسول اللہ کی واسطے
فدیہ لینی کی اساری بدر سی ہوئی اور خداوند باری کیطرف سی بشارت لمسکم
فیما اخذتم عذاب عظیم اونکی شان جلالت نشان مین نازل ہوئی الغرض
ایمان منافقین کا کس گنتی شمار مین ہی جو آپ بار بار اونکو تحت الذین امنوا
مین داخل کرتی ہین خدا منافقین صحابہ کو بدترین کفار مین شمار کری اور
فی الدرک الاسفل من النار کہی اور آپ اونکو مؤمنون حقا لهم مغفرۃ
و رزق کریم کہین جب خدا کا سامنا ہوگا تب ان مزخرف تقریرونکا مزا
معلوم ہوگا ابہی زبان و قلم اختیار مین ہی جو چاہی سو بکی ہمنی سابق مین
بیضاوی اور مشکوۃ شریف سی لکہا ہی کہ مفہوم مہاجرت مین ہجرت عن
الشرک و ہجرت عن المعاصی اور ہجرت للدین سب داخل ہی اور آپکی ثلثہ کی
ہجرت حقیقی عن الشرک والمعاصی اور ہجرت للدین غیر مسلم ہی بلکہ ہجرت اونکی
بشہادت خدا تریدون عرض الدنیا للدنیا تہی اور شرکت جہاد اونکی
بہی بطمع مال غنیمت تہی اور وقت مجاہدہ بجز بہاگ کہڑی ہونیکی اونسی کچھ

عل مین نہین آیا ان سب باتونکا ہم ثبوت بوجہ احسن آپ ہی کی کتابونسی کر چکی ہین
ب تکرار بیکار ہی قولہ اس آیت پر ایمان لانیوالی مہاجرین اور انصار
کی ایمان اور اسلام پر کچہہ شبہہ نہین کر سکتی اقول اس آیت پر ایمان لانیوالے
مومنین مہاجرین کے ایمان مین کچہہ شبہہ نہین کرتی ہین بلکہ منافقین کے ایمان
مین شبہہ کیسا بلکہ یقین عدم ایمان کا کرتی ہین اور اونکی جہنمی ہونیکا شک کیسا
بلکہ یقین کرتی ہین قولہ جن لوگون نی ہجرت کی اقول مراد ہجرت سے
ہجرت حقیقی ہے جو للدین تہی نہ وہ ہجرت جو للدنیا تہی کما مر قولہ
سچی اور پکے ایمان لانیوالی اقول سچے اور پکے مومنین موقنین سے تہے
نہ منافقین خادعین اللہ والمومنین کہ وہ نہایت کچے تہے قولہ شیعان
عبداللہ بن سبا کو سوچنا چاہیئے اقول سنیان معاویہ ویزید کو سوچنا چاہیے
کہ جب اللہ جل شانہ مومنین کی تعریف کرے تو پہر منافقین نجس کو کیون گ
اوسمین داخل کر سکتی ہین یفترون علی اللہ الکذب ولقد لعنوا بما قالوا
قولہ تفسیر مجمع البیان اقول صاحب تفسیر مجمع البیان نی بہی مثل خدا کے
مومنین ہی کی مدح وثنا کا ذکر کیا ہی یہہ نہین فرمایا ہی کہ منافقین کی شان
مین الذین امنوا وہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ نازل ہوا ہی اور
یہہ بہی نہین فرمایا ہی کہ شیعہ جن منافقین مہاجرین اور انصار کو برا کہتی ہین
اونہین کی شان مین یہہ آیت ہی حضرت والا جہان کہین مطلق مومن یا مہاجر یا
انصار بلا قرینہ اطلاق کیا جائیگا تو اوس سے افراد کاملہ یعنی مومنین اور مہاجرین
اور انصار حقیقی ہی مراد ہونگی نہ منافقین مہاجرین و انصار کہ بظاہر مومن تہے

اور مہاجر ہی اور انصار بہین تھی اور حقیقت مین کافر اور یہان تو قرینہ بہت ظاہر
ہی کہ مومنین حقیقی ہی مبشر بہ بہشت ہین نہ منافقین کہ مبشر بالدرک الاسفل
من النار ہین قولہ یہہ مطلب ہی کہ تصدیق کی اونہون نی خدا کی اقول
لفظ اونہون سی کون لوگ مراد ہین آیا ثلثہ مراد ہین یا منافقین مراد ہین یا
مومنین مراد ہین اگر مومنین مراد ہین تو ثلثہ اور منافقین کو کیا ملا علاوہ اسکی
مبتدا تو الَّذِیْنَ ہی اور چونکہ الَّذِیْنَ مبہم ہے تو جناب باری خود رفع ابہام
فرماتا ہی کہ وہ لوگ جنہون نی تصدیق خدا اور رسول کی یعنی بقلبہ مثل ثلثہ
کہ ایمان اونکا بِاَفْوَاهِهِمْ تھا وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ اور جنہون نی ہجرت
کی لِلّٰہِ نہ لِلدُّنْیَا اور جنہون نی جہاد فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ کیا نہ فی سبیل الدنیا
پس جو لوگ جامع ان صفات کی ہین جناب باری اونکو بشارت بجنت و مغفرت
دیتا ہی کیون حضرت منافقین صحابہ اور ثلثہ اس تفسیر مین داخل ہی رہیگے
یا نکل گئی آپکی خواہش اور تمنا تو دخول ثلثہ ہی کی ہوگی مگر شیعہ کب داخل کرتی ہین
قولہ اس تفسیر کو دیکھکر اگر حضرات شیعہ مہاجرین اور انصار کی فضیلت کا
اقرار کرین اقول اس تفسیر کو جسمین صاف صاف قید تصدیق خدا و رسول موجود
ہی دیکھکر اگر حضرات اہلسنت مدعی فضیلت ثلثہ ہون بالخصوص اون لوگونکی
نزدیک کہ جو ثلثہ کو مصدق خدا و رسول سمجھتی ہی نہین ہین تو سوای حماقت
اور ضلالت کی کیا تصور کیا جاوی قولہ ایک دو آیت ہی قرآن سی نکالکر
ہمکو دکھلاتی اقول ہم سیکڑون مرتبہ نکال نکال کر دکھلاتی ہین مگر کیا کرین کہ
نہ ہمکو سوجھتا ہی نہین ہی ٹٹولتی پھرتی ہین کہ کہان ایک ہی کہ دو ہی کہتی ہین

نہین حضرت سیکڑون مین ثالث قرآن جو آپنے سنا ہوگا کہ منافقین صحابہ کے
سنا نہین ہی سبکی راست و نہین حضرت شیعہ ہین **قولہ** ہم آپکو کسیقدر معذور
جانتے ہین **اقول** آپ آنکھونسی خود معذور ہین دوسرونکو معذور سمجھتے سے
رہا ہوگا **قولہ** ان سبکو چھوڑ کر چند مفتری کذابونکی جھوٹھی باتونکو پیش
کرتی ہین **اقول** جسنی ہمارا کلام از اول تا آخر دیکھا وہ جانتا ہی کہ ہمنی سوا
کلام اللہ کی تمہاری ابطال مذہب مین کچھہ درپیش نہین کیا آپکی چند مفتری
کذابونکی کلام کو بھی کہین کہین درپیش کیا ہی وہ اصحاب صحاح ستہ وغیرہ
ہین نہ اس راہ سی کہ اون کذابونکی تصدیق کی ہی بلکہ اس راہ سی کہ اونکی جھوٹھی
باتونسی بھی تمہاری تکذیب کی ہی **قولہ** کہ جنکو امامون نی نکال دیا اور جن پر
اپنی زبان سی لعنت کی **اقول** جو ملاعین کہ مردود درگاہ ائمہ علیہم السلام تھی اور ائمہ علیہم السلام
نی اونپر کہا اونکی پیرون پر بھی لعنت کی وہ رواۃ حضرت اہلسنت ہین اپنی کتب
سی دیکھو کہ کہین صحیح بخاری مین امام جعفر صادق علیہ السلام ایسی بزرگ سی جسکی چار ہزار
راوی ہین ایک بھی نہین مذکور ہوئی ہی بلکہ ذہبی ذہب اللہ بنورہ نی تو
تصریح اسکی کی ہی کہ لم یحتج بہ البخاری اور تفتازانی نی فخر کیا ہی کہ ہم مثل شیعونکے
مرویات اہلبیت علیہم السلام پر عمل نہین کرتی بلکہ مرویات صحابہ پر عمل کرتی ہین وقد مر
فی صدر الکتاب **قولہ** جسکا ثبوت ہم آیندہ کرینگی انشاء اللہ **اقول**
ہم بھی اوس ثبوت کا ثبوت کذب و افترا آیندہ کرینگی انشاء اللہ **قولہ**
اہل انصاف کرنیوالی **اقول** انصاف دنیا مین کہان ہی اگر انصاف ہی ہوتا
تو شیعہ سی سنی اور سنی سی نصرانی نہ بن جاتی ہم بھی کہتی ہین کہ اگر کوئی منصف

دنیا مین پایا جائیگا تو انصاف کرلیگا خدا کی کلام پر ہم ایمان کہتی ہین یا حضرات
اہلسنت آور قرآن کی آیات کی ہم تصدیق کرتی ہین یا سکنیان یزید و معاویہ
معاویۃ الغاویہ اسکنہ اللہ فی الہاویہ **قال المخاطب القمقام**
هداه الله سبل السلام ای یارو اگر فرض کیا جاوی کہ جو ہمارا اعتقاد
بنسبت صحابہ کی ہے وہ معاذ اللہ باطل ہووی اور جو عقیدہ شیعونکا بنسبت
اونکی ہی وہی صحیح ہووی اور قیامت کی دن اللہ جل شانہ عدالت کی کرسی
پر بیٹھکر ہماری اعتقاد باطل پر ہم سی جواب چاہی تو ہم اوسکی کتاب کو اوسکے
سامنی کر دینگی اور نہایت ادب سی عرض کرینگی کہ الہ العالمین تو عادل ہی اور
موافق مذہب شیعونکی تیرا عدل اصول ایمان مین سی ہی تو اب تو ہی انصاف کر کہ یہ
کتاب تیری ہی جس کو تونی ہماری ہدایت کیواسطی اپنی پیغمبر صلعم کی معرفت نازل کیا
اور اسکا نام کتاب مبین رکھا اور اوسکی عبارت اور مضمون مین اغلاق اور تصنع
کو دخل نہ دیا ہر چیز کو صاف صاف بیان کر دیا اور خود اوسکا حافظ رہکر اوسکو تحریف
سی محفوظ رکھا پس خداوندا ہمنی تیری ہی کتاب کو اپنی آنکھونکی سامنی رکھہ لیا
اور جو کچھہ اوسمین تونی کہدیا اور فرما دیا اوسی پر ہمنی یقین کیا مہاجرین اور انصار
کی اسقدر بزرگیان اور فضیلتین تونی بیان کین کہ ہم اونکی نسبت نیک اعتقاد
رکھنی پر مجبور ہوگئی اور تیری ہی شہادت سی اونکی ایمان اور اسلام پر بلکہ اونکے
فضایل اور درجات پر معتقد ہوگئی کہیں تونی اونکی حقمین فرمایا الذین امنوا
وهاجروا وجاهدوا فی سبیل الله باموالهم وانفسهم اعظم درجة
عند الله اولئك هم الفائزون کسی مقام پر تونی اونکی نسبت ارشاد کیا

والذین

والذین امنوا وهاجروا وجاهدوا فی سبیل الله والذین آووا ونصروا
اولئک هم المؤمنون حقا کسی جگہہ اونکی شان مین تونی فرمایا لهم
مغفرة ورزق کریم کسی مقام پر اونکی صفت مین تونی کہا الذین رزقنهم
الله رزقا حسنا غرضکہ ابتدا جب ہمنی تیری کتاب کو کہولا تو کوئی ورق اور
کوئی صفحہ ایسا مہاجرین اور انصار کی ذکر سی خالی نہ پایا کسی آیت سی انکی برائی
کا ثبوت کیا اونکی فضیلت پر شبہہ تک نہوا جب تیری کتاب سی اونکی نسبت
شہادت پائی تو یہی معلوم ہوا کہ اولئک هم المؤمنون حقا جب قرآن سی
اونکی واسطی فال کہولی تو یہی نکلا کہ اولئک هم الفائزون پس جب تونے
اپنی بی نیازی سی اونکی صفات اور فضائل سی اپنی کتاب کو بہر دیا اور اونکی شان
مین بار بار لقد رضی الله عنهم ورضوا عنه فرمایا اور ہمکو اونکی اقتدا
اور پیروی کی تاکید کی اور اونسی محبت رکہنی کی تحریص اور عداوت اور کینہ
رکہنی پر تہدید فرمائی تو ہم اگر اونسی محبت نہ رکہتی اور اونکو اچہا نہ جانتے
اور اونکی اقتدا نہ کرتی کیا کرتی الہ العالمین تونی ہمکو اون لوگونمین تعین کیا ہی کہ
جنکی نسبت تونی فرمایا ہی الذین اخرجوا من دیارهم یبتغون فضلا من الله
ورضوانا اوس گروہ مین تو تونی ہمکو شامل ہی نہ کیا تہا جسکی صفت مین تونے
ارشاد کیا ہی والذین تبوؤ الدار والایمان من قبلهم یحبون من هاجر
الیهم ہمکو تو اون سبکی پیچہی مخلوق کیا اور ہملوگونکی نسبت پہلی ہی سی تو نی کہہ
دیا والذین جاؤا من بعدهم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین
سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا تو کیونکر ہم

اون

اون پیشواؤنسی محبت نہ رکہتی اور کسطرح اونسی کینہ اور عداوت رکہتی ہی
تیری موجود ہی جسکی نسبت تونی فرمادیا تہا کہ نحن نزلنا الذکر وانا لہ
لحافظون اور اسی وعدہ پر ہم اوسکو برابر غیر محرّف سمجہتی ہے اور اسپر ا
رکہتی آئی اگر یہہ آیتین جو مہاجرین اور انصار کی نسبت ہمنی بیان کین
کتاب مین موجود ہین تو پھر خدایا ہمارا کیا قصور اور کیا گناہ ہی جنکو تو
اچھا کہا ہمنی اچھا جانا جنکی تونی تعریفین کین اونسی ہمنی محبت رکھی ان
ان لفظونکی تونی اور کچہہ معنی رکھی ہون اور اس عبارت کا مطلب اور کچہہ
ہم نہین جانتی موافق تیری ارشاد کی تیری کتاب کو کہلی اور روشن کت
سمجھتے تہی اور اوسکو معمّا اور پہیلیونکا مجموعہ نہ جانتی تہی غرضکہ ہم نہین جانتی
جب ہم یہہ جواب دینگی تو خداوند عادل کس جرم مین ہمکو سزا دیگا اور کسط
ہمکو اپنی کتاب کا تصدیق کرنیوالا نہ سمجھے گا ہمکو تو یقین ہی کہ ضرور ایسی عقید
سی خدا ہماری نجات کریگا اور ہمکو اونکی مغفرت اور رزق کریم مین سی حص
عطا کریگا اے یارو ہمارا جواب تو سن لیا اب کچہہ اپنی جوابدہی کی فکر کرو کہ
تمہارا عقیدہ جو بہ نسبت صحابہ کی ہی باطل ٹھہرا اور قیامت کی دن خد
تمسی مواخذہ کیا تو تم کیا جواب دوگی ہماری نزدیک تو سوای اسکی دوسرا جو
نہین ہو سکتا کہ خداوند اہمنی تیری کتاب کو اسلئی پس پشت ڈالدیا تہا کہ اوسمین
اصحاب رسولؐ نی تحریف کردی تہی اور اوسکو کم و بیش کردیا تہا جیسا تو
نازل کیا تہا ویسا نہ رکھا تہا اور اصلی مصحف امام صاحب کے پاس تہا وہان
ہمارا گذر بہی نہ ہو سکتا تہا کچہہ نشان اور پتہ بھی امام صاحب کا نہ ملتا تہا بس

کونا

کیونکر مصحف عثمانی پر عمل کرتی اور کیونکر محرف قرآن کی تصدیق کرتے ہم تو
اسکو کبھی دیکھتی بھی نہ تھی حفظ یا دکرنیکا کیا ذکر ہی کبھی اسکو پڑھتی بھی نہ تھے
بلکہ ہمیشہ امام صاحب کی خروج کی دعا کیا کرتی تھی اور اونکی ساتھہ جو اصلی قرآن
تھا اوسکی دیکھنی پر جان دیتی تھی مگر خداوند اہمارا کیا قصور ہے اسلئے کہ تونی اونکو
ایسا چھپایا کہ کہین اونکا سایہ بھی نہ دیکھلائی دیا ہزاروں عرضیان بھیجین ایک کا
بھی امام نی جواب نہ دیا صدہا درخواستین خضر والیاس کے ذریعہ سی براہ دریا
ارسال کین کسی پر کچھہ حکم نہ آیا بڑی بڑی مجتہدونسی پوچھا اونہون نی یہی فرمایا
کہ ابھی انتظار مین رہو اور خروج اور ظہور کے دعا کیا کرو ہنوز وقت نہین آیا
لیکن ہمنی بہت انتظار کیا مگر ہماری جیتی جی ظہور کیسا خروج کیسا کچھہ خبر تک امام
کی نہ آئی سہ شام تک تو آمد جانان کا کھینچا انتظار ✻ وہ نہ آیا وعدہ اپنا
یہان برابر ہوگیا ✻ ہندسی امام کی غیبت سرا تک ہمنی ہجرت کی لیکن دیکھنا کسکا
ملنا کیسا صورت تو امام کی نظر ہی نہ پڑی پس بغیر امام کی ہم کیا کرتی اور کیونکر
راہ حق پر چلتی تا آن امام کی دیکھنی والون نی جو کچھہ ہمسی کہدیا اوسپر ہم ایمان
لی آئی اور اوسکو حق جانتی رہی اور کبھی اوس سی نہ پھری پس اگر خدا یہہ جواب سنکر
فرماوی کہ ای کمبختون جبکہ مین اپنی کلام کا حافظ تھا اور خود کہہ چکا تھا انا نحن
نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون تو کسکی مجال تھی کہ وہ تحریف کرتا اور کون تھا
کہ اوسکو بدل دیتا کسنی تمسی کہا کہ میری کتاب مین تحریف ہوئی تھی تب تم شاید
یہی جواب دوگی کہ ہمنی زرارہ سی سنا تھا ہمسی شیطان الطاق نی کہدیا تھا تب
اوسوقت اگر خدا یہہ فرماوی کہ بدبختو مین سچا تھا یا زرارہ میرا رسول صادق تھا

یا شیطان الطاق تو معلوم نہین کہ کیا جواب دوگی ہماری نزدیک تو سوای
اقرار جرم کی اور کچہہ جواب نہ دی سکوگی اوسوقت سوای اسکی کہ فاعترفوا
بذنبہم فسحقا لاصحاب السعیر اور کچہہ حکم نہوگا یقول

المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

لقد حق القول کل حزب بما لدیہم فرحون مثل حضور والا کی کفار بت
پرست بہی اپنی جی مین بہت مزخرفات اور لغویات سوچکر اپنا دل خوش
کر لیا کرتی ہین لیکن یہہ اوسی وقت تک ہی جبتک کسی مخاصم کا سامنا نہین ہوتا ہی
مثل ہی کہ جب تلک اونٹ پہاڑ کی نیچی نہین جاتا ہی جانتا ہی کہ مین سب سے
اونچا ہون سامنا خداوند جبار و قہار کا تو ایک بڑا امر عظیم ہی کہ جس سے
انبیا کی بدنونپر لرزہ ہی اگر آپکو کسی ادنی مخاصم کا سامنا پڑے تو دیکہی کہ
اسطرح آپکے مزعومات باطلہ کی دہجیان اڑا دیتا ہے آپکے بڑے بڑے
گرو گہنٹالونکی کتابونکی مثل شاہ عبد العزیز اور مولوی حیدر علی کے چیتہڑے
اوڑا دئی گئے تو آپکی واہیات تقریر فنکی کیا حقیقت ہی محصل آپکی اس
تقریر کا سر و پا کا یہی ہی کہ جب خدا پوچہیگا کہ ثلثہ کو ہی سنیو تمنی اپنا پیر کیون بنایا
تو ہم جتنی آیات صحابہ کی تعریف مین اور مہاجرین اور انصار کی تعریف مین
ہین پیش کرینگی تب خدا لاجواب ہوجاویگا سبحان ربی وبحمدہ جناب من
یہہ ہمکو نہین معلوم کہ خداوند تعالی آپکے اس جواب باطل کو کس تقریر سی باطل کریگا
مگر شیعہ اپنی خدا کیطرفسی بچند وجہ جواب دیسکتی ہین ایک یہہ کہ جناب باری فرماوے
کہ ہم بالخصوص ثلثہ سی سوال کرتی ہین تو مطلق صحابہ کا ذکر جواب مین کیون کرتا ہے

کیا مطلق کا وجود فرد دیگر مین ہو کر پایا جانا ممکن نہین ہے دوسرے ہمنی
مومنین صحابہ کی تعریف کی ہی یا منافقین صحابہ کی تعریف کی ہی تیسرے
ہمنی کہان کہا ہی کہ ثلثہ مومنین مہاجرین سی ہین اگر آپ جواب مین فرمائینگی
کہ ہمنے بی عائشہ صدیقہ اور حضرت ابو ہریرہ وغیرہ سی سنا کہ سب اصحاب
اور سب مہاجر اور سب انصار مومنین مخلصین سی تہی تو جناب باری فرمائیگا
کہ ای کمبختو ای بیدینو ای احمقو من اصدق من اللہ قیلا تم ان کذابونکو
خدا سی بہی صادق تر سمجہی ہمنے خود صحابہ کی شانمین کہا تہا کہ منکم من
یرید الدنیا و منکم من یرید الاخرۃ اور بعض مہاجرین اور انصار ہی کے شان
مین کہا تہا تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرہ اور انھین کی شانمین
کہا تہا بل توثرون الحیوۃ الدنیا والاخرۃ خیر و ابقی اور انھین کے
شان مین کہا تہا ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا
والاخرۃ واعد لہم عذابا مہینا اور انہین کی شانمین کہا تہا یقولون
بافواہہم ما لیس فی قلوبہم اور قالوا انک لرسول اللہ واللہ یعلم
انک لرسولہ واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون اور لا یحزنک
الذین یسارعون فی الکفر من الذین قالوا امنا بافواہہم ولم تومن
قلوبہم اور یخادعون اللہ والذین امنوا وما یخدعون الا انفسہم
الغرض اس قسم کی سیکڑون آیتین اور حدیثین ہین جو مطلق صحابہ کی کفر و
نفاق پر دلالت کرتی ہین بلکہ بالخصوص ثلثہ کی کفر و نفاق پر بہی دلالت کرتی ہین
اور خدانی اتماما للحجہ قلم مسلم اور بخاری وغیرہ سی لاعن شعور لکہوا دی ہین مثل

حدیث قرطاس وحدیث حوض وحدیث فدک وحدیث جیش اسامہ الی غیر ذلک
پس جب بمقتضائی للہ الحجۃ البالغۃ وحجتہم داحضۃ عند ربہم
حجت خدا غالب آویگی تو معلوم نہین کہ حضرات اہلسنت کیا جواب دینگے
ہماری نزدیک تو سوائی اقرار جرم کی کچھہ جواب نہ دی سکین گی اور اوسوقت
سوای ادخلوا ابواب جہنم خالدین فیہا فبئس مثوی المتکبرین
کی کچھہ حکم نہوگا **قولہ** عدالت کی کرسی پر بیٹھکر ہماری اعتقاد باطل پر
ہمسی جواب چاہی **اقول** جب تم اپنی اعتقاد کو باطل ہی فرض کرتی ہو تو
باطل کو کلام اللہ سی کیونکر ثابت کرسکتی ہو حالانکہ خود جناب باری فرماتا ہے
کہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ یہہ فرض تو فرض
متناقضین ہی ابہی تو تمہاری بدحوسی کا حال یہہ ہی پس جب خدا عدالت کی
کرسی پر اجلاس فرماویگا اور منبر جباری و قہاری لگاویگا اور کنسٹبلان زبانیہ
جہنم کو سامہنی بلاویگا تب تم ایسی مجر مونکی مونہہ سی کیونکر ایسی مختل اور متناقض
تقریرین بدحواسی کی نہ نکلین گی دنیا مین تو یہہ اختلال حواس ہی اب آخرت کا
خدا حافظ خدا کا کرسی پر بیٹہنا کہ یا دہ عرش کے چرچرانی کا ہی اور ہنستی ہنستی
اولٹ جانی کا ہی جیساکہ صحیح بخاری مین ہی ضحک اللہ حتی استلقی
یعنی خدا ہنسا یہانتک کہ اولٹا اگر ایسہ صفت تو ہنسی کی ہی ورنہ ایسی طوفان
نوح آجاتا ہی نہین معلوم کہ ان طوفانونکا جواب حضرات اہلسنت خدا کو کیا دینگے
قولہ موافق مذہب شیعونکی تبرا عمل اصول ایمان سے ہی **اقول** اور موافق
مذہب سنیونکی تبرا ظلم اصول ایمان مین سی ہی قدف پر ایمان کہ جسمین خدا ظالم ہی

حضرات اہلسنت کو کچہہ بہی غیرت نہین ہی کہ تخصیص عدالت خدا فقط ساتہ
شیعونکی کرتی ہین حالانکہ خود جناب باری فرماتا ہی قایم بالقسط ولیس
بظلام للعبید **قوله** ہماری ہدایت کی واسطی ہ **اقول** بیشک ہدایت
کیواسطی بہیجا تہا مگر ہدایت مومنین نی پائی لیکن جو لوگ کہ مثل روز حدیبیہ
شاکین فی النبوت تہی وہ گمراہ ہوئی یضل به کثیرا و یہدی به کثیرا
وما یضل به الا الفاسقین **قوله** اسکا نام کتاب مبین رکہا **اقول**
مبین ہونا علی اختلاف التفسیر یا باعتبار ظہور وجوہ اعجاز کی ہی یا باعتبار ظہور
معنی عربیت کی ہی اسلئی کہ الفاظ غیر مانوسہ متنفرہ جو مخل فصاحت ہین مثل
مالکم تکاکاتم علی کتکاکؤکم علی ذی جنۃ افرنقعوا اسمین مستعمل نہین ہوئے یا باعتبار تبیین
حلال وحرام خدا کی ہی کما فی البیضاوی وغیرہ بہرکیف اگر غرض آپکی ذکر مبین سے
اسمقام پر یہہ ہی کہ جب کل قرآن مبین ہی تو جو آیات ہم فضائل صحابہ مین
بیان کرتی ہین یہہ بہی مبین ہین پس من حیث الدلالۃ قابل انکار شیعہ نہین ہوسکتے
تو شیعہ بہی بعینہ مثل اس کلام کی کہہ سکتی ہین کہ جو آیات ہمنی رذایل صحابہ مین
چند سطر پیشتر اس سی ذکر کیں اور اسیطرح جو نصوص خلافت جناب امیر کے
ہین کہ جس سی خلافت ثلثہ باطل ہوتی ہی مثل آیۃ وافی ہدایہ انما ولیکم اللہ اور
مثل آیت مباہلہ اور مثل آیت تطہیر اور مثل آیت ذوالقربی اور مثل آیت مودت
قربی وامثالہا یہہ سب مبین ہین پس قابل انکار اہلسنت نہین ہین ورنہ کتاب کا غیر مبین
ہونا لازم آوی فما ہو جوابکم فہو جوابنا **قوله** اغلاق اور تصنع کو دخل نہ دیا
اقول تصنع تو ظاہر ہر دم باطل کو ہوتی ہین بصورت حق ظاہر کیا جاوی اور اغلاق

امت کلام اللہ مین ایسا نہین ہی باقی رہا اغلاق پس نصوص اور محکمات قرانی
بہی جای کلام نہین ہین لیکن متشابہات آیات کہ جسکی تاویل مین علمای اہلسنت
ٹہوکرین کہاتی ہین اور علمای شیعہ منحصر راسخین فی العلم اور اہل ذکر علیہم السلام
مین جانتی ہین خصوصًا مقطعات قرآنی پس اونکا عدم اغلاق کا قایل ہونا
جای بحث وکلام ہی ومن ادعی فعلیہ البیان **قولہ** ہر چیز کو صاف صاف
بیان کر دیا **اقول** اگر ہر چیز کو صاف صاف بیان کر دیا ہی تو کوئی آیت ابوبکر
کی خلیفہ ہونی کی اور کوئی آیت عمر کی خلیفہ ہونیکی اور کوئی آیت عثمان کے
خلیفہ ہونیکی دکہلاؤ اور کس آیت قرآنی نی حکم دیا کہ ای عمر تو ابوبکر سی بیعت کر
اسواسطی کہ جسوقت حضرت عمر نی ہاتہہ واسطی بیعت حضرت ابوبکر کے بڑہایا تہا
اوسوقت تک تو اجماع بہی نہین ہوا تہا اور خود باقرار حضرت عمر جناب رسول خدا
نی خلیفہ ہی نہین کیا تہا چنانچہ صحیح بخاری وغیرہ مین ہی کہ حضرت عمر فرماتی تہی

ان لم استخلف فیما استخلف من ہو خیر منی رسول اللہ صلعم یعنی اگر مین کسیکو بجای خود
خلیفہ کرون تو جو شخص کہ بہتر مجہسی ہے یعنی رسول اللہ انہون نی بہی کسی کو خلیفہ
نہین کیا تہا اور اختیار کو بہی خدا نی بقول خود ما کان لہم الخیرۃ باطل ہی
کر دیا تہا پس جب خدا حضرت عمر سی پوچہیگا کہ ای عمر تو نی کیون ابوبکر سی بیعت کے
تو جو آیت حضرت عمر کتاب مبین کے خدا کے سامہنی پیش کرینگے شیعونکی بہی کان ذرا
مشتاق اوس آیت کی سن لینی کی ہین اور یہہ عذر کہ قرآن کو حضرت عثمان نے
جلا دیا اوسمین یہہ آیت تہی قابل سماعت نہین ہی اسلئی کہ بزعم اہل سنت خلاف انا
لہ لحافظون کی ہی اور یہہ عذر کہ صحیح بخاری مین اور ترجمہ مشکوۃ شریف مین

شیخ عبد الحق دہلوی نی لکھا ہی کہ حضرت عثمان نی جلا دیا پیش رفت نہ جائیگا
اسواسطی کہ خدا فرمائیگا کہ ای بدبختو تمہاری زعم باطل کی راہ سی مین سمجہا تہا کہ
صحیح بخاری اور ترجمہ مشکوۃ والا اوسوقت مین بجز اعترفوا بذنبھم
کی کچھہ جواب نہو سکیگا الغرض مضمون ہر چیز کے صاف صاف بیان ہونیکا بہی طرفہ
مضمون ہی کہ دنیا مین بجز مخاطب کی شاید کوئی عاقل اسکا قایل نہوگا اگر
یہی تہا تو حضرت ابو حنیفہ نی قیاسات جرضیہ مین ناحق اپنی اوقات شریف کو
ضایع کر کی اخوت عنی اوّل من قاس کی اختیار کی جنابوالا کوئی آیت تراویح
کوئی آیت مسح علی الخفّین کوئی آیت دست بستہ مثل یہود یونکی نماز پڑھنی کی
صاف صاف نہ سہی نی صاف صاف ہی ہمکو دکہا دیجیی ورنہ ایسی دعوی کے بہانی سر دیا
سی باز آیئی **قولہ** خود اسکا حافظ رہکر **اقول** اگر دعوائی حفظ باعتبار
اِنّا لہ لحافظون کی ہی تو مرجع ضمیر لہ پر کوئی دلیل قطعی قایم کی ہوتی آخر تمہارے ہی
علما سی ہین وہ لوگ جو فرماتی ہین کہ ضمیر لہ طرف رسولخدا ص کی پھرتی ہی قال
البیضاوی وقیل الضمیر فی لہ للنبی ص پس ضرور تہا کہ ان اپنی علماء کو تحت مَن
فسّر القرآن برآیہ داخل کر کی اونکی بیدینی اور بی ایمانی ثابت کر لیتی تب آگے
کچھہ گفتگو کرتی **قولہ** تحریف سی محفوظ رکھا **اقول** مدخول ہی بچند وجہ
پہلی اگر ہر قسم کی تحریف خواہ بزیادتی خواہ بہ کمی خواہ بہ تغیر خواہ بہ تبدیل خواہ باسقاط
سبعہ احرف و ابقای حرف واحد سب سی محفوظ رکہنی کا وعدہ خدا نی فرمایا تہا
تو اصول ثلثین اوّل کافر بہ حضرت عثمان تہی ورنہ کسلئی خود کم ہمت اور بی
ترتیب اور جمع کرنیکی اور اپنی جمع کردہ کی رکہنی کی اور دوسرونکی جمع کردہ کے

امت کلام اللہ مین ایسا نہین ہی باقی رہا اغلاق پس نصوص اور محکماتِ قرآنی
بہی جای کلام نہین ہین لیکن متشابہات آیات کہ جسکی تاویل مین علمای اہلسنت
ٹہوکرین کہاتی ہین اور علمای شیعہ منحصر راسخین فی العلم اور اہل ذکر علیہم السلام
مین جانتی ہین خصوصاً مقطعات قرآنی پس اونکا عدم اغلاق کا قایل ہونا
جای بحث وکلام ہی ومن ادعی فعلیہ البیان **قولہ** ہر چیز کو صاف صاف
بیان کر دیا **اقول** اگر ہر چیز کو صاف صاف بیان کر دیا ہی تو کوئی آیت ابوبکر
کی خلیفہ ہونی کی اور کوئی آیت عمر کی خلیفہ ہونیکی اور کوئی آیت عثمان کے
خلیفہ ہونیکی دکہلاؤ اور کس آیت قرآنی نی حکم دیا کہ ای عمر تو ابوبکر سی بیعت کر
اسواسطی کہ جسوقت حضرت عمر نی ہاتہہ واسطی بیعت حضرت ابوبکر کے بڑہایا تہا
اوسوقت تک تو اجماع بہی نہین ہوا تہا اور خود باقرار حضرت عمر جناب رسول خدا
نی خلیفہ ہی نہین کیا تہا چنانچہ صحیح بخاری وغیرہ مین ہی کہ حضرت عمر فرماتی ہی

ان لم استخلف فیما استخلف من ہو خیر منی رسول اللہ صلعم یعنی اگر مین کسیکو بجای خود
خلیفہ کرون تو جو شخص کہ بہتر مجہسی ہے یعنی رسول اللہ انہون نی بہی کسی کو خلیفہ
نہین کیا تہا اور اختیار کو بہی خدا نی بقول خود ما کان لہم الخیرۃ باطل ہی
کر دیا تہا پس جب خدا حضرت عمر سی پوچہیگا کہ ای عمر تو نی کیون ابوبکر سی بیعت کے
تو جو آیت حضرت عمر کتاب مبین کے خدا کے سامہنی پیش کرینگے شیعونکی بہی کان ذرا
مشتاق اوس آیت کی سن لینی کی ہین اور یہہ عذر کہ قرآن کو حضرت عثمان نے
جلا دیا اوسمین یہہ آیت تہی قابل سماعت نہین ہی اسلئی کہ بزعم اہل سنت خلاف انا
لہ لحافظون کی ہی اور یہہ عذر کہ صحیح بخاری ہین اور ترجمہ مشکوۃ شریف مین

شیخ عبد الحق دہلوی نی لکہا ہی کہ حضرت عثمان نی جلا دیا بیشی رفت نہ جائیگا
اسواسطی کہ خدا فرمائیگا کہ ای بدبختو تمہاری زعم باطل کی راہ سی مین سمجہا تہا کہ
صحیح بخاری اور ترجمہ مشکوٰۃ والا اوسوقت مین بجز اعترفوا بذنبہم
کی کچہہ جواب نہو سکیگا الغرض مضمون ہر چیز کے صاف صاف بیان ہونیکا بہی طرفہ
مضمون ہی کہ دنیا مین بجز مخاطب کی شاید کوئی عاقل اسکا قایل نہوگا اگر
یہی تہا تو حضرت ابو حنیفہ نی قیاسات حرضیہ مین ناحق اپنی اوقات شریف کو
ضایع کر کی اخوت عنی اوّل من قاس کی اختیار کی جنابو الا کوئی آیت تراویح
کوئی آیت مسح علی الخفّین کوئی آیت دست بستہ مثل یہود یونکی نماز پڑہنی کی
صاف صاف نہ سہی نی صاف صاف ہی ہمکو دکہا دیجئی ورنہ ایسی دعوے یہاںی سر و پا
سی بازاییٔ **قولہ** خود اسکا حافظ رہکر **اقول** اگر دعوائی حفظ باعتبار
اِنّا لہ لحافظون کی ہی تو مرجع ضمیر لہ پر کوئی دلیل قطعی قایم کی ہوتی آخر تمہارے ہی
علما سی ہین وہ لوگ جو فرماتی ہین کہ ضمیر لہ طرف رسولخدا ص کی پہرتی ہی قال
البیضاوی وقیل الضمیر فی لہ للنبیّ صلعم پس ضرور تہا کہ ان اپنی علماء کو تحت من
فسّر القرآن برآیہ داخل کر کی اونکی بیدینی اور بی ایمانی ثابت کر لیتی تب آگے
کچہہ گفتگو کرتی **قولہ** تحریف سی محفوظ رکہا **اقول** مدخول ہی بچند وجہ
پہلی اگر ہر قسم کی تحریف خواہ بزیادتی خواہ بہ کمی خواہ بہ تغیر خواہ بہ تبدیل خواہ با سقاط
سبعہ احرف و ابقای حرف واحد سب سی محفوظ رکہنی کا وعدہ خدا نی فرمایا تہا
تو اسصورت مین اوّل کافر بہ حضرت عثمان تہی ورنہ کسلئی خود کم ہمت او بیر
ترتیب اور جمع کرنیکی اور اپنی جمع کردہ کی رکہنی کی اور دوسرونکی جمع کردہ کے

جلانیکی باندھی اگر حفظ خدا پر ایمان رکھتی تھی اور یقین آسیر تھا کہ کسیطرح کی تضییع
کو اسمین دخل نہین ہوسکتا تو انحضرت کو دخل در معقولات کی کیا حاجت تھی
دوسری وعدۂ حفظ آیا متعلق بکلام لفظی تھا جسکو آپکی علما کلام حقیقی نہین سمجھتی
یا متعلق بکلام حقیقی نفسی تھا کہ متکلم ہونا خدا کا نزدیک اہل سنت کے اوسی پر
موقوف ہی یا متعلق بحفظ نقوش ما بین الدفتین تھا پس اوّل جب وہ نزدیک
اہلسنت کے حقیقت مین کلام خدا ہی نہین ہی یہانتک کہ مطابق بواقع ہونا اوسکا
آپکی علما واجب نہین جانتی اور حقیقت مین بمذاق اشاعرہ خدا پر کوئی بات
واجب ہی نہین ہی تو حفظ اوسکا کیون واجب ہوگا بلکہ ایفاء وعدۂ حفظ ہی
کب واجب ہی اور محفوظ رہنا اوسکا تغیر اور تبدّل اور تحریف سی کیا ضرور ہے
اودہر عذر جبری عادت غیر مسموع ہی اسلئی کہ جبری عادت کو کسنی واجب کیا اور
ثانی پس ہرچند فی نفسہ نفوس عقلا مین کلام نفسی کلام مہمل ہی جسکا ابہی تک
کوئی محصل نہین معلوم ہوا مگر اوسکی عدم تحریف کو تحریف کلام لفظی سی کیا علاقہ
ہی اور ثالث پس اوس سی بدیہی البطلان زیادہ کون امر ہوگا اسلئی کہ مشاہدہ
بالعین ہی کہ نساخ بہت تحریفین کرتی ہین اور صفحات اور نقوش کرم خوردہ
بہی ہوجاتی ہین اور سب سی بڑہکر یہہ ہی کہ حضرت عثمان نی صدہا نسخی جلادئی
اگر وعدہ اسی کی حفظ کا ہوتا تو ضرور تہا کہ آسمان سی ایک آگ نازل ہوتی اور حضرت
عثمان کو بعوض جلانی مصاحف کی جلادیتی تیسری تشخیص محل حفظ بہی ضروری ہی کہ
آیا محل اوسکا سفینہ بیاض عثمانی ہی تہا تو البتہ قبل اسکی حفظ معدوم تہا کہ حضرت
عثمان کو مجال احراق ملی لیکن کیا وجہ اسکی کہ آیۂ حفظ تو شاید پیشتر ہی نازل ہوا ہوگا

یا محل حفظ قلب مطہر جناب رسولخدا صہ تھا نزّل به الرّوح الامین علی قلبك
لتکون من المنذرین فانّه نزّله علی قلبك ولا تحرّك به لسانك لتعجل به
ان علینا جمعه وقرانه اور بعد اونکی قلوب اوصیاء طاہرین مین اونکے
محفوظ تہا یا محل حفظ صدور مومنین موقنین تھا بل هو آیات بیّنات فی
فی صدور الّذین اوتوا العلم یا محل حفظ لوح محفوظ تہا بل هو قرآن مجید
فی لوح محفوظ بہر کیف تحریف اور تبدّل اور تنقیص اور اختلال فی التعظیم پر
سیکڑون احادیث صحاح اہلسنّت دلالت کرتی ہین چنانچہ نزہہ اور استقصاء مین
اوسکی پتہ اور نشان مذکور ہین پس جو مخلص اہلسنّت اپنی واسطے تجویز کرین وہی
شیعونکی واسطے سمجھہ لین اور تحقیق اس امر کی کہ کس قسم کی تحریف ممکن الوقوع
ہی اور کس قسم کی غیر ممکن الوقوع ہماری علمانی اپنی کتب کلامیہ مین کی ہی ولیس ہذا
محل البحث عنه **قوله** پس خداوندا ہمنی تیری کتاب کو اپنی آنکھونکی سامہنی
رکھہ لیا **اقول** حضرت وہان تو تنہا پیش قاضی ہوی راضی آئی نہوگا بلکہ
ضرور ہی کہ شیعیان علی ابن ابیطالبؑ بہی وہان حاضر ہون بیکوئی شیعہ
اوٹھہ کہڑا ہوگا اور کہیگا کہ خداوندا تو علاّم الغیوب ہے خوب جانتا ہی کہ یہہ لوگ
جہوٹہی دغاباز ہین حسبنا کتاب الله بمکر وفریب کہا زبان سی کہتی ہین کہ ہمنے
کتاب خدا کو سامہنی رکھا اور حقیقت مین پس پشت پہینکا نبذوه وراء ہم
ظہریّا تیری نصوص کے خلاف کیا او تی آت ذا القربی حقّه فرمایا
انہون نی حق ذوالقربی کا غصب کیا یوتی مودّة اولی القربی کو اجر رسالت
فرمایا اونہون نی اون لوگون سی بیعت کر کی اپنا پیشوا بنایا جنہون نی ذریت رسول صہ

کو قتل کیا تونی موذیان خدا و رسول پر لعنت کی انہون نی اون موذیون کو
خلیفہ رسول اللہ صلعم بنایا از اصول تا فروع تیری کتاب کے خلاف کیا قولہ
مہاجر اور انصار کی اسقدر بزرگیان اور فضیلتین تونی بیان کی اقول
شیعہ علی ابن ابیطالب عرض کریگا کہ خداوندا جو مومنین مہاجرین اور انصار
کی تونی فضیلتین بیان کی ہم بسر و چشم اوسکی قایل ہین مگر چند منافقین
موذیان خدا و رسول تہی چونکہ تونی اونکی حق مین لعنت کی تہی اسلئی ہمنی بہی
اونپر لعنت کی **قولہ** نیک اعتقاد رکہنی پر مجبور ہوگئی **اقول** شیعہ
کہیگا خداوندا اشاعرہ نی اپنی تئین کل افعال قبیحہ مین مجبور سمجہا اور تجکو ظالم
ٹہرایا باوجود اقرار کرنی کے کہ الحق انہ کفوء للغیر کما فی مسلم الثبوت پہر بہی
ابو الحسن اشعری کی اطاعت نہ چہوڑی اور اوسکو باوجود فرمانی تیری نبی صلعم کے
مجوس ہذہ الامۃ نجانا **قولہ** اونکی حق مین فرمایا الذین امنوا
اقول شیعہ کہیگا خداوندا ثلثہ کو ہمنی متصف ساتہہ ایک صفت کی بہی
ان صفات مین سی نہ پایا نہ اونکا ایمان درست تہا نہ ہجرت اونکی نہ جہاد
اونکا فی سبیل اللہ تہا بلکہ تیری ہی فرمانی سی ہمنی جانا کہ طالبین جیفہ دنیا
تہی اس سبب سی تونی اونکو مخاطب بخطاب سراپا عتاب تریدون عرض
الدنیا کیا اور اسی وجہہ سی ہم اونکو مصداق اولئک ہم الفائزون اور
اولئک ہم المومنون نسمجہی بلکہ اولئک ہم المنافقون سمجہے اور بجای
لہم مغفرۃ و رزق کریم کے واسطی منافقین کے فی الدرک الاسفل
من النار خود تونی فرمایا ہے اور بجائی لیرزقنہم رزقا حسنا

کی شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمھل یغلی فی البطون کغلی الحمیم نے
ارشاد کیا ہی غرضکہ خدایا جب ہمنی تیری کتاب کو کھولا تو کوئی ورق کوئی
صفحہ اوسکا خالی اس سی نپایا کہ جہان کہین تونی مومنین کیواسطی ذکر ثواب
کیا اوسکی ساتھہ ہی کفار اور منافقین کی واسطی ذکر عذاب بہی کیا ہی کسی آیت
سی اون منافقونکی لئی تحریفین برائی کی نیکی کا ثبوت کیا شبہہ تک نہوا جب
تیری کتاب سی اونکی نسبت شہادت چاہی تو یہی معلوم ہوا کہ اولئک ھم
الظالمون جب قرآن سی اونکی واسطی فال کہولی تو یہی نکلا کہ اولئک ھم
الفاسقون جب تونی باین ستاری وغفاری اونکی فضایح اعمال و شنایع
افعال سی اپنی کتاب کو بہر دیا اور اونکی شانمین باربار فقد باء بغضب من اللہ
وماوٰیھم جہنم وبئس المصیر اور یعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ فرمایا
اور اقتدا اور پیروی کی کیا معنی ادنی امیلان سی طرف اونکی بقول ولا ترکنوا
الی الذین ظلموا فتمسکم النار منع فرمایا اور اونکی عداوت پر تحریص فرمایا
اور اونکی محبت پر تہدید بوعید نار فرمائی چنانچہ فرمایا یا ایھا الذین امنوا
لا تتولوا قوما غضب اللہ علیھم قد یئسوا من الاخرۃ کما یئس الکفار
من اصحاب القبور اور پھر فرمایا لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم
الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ خداوندا تو ہم اگر اونسی عداوت
نرکہتی اور اونکو برا نجانتی اور اونسی تبرا نکرتی پھر کیا کرتی الہ العالمین تونے
ہمکو اوس زمانہ مین نہین پیدا کیا کہ جب حکم فرمایا یا ایھا النبی جاھد
الکفار والمنافقین واغلظ علیھم وماوٰیھم جہنم وبئس المصیر تاکہ ہم کو

نبی برحق اور وصی مطلق کی ساتھہ ہوکر کفار بدین اور منافقین ملعونین سے
تا سر کردہای جمل اور صفین جہاد کرتی افسوس ہی کہ ہمکو توفی اون مجاہدین کے
بعد مخلوق کیا ناچار جب جہاد سیف و سنانی سے مجبور ہوئی تو فقط جہاد
لسانی تبرّا ہمنی اکتفا کی اور بنظر اسکی کہ یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون
تونی پہلی ہی بیدینونکی حقمین لکھدیا تہا ہمنی اپنے تئین زمرۂ لاعنین منافقین
سے ٹہرایا اور اگر ہم بہی مثل اہلسنت کی اونپر لعنت نکرتی تو تیرا قول
یلعنہم اللاعنون معاذ اللہ کاذب ہوجاتا اور جب ہمنی بموجب تیرے ہی حکم
کی دن رات اونسی تبرّا شروع کیا تو کیونکر ہم اون پیشوایان اہلسنت سے محبت
رکہتی اور کسطرح اونسی کینہ اور عداوت نرکہتی خداوندا یہ کتاب تیری ہی جسکے
حفاظت توفی صدور مومنین موقنین مین فرمایا عثمان نی اسکو جلایا اور
جو اوسکی جلانی سے ہماری ہاتہہ مین بچ رہا وہ بہی ابہی تک اہلبیت طاہرین
کی مدح و ثنا سے بہرا ہوا ہی پس وہی اہلبیت جنکی شان مین تونی بلا تصنع اور
اغلاق یطہرکم تطہیرا فرمایا جن منافقونسی مرتی دم تک غضبناک
رہین پہر اگر ہم بہی اونسی غضبناک ہون تو ہمارا کیا قصور ہی اور کیا گناہ ہی
جنکو تونی اچھا کہا ہمنی بہی اونکو اچھا کہا جسپر تونی اپنا غضب اور لعنت ظاہر کی
ہمنی بہی اوسپر لعنت کی اور مصداق افتؤمنون ببعض الکتاب و یکفرون
ببعض مثل اہلسنت کے نہین ہوئی جن عبارتونمین تونی اپنی ظالمونپر اور موذیون
پر لعنت کی اور فارین عن الزحف پر غضب ظاہر کیا اور ماویہم جہنم و
بئس المصیر کہا اور جن لوگونکی تونی مذمتین مطابق جمعیۂ دنیا کی ہمنی اون کو

کلام دنیا جانا اور اونسی بغض فی اللہ عداوت رکھی ہان ان لفظونکی اگر تونی کچھہ
اور معنی رکھی ہون اور ان عبارتون کا مطلب اور کچھہ ہو تو ہم نہین جانتے ہم
تو موافق تیری ارشاد کی تیری نصوص اور محکمات آیات کو معمّا اور پہیلیون کا
مجموعہ نسمجھی اور موافق ارشاد تیری نبی کی کہ اونہون نے بحدیث متفق علیہ
ثقلین اپنے اہلبیتؑ کو تالی کتاب خدا فرمایا تھا تفسیر آیات کی اہلبیت طہارتؑ
سی پوچھہ لیا اونہون نی بہی یہی فرمایا کہ مصداق ان آیات کے وہی منافقین ہین
جنکی افسر حضرات ثلثہ ہین چنانچہ خطبہ شقشقیہ کہ باعتراف معتبرین علمای اہلسنت
مثل فیروزابادی و ابن اثیر جزری کلام جناب امیر علیہ السلام ہی اسپر دلالت کرتا ہی
بلکہ اپنی صحیح مین مسلم و بخاری بہی حدیث کاذبین غادرین آثمین خائنین مین
اسکی ناقل ہین ہم نہین جانتی کہ جب ہم یہہ جواب دینگی تو خداوند عادل کہ جسکا
عدل ہماری اصول ایمان سی ہی اور خدا ہر مسلمان کو ایسی ایمان کی ہدایت دے ہمکو کس جرم
مین سزا دیگا اور کسطرح ہمکو اپنی کتاب کا تصدیق کرنیوالا نسمجھیگا ہمکو تو کرور در کرور
مرتبہ یقین بلکہ علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین ہی کہ ضرور ایسی عقیدی کے عوض
خدا ہماری نجات بلکہ ہماری غلامونکی بہی نجات کریگا اور ہمکو مومنین متقین کی
مغفرت اور رزق کریم سی حصہ کامل اور بہرہ وافر عطا فرمائیگا **قولہ** ای یارو
ہمارا جواب سُن لیا **اقول** اے یارو تمہاری جواب کی ہمنی دھجیان اوڑا کر خاک
مین ملا دیا اور مثل شبہات زنادقہ و ملاحدہ کی از سر باطل اور مثل مغلوات
ابن کمونہ و ابو البرکات یہودی بغدادی کی سراپا مضحکہ کر دیا فصار کزرع اصابہ
برق خاطف او کرماد اشتدت بہ الریح فی یوم عاصف لا یبقی دو

جواب کی فکر کرو اور ہماری نزدیک سوا اسکی دوسرا جواب نہین ہوسکتا کہ
خداوندا گو ہم الفاظ قرآنی کے حامل کما یحمل الحمار اسفارا ہوی اور واسطے
پڑہانی تراویح مستبدعہ کی مثل بنی جی بہجوکے برزبان کیا مگر اوسکی معانی
لفظی کو ہم بھی ہم کیا ہماری پیشواؤن تک نی کلالۃ وابا تک نسمجہا مضمونکا
کیا ذکر ہی اور جن مصاحف مین کسیقدر تفصیل احراق منافقین اور مومنین
تہی اونکو حضرت عثمان محرق القرآن نی جلاہی دیا اور جناب امیر علیہ السلام
نی علی ترتیب التنزول اپنا جمع کیا ہوا جس سی ناسخ اور منسوخ کی تمیز ہوتی جاتی تہی
بخوف جلادینی عثمانیونکی مخصوص اپنی اولاد کی ساتہہ کیا کہ وہ اپنی شیعونکو
اوس سی مستفید کرتی رہی اور بسبب اسکی کہ ہماری جد فاسد حسبنا کتاب اللہ
کہکر مر گئی تہی ہمنی اہلبیت طاہرین سی کچہہ نہ پوچہا پہر خداوندا ہمکو نیک وبد
کی تمیز کیونکر ہوتی تب خدای جل شانہ فرمائیگا کہ ای کمبختو مینی فاسئلوا اہل
الذکر ان کنتم لا تعلمون نہین کہا تہا اور ائمہ اہلبیت نی نہین کہا تہا کہ ذکر
رسول ہین جیسا کہ انا ارسلنا الیکم ذکرا رسولا اسپر دلالت کرتا ہی اور
ہم اہل الذکر ہین ہمسی پوچہو اور کیا ہماری پیغمبر نی حکم تمسک بہ اہلبیت نہین دیا تہا
ای بدبختو تمنی ہمکو اور ہماری پیغمبر کو اور امامونکو جہوٹہا سمجہا تو کہو بارے
اوسوقت خدا کو کیا جواب دوگی پہر جب خدا تمہاری سزا مین فرماوے ادخلوا
نار جہنم خالدین فیہا تو دنیا نہین ہی کہ کچہہ چین چپڑ کا موقع ملی بلکہ جب
خطاب اخسئوا فیہا ولا تکلمون پہونچی گا تو جہک مارکی چپ ہورہنا پڑیگا
قولہ خدانی تمسی مواخذہ کیا اقول استغفر اللہ ممکن نہین ہی کہ خدا ہمسے

مواخذہ

مواخذہ کری ہمکو اپنی صحت ایمان پر یقین کامل ہی کہ جیسا خدا اکی ذات پر یقین ہی
آری پیروان شاکین فی النبوت کو اپنی ایمان مین شک ہی تو اونکو ایسی احتمالات
ہونا بیجا نہین ہی **قولہ** تم کیا جواب دوگی **اقول** جو ہمارا جی چاہیگا
جواب دینگی تم اپنی فکر کرو کہ جو جواب تمنی سوچا تہا وہ باطل ہوگیا اب کیا کہو
قولہ ہماری نزدیک تو سوای اسکی دوسرا جواب نہین ہی **اقول** ہم
آپ سی کب پوچہتی ہین آپ کیون زبردستی دو کلمہ از مادر عروس ہم شنوائی
عندیات زبان پر لاتی ہین توجیہ و عندیہ توجیہ آپ کس گنتی کی ہوتی ہین
کس گنتی شمار مین ہین جو اس بیوقوفی کی جوابون کو کوئی آپ سے سنی ہمارا جواب
وہی ہی کہ جب تم آیات فضائل صحابہ در پیش کروگی تو ہم آیات نفاق صحابہ
منافقین در پیش کرینگی تب ہماری تمہاری درمیان مین احکم الحاکمین حکم
فرماویگا **قولہ** خداوندا ہمنی تیری کتاب کو اسلئی پس پشت ڈالا **اقول**
اپنی لحیہ عثمانی دعقلی تو بہت بڑہا دی مگر ایسا وہ لوحی قلبی علوم نہین کہ کس
مفتری کذاب علیہ اللعنۃ والعذاب کی بات کی مصدق ہوئی ہین جسنی
چند خطائین اسمقام پر کی ہین اور ایک خطا دو خطا تیسری خطا اسکی اپنی طیب
ولادت ظاہر کی ہی یہہ پہلی خطا ہی کہ شیعون نی کتاب خدا کو پس پشت ڈالا ہے
اگر ایسا ہوتا تو شیعہ نفاق منافقین صحابہ خصوصاً نفاق ثلثہ آیات کتاب خدا
سی کیونکر ثابت کرتی آری تمنی کتاب خدا کو پس پشت ڈالا ہی کہ آیات فضائح
منافقین صحابہ کی تصدیق ہی نہین کرتی ہو اور سب صحابہ کو عدول سمجہی ہو برخلاف
شیعہ کی اگر اصحاب فضائل کو قابل رحمت اور اصحاب نفاق کو منزا دار لعنت سمجہتی ہین

علاوہ

علاوہ اسکی تالی کتاب خدا یعنی اہلبیت رسول خدا کو تمنی بالکلیہ پس پشت ڈالی
اور حدیث ثقلین کو نسیاً منسیاً کر ڈالا ہی طرفہ یہہ کہ اسکا اقرار بہی کرتی ہین
چنانچہ کلام علامۂ تفتازانی مین گزرا فاعترفوا بذنبهم فسحقا لاصحاب
السعیر **قولہ** اور اوسکو بہی کم و بیش کردیا **اقول** یہہ دوسرے خطا ہی
بلکہ کمال کذب و افترا ہی جو شخص کہ اتنی لمبی ڈاڑھی بڑہا کی اتنا جہوٹہ بولے
اوسکی ڈاڑھی کی لئی کیا تجویز کیا جاوی دیکہو یارو غضب خدا کا ہی کہ شیعہ
بیچارہی از اولین تا آخرین بتصریحات تمام بر سر بام ندا کرتی ہین کہ مجمع علیہ
کل امامیہ کا خلفاً عن سلف یہہ ہی کہ کلام اللہ مین تحریف بہ بیشی نہین ہوئی
جو کچہہ بحث ہی وہ مخصوص ہی بہ نسبت کمی کی ہی یہہ نا خدا ترس بکذب و افترا کہتا ہی
کہ شیعہ بیشی کی قایل ہین پس بجز لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے ہم کیا جواب دین ارے
سنیان باحیا اسکی قایل ہین کہ کلام اللہ مین تحریف بہ بیشی ہوئی یہانتک کہ
دعا ہای قنوت اللهم نستعینک مصحف ابن مسعود مین بڑہائی گئی کہ ابن مسعود
سی بضرب مشت و لگد وہ کلام اللہ چہین کی حضرت عثمان محرق القرآن نی جلا دیا
اور اسی طرح کل مصاحف کو عثمان نی جلایا سبب مین بیشی بالفاظ تفسیری ہوئی تہی
چنانچہ اس مضمون سی صحاح اور غیر صحاح قوم مملو ہین **قولہ** جیسا تو نی نازل
کیا تہا ویسا نہ لکہا تہا **اقول** خود تمہاری علما اقرار اسکا کرتی ہین کہ مصحف عثمانی
بر ترتیب نزول نہین ہی آری مصحف جناب امیر علیہ السلام البتہ بر ترتیب
نزول تہا **قولہ** اصلی مصحف امام صاحب کے پاس تہا **اقول** یہہ بہی ایک
تیسری خطا ہی کچہہ تخصیص صاحب الزمان علیہ و علی آبائہ آلاف التحیۃ والسلام

ابن الملاک العلام وعجل اللہ ظہورہ علی زعم اناف اللیام کی نہین ہی بلکہ ہمیشہ
دوازدہ امام علیہم السلام کی پاس تہا اور شیعان اہلبیتؑ بارشاد اونکی اوس سے
مستفید رہی گو ہمکو بہ نسبت تلاوت کی اور استدلال بآیات کی بحافی ایدی الناس
ہی سی حکم فرمایا وذلک لمصالح لایعلمہ الا اللہ والراسخون فی العلم
قولہ کچہہ نشان اور پتہ بہی امام صاحبؑ کا نملا اقول یہہ بہی ایک
خطا ہی اگر شیعونکو امام صاحبؑ کا پتہ ونشان نہین ملا تو اونکی امامت
کی کیونکر قایل ہوئی آرے سُنیونکو کچہہ نشان اور پتہ ابتک نہین ملا اسیسبب
سی وہ موت جاہلیت پر بموجب ارشاد اپنی خلیفہ زادی ابن عمر کے
مرتی ہین اور اونہون نی یزید اور عبد الملک کی اسی سبب سی بیعت کی اور
ایک شب بی بیعت کی نرہ سکی کہ مبادا بموت جاہلیت مرین اور شب کو
حجاج بن یوسف سی بیعت کی وقد مر من البخاری والمسلم وشرح نہج البلاغہ
لابن ابی الحدید طرفہ یہہ ہی کہ شاہ عبد العزیز اپنی کید صد وشستم مین فرماتی ہین
کہ حضرت امام محمد بن الحسن المہدی صلوات اللہ علیہما پیدا ہوئی اور سن
طفولیت مین انتقال فرمایا شیعان علے ابن ابی طالبؑ پیدا ہونا تمہارے
اقرار سی مسلم رکہتی ہین اور انتقال فرمانی پر طالب دلیل ہین وانی لہم
ذالک **قولہ** ہم اسکو کبہی دیکہتی بہی نہ تہے **اقول** یہہ بہی جہوٹ
اگر نہ دیکہتی تو خلافت جناب امیرؑ اور نفاق ثلثہ کہان سی ثابت کرتے ہ
قولہ حفظ یاد کرنیکا کیا ذکر ہے **اقول** یہہ بہی جہوٹہہ ہے اگر حفظ نکرتی
تو نمازونمین تلاوت کس چیز کی کرتی اور کلام کے حافظ تو تمہاری ثلاثہ بہی تہے

ہماری مذہب کی تو سیکڑون حافظ موجود ہین آری اندھی حافظ وسطی تراویح
بڑہانی کی ہوتی تھے **قوله** کبھی اوسکو پڑھتی بھی نہ تھی **اقول** آری
تراویح مین نہ پڑھتی تھی جسکو حضرت عمر خود البدعة نعم البدعة کہتی تھی
بسبب اسکی کہ قول رسول اللہ ص کل بدعة ضلالة وکل ضلالة سبیلها
الی النار یاد نہ کہتی تھی **قوله** ہمیشہ امام صاحب کی خروج کی دعا کرتی تھی
اقول آری منتظر ظہور ہین اللہم عجله جیسی تم منتظر قیامت ہو اور
جیسی تم منتظر خروج اپنی پیشوا مسیح دجال کے ہو اور جیسی تم منتظر نزول
عیسی مسیح کی ہو اور اونکی ظہور وافی السرور کی دعا بھی کرتی ہین جیسا کہ تم
اونکی پیدایش کی منتظر ہو اور دعا کرتی ہو اور اگر ہمین منتظر ہو اور ہمین دعا
کرتی ہو تو مصدق وعدۂ خدا و رسول نہین ہو اور فقط یہی ایک امر تمھارے
ثبوت کفر والحاد و بیدینی کی لئی کافی اور وافی اور دلیل شافی ہے اور اوسکا
دیندار ہی تمھارا محض لاف اور گزافی ہی علی اہل الدین بالخافی وان خفی علی
مثلک المجاهف الحافی والخزف الجافی واللہ ہو العافی وللمومنین لمعافے
قوله اوسکی دیکھنی پر جان دیتی ہین **اقول** یہہ بھی غلط ہے ہمکو کیا غرض ہے
جو اوسکی دیکھنی پر جان دین ہمکو بدلیل لن یفترقا حتی یردا علی الحوض
یقین کامل ہی کہ اہلبیت قرآن حقیقی سی جدا نہین اور جو حکم اونکا ہی وہی
عین حکم قرآن ہی اور جب وہہون نی ہمسے فرمادیا ہی کہ تمھاری ثلثه مصداق
آیات نفاق ہین اور اس کلام اللہ مین جو عثمان کی جلانی سی بچ گیا ہی خدا نے
شہادت اونکی طالبین دنیا ہونیکی بقول خود تریدون عرض الدنیا دی ہی

تو ائمہ کا فرمانا اور کلام خدا مین اوسکی تصدیق پایا جانا ہماری صدق ایمان
کی لئی کافی ہی آری جب وہ قرآن بھی ملجائیگا تو مدارج یقین سو سی ہزار اور ہزار
سی لاکھ اور لاکھ سی کرور درجہ بڑھ جائینگی **قولہ** تونی اونکو ایسا چھپایا کہ
کہین اونکا سایہ بھی نہ دکھلائی دیا **اقول** خدا نی باعتبار مصالح کی پردے
بہلون سبکو چھپایا جیسا خدا نی تمہاری پیر و مرشد دجال کو چھپایا اور شیطان
کو چھپایا اور عیسیٰ مسیح کو چھپایا اور خضر ع کو چھپایا الیاس ع کو چھپایا ویسا ہی
صاحب الزمان ع کو نظر اہل عدوان سی چھپایا **قولہ** ہزارون عرضیان
بھیجین ایک کا بھی جواب نہ دیا درخواستین الی قولہ کچھ بھی حکم نہ آیا **اقول**
لا حول ولا قوۃ الا باللہ تمھین اتنی بھی عقل نہین ہی کہ اگر جواب نہ ملتا اور
حکم نہ آتا تو ہزارون عرضیان کیون لکھتی درخواستین کیون گذرانتی آپ ایسے تم
ایسی مردود دین درگاہ کا جواب نہین ملتا شیعہ بخدای لایزال کہ ہمیشہ اپنی عرضیون
سی کامیاب اور اپنی درخواستون سی بہرہ مند ہوتی چلی آئی مسائل غامضہ مین
توقیعات رفیعہ پر عامل اور احکام شریفہ منیعہ سی خوشدل ہین اگرچہ نالایق
مثل ابو جہل و ابو لہب کے زمرہ مکذبین الضالین سی ہون ہوا کرین کہ اونکی لئی انشاء اللہ
عنقریب نزل من حمیم و تصلیۃ جحیم طیار ہی حضرت مخاطب کی خدمت
عرض ہی کہ آپ کیون آتش رشک و حسد سی قبل از آخرت دنیا ہی مین جلی جاتی ہین
گو حضرات ثلثہ دنیا مین نہین ہین مگر اونکی خلیفہ حضرت دجال تو دنیا مین موجود
ہین اگر آپ بھی عرضیان لکھی اور درخواستین بذریعہ دخانی اوسکی جزیرہ
تک بھیجی کہ شیعان علی ابن ابیطالب ع نی بہت سر اوٹھایا ہی آپ جلد

قدم رنجہ فرمایئی تو ہمکو یقین ہی کہ وہ بھی اپنی ہواخواہونکو جواب سی محروم
نہ رکھین اور بعید نہین ہی کہ آپ کے ایسی ممد اور معاون پا کے جلد آوین اوسوقت
مین اگر شیعہ اپنی صاحب الزمان کو نہ بلا دین تو پھر جو چاہیے سو کہیے
قولہ ہمنی بہت انتظار کیا مگر ہماری جیتی جی ظہور کسکا خروج کیسا کچھہ خبر
امام کی نہ آئی **اقول** بعد اسکے کہ آپ عرضیان خدمت دجال مین روانہ
کیجیئی اگر آپکی جیتے جی خبر اوس ملعون شقی کے خروج کی آجاوی اور امام علیہ السلام کا
اوسوقت مین ظہور اور خروج نہو تو جو آپ فرمایئی آپکا کہنا بسر و چشم
قبول ہوگا اور اگر آپکی جیتی جی خبر اوس شقی کی نہ آوی تو مرتی وقت یہی شعر بصد
حسرت و یاس ورد زبان کذب و لغو اساس فرمائیگا ؎ شام تک تو آمد جانان
کا کھینچا انتظار ٭ وہ نہ آیا وعدہ اپنا یہان برابر ہوگیا **قولہ** ہندسی امام
کی غیبت سر اتک الی قولہ صورت تو امام کی نظر ہی نہ پڑی **اقول** تم بھی ہند سے
جزیرۂ دجال تک پہنچو دیکھو صورت اوس شقی کی تمکو نظر پڑتی ہی کہ نہین اگر
نظر پڑی تو شیعونکی بھی تصدیق اپنی امام کی خدمتمین مشرف ہونی کی کرلینا
اور اگر نہ دیکھنا تو وجود دجال کا بھی مثل وجود امام کی انکار کرکی اسلام ظاہری
کو چھوڑ کر کھلی خزانہ بی پردہ و بیحجاب اور بی مقنع و بی نقاب نصرانی بن جانا
ضرور ہی کہ اس کام کو بہت جلد انجام کرو قبل اسکی کہ جان کو حوالہ مالک کرو
قولہ بغیر امام کی ہم کیا کرتی **اقول** بغیر امام کی ہم سب کچھہ کرتی ہین راہ
حق اور صدق پر چلتی ہین مگر افسوس اسقدر ہی کہ بغیر امام کی کفار اور زنادقہ
جو مثل تمھاری بیہودہ گوئی کرتی ہین اونکو سزا نہین دی سکتی **قولہ** ہان امام کے

دیکھنی والون نی جو کچھہ کہدیا **اقول** جسطرحسی تمسی ثلثہ کے دیکھنی والون نی اور
اونکو خلیفہ بنانی والون نی جو کچھہ کہدیا تم اوسپر ایمان لائی یہ نہ سمجھی کہ یہ کذابین
و وضاعین ابناء الشیاطین جیفۂ دنیا کی کلاب طالبین ہین از سر تا پا جھوٹ
ہیدین ہین اونھین کی کہنی کو جو خلاف عقل و نقل تہا حق جانتی رہے اور کبہی
اوس سے نہ پھرے ہر چند ہادیان راہ دین لاکھہ سمجھاتی رہی مگر یزید و
معاویہ کا ساتھہ نچھوڑا اور اون ہیدینونکی رفاقت سی مونہہ نہ موڑا وسیعلم
الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون **قولہ** ای کم بختو **اقول** جو تم
کبہی کمبختی انکو بخوبی دیا گیا **قولہ** تو کسکی مجال تہی کہ وہ تحریف کرتا **اقول** قد مر
جوابہ ایضا **قولہ** کسنے تمسی کہا کہ میری کتاب مین تحریف ہوئی تہی **اقول**
صحاح ستہ والون نی کہا جامع الاصول والی نی کہا جمع بین الصحیحین والی نی
کہا احادیث تحریف قرآن ان کتابون مین اس کثرت سی ہین کہ اگر جمع کیجائین
تو ایک کتاب مبسوط ہو چنانچہ کسیقدر صواعق اور نزہۃ اور استقصا اور دیگر
کتب کلامیہ مین مشغول ہوئی ہین اور حاجت نقل کیا ہی جب اصل ہی موجود ہے
قولہ جواب دو گی کہ ہمنی زرارہ سی سنا تہا شیطان الطاق نی کہا تہا
اقول نقل روایات تحریف نہ زرارہ نی کی نہ مومن الطاق نی کی بلکہ شیاطین
صحاح ستہ نی کی جب ان شیاطین کو روایات تحریف قرآن مین تم کاذب سمجھے
تو جب تمسی جناب باری پوچھیگا کہ روایات فضائل ثلثہ مین کیون نہ کاذب
سمجھے تو معلوم نہین کہ کیا جواب دو گی ہمارے نزدیک تو سوائے اقرار جرم کے
اور کچھہ جواب نہ دی سکوگی او سوقت سوائی اسکی کہ [illegible]

فسحقاً لاصحاب السّعیر اور کچہہ حکم نہوگا والحمد للہ ربّ العالمین

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السّلام

ساتوین آیت یا ایّھا الّذین اٰمنوا ما لکم اذا قیل لکم انفروا فی
سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ الدّنیا من الاٰخرۃ
فما متاع الحیوۃ الدّنیا فی الاٰخرۃ الّا قلیل الّا تنفروا یعذبکم اللہ
عذاباً الیماً ویستبدل قوماً غیرکم ولا تضرّوہ شیئاً واللہ علیٰ
کلّ شیٔ قدیر الّا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الّذین کفروا
ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن انّ اللہ معنا
فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایّدہ بجنود لم تروھا وجعل کلمۃ الّذین
کفروا السّفلیٰ وکلمۃ اللہ ھی العلیا واللہ عزیز حکیم جو آیتین ھمنی ابتک
لکہین ان سی عام مہاجرین اور انصار کی فضیلتین ثابت ہوئین اب ہم اس
آیہ کو لکہکر خاص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت ثابت
کرتی ہین جاننا چاہیی کہ جب پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نی طائف اور حنین
سی مراجعت فرمائی اور تہوڑی دن مدینہ مین قیام فرماکر قصد جہاد روم
کا کیا تو بعض لوگون پر نہایت گران گزرا اسلئی کہ گرمی کی دن تہی سفر دور دراز
تہا خرمونکی پکنی کی فصل تہی اور روم کا خوف بہی غالب تہا تب اللہ جلّ شانہ
نی واسطی ترغیب جہاد کی ان آیتونکو نازل کیا اور کئی طرح سی لوگونکو سمجہایا
چنانچہ اول آیت مین فرماتا ہی یا ایّھا الّذین اٰمنوا ما لکم اذا قیل
لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض کہ ای مومنین تمہین کیا ہوگیا

رجب تمسی جہادکی لیئی کہاتب تم اپنے گہرونسی نکلنا نہین چاہتی کیاتم
دنیاکی زندگی کو بمقابلہ آخرت کی اچہا سمجہکر اوسپر راضی ہو حالانکہ دنیا کا
فائدہ آخرت مین بہت ہی تہوڑا ہی اس آیت مین اللہ جلشانہ نی دنیاکی
حقارت بیان کرکی جہاد پر ترغیب دی بعدہ دوسری آیت الا تنفروا
یعذبکم اللہ عذابا الیما ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئا و
اللہ علی کل شیئ قدیر مین فرمایا کہ اگر تم سستی کروگی اور جہاد پر مستعد نہوگے
تو خدا تمکو دنیا و آخرت مین عذاب دیگا اور تمہاری بدلی اور غیر قوم کو پیدا
کریگا اور تمہاری مدد نہ کرنیسی خدا یا اوسکی رسول کا کچہہ نقصان نہین ہی
اسلیئی کہ خدا کو کچہہ پروا نہین ہی اور رسول کا وہ خود حافظ ہی چنانچہ اپنی
بی نیازی اور اپنی رسول کی بی پروائی کو ان لفظونسی بیان کیا کہ الا تنصروہ
فقد نصرہ اللہ اگر تم لوگ پیغمبر صلعم کی مدد نہ کروگی تو اوسکو تمہاری مدد کی حاجت
نہین ہی اسلیئے کہ خدا اوسکا مددگار ہی اور اپنی مددگاری اللہ جل شانہ
اسطرحسی ثابت کرتا ہی اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ہما
فی الغار کہ جب کفار نی پیغمبر صلعم کو مکہ سی نکالا اوسوقت کسنی اوسکی مدد کی
اور اوسوقت کونسا لشکر اور گروہ اوسکا مددگار ہوا اور سوای ایک یار کی
دوسرا کون اوسکی ساتہہ غار مین گیا اور جب کفار در غار پر آپہنچی اور درمیان
پیغمبر صلعم کے اور اونکی کچہہ فاصلہ نرہا اوسوقت اوسکا یار غار بہی گہبرا گیا اور
یہہ خیال کرکی کہ ایسا نہو کہ کفار غار مین چہپی ہونیسی آگاہ ہوجاوین اور مبادا
پیغمبر پر کچہہ صدمہ پہنچاوین وہ غم کرنی لگا اوس اضطراب اور اضطرار کی حال

ہین یہی کہ بڑی بڑی شجاع اور جوانمرد گہبرا جاتی ہین مگر پیغمبر کو کچہہ اضطراب نہو
اور اپنی یار کو لا تحزن ان اللہ معنا کہکر مطمئن کیا اور ہمنی اپنے پیغمبر کی کہنی
سی اوس یار پر تسلی نازل کی کہ اوسکا خوف اور اضطراب جو پیغمبر صاحب پر صدمہ پہنچنی
کی خیال سی تہا جاتا رہا فانزل السکینۃ علیہ اور بعد گذر جانی اوس
مصیبت کیوقت کی جب بدر کی لڑائی ہوئی تب ہمنی ایسی لشکر سی مدد کی کہ جسکو
تم دیکہہ نہین سکتی تہی وایدہ بجنود لم تروھا آخر کار کفار کی بات کو
پست کرکی اپنی بات کو بلند کیا وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلی و
کلمۃ اللہ ھی العلیا تمام مفسرین کیا شیعہ اور کیا سنی اسپر متفق ہین کہ
اذ اخرجہ الذین کفروا مین جس زمانہ کا ذکر ہے اوس سی ہجرت کا وقت
مراد ہی اور اذ یقول لصاحبہ مین جو لفظ صاحب کا مذکور ہی اوس سے
حضرت ابوبکر صدیق مراد ہین اور اسکی بہی سب قائل ہین کہ ہجرت کا وقت
بڑا نازک اور نہایت مصیبت اور تنہائی اور رنج کا تہا جو اوسوقت صدیق
دلسی شریک ہوا اوسکا رتبہ بہی سب سی بڑا ہی اور اس سی بہی کسیکو انکار
نہین ہی کہ حضرت ابوبکر صدیق اوسوقت سی کہ جب پیغمبر صاحب اپنی گہر سی
برآمد ہوئی اور جب تک غار مین رہی اور جبتک مدینہ مین پہنچی برابر ہمراہ رہے
لیکن باہم ہماری اور شیعونکی یہہ اختلاف ہی کہ ہم حضرت ابوبکر صدیق کی رفاقت
کو اونکی اخلاص اور نیک نیتی پر محمول کرکی اونکو افضل مہاجرین جانتی ہین اور
حضرات شیعہ اونکی ہمراہی کو بدنیتی پر ونعوذ باللہ من ذالک محمول کرکی اونکو
منافقین مین سی سمجہتی ہین اسلئے ہم اسی آیت سی حضرت صدیق اکبر کی فضائل

ثابت کرتی ہین اور حضرات شیعہ کی شبہات بیان کرکے اونکا رد کرتی ہین

یقول المتمسك بولایة علی ابن ابیطالب علیہ السلام

حضرت مخاطب نی ابتک عام آیتونکی لکہنی مین ناحق اپنی اوقات شریف

ضایع کی اور قضیئہ مسلم الثبوت لا دلالة للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلث کو پیش نظر نرکہا شیعہ کب بطلق کی منکر ہین جسکی اثبات کی کسیکو احتیاج ہو آپنی بیفائدہ تحصیل حاصل اور تطویل بلاطائل کرکی ہماری بہی اوقات تلخ کی اب غنیمت ہی کہ آپنی اوس راہ کج کو چہوڑا مگر کیا حاصل کہ دوسری راہ کج پر تشریف لائی ہین اور چونکہ چہوڑنا بہ تنبہ علی الخطا نہین ہے بلکہ بخیال خام اسکی ہی کہ آپ منتہای کلام کرچکی پس ہرچند بندہ بہی بخوبی تشفی انتقام کرچکا ہی مگر پہر بہی آپکا پیچہا نہین چہوڑتا ہون اور چاہتا ہون کہ چلتی چلاتے آپکی پچہلی راہ اسطرح بند کرون کہ جسمین وہ راہ بالکل ماری پڑی تب آپکی اگلی راہ بہی مدخول ورنہ راہ آمد و شد نفس مسدود کرن صورت اوسکی بہ نرمی و ملائمیت بدون سختی و اذیت یہہ ہی کہ آپ ابتدای کتاب سی مدعی اسکی ہوتی چلی آئی ہین کہ صحابہ کلہم عدول ہین اور حقیقةً یہہ ہی مذہب اہلسنت و جماعت ہی اور خود آپ صفحہ ۱۱ مین مقر اسکی ہین کہ مسلمان سب کامل الایمان تہی پس ہرچند ہم دلائل کثیرہ اس عقیدہ فاسدہ کی ابطال پر قائم کرچکی ہین مگر ہم مقام پر تین آیتین آپنی لکہی ہین یہہ تینون آپکے ابطال دعوی کی لئی کافی ہین لیکن آیہ اولی جو آپنی لکہا ہی پس اگر سبکی سب مسلمان کامل الایمان تہی تو مصداق اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوة

الدنیا من الاخرة کون لوگ تہی کیا کامل الایمانونکا یہی کام ہی کہ جب خدا
و رسول بالخصوص اونکو کسی کام کرنیکا حکم فرماوین تو وہ گہرونکی چولہونمین
گہسین اور اوسکی بجا آوری سی سرتابی کرین اور زندگانی دنیا کو آخرت پر
اختیار کرین اور اگر کسی جاہل کو یہہ خیال ہو کہ مضمون آیہ بطور استفہام کے
ہی نہ بطور تثبیت و تقریر کی تو جواب یہہ ہی کہ اثاقلتم الی الارض
تو استفہام نہین ہی باقی رہا ارضیتم گو بظاہر استفہام ہی مگر محاورات
مین اسطرحکا استفہام ابلغ للثبت والتقریر ہوتا ہی جسطرح کسی مثلاً کہا جاوی
کہ تجہکو کیا ہو گیا ہی آیا تو احمق ہی آیا تو مجنون ہی و دیوانہ ہی جو کل صحابہ
کو عدول کہتا ہی پس غرض قایل کی اس کلام سی حقیقت مین استفسار نہین ہی
بلکہ تثبیت و تقریر حماقت ہی اور یہہ جو آپنی اسمقام کی حاشیہ مین افادہ
فرمایا ہی کہ خطاب طرف کل کی ہی مگر مراد بعض ہین یہہ مثبت ہماری مدعا کا
ہی کہ بعض اچہی تہی اور بعض بری تہی لیکن یہہ قاعدہ آپنی مخصوص اسی مقام
کیواسطی کیون کیا جو آیات عام فضایل صحابہ کی آپنی لکہین ہین مثل کنتم
خیر امة غیرہا کی اوسمین بہی یہی قاعدہ جاری کیجیی کہ خطاب طرف کل
کی ہو اور مراد بعض ہون پس اثبات فضیلت ثلثہ اور تعدیل الکل آپکی ہاتہ
سی نکل گئی اور افادہ اس قاعدہ کا اور ذکر اس آیہ کا اسمقام پر مصداق
یخربون بیوتہم بایدیہم کا ہوا وکفی اللہ المومنین القتال والنعم ما
قیل ؎ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ﴿ خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ
است ﴿ آمدم بر آیہ ثانی جو وعید عذاب دنیا اور آخرت ہی پس یہہ بہی ہی مبطل

آپکی مزعوم باطل کاہی اسلئی کہ کہان دعوای کامل الایمانی کل اور عدالت کل اور قطعیت جنّت اور جان ومال فی سبیل اللہ صرف کرنا اور براہ اطاعت خدا ورسولؐ پر قدم بقدم چلنا اور کجا وعید یعنی بکہ عذاباً الیماً یتہا تک کہ یستبدل قوماً غیرکم کا فرمانا پس اگر سب کے سب کامل الایمان ہی تہے تو آیا کامل الایمانی مقتضیٔ وعید عذاب الیم ہی یا عدالت ہی موجب عدم تعمیل حکم خدا ورسولؐ تہی اور جب یہہ امر خلاف عقل ہی تو البتہ بعض اچھے تہے اور بعض بری تہی اور کل کامل الایمان اور عادل نہتی وہو المطلوب باقی رہی آیت ثالث جو ملقب بہ آیۂ غار ہی اور سنیونکا مایۂ افتخار ہی اور شیعونکے نزدیک یار غار کی لئی موجب ہزاران ہزار عار وشنار ہی اور اگر نظر بمہملیت تقریر سنیان لفظ غار کو مہمل کرکی کوئی لقب اسکا آیۂ عار رکہی تو بیجا نہین ہی بہر کیف یہہ آیہ شریف بہی بتقریب سابق بوضوح تمام اسی پر دلالت رکہتا ہی کہ کل صحابہ کامل الایمان نہتی ورنہ کیا ضرورت اس عتاب وخطاب کی ہوتی کہ اگر تم لوگ نہ نصرت اور مدد کروگی تو خدا اور رسولؐ خدا تمہاری نصرت کا محتاج نہین ہی پس دعوای کامل الایمانی کل بحمد اللہ ان تنصروہ تین آیتونسی بخوبی باطل ہوا اور جس بنا پر حضرت مخاطب نے ابتدای کتاب سی بالو کی دیوار اوٹھائی تہی وہ از بیخ برکندہ ہوگئی یہہ سب گفتگو بہ نسبت آپکے پچہلی راہ کی تہی اب ہم آپکی اگلی راہ پر نظر کرتی ہین کہ آپ بالخصوص فضیلت ابوبکر آیۂ غار سی ثابت کیا چاہتی ہین پس یہہ آیہ مشتمل اوپر چند لفظونکی ہی کہ آپکی نزدیک اوس سی فضیلت نکلتی ہی اور شیعونکی نزدیک اونہین الفاظ

اسی سراسر کفر و نفاق نکلتا ہی لہذا جناب والا سی یہہ استفسار کیا جاتا ہی
کہ اگر اثبات فضیلت مطابق تفسیر اہلسنت آپ کیا چاہتی ہین تو آپکو بخوبی
معلوم ہی کہ شیعہ اوسکو نہین مانتی اور اگر بنا بر تفسیر شیعہ کی اثبات فضیلت
کیا چاہتی ہین تو ترجمہ آپنی کس تفسیر شیعہ سی کیا ہی اور کس کتاب شیعہ سی
لکہا ہی اوسکا پتا اور نشان دیجئی ورنہ خرط القتاد حق یہہ ہی کہ ترجمہ لفظی
پر بہی آپ نی اکتفا نکی بلکہ توجیہات کیکہ مذاق اہلسنت پر گئی لیس اگر کوئی
شخص بمذاق شیعہ بہی کچہہ توجیہات کری تو آپکی لئی کچہہ جای کلام نہین ہے
اسلئی ہر شخص کو اپنی اپنی سمجہہ کا اختیار ہی مثل اسکی کہ جناب باری عز اسمہ
فرماتا ہی الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ یعنی ای بظاہر ایمان لانیوالو اگر تم
لوگ ہماری پیغمبر صلعم کی مدد نکروگے تو خدا اوسکی مدد کریگا جسطرح سی پیشتر اس سے
عالم تنہائی مین کہ کوئی یار اور مددگار اوسکا نتہا اور درمیان دشمنان ظاہری
و باطنی کی گرفتار تہا خدا نی اوسکی مدد کی تہی اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی
اثنین جسوقت مین کہ نکالا تہا اوسکو گہر سی کفار نی کہ وہ دشمن ظاہری تہی
درحالیکہ ثانی اثنین تہا یعنی ایک اون دو کا تہا کہ جسکا دوسرا دشمن باطنی تہا
معنی ثانی اثنین اور ثالث ثلثہ کی باتفاق اہل لغت و اہل تفسیر احد اثنین اور
احد ثلثہ کی ہین یعنی ایک دو کا اور ایک تین کا پس جسطرح ثالث ثلثہ مین ایک
خدای برحق اور دو خدایان باطل تہی اوسیطرح ثانی اثنین مین ایک حق اور
دوسرا باطل تہا اذ ہما فی الغار جسوقت کہ وہ دونو حق و باطل بیچ ایک غار
کی جمع ہوئی تہی اور لیس باطل نی اوس حقکو ناحق غار تیرہ و تار مین مثل مار آستین

ایذا دینی شروع کی اور قلق اور اضطراب اور جزع فزع خواہ حقیقۃً از راہ
بزدلی اور عدم ایمان بصدق وعدۂ خدا اور رسول خواہ بمکر و خدع و عدم ایمان
بخدا اور رسول شروع کیا اذ یقول لصاحبہ جسوقت ہماری پیغمبرؐ نے
اوس اپنی ساتھی سی جو سودی تہا کہا اور اوسکی تئین ایک فعل قبیح سی بقولہ
لاتحزن ان اللّٰہ معنا منع اور نہی فرمائی یعنی ای بی ایمان بصدق خدا و
رسول کیون روتا ہی اور کیون باظہار حزن ہمسی مکر و خدع کرتا ہی خدا ہماری ساتھہ
ہی ہمکو ہر طرح سی محفوظ رکھیگا ہماری جوتی کی صدقہ سی تیری بہی جان بچی گی
اور خدا تیری مکر و خدع سی بہی ہمکو بچائیگا فانزل اللّٰہ سکینتہ علیہ
پس ایسی وقت نازک مین کہ باہر سی کفار فکر قتل سیدؐ ابرار مین تہی اور درمیان
مار آستین نیش زنی کر رہا تہا خدا نی اپنی پیغمبرؐ پر سکینہ نازل کیا کہ اوسکو کسطرح
کی باوجود دشمنان بیرونی و اندرونی کی بہی قلق اور اضطراب نہوا بخلاف
اوس دشمن خانگی کی کہ مظہر قلق اور اضطرار ہوا اگر اوسپر سکینہ نازل ہوا ہوتا تو
کیون اظہار اضطرار کرتا اور اگر اوسوقت مین داخلاً و خارجاً کوئی مومن پیغمبرؐ کے
ساتہہ ہوتا تو خدا ضرور اوس سکینہ مین جو اپنی پیغمبرؐ پر نازل کیا تہا اوسکو بہی
شریک کر لیتا جیسی جس جس مقام پر پیغمبرؐ کے ساتہہ مومنین تہی جب پیغمبرؐ پر
سکینہ نازل ہوا تو مومنین کو بہی شریک کر لیا اور فرمایا فانزل اللّٰہ
سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین مگر چونکہ اسمقام پر سوائے ایک کافر
کی کوئی مومن ساتھہ نتہا اسلئی سکینہ مخصوص پیغمبرؐ رہا وایدہ بجنود
لم تروھا اور مدد کی اپنی پیغمبر کی ساتہہ ایسی لشکر ملائکہ کے کہ مخاطبین نے

مردود کی آنکھون

اوسکو نہین دیکہا پس اون ملائکہ نی کفار کی آنکہون پر پردہ ڈال دیا اور اوس
رفیق نی توفیق کا گلا گہونٹا کہ جزع و فزع بہر نکر سکا یہہ ہے توجیہہ وجیہ آیت
کی مطابق مذاق شیعہ کی نہ جو توجیہ غیر موجّہ مخاطب نی کی باقی رہی گفتگو
ردّ توجیہات رکیکہ مخاطب مین پس بعد اصلی بمطاوی ردّ کلام آیندہ مین
آویگی انشاء اللہ تعالی **قولہ** تمام مفسّرین کیا شیعہ اور کیا سُنی اسپر متفق
ہین **اقول** دعواہای بیدلیل کرنا کار مخاطب والا مقام ہی اور غیر مسلّمات
کو تحت مسلّمات داخل کر دینا مکّاری و خدّاعی کا کام ہی آری مفسّرین
متفق ہین کہ اذ اخرجہ سی مراد زمانہ ہجرت ہی اور صاحب الغار بمقتضای
بئس الصاحب الحمار حضرت ابوبکر تہی لیکن کس مفسّر شیعہ نی لکہا ہی کہ جو شخص کہ
شریک ہجرت بمعیت خلاف مرضی خدا و رسول ہوا اوسکا ہی رتبہ سب سے
بڑا ہی اگر مصلحت خدا مقتضی اپنی پیغمبرؐ کے تنہا سفر کرنیکی ہوتی تو جان نثاران
آنحضرتؐ کی مثل جناب امیرؑ و حمزہ و عبیدہ و ابوذر و عمّار و یاسر و مقداد
جنہون نی کسی معرکہ مرد آزما او کسی شدّۃ و رخا مین آنحضرتؐ کی قدم سے مفارقت
نکی اور وقت اشتعال نوائر کارزار بروق سیوف صاعقہ کردار سے کبہی اونکی
پلک نہ جہپکی اور مثل حضرات ثلثہ کی کبہی پیغمبرؐ کو نرغہ کفار مین تنہا چہوڑکر
اپنی جان بچا کر نہ بہاگی پس ایسی لوگ اوس شب تار مین کہ جُنّہ استتار نہی مقام
غار مین کہ مامن حفظ و حراست ایزد کردگار تہا اور محروس بملائکہ خداوند جبار
تہا کب آنحضرتؐ کا ساتہہ چہوڑتی آری رتبہ اوسکا سب سی بڑا ہی جو بمقتضای
یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ اپنی جان بیچکر سیکڑون شمشیرہای

مین اپنی مکانین فرش رسول خدا پر سلایا چنانچہ علمای فریقین متفق ہین اسپر
کہ وہ جناب امیر علیہ السلام تہی اور یہہ آیہ اونہین کی شان مین نازل ہوا جیسا
کہ ازالۃ الخفا مین مآثر مین اونحضرت کے مذکور ہی اور بی اجازت خدا و رسول
ساتہہ دینا ابوبکر کا نہ للہ و نہ للرسول تہا اسلئی کہ حامیان دین مبین اور صحابہ
ور ددین اور یہی لوگ تہی کہ امتثالاً لامر اللہ والرسول متخلف ہوئی اور ابوبکر
بطمع دنیا کہ کاہنون سے سنا تہا کہ اونحضرت کو مدینہ مین فتح و ترقی ہوگی ساتہہ
ہوئی **قولہ** ور اس سے بہی کسیکو انکار نہین ہی **اقول** شیعونکو انکار
ہی مگر افسوس ہی کہ آپکو دروغگوئی سے کسیوقت انکار نہین ہی **قولہ**
جب سے پیغمبر صاحب اپنی گہر سے برآمد ہوئی **اقول** بعد اسکی خود ہی شیعون
سے ناقل ہونگی کہ ابوبکر سے اثناء راہ مین بعد قطع پارہ از راہ ملاقات ہوئی تہا
فرماتی ہین کہ جب سے گہر سے نکلی آرہی دروغگو را حافظہ نباشد **قولہ** ہمارے
اور شیعونکی یہہ اختلاف ہی **اقول** یہی اختلاف نہین ہی بلکہ بہت سا
اختلاف ہی منجملہ اونکی یہہ بہی ہی کہ شیعونکی نزدیک چونکہ عند اللہ یہہ سفر
بتنہائی قرین مصلحت تہا پس قطع نظر از بدنیتی بہ نیک نیتی بہی مشارکت
اس سفر مین خلاف حکم خدا و رسول ص جائز نہ تہی اسی سبب سے کوئی شخص نیک نیتون
سے شریک اس سفر کی نہوا **قولہ** بدنیتی پر و نعوذ باللہ من ذلک محمول کی
اقول کچہہ تخصیص ابوبکر نہین ہی بلکہ کل منافقین کے اعمال بدنیتی پر محمول
کرتی ہین اور کچہہ تخصیص اس فعل خاص کی بہی نہین ہی بلکہ کل افعال ابوبکر کو نعوذ
باللہ منہ دشمن افعال نیک نیتی پر محمول نہین کرتی چنانچہ بدنیتی اور رذایل افکی

بہت سے آیات سے مثل تو بین عمر رضی اللہ ۔ اور بہت
مثل غصب فدک وغیرہ سے ثابت ہین اور بالخصوص اس آیت سے ہم
کر کی شبہات اہلسنت کو رد کرتی ہین قال المخاطب الفہقاہ
ھداہ اللہ سبل السلام بیان صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ
کی فضائل کا جو اس آیت سے ثابت ہوتی ہین — اس آیت سے بہت سی
فضیلتین حضرت ابو بکر صدیق کی ثابت ہوتی ہین اول یہ کہ جب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی قتل پر کفار مکہ نی اتفاق کیا اور اللہ جلشانہ نی اونکی
ارادہ سے حضرت کو آگاہ فرمایا اور اجازت ہجرت کی دی تب پیغمبر خدا نی
بحکم الہی حضرت ابو بکر صدیق کو اپنی ہمراہ لیا پس اگر خدای جل شانہ کی نزدیک
ابو بکر صدیق ایمان مین سچی اور اسلام مین پکے نہوتی اور پیغمبر صاحب پر
جان و دل سے عاشق نہوتی تو ہرگز وہ ایسی وقت مین اونکو ساتھہ لینی کی
اجازت ندیتا اور خود پیغمبر صاحب کو اگر اونکی محبت اور عشق پر یقین کامل
نہوتا تو کبھی ابو بکر صدیق کو اس سفر مین اپنی ہمراہ نہ لیتی دوسرے اگر ابو بکر صدیق
اپنی جان و مال کو حضرت پر نثار کرنیسے راضی نہوتی تو وہ ایسی مصیبت کے وقت
مین خود شریک نہوتی اور اپنی آپکو معرض ہلاکت مین نہ ڈالتی بلکہ حیلہ حوالہ کر
اپنی آپکو ایسی مصیبت کی وقت مین شریک ہونیسے بچا لیتی تیسری گھر مین
نکلنی کیوقت سے مدینۂ منورہ مین پہونچنی تک جو باتین صدیق اکبر نی کین
اور جسطرح پیغمبر خدا کی حفاظت کی اور جسطور پر حق رفاقت کا ادا کیا اون
باتونسی ظاہر ہوتا ہی کہ ابو بکر صدیق کو پیغمبر خدا کی ساتھہ عشق کا مرتبہ تھا اور

پیغمبر صاحبؐ کی بچانی کی لئی اپنی جان اور آبرو کا کچھہ خیال نہ تہا جو ایسے تھے
جتنی اور اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی اونمین سی کوئی اس
رتبہ کا نتہا کہ جسکو پیغمبر خداؐ اپنی ہمراہ لیتی اور جسکو اپنا یار غار بناتی سوائے
ابو بکر صدیق کی کہ اونہین کو ایسی وقت مین اپنا رفیق بنایا اس سی ابو بکر صدیق
کی افضلیت اور اصحابون پر ثابت ہوتی ہی پانچوین اللہ جل شانہ کو یہہ
خدمت صدیق اکبر کی ایسی پسند آئی کہ اونکی صدیقیت اور رفاقت کو اور
لوگونکی تحریص اور ترغیب کیواسطی اس آیت مین بیان کیا تاکہ اوسکو سنکر
لوگونکو غیرت آوی اور پیغمبر صاحبؐ کی رفاقت پر مستعد ہوجاوین نہین اگر
ابو بکر صدیق کی صدیقیت خدا کی نزدیک مقبول نہوتی اور اونکی خدمت
اور رفاقت اعلی درجہ کی نہوتی تو اونکی مثال کیون دیجاتی اور اونکی یاری
اور مددگاری اور اونکی دل بڑہانی کی لئی بیان کیجاتی چھٹوین اللہ جل شانہ
نی ثانی اثنین کا لفظ فرماکر ظاہر کیا کہ بعد پیغمبر خداؐ کے دوسرا شخص [illegible]
دینی کیواسطی ابو بکر ہی ساتوین اللہ جلشانہ نی صاحبہ کا لفظ ابو بکر صدیق
کی نسبت فرماکر اونکی صحابیت کو ثابت کیا کہ یہہ رتبہ کسی دوسرے کو نصیب نہین ہوا
اسلئی ابو بکر صدیق کی صحابیت کا انکار درحقیقت نص قرآنی کا انکار ہی
آٹھوین اس آیت مین لا تحزن ان اللہ معنا سی ثابت ہوتا ہی کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ابو بکر صدیق کو تسلی دی اور خدا کی حفاظت اور نصرت
مین اونکو اپنا ساتھی فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہی کہ اللہ جسطرح حافظ اور ناصر
اپنی پیغمبرؐ کا تہا اوسیطرح اپنی پیغمبرؐ کی یار غار کا حامی و مددگار رہا اور

جب کہ اس آیت سی یہہ ثابت ہوا کہ اللہ ابو بکر کی ساتھہ تہا تو اسی سی ابو بکر
کا متقی اور محسن ہونا ثابت ہوا اسلئی کہ دوسری آیت مین اللہ جلشانہ نی
فرمایا ہی کہ انّ اللّٰہ مع الّذین اتقوا والّذین ہم محسنون کہ خدا اونہین لوگون
کی ساتھہ ہوتا ہی جو کہ متقی اور نیک ہوتی ہین نوین آیت ۹ اللہ جلّ شانہ نی اپنی
تسلّی ابو بکر صدیق پر نازل کی اور خدا اپنی تسلّی نازل نہین کرتا مگر اونہین لوگون
پر جو کہ ایمان مین پکّی اور اسلام مین مضبوط ہوتی ہین اور جن پر خدا اپنا فضل
کرتا ہی اور تسلی نازل کرنیکا ثبوت فانزل السّکینۃ علیہ سی ہوتا ہی دسوین آیت
ان آیتون پر غور کرنیسی بڑی فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوتی ہی اسلئی
کہ یہہ آیتین صرف واسطی ترغیب اور تہدید اون لوگونکی نازل ہوئی ہین جو کہ
جہاد پر جانیسی سستی کرتی تہی اور ان آیتونمین خدا نی اون سستی کرنیوالونکو
سمجہایا اور ڈرایا اور اپنی بی نیازی کو ظاہر کیا چنانچہ اول دنیا کی حقارت
کرکی اونکو سمجہایا پہر اونکو عذاب نازل کرنیسی اور اونکی بدلی دوسری قوم کو پیدا
کرنیسی ڈرایا آخرکار اپنی بی نیازی اور رسولؐ کی بی پروائی کو بیان فرمایا
اور پہر اوس بی نیازی اور بی پروائی کی بیان مین صدیق اکبر کی تمثیل دی اور
اونکی رفاقت اور محبت کا تذکرہ کیا پس اسی سی ابو بکر صدیق کی صدیقیت
اور اونکی صاحبیت کی مرتبہ کو قیاس کرنا چاہئی کہ اللہ اور اللہ کی رسولؐ
کی نزدیک اونکی نصرت اور یاری کی کیسی کچہہ وقعت تہی کہ منجملہ امور ترغیب و
تہدید کی اونکی نصرت اور رفاقت کو بہی بیان کیا غرضکہ فضائل ابو بکر صدیق
جو ان آیتونسی ثابت ہوئی ہین اجمالاً ہم بیان کر چکی اب اون شبہات کو جو حضرات

شیعہ کرتی ہین بیان کرکی اوسکا رد کرتی ہین اور چونکہ شبہات اونکی ایسے
پوچ اور رکیک ہین کہ اونکی تردید کرنا ایسا ہی جیسا کہ روز روشن مین آفتاب
کی طلوع سی انکار کرنیوالی کی مقابلہ مین دلائل اور براہین بیان کرنا لیکن بموجب
موافق قول خاتم المحدثین کی چون بناء کلام بر اصول گروہی نہادہ است
ناچار زمام اختیار بدست آنہا دادہ ہر جا کہ کشیدہ بر ند میرود و بہر رنگ
کہ رنگین کنندہ میشود مگر منصف مزاجون سی امید ہی کہ اون اعتراضات کو ذرا
انصاف سی دیکہین اور علما و مجتہدین امامیہ کی تعصب اور عناد پر خیال کرین
کہ عداوت نی اونکی دلونپر کیسا پردہ اور دشمنی نی اونکی عقلون پر کیسا حجاب
ڈال دیا ہی کہ ایسی نص صریح سی انکار کرتی ہین اور افضل الصحابہ کی فضیلت
کی انکار کی لئی کیسی لچر تاویلین بیان کرتی ہین وہا انا اشرع فی بیان ہفواتہم
یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام
یہہ فضیلتین جو آپ ثابت کرتی یا اپنی عقائد باطلہ کی راہ سی بتصدیق
روایات کاذبہ ہین یا بنا بر روایات شیعہ اور عقاید شیعہ کی ہین اگر بنا بر
عقاید و روایات اہلسنت کی ہین تو شیعہ اوسکو باطل اور کاذب جانتی ہین
اور اگر بنا بر مذہب شیعہ کی ہین تو آپکو اونکی کتابونسی سند دیکر بیان کرنا تہا
تاکہ معلوم ہوتا کہ بنا بر عقیدہ شیعہ کی یہہ فضیلتین ہین تو اسصورتمین البتہ
شیعونکو قبول کرنا ضرور ہوتا و اذ لیس فلیس **قولہ** اول یہہ الی قولہ ابتداء
ہجرت کی دی **اقول** اس کلام کو فضیلت ابوبکر سی کچہہ واسطہ نہین ہے
قولہ تب پیغمبر خدا نی بحکم الٰہی حضرت ابوبکر صدیق کو اپنی ہمراہ لیا **اقول**

تحریر تقریر فضیلت بطریق قیاس یہہ ہی کہ ابوبکر کو پیغمبر خدا نی بحکم خدا وقت
ہجرت کی ہمراہ لیا یہہ پہلا قضیہ ہی دوسرا یہہ کہ جو شخص کہ ایسا ہو ضرور ہے
کہ سچّی ایمان والا اور پکا مسلمان ہو نتیجہ مقدمتین یہہ ہی کہ ابوبکر سچا ایمان والا
اور پکّا مسلمان تہا قبل اسکی کہ صحت مقدمتین مین گفتگو کیجاوی ہم کہتی ہین
کہ اس آیت سی ان دونو قضیونکو کچہہ واسطہ نہین ہی اسلئے کہ آیت کا مفہوم
اسیقدر ہی کہ ہمنی اپنی پیغمبر کی اسوقت مدد کی کہ وہ ایک تہا دو شخصونکا
اور اوسوقت اپنی ساتھی سی کہتا تہا کہ لاتحزن اہ اس عبارت سی یہہ نہین نکلا
کہ ہمنی حکم ابوبکر کے ساتہہ لینی کا دیا تہا اور ساتھی اوسکا پکّا مسلمان تھا ہان
اگر مضمون آیت یہہ ہوتا کہ ہمنی اسوقت مدد کی کہ جسوقت حکم کیا تہا کہ ایک
پکی مسلمان کو ساتہہ لو اور پیغمبر نی ابوبکر کو ساتہہ لیا مقدمتین کو آیت سے
کچہہ واسطہ ہوتا واذ لیس فلیس اور جب مقدمتین کو آیت سی واسطہ نہوا تو
ہم کہتی ہین کہ دونو غیر مسلّم ہین کیون نہین جائز ہی کہ ابوبکر نی حکم خدا و رسول
گھر سی باہر نکلی ہون جیسا کہ شیعہ کہتی ہین کہ باوجود ممانعت رسولخدا گھر
سی نکلی پس مجبوری بخوف افشای راز حضرت نی اوسوقت بحکم خدا اپنی ساتہہ
لیا پس بنابر اسکی ابتدا ئی حکم خدا نہ ثابت ہوا اور جو شخص کہ مجبوری ساتہہ
لیا جاوی اوسکا پکا مسلمان ہونا بدیہی البطلان ہی یہہ گفتگو بہ نسبت مقدمہ
اولی کی ہی لیکن مقدمۂ ثانیہ کہ جو شخص بحکم خدا و رسول وقت ہجرت کے پیغمبر
کی ساتہہ ہو وہ ضرور ہی کہ پکّا مسلمان ہو یہہ بھی غیر مسلّم ہی کیون نہین جائز ہی کہ رسولخدا
بحکم خدا لمصلحۃ پکّی مسلمان کو ساتہہ نہ لین بلکہ ایک کچّی مسلمان کو ساتہہ لین جیسی کہ

ایک کافر کو کہ دلیل رسول اللہ صؐ تہا ساتھہ لیا تھا باقی رہی وہ مصلحت کہ جس سے پکّی مسلمان کو ساتھہ نہ لیا اور کچّی مسلمان کو ساتھہ لیا اسمین ہمکو غور و فکر کی کچھہ ضرورت نہین ہی جائز ہی کہ کچّی مسلمان سے ایک وقت خاص مین ایک کام ایسا نکلی کہ پکّی سے نہ نکل سکی اور جائز ہی کہ یہہ کچّا سب کچّون سے بدتر ہو اور تاب تحمّل کفار کی ایذاؤنکی نہ لا سکی اور فورًا پھر جاوی اور شریک کفار ہو جاوے اور اوس سے کوئی مفسدہ عظیم پیدا ہو اسلئی اسکو ہمراہ لینا ضرور بڑی باقی ہا خیال اوس فساد کا جو اوس سے اثناء راہ مین پیدا ہو پس جب خدا اپنی حفظ کا وعدہ کر چکا ہو تو اسکا خیال کرنا کچھہ ضرور نہین ہی پس اس تقریر سے ہماری ثابت ہوا اگر ظاہر کسی حدیث سے ابو بکر کا بحکم خدا ساتھہ لیجانا ثابت بھی ہو تو اوس سے نہ کوئی فضیلت ابو بکر کی نکلی گی نہ اونکا پکّا مسلمان ہونا ثابت ہو گا **قوله** پس اگر خدای جلشانہ کی نزدیک ابو بکر ایمان مین سچّی اور اسلام مین پکّی نہوتی الی قوله اس سفر مین اپنی ہمراہ نہ لیتی **اقول** بخوف افشای راز ساتھہ لینا دلیل اوپر کچّی ہونی اسلام اور سچّی نہونی ایمان کی ہی اگر خدا اور رسول انکو محبّ صادق اور مومن کامل جانتی تو مثل جناب امیر علیہ السلام کے ان کو بھی کفار مین چھوڑ جانی سے کچھہ پروا نکرتی پس یہہ ہمراہی بھی دلیل کذب ایمان اور صدق نفاق خلیفہ صاحب ہی اور شیعونکی نزدیک عاشقی و معشوقی درمیان افلح اور حضرت عمر کی مسلم ہی لیکن اسمقام سے اوسکو کچھہ علاقہ نہین ہی یہان اسکا ذکر ہی کہ ابو بکر عند اللہ والرسول معتمد علیہ فی الایمان والایقان ہوتی تو مثل جناب امیر علیہ السلام کی اونکو اپنا خلیفہ و جانشین کرتی

اور اپنی فرش خواب پر سلاتی **قوله** دوسرے اگر ابو بکر صدیق اپنی جان و
و مال کو حضرت پر نثار کرنیسی راضی نہوتی **اقول** جناب والا وقت مخاتان بربی
روز روشن احد و خیبر و حنین تہا جسمین خلیفہ صاحب نی پشت بکفار
دیگر راہ فرار اختیار کیا نہ مقام اوسکا شب تار حال استتار فی الغار تھا
اور مفلس قلاچ اباغن جدی کہان مال پایا جو نثار کرتا اور اوس شب تار
مین کیا محل مال نثار کرنیکا تہا اور کسکو دیا اور کیونکر نثار کیا شیعونکی کتاب
سی تو کہان کہین سنیون هی کتاب سی بیان فرمایئی **قوله** تو وہ ایسی
مصیبت کی وقت مین خوش شریک نہوتی **اقول** اگر پیشتر سی کفار مین
گھر جانیکا حال معلوم ہوتا تو شاید مثل احد و خیبر کی کنارہ کش بھی ہو جاتے
خیال مبارک مین تو یہہ تہا کہ شب تار مین عالم غفلت کفار مین نکل جاینگے
اور وہان جاکی مال دنیا ہاتھ لگائینگی سفر کو وسیلۃ الظفر جانکی نبی اجازت
خدا و رسول گھر سی باہر نکلی یہہ سفر تو دس هی منزل کا تہا طلب دنیا مین کلاب
جیفۂ دنیا تا بہ لندن جاتی ہین اور کیسی کیسی تکلیفین اور مصیبتین سفر بحر و بر
کی اوٹھاتی ہین آپ اپنی امثال و اقران سی قیاس کر لیجئی دنیا مقام اعتبار هے فاعتبروا
یا اولی الابصار **قوله** تیسری گھر مین سی نکلنی کیوقت سی مدینہ منورہ
مین پہنچنی تک جو باتین صدیق اکبر نی کین **اقول** ہماری خیال مین تو یہی
آتا ہی کہ جو باتین کین سب تدبیر حصول دنیا مین کین اگر کفش برداری اور
خدمتگزاری کی تو بہر حصول دنیا کی اگر غدر اور خیانت کی راہ پر قدم مارا
تو وہ بہی برای حصول دنیا تھا جب در غار اپنی برادران کفار پر نظر پڑی تو خیال

شریف مین یہہ آیا کہ جناب رسول خدا سے جسے دنیا کی حصول کی طمع ہی وہ
ابھی بعید ہی اور اگر اپنی برادران کفار کو کسی حیلہ سے تنبہ کر کے انحضرت صلعم کو
گرفتار کروا دیجیئی تو اسکی صلہ مین انھین کفار سے کچھہ مال دنیا عاجلاً ہاتھہ
لگ جائیگا اس خیال خام سے بہت جزع فزع کرنا شروع کیا اور گزیدگی
مار کا حیلہ کیا مگر چونکہ ملائکہ نے گوش و چشم کفار پر پردہ ڈالدیا تھا یہہ افسون کچھہ
کارگر نہوا لاجرم پھر وہی جوتیان سیدھی کرنے کی راہ پر چلی یہانتک کہ مدینہ
مین پہنچی **قوله** اور جسطرح پیغمبر خدا صلعم کی حفاظت کی **اقول** حافظ اونکا خود
ایزد کردگار اور ملائکہ خداوندگار تھی و ابوبکر چون مگس چہ خفتہ و چہ بیدار
جو شخص کہ خود اپنی حفاظت نکر سکی اور مقابلہ کفار مین باوجود اعوان و انصار
کی بھاگ کھڑا ہو وہ تنہا حفاظت دوسرونکی کیا کریگا **قوله** اور جسطور
حق رفاقت کا ادا کیا **اقول** ادای حق رفاقت جزع و فزع کرنے سے اور قلق
اور اضطراب کی رونے سے ظاہر ہی آری جب یہہ مکر و خدع پیش رفت نہوا تو
بجز خوش آمد کی اور کفش برداری ظاہری کی حصول دنیا کی لئی اور کون صورت
تھی لاجرم مثل دیگر منافقین کی آمنا و صدقنا کرتی تھی **قوله** اپنی جان
و آبرو کا کچھہ خیال نکیا **اقول** جان کا خیال نکرنا تو لڑائیونسے جان بچا کر
بھاگنی سے ظاہر ہی آری آبرو کا خیال البتہ نکیا ہوگا کہ امثال ابن ربیعہ
کی پرانی جوتیونکی صدقہ سے پھر حاصل ہو جائیگی **قوله** جتنی اور اصحاب
پیغمبر خدا صلعم کی تھی اونمین سے کوئی اس رتبہ کا نتھا جسکو پیغمبر خدا صلعم اپنی ہمراہ
لیتی الخ **اقول** جتنی اصحاب نفاق تھی کسیکو ایسی طمع دنیا غالب نتھی کہ خلاف

حکم رسول گھر سی باہر نکلی بجز خلیفہ صاحب کے اس راہ سی ہم بھی انکار تبہ سب سے
بڑھکر جانتی ہین مگر بی اعتمادی مین انکا رتبہ سب سے بڑھکر جب ہم جانتی
کہ اور اصحاب نفاق بھی گھر سی باہر نکلی ہوتی اور اوسوقت مین وہ حضرت ص
سبکو چھوڑ جاتی اور انکو ہمراہ لیجاتی تو ہم کہہ سکتی تھی کہ انکا رتبہ خوف افشای
راز مین سب سی بڑہا ہوا تھا لیکن جب بجز آپکی کوئی باہر نہ نکلا اور واقف
راز نہوا الا جرم اغنین کو بخیال اسکی کہ ایک مرتبہ جوتیان کفار کی کھا چکی ہین
مبادا اب تاب تحمل نلاکی افشاء راز کرین یا بطمع دنیا جیسا غار مین افشاء راز
کیا چاہتی تھی یہان بھی کرین ہمراہ لیا اس بات سی حاشا کہ کل صحابہ پر فضیلت
ثابت ہو **قولہ** پانچوین اللہ جلشانہ کو یہ خدمت صدیق اکبر کی ایسی پسند
آئی کہ اونکی صدیقیت اور رفاقت کو الخ **اقول** آیہ کتاب خدا بالفاظ
معدودہ ہی کسی لفظ کو تضمنًا اور التزامًا بھی کسی ادای خدمت پر دلالت نہین
فضلًا عن المطابقۃ آری التزامًا دلالت اوس حرکت ناشایستہ پر ہی کہ جس سے
صاحب خلق عظیم نی بلفظ لیّن لا تحزن نہی فرمائی اور اگر بجای انکی حضرت
کی کوئی افظ و اغلظ مثل حضرت عمر کی کما فی الصحیح البخاری ہوتا تو اسکی نسبت
ایّھا الشقی فرماتا اوسیطرح آیہ شریفہ مین نہ ذکر صدیقیت اور ادای
حق رفاقت ہی اور نہ ذکر یاری اور مددگاری ہی آری سبب مفہومات
بمقتضای المعنی فی بطن الشاعر حضرت مخاطب کی پیٹ مین ہین اور خداوند
تعالی نی ذکر رفیق سے توفیق مثل سارق ابریق اسلئی فرمایا تا کہ معلوم ہو
کہ ہمارا پیغمبر اوس وقت دشمنان ظاہری اور باطنی دونون مین گرفتار تھا اور

ہائی تھنا

ہمنی ایسی وقت مین اپنی قدرت کاملہ سی اوسکی نصرت اور مدد کی اگر کوئی
مددگار نہتا نہ یہہ کہ جب ابوبکر مددگار تہی تب ہمنی مدد کی **قولہ** چہٹوین اللہ
جلشانہ نی ثانی اثنین کا لفظ فرماکر ظاہر کیا کہ بعد پیغمبر خدا ص کی دوسرا شخص
ادای مناصب دینی کیواسطی ابوبکر ہی **اقول** پیشتر اس سی بیان ہوا کہ اہل
لغت وتفسیر متفق ہین اسپر کہ معنی ثانی اثنین اور ثالث ثلثہ کی احد الاثنین اور
احد الثلثہ کی ہین یعنی ایک دو کا اور ایک تین کا اور اذ ہما فی الغار
جو بعد اسکی ہی دلالت کرتا ہی کہ احد الاثنین ہونا فی الغار تہا جسطرح سی احد الاثنین
ہونا اونحضرت کا وقت خلوت حضرت عائشہ کی مثلاً فی الدار تہا تو اگر یکبار
احد الاثنین فی الغار ہونا موجب خلافت ہی تو صدبار احد الاثنین فی الدار ہونا
تو البتہ صدبار موجب خلافت ہوگا پس حضرت عائشہ صدبار مستحق تر بخلافت
اپنی پدر بزرگوار سی ہونگی شاید اسی سبب سی لبنی اونٹ پر چڑہکر چاہا تہا کہ خلافت
جناب امیر علیہ السلام سی چہین لین مگر شکر خدا کہ شکست فاش پائی اور جنگ
جمل کی ندامت الی یوم القیامت سنیونکی ہاتہہ آئی اور اگر کوئی کہی کہ بنسبت
غار کی ثانی اثنین خدا نی فرمایا ہی اور بنسبت دار کی نہین فرمایا تو ہم کہین گے
اگر خدا نی نہین فرمایا مگر واقع مین تو اسوقت خاص مین ساتہہ اونکی ثانی اثنین
ہوتی تہی یا سنیونکی نزدیک اوسوقت خاص مین کوئی ثالث بالخیر بہی موجود
ہوتا تہا اور ترتیب احکام اوپر امور واقعیہ کی ہوتا ہی خواہ خدا بہی اوسکا ذکر
کری خواہ نکری بہرکیف ثانی اثنین ہی شیعونکی نزدیک غرض اسیقدر ہی کہ مثل
حضرت عائشہ کی ایک خانگی دشمن اوسوقت مین بہی موجود تہا اصحاب کو

آدہا

ادا ہی سنا صب دنیا و دین سے کیا علاقہ آری اگر اتّحاد بین الاثنین بمفاد آیہ
ہوتا جسطرح انفسنا و انفسکم مین تو البتّہ اگر کوئی شخص اتحاد منصب کا قایل
ہوتا تو بیجا نہ تہا لیکن اسمقام مین تو ہرگز مفہوم احد الاثنین مین اتحاد بین الاثنین
صنفا و نوعا و جنسا ضرور نہین ہی فضلاً عن اتّحاد الذّات والصّفات
ایک آقا اور ایک غلام ملا کر اثنین ہوتی ہین اور آقا احد الاثنین کہلائیگا
اور اسیطرح ایک ملک پاک اور ایک سگ ناپاک اور ایک ایزد داور اور
بُت آذر اور ایک خدائی برحق اور ایک باطل مطلق ملکر اثنین اور احد
الاثنین پایا جاتا ہی اس سے ایک دوسری کی مماثلت اور مشابہت فی الذات
والصّفات نہین لازم آتی ہی اور اگر حضرات اہلسنّت کو لفظ ثانی سے
دہوکا ہوا ہی کہ کبھی مشابہت اور مماثلت مین مستعمل ہوتا ہی جیسی کہتی ہین کہ
زید ثانی اسد ہی تو ہمنی بیان کیا کہ اسمقام پر ثانی بمعنی احد ہی نہ بمعنی مشابہ
بلکہ معنی مشابہت وقت اضافت باثنین کہنا فی نفسہ ایک سخن مہمل ہی
ورنہ بر قیاس ثانی اسد معنی اسکی مشابہ باثنین کی ہونگی وہو لغو کما لا یخفی
علاوہ اسکی جناب باری نی ثانی اسمقام پر جناب رسولخدا کو فرمایا ہی
نہ ابوبکر کو پس اگر معنی مشابہت مراد ہون تو لازم آتا ہی کہ جناب رسولخدا
مشابہ ابوبکر ہون اور چونکہ قاعدۂ کلیّہ ہی کہ مشبّہ بہ اقوی از مشبّہ سے ہوتا ہے
پس لازم آویگا کہ ابوبکر العیاذ باللہ افضل جناب رسولخدا سے ہو وہو باطل
بالاجماع من کل اہل الاسلام وبفرض محال اگر خداوند تعالی ثانی ابوبکر کو فرماتا
اور معنی مشابہت ہی مراد ہوتی تو تشبیہ کی لئی مشارکت فی بعض الامور کافی ہے

نہ مشارکت فی کل الامور یہانتک کہ زید کالاسد مین زید کی لیئی دم بھی ضرور ہو پس تشبیہ کی لیئی مشارکت فی الاستتار فی الغار کافی ہی ادای مناصب دینی کہانسی ثابت ہوسکتا ہی اگر ابو بکر کو لیاقت ادای مناصب دینی ہوتی تو تبلیغ آیات سورۂ برات کہ ادای مناصب دینی سی تہا حضرت ابو بکر او سی نہ لیا جاتی اور حضرت نفرماتی یودی عنی رجل و من اہلبیتی ولا یودی عنی الا اہلبیتی کما فی البیضاوی و فی ازالۃ الخفا پس ادای مناصب دینی کی لیاقت بعد آنحضرت کی اہلبیت کو تہی نہ اوسکو کہ جسی لیاقت ادنی منصب کی ادا کرنی کی نہتی لیکن جب خدای مثل کفار غار کی آنکہون اور کانون پر پردی ڈالی ہون تو بجز راہ ضلالت کی راہ ہدایت کب دیکہائی دیتی ہی فاعتبروا یا اولی الابصار **قولہ** ساتوین اللہ جل شانہ نی صاحبہ کا لفظ ابو بکر صدیق کی نسبت فرماکر اونکی صحابیت کو ثابت کیا **اقول** شیعونکو ہرگز صحابت ابو بکر کا مثل صحابت جملہ منافقین کی انکار نہین ہی لیکن اس صحابت لغوی کو یا صحابت ظاہری کو موجب شرف و افتخار نہین جانتی اسلیئی کہ یہہ صحابتین بین المومن و الکافر و بین المومن و المنافق اطلاقات قرآن و حدیث سی ثابت ہین کما سیجی آگی ہاں شرف اوس صحابت مین البتہ ہی جسمین قید ایمان حقیقی کی اور ما توا علی الایمان الحقیقی کی لگی ہوئی ہی اور شیعونکی نزدیک نسبت صدیق دونون کی دونو مسلم نہین ہین بلکہ عدم ایمان اور موت علی الکفر ثابت ہی **قولہ** آٹہوین اس آیت مین الفاظ لا تحزن ان اللہ معنا سی ثابت ہوتا ہے

کہ پیغمبر خداصؐ نی ابو بکر صدیق کو تسلی دی **اقول** ابہی تو آپ ابو بکر کی یاری اور
مددگاری اور جان نثاری اور خدمتگذاری کو گہر سی نکلنی سی مدینہ مین
پہنچنی تک سر آہتی تہی اب کیا ہو گیا کہ خود ابو بکر قابل تسلی و تشفی دادن ہوگئے
کہ خود جناب رسولخداصؐ کو انکی مددگاری اور خدمتگذاری کرنی پڑی حال
جان نثاری بخوبی معلوم ہو گیا کہ فقط کفار کی دیکہنی سی جان نکل گئی اور
قبل از مرگ واویلا کرنی لگی یہانتک کہ پیغمبر صؐ کو تسلی دینی پڑی احیاناً اگر کفار
تلوارین کہینچکر آہی پڑتی تو یقین تہا کہ بی ماری مرجاتی سبحان اللہ کیا اچہی
حفاظت اور کیا اچہی خدمت اور رفاقت تہی اور بعد اسکی معلوم ہوگا کہ
لاتحزن صیغہ نہی ہی اور حقیقت نہی واسطی حرمت کی ہی اور دلالت کرتی ہی
اوپر منع کرنی کی ایک فعل قبیح سی مگر یہہ کہ کوئی قرینہ اوسکی خلاف پر قایم ہو
جیسا کہ شان کل مجازات ہی وسیجی **قولہ** اور خدا کی حفاظت اور نصرت
مین اونکو اپنا ساتہی بنایا **اقول** بنا اس کلام کی اسپر ہی کہ ان اللہ معنا
مین مراد معیت سی معیت من حیث التائید والنصرۃ ہی نہ من حیث العلم والقدرۃ
اور ضمیر جمع متکلم کا استعمال واحد پر نہین ہو سکتا ہی اور یہہ دونو امر حیز منع
مین ہین وعلی التنزل کوئی فضیلت بکری پر دلالت نہین ہی بلکہ رذیلت
پر دلالت ہو سکتی ہی تفصیل اسکی یہہ ہی کہ اگر معیت سی جو لفظ معنا مین ہی مقصود
اصلی ابو بکر ہوتی تو ان اللہ معک بجائی معنا ہوتا اور اگر جناب رسولخداصؐ اور
ابو بکر دونو مقصود اصلی ہوتی تو معی و معک ہونا ضرور تہا اور جب یہہ نہوا تو ہم
کہتی ہین کہ اسمقام مین معنا سی فقط جناب رسولخداصؐ مقصود ہین اس دلیل سی

کہ مراد معیت سے معیت من حیث العلم والقدرۃ بنا بر فہم مخاطب کے نہین ہے
ہر چند شیعونکے لئے اسکی گنجایش ہے کہ کہین کہ جناب رسولخداؐ نے بمعنا اس راہ
سے فرمایا کہ اے ابو بکر جناب باری میری اور تیری حال سے خوب واقف ہے اور
تیری بدنیتی اور میری نیک طینتی کی جزا دینے پر قادر ہے تو کیون جزع و فزع کر کے مجکو
ایذا دیتا ہے جیسا کہ آپ معنی دوم شیعہ مین بعد اسکے لکھینگے لیکن یہہ بات چونکہ
آپکی طبع نازک پر اسقدر ناگوار ہے کہ اسکے سننے سے حالت جنون طاری ہوتی
ہے لہذا بپاس خاطر آپکے ہم اس سے درگذر کر کے کہتے ہین کہ جیسا آپ نے فرمایا
کہ مراد معیت سے معیت بتائید و نصرت ہے یہی ہے لیکن یہہ تائید و نصرت بقول
خداوند تعالی وایدہ بجنود لم تروہا مخصوص بجناب رسولخداؐ ہے اور
حضرت ابو بکر اوس سے بے بہرہ ہین پس بنا بر اسکے ضرور ہے کہ صیغہ جمع سے
اسمقام مین معنی مفرد کے مراد ہوون ہر چند اہلسنت نے آیۂ انما ولیکم اللہ
مین جو بروایات فریقین مخصوص بجناب امیر علیہ السلام ہے اسکا انکار کیا ہے
اور اطلاق جمع علی الواحد جایز نہین جانا ہے مگر محاورات فصحا و بلغا مین بکثرت
ہے بلکہ خود کلام خدا مین انا اور نحن واسطے ذات واحدہ اپنی کے بہت آیا ہے اور
اسیطرح رب ارجعون اور یا ایہا النبی اذا طلقتم اور فلنأتینہم ولنخرجنہم
قصۂ حضرت سلیمانؑ مین مذکور ہے بلکہ خود حضرات اہلسنت نے بنا بر روایت
کاذبہ کے جو شان نزول آیۂ ولا یاتل اولو الفضل مین بنایا ہے حضرت ابو بکر
کو مصداق اولو ٹہرایا ہے الغرض اسیطرح اسمقام مین بہی کیون نہین جایز ہے کہ معنا
کے فقط ذات واحدہ جناب رسول خدا مراد ہو لیکن اگر آپ کج بحثی اسکو نہ مانئے اور

فرمائی کہ ہم کو اطلاق جمع علی الواحد پسند نہین ہی بلکہ ضرور ہی کہ اس مقام پر دو شخص
شریک کئی جائین تو ہم کہین گی کہ شخص دیگر جناب امیر علیہ السلام ہین جیسا
کہ آپ معنی اول شیعہ مین بیان کرینگی یعنی جب جناب رسولخداؐ نی پوچھا کہ
لم تبکی یعنی ای ابوبکر تو کیون روتا ہی کما فی ازالۃ الخفا ابوبکر نی از راہ زیرکی
و مکر کہا کہ مین اپنی واسطی نہین روتا ہون بلکہ علیؑ کی واسطی کہ وہ مار ڈالی جاوینگی
اور آپکی واسطی روتا ہون کہ عنقریب شہید ہو جاوینگی تب حضرتؐ نی فرمایا کہ
ان اللہ معنا یعنی ہمارا اور علی کا ناصر و معین خدا ہی اور اگر یہہ بات آپکو نہین
پسند ہی تو بپاس خاطر عاطر ہم اس سی بہی درگزر کرتی ہین اور کہتی ہین کہ بہت خوب
جیسا آپ فرماتی ہین کہ ابوبکر ہی معنا مین شریک ہین وہی سہی لیکن ہمین اسمین کچھ
شک نہین ہی کہ جب دونو مقصود اصلی نہین ہین جیسا کہ ہمنی اوپر بیان کیا تو
لاریب کہ ایک بالاصالۃ اور دوسرا بالتبعیت ہی اور ظن غالب ہی کہ انحضرتؐ ہی مقصود اصلی ہین
تو آپ نکرینگی کہ مقصود اصلی ابوبکر کو ٹھہراوین ورنہ تفضیل ابوبکر جناب رسولخداؐ
پر لازم آویگی ہرچند آپکی علما کو اس سی کچھہ باک نہین ہی ابوبکر کیا عمر کو تفضیل
رسولخداؐ پر دیجاتی ہی جیسا کہ مصافحہ خدا اول عمر سی بیان ہوتا ہی اور قصہ
اساری بدر مین ما نجی الا عمر ہی کہا جاتا ہی اور نیز عائشہ کی ناچ دیکھلانی
کیوقت شیطان حضرت عمر ہی سی بھاگتا ہی بہرکیف آپ مسلم کرین یا نکرین مقتضی
ادب یہی ہی کہ کہا جاوی کہ مقصود اصلی معیت رسولخداؐ ہی اور معیت ابوبکر بالتبعیت
ہی چونکہ انحضرتؐ کی ساتھہ تھی لیکن ہرچند ہم غور کرتی ہین مگر ہمکو کوئی شرافت
اور فضیلت اور مزیت اس تبعیت مین حضرت ابوبکر کی لئی نہین ثابت ہوتی

اگر

اگر فرض کیجیئے کہ دعوت مین ایک بادشاہ عالیجاہ کے کچھہ انفار بہی بہرہ یاب
ہوجاوین تو اون انفار کی کیا شرافت ہی اور اگر ظلّ سطوت مین ایک شہباز
کی ایک کہوسٹ کی جان بچ جاوی تو کہوسٹ کی لئی کیا فضیلت ہی اور اگر
شکار شیر شرزہ سی چہوٹہی سی لومڑی بہی سیر ہوگئی تو لومڑی کو کیا مزیّت
حاصل ہوئی **قوله** ابوبکر کا محسن اور متقی ہونا ثابت ہوا **اقول** احسان اور
اتّقا بعد از ایمان ہی اِنّ اللہ معنا کو تو دلالت اوپر عدم ایمان ابوبکر کی
ہی اسلئی کہ علم فصاحت و بلاغت مین ثابت ہوا ہی کہ تاسیس اولی اور اقدم
تاکید سی ہی پس اگر حضرت ابوبکر کو تصدیق و اذعان و ایمان و ایقان بتائید
و نصرت خداوند منّان لسیّد الانس والجانّ ہوتا تو وہ حضرت اِنّ اللہ معنا
ابوبکر سی کیون فرماتی خصوصاً بتاکید لفظ اِنَّ کہ حقیقتہً مخصوص واسطی منکرین
کی ہی کما ثبت فی علم البیان اور نہ ایمان رکھنی والی بتائید و نصرت خدا و رسول کہ
وہ منافقین تہی جنکی شان مین جناب باری فرماتا ہی الظّانّین باللہ ظنّ
السّوء علیہم دائرۃ السّوء وغضب اللہ علیہم ولعنہم واعدّ لہم
جہنّم وساءت مصیراً تعجّب ہی کہ جو لوگ مصداق غضب خدا اور لعنت
خدا ہون اور جہنم جنکا مصیر ہو وہ محسن اور متقی کیونکر ہو سکتی ہین **قوله**
نوین اللہ جلّ شانہ نی اپنی تسلّی ابوبکر پر نازل کی **اقول** لا نسلّم کہ ضمیر علیہ کی
طرف ابوبکر کی پہرتی ہے کیون نہین جائز ہی کہ جسکی طرف کلّ ضمیرین ما قبل
و ما بعد کی پہرتی ہون اوسی کیطرف ضمیر علیہ کی بہی پہرتی ہو و اِذا جاء الاحتمال
بطل الاستدلال چہ جائی اینکہ اگر بادرجہ فصاحت و بلاغت سی اوس کلام کا

اثبات عدم ایمان خلیفہ از لفظ انّ اللہ معنا ۱۲

جو حدّ اعجاز مین ہی دلیل بطلان احتمال اول اور متعین ہو جاتی احتمال ثانی کا ہو
جیسا سمجھی عنقریب یہہ کلام متعلق بہ نقل ہی لیکن دلیل عقلی اوپر تعیّن احتمال
ثانی کی پس قول مخاطب ہے وَہُوَ ھٰذَا اور خدا اپنی تسلّی نازل نہین کرتا مگر
اونھین لوگون پر جو کہ ایمان مین پکّی اور اسلام مین مضبوط ہوتی ہین قول
اس ثابت مین ہم آپکی سر مو مخالفت نہین کرتی اور بمقتضای الکذوب قد
یصدق اسمقام پر آپکو سچّا سمجھتی ہین اور ہم بہی کہتی ہین کہ بی ایمان کی خدا
تسلّی نہین نازل کرتا لیکن چونکہ بی ایمانی ابو بکر کی بعدم تصدیق وعدہ خداو
رسوؐل اور قلق اور اضطراب اور جزع اور فزع اور ظنّ السّوء باللہ سہی ثابت ہے
پس جو شخص کہ مورد غضب ولعنت خدا ہو وہ مورد تسلّی خدا کیونکر ہو سکتا ہی
یہی ہی دلیل عقلی اوپر اثبات کی کہ ضمیر علیہ کی جناب رسولخدؐا کیطرف پھرتی ہے
نہ ابو بکر کیطرف اور جب بدلیل عقل ونقل ثابت ہوا کہ ضمیر طرف رسولخداؐ کے
پھرتی ہی تو تخصیص نزول سکینہ علی رسول اللہ اسمقام پر دلیل ہی اوپر اثبات
اس کی اسجگہہ پر مع الرّسول کوئی مومن نتھا ورنہ انزل اللہ سکینتہ علی
رسولہ وعلی المؤمن ہوتا والاقل علیہما ہوتا اسلئی کہ جہان جہان جناب
رسولخداؐ کی ساتہہ مومنین ہوئی تو تخصیص سکینہ برسول نہین کی گئی
بلکہ خدا نی انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المؤمنین فرمایا ہی
اور جب یہہ ہوا تو یہ ایک دلیل دیگر ہی اوپر کفر حضرت صدّیق عتیق کے
پس علاوہ فضیلت ہشتم کی فضیلت نہم بہی دلیل اوپر کفر کی ہوئی اور مثل مشہور
یک نشد دو شد کی صادق آئی بلکہ یہان تو باعتبار اسکی کہ ہر فضیلت سی ایک

کفر ہی نکلتا ہی ایک نشد دہ شد کہنا چاہئی **قوله** دسوین ان آیتون پر غور
کرنیسی بڑی فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوتی ہی **اقول** صاحبان بصیرت
اگر فضیلت دہم اور پنجم پر غور کرینگی تو بجز تکرار بی سود کی کچھہ حاصل نہ نظر آویگا
فرق اسقدر ہی کہ اسمین حاصل مضامین آیات سابقہ بڑھا دیا ہی اور حقیقت
یہہ ہی کہ دو تین سخن واہی ہین کہ جنکو رنگ برنگ کی تقریر ونسی دس کی گنتی
گنائی ہی اور اہی سبب سی اعتراض فضیلت دہم کو مثل چارم و پنجم و ششم کی
کہا گیا ہی اور عوام فریبی کی واسطی حاشیہ پر لکھدیا ہی کہ ہمنی ضمناً ذکر کیا ہے
حالانکہ دس ۱۰ کی گنتی تہی عقلا سمجہتی ہین کہ محض فریب عوام ہی پھر کیف جواب
دہم وہی ہی جو پنجم مین مذکور ہوا یعنی خداوند تعالی نی اس آیت مین کہین صدیقیت
صدیق کا ذکر نہین فرمایا اور نہ کوئی تمثیل دی اور نہ کوئی ادای خدمت اور ادای
حق رفاقت کا ذکر کیا اور نہ کہین یاری اور مددگاری پر کوئی لفظ دلالت کرتا ہی
بجز اسکی کہ رفیق نی تو فقط اتنا کیا کہ خود پیغمبر کو اوسکی قلق اور اضطراب کی استمالت
کرنی پڑی اور اوس دشمن خانگی کی بہی مثل دشمنان بیرونی کی ایذا اوٹھانی پڑے
اور ایسی وقت مین ہمنی اپنی پیغمبر کی مدد کی کہ درمیان دو قسم کی دشمنونکے وہ
گرفتار تہا اور کوئی حقیقۃ مین اوسکا دوست نتہا پس وقت تنہائی وقت مددگاری
ہی نہ یہ کہ ایک مددگار کی موجود ہونی کیوقت وقت مددگاری ہو طرفہ یہہ ہے
کہ خود حضرت مخاطب بیان فرماتی ہین کہ خداوند تعالی اپنی بی نیازی اور بیپروائی
کو بیان فرماتا ہی پس ایسی وقت مین فخر یاری و مددگاری غیر کا کیا موقع ہی جو خداوند
تعالی یاری اور مددگاری ابوبکر کا ذکر فرماوی اور اپنی بی نیازی اور بیپروائی کی

کو باحتیاج مددگاری و نصرت ابوبکر باطل کری اور کون لفظ اس آیہ مین اوپر
مددگاری اور نصرت ابوبکر کی دلالت کرتا ہی مقام حیرت ہی کہ خداوند تعالی
تو فقد نصرہ اللہ سی نص صریح اوپر اپنی نصرت کی فرماتا ہی اور مخاطب بیدینی بسبب
نصرت اور مددگاری ابوبکر کا غل مچاتا ہی عقل کسی عاقل کی تجویز نہین کرتی ہی
کہ اگر مقام نصرت و یاری غیر خدا ہوتا تو وہ حضرت کسی شخص کو شجاعان و ابطال
سی ساتھہ نہ لیتی بلکہ ایک جبان ہین سال مخنث خصال کو جسکا خود قلق و اضطراب
سی برا حال ہو ہمراہ لیتی اور جب وہ خود ہی ایسا حواس باختہ ہو کہ خود پیغمبر صلعم کو اوسی
تسکین دینی پڑی تو کیا مدد اور نصرت اوسنی کی ہوگی **قوله** غرضکہ فضائل ابوبکر
اقول اس کلام مختل النظام مین بجائی لفظ فضائل کی رذائل اور بجائی حضرات شیعہ
کی حضرات سنیہ اور بجائی محدثین بالتشدید کی بالتخفیف اور بجائی افضل الصحابہ کی
اکفر اہل النفاق کری اس تقریر کو ہم منقلب کرتی ہین کہ کالائی بد بریش خداوند اش
اولی ست وہا انا اشرع فی ردّ ہفواتہ الآخر **قال المخاطب المقمقام**
هداه الله سبل السلام بیان شیعان عبد اللہ ابن سبا کی اعتراض کا
اس آیت پر ہم اعتراضات کو اوسی ترتیب سی بیان کرتی ہین جس ترتیب سی
ہمنی فضیلتین بیان کین ہین تا کہ دیکھنی والونکو ہر فضیلت کی مقابلہ مین اعتراضات
اور شبہات شیعونکی معلوم ہو جاوین پہلا اعتراض پہلی فضیلت پر جو کہ ہمنی
پہلی فضیلت مین بیان کیا ہی کہ اللہ جلشانہ کی حکم سی پیغمبر خدا صلعم نی صدیق اکبر
کو اپنی ہمراہ لیا اوسکو امامیہ اسطرح پر رد کرتی ہین کہ نہ خدا نی پیغمبر خدا کو ابوبکر کی
ہمراہ لینی کی اجازت دی نہ پیغمبر صاحب نی اپنی خوشی سی اونکو اپنی ساتھہ لیا بلکہ

بلا مرضی اور بغیر اجازت حضرت کے ابوبکر ہمراہ ہو گئے چنانچہ اس بات میں جو کچھ علماء
شیعہ نے لکھا ہے اوسکو ہم بیان کرتے ہیں بڑے مجتہد صاحب یعنی شیعوں کے
قبلہ وکعبہ ذوالفقار میں لکھتے ہیں کہ احتجاج باین آیت موقوف است کہ بثبوت رسد
کہ ہجرت ابوبکر باجازت حضرت نبوی واقع شدہ و شیعہ این را قبول ندارند اور
قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس المومنین میں اور اپنے اور رسالوں میں بھی یہی
لکھا ہے کما ذکرہ فی منتہی الکلام کہ قاضی نور اللہ شوستری در مجالس المومنین و بعضے
از رسایل دیگر ذکر میکنند کہ ابوبکر از منافقین بود و بر خلاف امر اقدس نبوی در
اثناء راہ ایستاد و حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد زجر شدید او را ہمراہ گرفت تا کفار
را دلالت نہ کند اور ایک رسالہ میں جو منسوب بہ حسینیہ ہے ایک بڑے میر صاحب
اسطرح پر لکھتے ہیں کہ چون پارہ راہ برفت دید کہ شخصی در برابر آنحضرت می آید
حضرت توقف نمود چون نزدیک رسید بشناخت کہ ابوبکر است فرمود کہ ای
ابوبکر نشنیدی امر خدا را کہ شمارا شنانیدم و گفتم کہ از خانہ خود بیرون نیائید تو چرا مخالفت
امر الہی کردی گفت یا رسول اللہ دلم از بہر تو خائف بود و ہراسان بودم نخواستم
کہ در خانہ قرار گیرم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم متحیر ماند بواسطہ آنکہ حکم الہی نبود کہ کسے
را ہمراہی خود ببرد درین ساعت حضرت جبرئیل باز رسید و گفت یا رسول اللہ بخدا
سوگند کہ اگر این را میگذاری و ہمراہ نمی بری کفار را گرفتار از عقب تو بیاید و ترا بقتل
رساند پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آنوقت بالضرورت او را با خود برد و در غار داخل شد
غرضکہ اس اعتراض سے ثابت ہوا کہ ابوبکر صدیق بقصد گرفتار کرانے پیغمبر صاحب کے
کے گھر سے نکلے اور راہ روک کر کھڑے ہو گئے اور باوجودیکہ حضرت نے گھر میں سے نکلنے کو

منع کر دیا تہا وہ عمدول حکمی کر کی بارادۂ ایذا رسانی پیغمبر صاحب کی سد راہ ہوئی
آخر کار پیغمبر صاحب مجبور ہوئی اور بصلاح جبرئیل علیہ السلام کی اونکو اپنی ساتہہ
لی لیا اگر ہمراہ نہ لیتی تو ضرور ابو بکر کفار کو لی آتی اور پیغمبر کو گرفتار کراتی اگرچہ
اہل انصاف غور کر سکتی ہین تو بہ توبہ ایسی بدیہی امر مین غور کی کیا حاجت ہے
ویسی ہی سمجھہ سکتی ہین کہ یہہ اعتراض بالکل پوچ اور واہی ہی اور اوسکی رکاکت
اوسکی الفاظ و معنی سی ظاہر ہی لیکن ہم چند باتین اس اعتراض کے بطلان پر
لکہتی ہین اور سفاہت اس دعوی کی کہ ابو بکر صدیق رض قصد گرفتاری و ایذا ے
پیغمبر صاحب کی نکلی تہی ثابت کرتی ہین اول سوچنا چاہئی کہ ابو بکر صدیق
اسوقت پیغمبر صلعم کی دوست تہی یا دشمن اگر دوست تھی تو قصد گرفتاری اور
نیت ایذا دہی کی کیا معنی اگر دشمن تہی تو جسطرح ابو جہل وغیرہ اور دشمن حضرت کے
قتل کی نیت سی آپکی گھر پر گئی تہی ویسی طرح پر ابو بکر اونکی ساتہہ کیون نہ گئی انسی
علیحدہ کیون ہوئی دوسرے ابو بکر کو حال ہجرت کا اور وقت دولتسرا سے
بر آمد ہونیکا اور غار مین تشریف لیجانیکا پیغمبر صاحب نی بتلایا تہا یا نہین اگر
نہین بتلایا تو ٹہیک وقت پر عین اوسی راہ پر جس طرف سی حضرت جاتی تہی ابو بکر
کسطرح راہ روک کر کہڑی ہو گئی اگر پیغمبر صاحب نی پہلی سی بتلا دیا تہا تو حضرت
کو ابو بکر کا ہمراہ لیجانا منظور تہا یا نہین اگر منظور نہ تہا تو راز فاش کرنی سی کیا
حاصل تہا اور ایسی پوشیدہ بات کو دشمن پر ظاہر کرنیسی سواے اندیشۂ ضرر کی
کیا فائدہ تہا اگر ساتہہ لی جانا منظور تہا تو پہر اعتراض بہی باطل ہوا تیسرے اگر
فرض بہی کیا جاوی کہ ابو بکر صدیق رض بنیت قتل پیغمبر خدا صلعم راہ روک کر کہڑی ہو گئے

اور اپنی بدنیتی مین ایسی مضبوط تہی کہ حضرت جبرئیل اونکی خشیت سی خوف
کرکی فوراً ہی سدرہ سی اوتری اور پیغمبر صاحب سی کہنی لگی کہ اگر آپ میگذارید
وہمراہ نہ گیری کفار را از عقب تو گرفتہ بیایند و ترا القتل رسانند لیکن یہہ بات
معلوم نہین ہوتی کہ اوسوقت ابو بکر تنہا ہی یا اور کوئی کافر بہی اونکی ساتہہ
تہا اور ہتیار بند تہی یا خالی ہاتہہ اگر یہہ کہا جاوی کہ اور کافر بہی موجود تہے
تو کوئی شیعہ بہی اسکا قایل نہین اور اگر کوئی اور کافر ہمراہ ابو بکر کی نہ تہا تو
تعجب آتا ہی کہ ابو بکر باوجود جاننی شجاعت اور قوت پیغمبر صاحب کی تنہا
حضرت کی گرفتاری اور قتل کو بغیر ہتیار کی چل دئی اور دو چار رفیقون کو بہی
اپنی ہمراہ نہ لیا اور اگر یہہ کہا جاوی کہ وہ فقط خبر لینی کی لئی کہڑی ہو گئی تہی
چنانچہ جبرئیل علیہ السلام کی اس ارشاد سی کہ کفار را از عقب تو گرفتہ بیایند ثابت
ہوتا ہی تو یہہ امر معلوم نہین ہوتا کہ کفار اسجگہہ سی جہان حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم ابو بکر کو ملی ایسی نزدیک تہی کہ آواز پہنچ سکتی تہی یا اتنی دور تہی کہ اونکی بلانی
کی لئی جانا پڑتا اگر نزدیک تہی تو تعجب ہے کہ ابو بکر نی اونکو آواز دیکر کیون نہ بلا لیا
اور چپ چاپ کیون کہڑی رہی اور اگر دور تہی تو معلوم نہین کہ کیون پیغمبر خدا
کو دیکہتی ہی ابو جہل وغیرہ سی خبر کرنی کو نہ دوڑی کس امر کی انتظار مین کہڑی رہے
اور تعجب تو اس امر پر ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نی یہہ صلاح تو پیغمبر صاحب کو دی
کہ اس دشمن کو اپنی ساتہہ لی لو اور یہہ مشورہ نہ دیا کہ ذرا ٹہر و جب یہہ تمہاری
دشمنونکو خبر کرنی اور بلانی کو جاوی تب چل دینا اور جب تک وہ لوٹی تب تک
جای مقصود پر پہنچ جانا خدا جانی جبرئیل ع کی عقل کو معاذ اللہ کیا ہو گیا تہا کہ یہی

اضطرار کی وقت مین پیغمبر صاحبؐ کو ایسی دشمن کی ہمراہ لینی کی صلاح تو دی
اور جو حکمت اوس سی بخشی کی تہی وہ نہ بتلائی چونکہ تھے تعجب ہی مگر جب ابوبکر کو
پیغمبر صاحبؐ کا گرفتار کرانا ہی منظور تہا تو پیغمبر صاحبؐ کی ساتہہ کیون چلے
اور کیون غار مین جاکر حضرتؐ کی ساتہہ چپ چاپ بیٹھہ رہی اور کس لئی کوئی تدبیر
گرفتار کرانی کی نہ کی اہل انصاف غور کرین کہ جس طرح پر اوسوقت ابوبکر صدیقؓ
نی حضرتؐ کو راہ مین پایا تہا اور اونکا قصد قتل کا تہا اگر اوسطرح پر ابوجہل
یا اور کوئی کافر قریشی حضرتؐ کو دیکھہ لیتا تو کیا کرتا او حضرتؐ اوس سے
کیا کرتی اگر کسی کے ذہن مین یہہ بات آوی کہ وہ حضرتؐ کو چھوڑ دیتا یا حضرت
اوسکو اپنی ہمراہ لی لیتی تو ہم ابوبکر کی نسبت بہی شیعونکی خیال کو درست
سمجھتی ہین ہم نہایت تعجب کرتی ہین کہ شیعونکی عقل پر کیسا پردہ پڑ گیا ہے کہ
اتنا نہین سمجھتی کہ ہجرت کا وقت وہ تہا کہ تمام کفار مکہ کی پیغمبر صاحبؐ کے قتل کی
درپی تہی اور در دولت پر جمع کرکی اپنی ارادہ کی پورا کرنی کی لئی پہنچ گئی تہی
اور کسیکو خبر تک نہ تہی کہ پیغمبر صاحبؐ اس گھر سی نکل گئی بلکہ سب جانتی تہی کہ
اپنی جگہہ پر آرام کر رہی ہین اوسوقت مین جو رفیق حضرتؐ کا ہو اوسکی نسبت
دشمنی کا گمان کرتی ہین اگر وہ رفیق بحکم اور بمرضی پیغمبر صاحبؐ کی رفاقت
کی لئی آمادہ نہوتا تو وہ اوس گروہ مین شامل ہوتا جو در دولت پر واسطے قتل کی
گیا تہا یا بلا اطلاع بلا خبر راہ روک کر کہڑا ہو جاتا **یقول المتمسک
بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام بیان بنیان**
مزید و معاونۃ العاونۃ کا کہ اعتراض شیعہ اس آیۃ پر بھی محض کذب اور دروغ

وبے فروغ ہی بلکہ جب بزعم باطل اپنی اہلسنت معاویہ مدعی ثبوت فضائل
ابوبکر اس آیت سی ہوتی ہین تو شیعہ بعد تسلیم دعواہای بی دلیل اونکی مجیب
ہوتی ہین ان جوابون کا نام اعتراض آیت پر رکھنا کمال حماقت اور بی عقلی
پر دلیل ہی کجا اعتراض بر آیت اور کجا جواب استدلالات اہل بدعت و مجابات
قولہ ہم اعتراضات کو اوسی ترتیب سی بیان کرتی ہین **اقول** ہذا وعدہ
مکذوب وعدہ تو یہہ کیا کہ ہر فضیلت کی مقابلہ مین اعتراضات بیان
کرینگی لیکن انجام کو نہ پہنچا اور بحیلۂ بیان ضمنی جان چرا کر اور دم دبا کر نکل گئی
مگر الحمد للہ کہ شیعونکی پوری پڑی کہ ہر فضیلت کو باطل کر کی بیدینی حضرت
ابوبکر بہی ثابت کر دی اب جو ٹوٹی پہوٹی جوابات اہلسنت نی دی ہین
کہ مصداق اس گنواری مثل کی ہین کھسیانی بلی کہمبا نوچی اسکو بہی بعون اللہ
باطل اور از سر تا پا مضمحل کیی دیتی ہین **قولہ** پہلا اعتراض پہلی فضیلت
اقول چونکہ یہہ فضیلت مبتنی ہی اسپر کہ ابتدا سی حکم خدا سی پیغمبر صلعم ابوبکر کو
ساتہہ لی گئی شیعہ اس دعوی بلا دلیل پر لا نسلم کہتی ہین اور چونکہ منع بیک
مقدمۂ خاص کی ہی احتیاج سند منع نہین ہی کما تقرر فی علم المناظرۃ مع
ذلک تبرعا و احسانا سند منع مین کتب اہلسنت سی ثابت کرتی ہین کہ ابوبکر
کو جناب رسولخدا صلعم نی ابتدا سی ساتہہ نہین لیا تہا کما سیجیٔ من ازالۃ الخفاء وغیرہ
اب اہلسنت کو لازم ہی کہ اثبات اپنی دعوی کا کسی دلیل عقلی سی کرین یا کسی
دلیل نقلی سی کرین کہ شیعونکو جسکی انکار کی گنجایش نہو و دونہ خرط القتاد
پس بفرض محال اگر کسی خبر سی جو اخبار احاد سی ہو کوئی سنی اثبات اپنی دعوی کا

اگری تو شیعہ کب اوسی مسلم کرینگی باآنکہ بحمد اللہ کسی خبر واحد کو بہی اسپر دلالت
نہین ہی کما ستعلم عنقریب **قولہ** بڑی مجتہد صاحب **اقول** بڑے
مجتہد صاحب اور چہوٹی مجتہد صاحب مثل مجتہدہ سُنّیان نواب خورد محل
انہی نادان نہین ہین کہ امثال طلحہ و زبیر کی فریب مین آوین اور جہوٹی گواہیان
اہلسنت کی مثل شہادت زور ماجرائی کلاب حوأب کی مان لین اسی سبب سے
طالب دلیل ہین **قولہ** ذوالفقار مین لکہتی ہین کہ احتجاج باین آیت موقوفست
اقول یہہ منع ہی مقدمہ اولی کی مقدمتین دلیل سی اور جسطرحسی اثبات فضیلت
اوپر اثبات اس مقدمہ کی موقوف ہی اوسیطرح احتجاج موقوف ہی اوپر اثبات
مقدمہ ثانیہ کی بہی یعنی جسکو پیغمبر ص بحکم خدا ساتہہ لین وہ ضرور ہی کہ پکا مسلمان ہو
اسپر بہی ہم لانسلم کہتی ہین کیون نہین جائز ہی کہ ایک منافق کو بہی مثل ایک کافر
کی جو دلیل رسول اللہ ص تہا ساتہہ لین کما مر مشروحا فلا تغفل **قولہ** کما ذکر
فی منتہی الکلام **اقول** صاحب منتہی انتہی کی صادق اور حضرت مخاطب اونکی
خلف الصدق ہین **قولہ** ایک بڑی میر صاحب **اقول** بڑی میر صاحب
نی بڑی شیخ صاحب کیطرف نسبت قتل کی نہین دی ہی بلکہ کفار کیطرف دی ہی
آپ بتا ستی ایک کا ذب کی ناحق مبتلای کذب فضیح ہوتی ہین رسالہ حسنیہ کوئی
کتاب نایاب نہین ہی لڑکو نمین متداول ہی عبارت اوسکی یہہ ہی در ساعت جبرئیل
در رسید و گفت یارسول اللہ ص بخدا کہ اگر اور انگبزاری کفار اورا گرفتہ از عقب تو
بیایند و ترا بقتل رسانند الخ ما قال جناب والا اس تغیر اور تبدیل عبارت سی تکذیب
و افترا سی بجز خسر الدنیا والآخرہ کی کچہہ کام نہین نکلتا غرض اس کلام سی یہہ ہی کہ

اگر آپ ابوبکر کو چھوڑ جاوینگی تو یہہ گرفتار دست کفار ہو جاوینگی اور کفار مار مار کے
انسے سمت تشریف بری کا پتہ اور نشان پوچھینگی تو یہہ بسبب خبث سریرت
کی حسب اعتقاد شیعہ اور بسبب حسن سیرت کی باعتبار اعتقاد اہلسنت کے اسلئے
کہ صدیق تھے ضرور سچ سچ بتا دینگی ورنہ کذب ہیئت کہ منافی وصف صدیقیت
ہے لازم آویگی بہرکیف خواہ بخوشئ خاطر خواہ بجبر و اکراہ بخوف کہنہ نعال ابن
ربیعہ گمراہ جب مظہر سر رسول اللہ صلعم ہونگی تو البتہ سبب قتل آنحضرت کے
ہو جاوینگی اور نسبت قتل طرف سبب قتل کی دینا مجازات شائعہ سے ہے پس
اگر صاحب رسالہ حسنیہ نے نسبت قتل طرف ابوبکر کی دی ہوتی تو ہو سکتا تھا
لیکن جب انہوں نے نسبت طرف کفار کی دیٔی تھی تو آپ ناحق بنائی جواب
اوپر ایک امر بے سند کی ٹھہراتی ہیں **قوله** غرضکہ اس اعتراض سے ثابت ہوا
کہ ابوبکر صدیق بقصد گرفتار کرانے پیغمبر صاحب کی گھر سے نکلی **اقول** ہرگز بنائے
جواب شیعہ اوپر قصد ابوبکر کی نہیں ہے بلکہ اسکی توضیح تمام بیان ہوا کہ بنائے جواب
اوپر عدم تسلیم اون مقدمتین کی ہے جسکا مقدمہ اولی یہہ ہے کہ پیغمبر صلعم بحکم خدا
ابتدا سے ابوبکر کو ساتھہ لیکے گھر سے نکلی چنانچہ جو عبارتیں بخیانت آپ نے نقل کین
بنص صریح اسی بات پر دلالت کرتی ہین باقی رہا یہ امر کہ ابوبکر گھر سے کس قصد پر
نکلی آیا گرفتار کرنے کی قصد پر نکلے یا کرانے کی قصد پر نکلے خود مارنے کی قصد پر نکلے
یا کفار سے سر وانے کی قصد پر نکلے یا بطمع دنیا کے عاجل نکلی کہ کفار سے ہاتھہ آوے یا بطمع
آجل نکلے کہ بعد مدینہ پہنچنے کے جب اسباب حکومت و حشمت بہم پہنچے تب مال دنیا
حاصل ہو وایا کان کسی لفظ کو ان عبارتوں صریح دلالت اوپر قصد ابوبکر کی نہیں ہے

اور

قوله راه روک کر کہڑی ہوئی **اقول** در اثنای راه ایستادن کو دلالت اوپر
راه روکنی کی نہین ہی مثل مشہور ہی کہ کہین ہجر دون نی بہی راه ماری ہے
راه مین کہڑا ہونا واسطی انتظار کی بہی ہوتا ہی اور واسطی وقفہ ہونی کی اور
اسرار کی بہی ہوتا ہی راه روکنی پر منحصر نہین ہی حضرت مخاطب نی راه کار وکنا
کہانسی نکالا **قوله** عدول حکمی کرکے باراده ایذا رسانی پیغمبر صاحب کے سدراه ہوئے
اقول عدول حکمی کرنا مسلم ہی لیکن باراده ایذا رسانی یا باراده دیگر اسکا ذکر
ان عبارتو نمین نہین ہی اور کوئی لفظ ان عبارتو نکا اراده ابو بکر پر نہین دلالت کرتا ہے
اور اسیطرح سدراه ہونی پر بہی دلالت نہین ہی **قوله** تو ابو بکر ضرور کفار کو
ہمراه لی آتی **اقول** ابو بکر کفار کو ہمراه لاتی یا نہ لاتی اسکا ذکر نہین ہی بلکہ
اسکا ذکر ہی کہ کفار ابو بکر کو بضرب خشت واسطی نشان دہی کی ہمراه لاتے
قوله یہہ اعتراض بالکل پوچ اور واہی ہی **اقول** تم خود پوچ اور واہی ہو اور
تمہاری اعتراضات بہی از سر تا سر پوچ اور واہی ہین جسکی رکاکت اوسکی الفاظ
و معانی سی ظاہر ہی **قوله** اور سفاہت اس دعوی کی **اقول** تم خود سفیہ
ہو اور یہ دعوی تمہاری سفاہت کا تراشیدہ ہوا ہی شیعہ اس مقام پر ہرگز
مدعی کسی امر کی نہین بلکہ تمہاری اس دعوی کو کہ پیغمبر خدا صہ نی بحکم خدا ابتدا اسی
ابو بکر کو ساتہہ لیا مسلم نہین کہتی ہین اور کہتی ہین کہ کیون نہین جائز ہی کہ جیسا شیعہ
روایت کرتی ہین کہ ابو بکر کا گہر سی نکلنا بلا مرضی خدا و رسول صہ واقع ہوا ہی سچ ہو
لیکن ابو بکر کس قصد سی نکلی با غوائی شیطانی یا بقصد تحصیل دنیائی فانی یا بقصد ایذا
رسانی اسکا ذکر ان عبارتو نمین نہین تہا ہی پس اپنی طرف سی ایک دعوی تراشنا اور فکر

اوسکی ابطال کی کرنا نہایت سفاہت پر دلیل ہے **قوله** صدیق اوسوقت
پیغمبرؐ کی دوست تھی یا دشمن **اقول** افسوس ہی کہ با این ہمہ دعوای تحقیق ابھی تک
حضرت مخاطب کو یہہ نہ معلوم ہوا کہ شیعونکا عقیدہ اس باب مین کیا ہی خیر اگر
نہین معلوم ہی تو اب سنئی کہ حضرات شیعہ حضرت ابوبکر کو منافق کہتی ہین یعنی
بظاہر دوست و بباطن دشمن نہ مومن محض اور نہ کافر محض بلکہ لا الی ہؤلاء و
لا الی ہؤلاء یہہ لوگ ایک قسم کی کافر علاوہ کفار بت پرست کی تھی حقیقت مین
یہہ لوگ بندۂ زر تھی نہ دوستِ پیغمبرؐ تھی نہ دوستِ کفار تھی بلکہ دوستِ کالِ
جیفۂ دنیای بی اعتبار تھی **قوله** اگر دوست تھی تو قصد گرفتاری و نیت
ایذادہی کی کیا معنی **اقول** درواقع اگر دوست ہوتی تو کبھی اونکی ساتھہ اور
اونکی اولاد کی ساتھہ بلکہ اونکی غلامونکی غلامونکے ساتھہ ایسا نکرتی جیسا کیا لیکن
جب دوست کالِ دنیا کی تھی پس جس جس جگہہ احتمال حصول دنیا گرفتاری و ایذا
دہی ہوتا تو حتی المقدور کیون اوس سی باز رہتی اور حقیقت یہہ ہی کہ حتی المقدور ا
باز نہین رہی مگر جسوقت تک تقدیر نی ساتھہ تدبیر کی مساعدت نکی بیچاری
خدمتگاری و کفش برداری مین حاضر رہی اور جب قابو جیون نی قابو پایا گھر
تلک جلا یا چنانچہ خود شاہ عبدالعزیز تحفہ مین آگ لیجانی کے واسطی جلانی کی
در اہلبیت رسالتؐ پر مقر ہین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون
قوله اگر دشمن تھی تو جسطرح ابوجہل وغیرہ اور دشمن حضرتؐ کی قتل کی نیت سے
اقول واعجباہ حضرت مخاطب کی لحیۂ نعشلی تو لعانہ پہنچی ہے مگر بچونکی ایسی
باتین کرتی ہین ابوجہل وغیرہ کی دشمنی اور عداوت ظاہر بظاہر تھی وہ منافق نہ تھے

اور ابو بکر منافق تھے باطن کی دشمن اور ظاہر کی دوست تھی پس اگر ظاہر کی
دوست بھی کفار کی پاس جائی تو وہ کچھ مر بنائی اسلئی کہ کفار علم باطن نہ رکھتی تھی
کہ درمیان دوست ظاہری اور باطنی کی تمیز کرتی آری کچھہ منافقین ایسی
بھی تھی کہ کفار سی بھی کسیقدر رسم و راہ رکھتی تھی اونکو کفار ایسا نستاتی تھی جیسی
مومنین کو ستاتی تھی جیسی حضرت عثمان جب کفار مکہ مین تشریف لیگئی تو اونکو
کسینی مار نہین ڈالا بلکہ باعزاز و اکرام پیش آئی بھر کیف حضرات شیخین چونکہ ظاہر مین
رابقۂ اسلام مین در آئی تھی گو یہہ در آنا بطمع دنیا ہی تھا مگر اب شرکا کفار
سی ہونا انکا نہین ہو سکتا تھا بدین جہت شرکت ابو جہل ممکن نہ تھی اور اگر تمنا
ابو جہل مین کچھہ نفع دنیا دیکھتی تو پیشتر ہی سی اوسکا ساتھہ چھوڑ کر بظاہر سلمان
کیون ہوتی آری اگر پیغمبر صلعم کو گرفتار کرا دیتی تو البتہ اونتک رسائی ہو جاتی بلکہ
کچھہ خلعت اور جائزہ اور انعام بھی ملنی کی امید تھی اور ممکن ہی کہ خلیفہ صاحب
نی اسی طمع پر غار مین غل مچایا ہو لیکن چونکہ بقدرت کاملۂ پروردگار وہ تمام
سعی و کوشش بیکار ہوئی لاجرم بحیلہ و حوالہ گزیدگی مار پھر اپنا اعتبار جمتایا
ولنعم ما قیل ؎ میرمن آن امام کہ در مہد کشت مار ہہ من کی این امام مار گزیدہ
کجا برم ۱۲ **قوله** دوسری ابو بکر کو حال ہجرت کا اور وقت دولتسرای سی آمد
ہونیکا الخ **اقول** نہ پیغمبر خدا صلعم نی ابو بکر کو حال ہجرت کا بتایا تھا نہ ہمراہ لیجانا
منظور تھا بلکہ گھر سی نکلنی کو منع فرمایا تھا مگر ابو بکر اس منع کرنی سی سوچی کہ کوئی
امر مہم درپیش ہی اور قرائن حال سی معلوم کیا کہ پیغمبر خدا صلعم کو گھر سی نکل جانا منظور
ہی پس ایک ابن بیعہ کی جو تیونکا خوف دوسری طمع دنیا جسکا ذکر ہم سابق مین

کرچا

چکی دو نو امر باعث اسکی ہوئی کہ خلاف حکم خدا و رسول گھر سی باہر نکلی اور اتفاقات
ملاقات بہی ہو گئی اسکی لئی ٹہیک وقت جانی کی کیا ضرورت ہی علاوہ
اسکی اگر ٹہیک وقت نہ معلوم ہو تو آدمی دو چار گہڑی وقت مظنون سے پیشتر
نکلکر سر راہ منتظر کہڑا ہو سکتا ہی کہ جسمین خواہی نخواہی ملاقات ہو
جاویگا وہ شخص جو ہمسایہ مین کسی شخص کے ہو وسکو زیادہ تر آہٹ جاگنی کی
اور اوٹہنی کی ہمسایہ کی مل سکتی ہی بہر کیف ایسی استبعادات پوچ و لچر سے
اثبات کسی دعوی کا نہین ہو سکتا ہی جب تلک کوئی دلیل اور برہان قطعی سے
اسکا اثبات نہ کیجئی کہ پیغمبر خدا بحکم خدا ابتداءً ابو بکر کو ساتھ لیگئی وا ذلیس
فلیس **قوله** تیسری اگر فرض بہی کیا جاوی کہ ابو بکر صدیق نی بنیت قتل پیغمبر ص کے
راہ روک کر کہڑی ہو گئی **اقول** سابق مین بیان ہوا کہ جو عبارتین آپنی نقل کین
انمین کوئی لفظ اوپر نیت اور قصد اور ارادہ کسی کی نہین دلالت کرتا ہی کہ قتل
کرنیکی قصد سی کوئی نکلا یا کروانی کی قصد سی نکلا یا بلا حکم خدا آتش قہر خدا سے
بچنا ہو نہ چہپانیکی قصد سی نکلا یا دنیا کمانی کی قصد سی نکلا یا ابن ربیعہ کی
جوتیون سی جان بچانیکی قصد سی نکلا ہجرت و نکا راہ روکنا ہی ان عبارتون سے
نہین نکلتا جس عبارت مین آپنی بکذب و خدع تبدیل اور تغئیر کردیا ہی اوس سے
بہی بحر بسببیت قتل کی مباشرت قتل کا ثبوت نہین ہی آپ نی جو تفریعات اوپر
اسکی کی ہین وہ سب بنائی فاسد علی الفاسد ہین ایسی واہی تقریرون خود ساختہ
کا جواب دینا ناحق اوقات عمر عزیز کو ضایع کرنا ہی **قوله** حضرت جبرئیل ع اولی
نیت سی خوف کر کی فوراً ہی سدرہ سی اوتر آئی **اقول** ہمکو معلوم نہین کہ

مخاطب کی نزدیک حضرت جبرئیلؑ کا نازل ہونا بحکم خدا برخلاف یفعلون
مایؤمرون اور برخلاف نزلہ علی قلبک باذن اللہ کی ہوتا تہا
یا بحکم خدا ہوتا تہا اول کا قایل ہونا تو عین یہودیت ہی اور بنا بر ثانی کی
کہنا چاہیئی کہ خدائی جبرئیل خود ہی منافقین سی ایسا خائف اور ترسان تہا
کہ ہمیشہ منافقین کی مکاریون اور خدعیون سی اپنی پیغمبر صؐ کو خبر دیتا رہتا تہا
اور بی بی عائشہ اور حفصہ کی شر سی بچانی کی لئی باآنکہ خود بذات اقدس متوجہ
ہوتا تہا پھر بہی جبرئیلؑ اور صالح المومنین کو شریک کمک فرماتا تہا اور تس پر
بہی اکتفا نکر کی مقتضائی والملائکۃ بعد ذالک ظہیرا۔ اور فرشتونکو
بہی مددگاری کیواسطی بلاتا تہا پس جب خدائی جبرئیلؑ مکرراً کہ ان ضعیفہ سی ایسا
خائف ہو تو اگر خود جبرئیلؑ مکرر بدر ضعیفہ سی خائف ہو کر سدرہ سی اوتر آئی تو
کون مقام شکایت ہی **قولہ** کہنی لگی کہ اگر این امیکذاری وہمراہ نگیری
کفار را از عقب تو گرفتہ بیاید **اقول** لعن اللہ الکاذبین المحرفین الکلم
عن مواضعہا **قولہ** لیکن یہہ بات نہین معلوم ہوئی کہ اوسوقت ابوبکر
تنہا تہی یا کوئی اور کافر بہی ساتہہ تہا **اقول** ایک کافر جو کان من الکافرین
تہا وہ تو بیشک تہا اور اور ہمکو بہی نہین معلوم **قولہ** ہتیار بند تہی یا خالی
ہاتہہ تہی الی قولہ اپنی ہمراہ نہ لیا **اقول** اس بحث و فحص اور دقت نظر پر
روح حضرت عمر کی سو جانسی آپ پر قربان اور روح ابوبکر و عثمان بلاگردان
اگر آپ ایسی ہی موشگافیان کرینگی تو پھر بچاری شیعونکا کہان ٹھکانا ہی
آری سہو خلہا در موشگافی کار ملازادہ ست لیکن ہم تو ایک بندی سی

بات

بات یہہ جانتی ہین کہ شیعہ ہرگز اسکی قایل نہین ہین کہ حضرت ابوبکر اس نیت سی نکلی کہ بنفس نفیس مباشر قتل ہون اسلیے کہ یہہ امر نیت دنیا طلبی کی خلاف تہا غایۃ الامر یہ ہی کہ اگر گرفتار دست کفار ہوجاتی تو وہ مار مار کی مستکشف اسرار ہوتی اور یہ حضرت اپنی جبن اور بدینی سی کاشف استار ہوکر سبب قتل نبی مختار ہوتی آری اگر شیعہ کہتی کہ خود بدست عزیمت بر سر قتل کرنیکو نکلی تہی تو بیشک آپ یہہ فرما سکتی تہی کہ ایک جبان کو قصد قتل اشجع شجاعان عالم امکان کرنا ایک انتہا کی حماقت ہی اور باوجود اس قصد حماقت کی پہرنی ہتیار پکڑی ہوئی گہر سی نکلنا ایک دوسری پہلی سی بہی بڑی حماقت ہی اور عقل کسی عاقل کی قبول نہین کرتی کہ حضرت ابوبکر ایسی پیر خرف ہون کہ اسطرحکی دو دو حماقتین انسی عمل مین آوین اور یہ تقریر آپکی بہت درست ہوتی اور اگر شیعہ اسکی جواب مین کہتی کہ جو شخص دنیا کو آخرت پر دیدہ و دانستہ اختیار کری اوس سی زیادہ احمق من الہبنقہ کون ہوگا تو یہ بات کسیقدر غور و فکر طلب ہوتی مگر الحمد للہ کہ شیعون نی باوجود دشمنی کے خلیفہ صاحب کی جان بچا دی اور ایسا کوئی دعوی نہین کیا کہ جس سی حماقت حضرت ابوبکر کی لازم آوی مگر حیف ہی اہلسنت سی کہ باوجود دعوای دوستی انتہا مرتبہ کے حماقت خلیفہ صاحب کی لیے ثابت کرتی ہین آری ؎ دشمن دانا کہ بی جان بود ٭ بہتر از نان دوست کہ نادان بود ٭ ای یارو حضرات اہلسنت کے لیے یہ مقام رونی اور خاک اوڑانی اور صف ماتم بچہانیکا ہی بگوش دل متوجہ ہوکر سنین راویان اخبار فضایل ابوبکر و مخفی کنندگان آثار غدر و مکر کہ

انہین مین سی حضرت مخاطب ہی ہین یون روایت کرتی ہین کہ حضرت ابوبکر
بخلوص نیت اور بکمال صدق یقینیت جان بازی اور جان نثاری پر مستعد ہوکر
واسطی یاری اور مددگاری پیغمبر صلعم کے تن تنہا ہزارون کفار مین بی یار و مددگار
اور بی ہتیار گھر سی باہر نکلی چنانچہ راوی غدار فضیلت چہارم و پنجم مین
اسکا تذکارہ کرتا ہی اور تنہائی اور بی ہتیار ہونیکا اسمقام مین اقرار ہے
آئی یار و اس روایت سی چند حماقتین ابوبکر کی ثابت ہوئین پہلی یہہ کہ
باوجود جاننی شجاعت اور قوت اور کثرت کفار کی ایک پیر فرتوت کو قصد
اونکی مقابلہ کا کرنا عین حماقت تھی دوسری حماقت یہہ تہی کہ تنہا نکلے
دو چار اور رفیقونکو ساتھہ نہ لیا تیسری حماقت یہہ تہی کہ بی ہتیار نکلی اگر بگڑی تو
نکلی کاش ماری جانیسی جان بچنی کی لئی ایک سپر ہی ہوتا اسلئی ہوتی تا وقت
تو تی دبرِ سرین مبارک سپر نکرنی پڑتی شیعہ اسمقام پر ایک فقرہ جگر سوز
اور بہی بیان کرتی ہین کہ جب اُحُد اور خیبر اور حُنین مین باوجود ہتیار
پکڑنی کے حضرت خلیفہ صاحب سی کچہہ یاری اور مددگاری نہو سکی تو
اس نہتی پن مین جو یاری اور مددگاری ہوئی ہوگی وہ بخوبی معلوم ہے
ولنعم ما قیل شعر در قزاگند مرد باید بود ٭ بر مخنث سلاح جنگ چہ سود

قوله چپ چاپ کیون کہڑی رہی **اقول** حضرت سلامت آپ ہوتی
تو اوسمقام پر کچہہ کام کر جاتی مگر خلیفہ صاحب سی تو کچہہ ہی نہ بن پڑی
اسوجہ سی کہ ایکطرف سے تو ابن ربیعہ کی جوتیونکا خوف تہا اور دوسری طرف سے
نعش اسلامی کا بہی ڈر لگا تہا پہر بیچارہ چپ چاپ نہ رہتا تو کیا کرتا +

قوله اس دشمن کو اپنی ساتهه لیلو **اقول** اس دوست ظاہری اور دشمن باطنی
کو اپنی قابو هی مین رکهنا اوسوقت مناسب تها تا افشای راز نهونی پائے
قوله یهه مشوره نه دیا که ذرا ٹهرو **اقول** اگر آپ مشاور هوتی تو یهی مشوره
دیتی که ٹهرو که جسمین کفار اگر گرفتار کرلین لیکن عقل کل جو بفرمان خالق کل تشریف
لاوی وه ایسا مشوره کیونکر دی **قوله** خدا جانی جبرئیل ع کی عقل **اقول** خدا
جانی که تمهاری عقل پر کیا پتهر پڑی که حکم کفار او منافقین ایک هی کئی دیتی هو
قوله جوتهی تعجب هے که جب ابو بکر کو پیغمبر صاحب ص کا گرفتار کرانا منظور
تها **اقول** جب هم اسکی قائل نهین هین که بقصد گرفتاری اور بقصد قتل ہی
نکلی بلکه هم کهتی هین که بقصد دنیا طلبی نکلی جسطرح سی حاصل هو تو جو تفریعات
اس تقریر مین بهی آپنی بنا بر خصوص قصد گرفتاری و قتل کئی هین سب بنای فاسد
علی الفاسد هی فلا حاجة لنا الی جوابه **قوله** وه پیغمبر صاحب ص کی ساتهه
کیون چل دی **اقول** ساتهه چل دینیکی وجه تو بهت ظاهر هی کہ بعد از ملاقات
سرتابی اور نافرمانی حکم رسول ص مختار حیز اختیار سی باہر تهی ورنه زمرهٔ اهل نفاق
سی نکل کر داخل زمرهٔ محض الکفار هوجاتی اوسوقتمین جناب رسولخدا ص اونکی
ساتهه ویسهی پیش آتی جسطرح اگر کوئی کافر ملجاتا تو اوسکی ساتهه پیش آتی **قوله**
غار مین جاکر چپ چاپ بیٹهه رهی **اقول** اگر چپ چاپ هی بیٹهه رہتے
تو شیعه کسیقدر اونکی شکرگزار هوتی لیکن سُنّیون کی کتابونسی رونا پیٹنا
اور قلق اور اضطراب اونکا ثابت هی **قوله** اور کس لئی کوئی تدبیر گرفتاری
کرانیکی نه کی **اقول** اونهون نی تو کرانی کی بهت تدبیر کی مگر کچهه چل نه سکی

اگر بجای ابو بکر کے کوئی آپکا ایسا دانشمند ہوتا تو ہم بہی کہتی ہین کہ شاید کچھہ کام
کر لیتا مگر اوس بڑہی عقل سی کچھہ کام نہ نکلا یقین ہی کہ آپکو نہایت افسوس
اسکا رہتا ہوگا مگر جب خدا نی کفار کی آنکھون اور کانون پر پردی ڈالی
ڈالی تہی تو آپ ایسی اگر ہزار ہوتی تو ایک بال نہ گندہ ہوتا **قوله** جسطرح یہ
اوسوقت ابو بکر نی حضرت صلعم کو راہ مین پایا تھا الی قوله اوس سی کیا کرتی
اقول ہم نہین سمجھتی کہ حضرت مخاطب کیا فرماتی ہین دو قسم کی کافرونکا کفر
ایک قسم کا کیون بناتی ہین یہہ بات تو بہت ظاہر ہی کہ اگر ابو بکر ابو جہل ہوتے
تو بیشک پیغمبر صلعم پر وار کرتی اور وہ حضرت صلعم بھی اوسکو فی النار کرتی لیکن کفر
ابو جہل کفر جہودی تھا جو مانع قتل و قتال نہ تہا اور کفر ابو بکر کفر نفاقی تہا جو
مانع قتل و قتال ظاہری جانبین سی تھا اسلئے کہ ایمان ظاہری منافقین کا مقتضا
یہ نہ تہا کہ ظاہر بظاہر پیغمبر صلعم پر ہاتہہ اوٹھاوین گو دلمین ہو کہ کسی تدبیر سی قتل
کرین مگر ظاہر مین انک لرسول اللہ بحلف کہتی تہی گو خدا ہی شہادت اونکی
کذب و خدع کی دیتا ہی جیسا کہ سورہ منافقین اسپر شہادت دیتا ہی اور
اونحضرت صلعم کو بھی حکم خدا نہ تہا کہ منافقین کو قتل کرین چنانچہ جلد ثانی صحیح مسلم
مین صفحہ ۱۲۱ نسخہ مطبوعہ مین ہی در باب اوس منافق کی کہ حضرت عمر نی
اجازت اوسکی قتل کی جناب رسولخدا سی چاہی تہی پس اونحضرت صلعم نی فرمایا
دعہ لا یتحدث الناس ان محمدا یقتل اصحابہ یعنی ای عمر اسکو چھوڑ دے
تا لوگ نہ کہین کہ محمد صلعم اپنی اصحاب کو قتل کرتی ہین شارح نووی فرماتی ہین کہ اس
حدیث مین دلالت ہی حضرت کی حلم پر اور اسپر کہ وہ بعض امور پسندیدہ کو

بخوف ترتب مفسدہ ترک کرتی تہی اور بعض اُمور فاسدہ کو اختیار کرتی تہی بخوف
اسکی کہ کوئی مفسدہ اعظم تر اوس سی نہ لازم آوی اور تالیف قلوب ناس
کیا کرتی تہی اور جفاہائی اعراب اور منافقین پر صبر کرتی تہی تاکہ شوکت مسلمین
قوی ہو اور دعوت اسلام تمام ہو اور ایمان دلونمین مؤلفۃ القلوب کی جگہ
پکڑی اور غیر اونکی طرف اسلام کی رغبت کرین اور اسی وجہ سی وہ حضرتؐ
منافقین کو اموال جزیلہ عنایت فرماتی تہی اور اونکو اسی وجہ سی قتل نہین کرتی تہی
اور اسلئی کہ منافقین ظاہر مین اظہار اسلام کرتی تہی اور وہ حضرتؐ جانب خدا
سی مامور تہی کہ حکم بظاہر کرین اور خدا متولی سرائر قلوب ہی ولانہم کانوا
معدودین فی اصحابہ یعنی وہ لوگ بظاہر حضرتؐ کی اصحاب مین شمار ہوتی تہی
اور جہاد کرتی تہی اونحضرتؐ کی ساتہہ یا بہ حمیت یا بطلب دنیا یا بسبب تعصب کے
واسطی اون لوگون کی جو اونحضرتؐ کی ساتہہ تہی عشائر اور قبائل اونکی سے
انتہی الترجمۃ بلفظہ اس حدیث اور شرح حدیث مین فوائد کثیرہ ہین کہ انشاء اللہ
مقامات مناسبہ مین اوسکی طرف اشارہ کیا جاویگا **قولہ** وہ حضرتؐ کو چہوڑ دیتا
یا حضرتؐ اوسکو ہمراہ لی لیتی **اقول** یہہ بات آپکی ٹہیک ہی کہ نہ ابو جہل
حضرتؐ کو چہوڑتا اور نہ حضرتؐ اوسکو بغیر فی النار کئی چہوڑتی مگر ابو بکر نی اون
حضرتکو علاوہ نامردی کی بوجہ نفاق چہوڑ دیا اور اونحضرتؐ نی بہی اونکو بوجہ
اونکی نفاق ہی کی ہمراہ لیا اور اگر مومن ہوتی تو مثل جناب امیر علیہ السلام کے
فرش خواب رسالت پر سوتی نہ یہ کہ حصن حصین غار مین باظہار گزیدن مار ڈاڑہین
مار کر روتی **قولہ** شیعونکی خیال کو درست کہہ سکتی **اقول** شیعونکا خیال

درست ہی آپ کا خیال محض باطل ہی کہ حضرت ابوبکر کو محض کافر ٹہراتی ہین
اور ثانی ابوجہل بناتی ہین حالانکہ ان دونو کافرون سی ایک واجب القتل
دوسرا واجب الترک تہا جیسا کہ حدیث صحیح مسلم اور شرح نووی سی [illegible]
ثابت کردیا **قوله** شیعونکی عقل پر کیسا پردہ پڑگیا ہی **اقول** خدا یا [illegible]
کی عقل پر کیسا پردہ پڑگیا ہی کہ ابوبکر منافق کو حکم ابوجہل کا فردیتی ہین [illegible]
اور کسیکو خبر تک نتہی کہ پیغمبر صاحب اس گہر سی نکل گئی **اقول** جسطرح
کافرونکو خبر نتہی اسیطرح حضرت ابوبکر کو بھی خبر نتہی اسلیئے جب خلاف حکم
ورسول تفحص جناب رسول خدا صلعم مین آئی تو جناب امیر علیہ السلام کو فرش خواب پر
سوتا پاکر رسول خدا صلعم جانکر یا نبی اللہ یا نبی اللہ پکارنی لگے چنانچہ بعد [illegible]
اس بات کو ہم حدیث ازالۃ الخفا سی ثابت کرینگی **قوله** اسوقت مین جو رفیق
حضرت کا ہوا اوسکی نسبت دشمنی کا گمان کرتی ہین **اقول** اگر رفاقت
بحکم خدا ورسول ہونیکا ثبوت ہوتا تو فی الجملہ گمان دوستی کوئی کرسکتا
ہر چند اثبوت دوستی جب بھی نہین ہوسکتا ہی اسلئی کہ جائز ہی کہ مصلحت
للوقت حکم ایک منافق کی بہی ساتہ لینی کا ہوا ہو جیسی کہ ایک کافر جو دلیل
رسول اللہ تہا اوسکی ساتہ لینی کا حکم ہوا تہا چنانچہ پیشتر اس سی طبقات
جذب القلوب اور صحیح بخاری سی ہمنی نقل کیا کہ عبد اللہ بن اریقطہ دیلمی یا دیلی
کافر تہا وقت ہجرت دلیل رسول اللہ تہا اور مثل ابوبکر تا مدینہ ہمراہ تہا [illegible]
ایک کافر ظاہری ہمراہ تہا اوسیطرح اگر ایک کافر باطنی بہی ہمراہ ہو تو کیا
استبعاد ہی **قوله** تو وہ اوس گروہ مین شامل ہوتا جو در دولت پر دا[illegible]

نقل کی گیاتہا اقول یہ دعویٰ بہی محض غلط ہی اگر منافقین ہمیشہ شریک کفار
ہوا کرتی تو ابوبکر بھی شریک کفار اور شامل قاتلین رسول کردگار ہوجاتی حالانکہ
یہی ترجمہ عبارت نووی ہم نقل کرچکی کہ منافقین کی حال مین لکہتی ہین

انہم کانوا معدودین فی اصحابہ ویجاہدون معہ اِمّا حمیّۃً واِمّا لطلب الدنیا او
عصبیّۃً لمن معہ من عشائرھم پس اگر منافقین شریک کفار ہوجایا کرتی توپھر
حضرت کی ساتھہ مجاہدین لطلب الدنیا اور مجاہد بحمیّت جاہلیّت اور مجاہد
بعصبیّت عزیز واقارب کون لوگ تہی **قال المخاطب القمقام**
هداه الله سبل السّلام جو کچھہ ابتک ہمنی لکھاہے بہ تسلیم روایات
شیعہ کے لکھا اور اوس سی بھی صدّیق کی صدیقیت کو ثابت کیا لیکن اب
ہم اپنی دعوی کو عقلی دلائل سی قطع نظر کرکے نقلی دلائل سی ثابت کرتی ہین
اور خود حضرات امامیہ کی معتبر کتابون سی اونکی اعتراض کو رد کرتی ہین اور بوحی
الٰہی اور بہ مرضی رسالت پناہی ابوبکر صدّیق کا ساتھہ ہونا ثابت کرتی ہین
مفسّر کاشانی کہ جو علماء اعلام شیعہ سی ہین تفسیر خلاصۃ المنہج مین تحریر فرماتی ہین
امیرالمومنین را بر جای خود خوابانید و خود از خانۂ ابوبکر برفاقت او در ہمان
شب بیرون آمدہ بآن غار متوجّہ شد پس حضرات امامیہ اس مفسّر کی تفسیر کے
لفظونکو کہ خود از خانۂ ابوبکر برفاقت او در ہمان شب بیرون آمدہ ملا نور اللہ
شوستری کی اس مضمون سی کہ ابوبکر از منافقین بود بر خلاف امر مقدس نبوی
دامنا راہ ایستاد و حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بعد زجر شدید او ہمراہ گرفت
ملا دین او خود ہی تصفیہ کرین کہ انمین کون سچا ہی اگر ایک روایت بر حضرات اہلسنہ

کی خاطر جمع نہوا ور اوسکو قبول نکرین تو دوسری روایت سنیین اور کسی جا
کی بھی نہ سنیین بلکہ خاص امام کی وہو ہذہ تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام
سورہ بقر مین لکہا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
سلم سی آکر کہا کہ اللہ جل شانہ آپ کو سلام کہتا ہی اور یہہ فرماتا ہی کہ
خصوصًا ابو جہل نی آپکی قتل کی تدبیر مصمم کی ہی اسلئی آپکو چاہی کہ علی
جگہہ پر چہوڑ آئی کہ وہ مثل اسماعیلؑ کے جان نثاری کریگا اور ابو بکر کو
رفیق کیجئی کہ اگر وہ موانست کری اور اپنی عہد پر قایم رہی تو بہشت مین اور
علیین مین آپکا رفیق ہوگا تب پیغمبر خدا نی حضرت علیؑ سی یہہ حال کہا
علیؑ اپنی ماری جانی پر راضی ہوئی بعدہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر
کیطرف متوجہ ہوئی اور فرمایا کہ ای ابو بکر تو راضی ہی کہ اس سفر مین میرا ہم
اور کفار قریش جسطرح میری قتل کی لئی تلاش کرین اسیطرح تیری قتل کی لئی
ہون اور یہہ بہی مشہور ہوئی کہ تو نی مجہی اس کلام پر آمادہ کیا اور میری رفاقت
سبب سی تجہپر طرح طرح کی عذاب ہوں تب ابو بکر نی عرض کی کہ یا رسول اللہ
وہ شخص ہون کہ اگر تیری محبت مین سخت ترین بلاؤ نمین گرفتار ہون اور دنیا
تنگ و نمین پڑا رہون تو بہی میری نزدیک اس سی بہتر ہی کہ تجہکو چہوڑ کر دنیا کی سلطنت
قبول کرون میری جان میرا مال میری اہل و عیال لڑکے بالی سب آپ پر قربان
آپ کو چہوڑ کر کہان رہونگا ع کف پا بہر زمینی کہ رسد تو نازنین ابو بکر
خیال بوسم ہمہ عمر آن زمین را یہہ سنکر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نی فرمایا کہ اگر تیری زبان موافق تیری دل کی ہی تو بالیقین خداتعالی تجہکو

فقد دبّروا علیک الی ان قال وامرک ان تستصحب ابا بکر فانہ ان آنسک وساعدک ووازرک وثبت علی تعاهدک وتعاقدک کان فی الجنۃ من رفقائک وفی غرفاتها من خلصائک الی ان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان تکون ... یا ابا بکر تطلب کما اطلب وتعرف بانک انت الذی تحملنی علی ما ادعیہ فتحمل عنی انواع العذاب قال ابو بکر یا رسول اللہ اما انا لو عشت عمر الدنیا اعذب فی جمیعها اشد عذاب لا ینزل علی موت مریح ولا فرج وکان ذلک فی محبتک لکان ذلک احب الی من ان اتنعم فیها وانا مالک لجمیع ممالیک ملوکها فی مخالفتک وهل انا ومالی وولدی الا فداؤک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ لا جرم ان اطلع اللہ علی قلبک ووجد ما فیہ موافقا لما جری علی لسانک جعلک منی بمنزلۃ السمع والبصر والرأس من الجسد ...

میری سمع وبصر کی کریگا اور تجھکو میری ساتھہ وہ نسبت ہوگی جو کہ سر کو جسم
سی اور روح کو بدن سی ہی الخ اس روایت کو دیکھہ کر ہم نہین جانتی کہ پھر
یون کر شیعونکی زبان سی یہہ بات نکلی گی کہ بلا اجازت پیغمبر خدا صلعم کی ابو بکر
صدیق راہ روک کر کھڑی ہو گئی تہی اسلئی کہ خود امام حسن عسکری علیہ السلام
تصدیق کرتی ہین کہ پیغمبر خدا صلعم نی بحکم اور بوحی الٰہی ابو بکر کو اپنی ساتھہ لیا تہا
اور جو کچھہ ابو بکر سے پیغمبر خدا سی کہا اور جو کچھہ حضرت صلعم نی اونکی نسبت فرمایا
اوسپر بہی غور کرنی سی معلوم ہوتا ہی کہ ابو بکر صدیق کو پیغمبر خدا صلعم سی کیسی
محبت تہی اور پیغمبر خدا صلعم کو بہی اونپر کیسی شفقت تہی کہ اونکو اپنی سمع وبصر
اور جان اور دل سی تشبیہ دیتی تہی جاننا چاہئی کہ اس حدیث کو جب تفسیر
امام حسن عسکری علیہ السلام سی نکال کر مولوی حیدر علی صاحب نے جواب مین
سبحان علیخان کی لکہا تہا تو خانصاحب کی ہوش وحواس جاتی رہی اور مضطر
ہو گئی اور حقیقت مین ہوش وحواس جانیکا مقام تہا اسلئی کہ جب امام علیہ السلام کی قول
سی حضرت ابو بکر صدیق کا بوحی الٰہی حضرت صلعم کی ساتھہ ہجرت کرنا اور پیغمبر خدا صلعم کا
ابو بکر صدیق کو سمع وبصر سی تشبیہ دینا ثابت ہوا تو پھر بطلان عقاید امامیہ
مین کونسا شبہہ باقی رہا اور منشی سبحان علیخانصاحب نی اس روایت کے
جواب کیلئی جو خط مولوی نور الدین حسن صاحب شہید ثالث کی نور العین کے نام لکہا ہی
اور رسالۃ المکاتیب فی روئیۃ الثعالیب والغرابیب مطبوعہ ۱۲۶۹ ہجری
صفحہ ۱۸۹ مین بلفظہ نقل ہی قابل ملاحظہ کی ہی ہم بہی شائقین کے دیکھنی
کیلئی اوس عبارت کو بلفظہ نقل کرتی ہین وہو ہذہ لکن اشکال ہمین ست

کہ ناصب احادیث طریقۂ امامیہ راالتقاط کردہ بالفعل پنج جزو از کتاب
ابرام بصارت العین یا چہ نام دارد فرستادہ دران حدیث مبسوط از تفسیر
بہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام قصۂ ہجرت در مدح ابی بکر نقل کردہ
اگر تالیفش و تالیف بندہ بدست کسی از متمذہبین بمذہبی غیر اسلام افتد
واحسرتاہ و وااسفاہ یعنی معاذاللہ حکم تبعا رضا وقسا قطاکند مدبر غیر
جلت قدرتہ زمان ظہور صاحب الامر والزمان زود برساند تا این خفاش
از میان برخیزد غرضکہ منشی صاحب ہزار واحسرتاہ و واویلاہ مچا دین
ہر چند امام صاحب الامر کی ظہور کی دعا کرین مگر امام حسن عسکریؑ کی تکذیب
نہین کر سکتی اور جو فضائل ابوبکر صدیق کی امام کی قول سی ثابت ہوئی
باطل نہین کر سکتی ہے بھائیو ذرا سوچو کہ جب امام صاحبؑ یہہ فرمادین
بوحی الٰہی ابوبکر کو پیغمبر خداؐ نی اپنی ہمراہ لیا اور پھر ملا نور اللہ شوستری
وغیرہ معاندین یہہ کہین کہ ابوبکر راہ روک کر کہڑی ہو گئی تہی تو اب ہم
کی قول کی تصدیق کرین یا ملا نور اللہ شوستری کی بات سنین حقیقت یہ
کہ ملا نور اللہ شوستری نی ظاہر مین تو دعوی محبت ائمہؑ کا کیا لیکن باطن
اونکو جہوٹہا بنایا اور تشیع کی پردہ مین ایمان اور اسلام کو داغ لگایا
دامن فشان گذشت و دارا بہانہ ساخت ۞ خاکم بباد داد و صبا را بہانہ ساخت

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

اسمقام پر وہی مثل صادق ہی کہ دروغ گویم برروی تو آپ نی جواب
کو اعتراض برأیت نام رکہا اور فرمایا کہ چند باتین اس اعتراض کی بطلان

لکھتی ہین اب فرماتی ہین کہ جو کچھہ لکھا بہ تسلیم روایات شیعہ لکھا اگر شیعونکی روایات
تسلیم ہی کی تو بطلان کسکا کیا شیعون کا کلام اسمقام پر اسی قدر تھا کہ مخاطب
نی اثبات فضیلت اولی مین دو دعوی کئی ایک تو یہہ کہ جناب رسولخدا صلعم بحکم خدا
ابو بکر کو ساتھہ لیگئی شیعون نی کہا کہ لا نسلم کیون نہین جائز ہی کہ بلا حکم خدا اور رسول صلعم
ساتھہ آئی ہون جیسا کہ شیعہ روایت کرتی ہین کہ باوجود منع رسولخدا صلعم کی ابو بکر
گھر سی نکلی اور اثنای راہ مین ملاقات ہوئی تب حکم خدا بخوف افشای راز کے بسبب
قتل پیغمبر صلعم ہوتا اونکی ساتھہ لینی کا ہوا دوسرا دعوی مخاطب کا یہہ تھا کہ جو شخص
پیغمبر صلعم کی ساتھہ بحکم خدا جاوی وہ ضرور ہی کہ پکا مسلمان اور سچا ایمان والا ہو اس
دعوی پر بھی شیعہ لا نسلم کہتی ہین اور کہتی ہین کہ کیون نہین جائز ہی کہ ایک منافق
مثل ایک کافر کی جو دلیل رسول اللہ تھا ساتھہ ہووی آپنی اپنی دونو دعوون سے
ابتک کسیکا اثبات نکیا بلکہ ایک امر آخر کی ابطال پر چار دلیلین بیہوچ اور لچر بیان
کین یعنی ابو بکر کا بقصد قتل آنحضرت صلعم کی گھر سی نکلنا باطل ہی حالانکہ ہرگز شیعون
نی قصد ابو بکر سی بحث ہی نہین کی تھی کہ بقصد قتل نکلی تھی یا بقصد طلب دنیا
نکلی تھی یا بقصد ہگنی کی نکلی تھی یا موتنی کی نکلی تھی بہرکیف اس قول خارج از بحث
کو اگر ہم باطل ہی سمجھین تو اس سی اثبات آپکی دونو دعوون کا نہین ہوتا کچھہ
سمجھہ مین نہین آتا کہ آپ کس تخبط مین گرفتار ہین **قوله** تفسیر خلاصۃ المنہج مین
تحریر فرماتی ہین **اقول** البتہ یہہ عبارت دلیل فقط آپکی بعض دعوی اول پر ہو سکتی
ہی بدو شرط ایک تصحیح نقل دوسری اعتبار روایت نہ آپکی دعوی ثانی پر اور اثبات
فضیلت ابو بکر موقوف ویر اثبات دونو دعوون کی ہی نہ ایک پر کما مر علیکم

اولاً کلام تصحیح نقل مین ہی پس ہمکو شرم آتی ہی کہ حضرت مخاطب کی تکذیب
کہانتک کرین جو عبارتین آپ خلاصة المنہج سی نقل کرتی ہین ہم اوس سے مطابق
نہین پاتی معلوم نہین کہ یہہ کذب عمداً ہی یا کسی تفسیر اہلسنت کو آپ خلاصة المنہج
سمجھتے ہین ہم تو آپ کی خدمت مین بپاس ادب کچھہ گستاخی نکرینگی مگر شیعیان
مشتاق تو لا اقل فوراً لعنة اللہ علی الکاذبین زبان پر جاری کرینگی بہر کیف عبارت
مفسر مذکور کی نسخہ مطبوعہ سنہ ۱۲۸۵ چہاپہ طہران مین جو ہر جگہ موجود ہی یہ ہے
(در شہر مکہ امیر المومنین را در جائی خود خوابانید و خود برفاقت ابو بکر بیرون آمد
در ہمان شب بدان غار متوجہ شد انتہی پس اس عبارت مین نہ کہین وحی الٰہی کا ذکر ہی
نہ کہین مرضی رسالت پناہی کا ذکر ہی جسکی آپ مدعی ہین اور نہ کہین از خانہ ابو بکر
برفاقت آ و کا لفظ ہی آپ نی برفاقت ابو بکر کو از خانہ ابو بکر بنایا اور اوس سے
ابتدائی رفاقت نکالا اور وحی الٰہی اور مرضی رسالت پناہی کا اوسپر حاشیہ
چڑہایا ان حیلہ سازیون اور روباہ بازیونسی کچھہ کام نہین نکلتا ہی اس عبارت
مین اوپر ذکر شہر مکہ موجود ہی کما نقلنا اوس سے صاف ظاہر ہی کہ ذکر شہر مکہ
سی نکلنی کا ہی یعنی جسوقت حضرت شہر مکہ سی نکلی اوسوقت ابو بکر ساتھہ تھی
لیکن یہہ ساتھہ ہونا ابتدا سی تھا یا بعد خروج از خانہ تھا اور وحی الٰہی اور رضا
رسالت پناہی بھی بخوشی خاطر تھی یا بمجبوری یا بتقضائی مصلحت وقت اور
ملاقات تھی اس عبارت کو کسیطرح سے اسپر دلالت نہین ہی پس مخالفت مولانا
شوستری کی قول سی آپکا خیال خام ہی الحمد للہ کہ مولانائی شوستری اور صاحب
خلاصة المنہج دونو سچے اور آپ ہی جھوٹھی نکلے (ثانیاً) گفتگو اعتبار روایت

مین ہی پس بفرض وتسلیم اسکی کہ کسی نسخہ مین کسی خدا ناترس سنی نے عبارت کو
تصحیف کیا ہوا اور جسطرح آپ ناقل ہین اوسی طرح عبارت ہو تو یہہ روایت
شیعونکی نزدیک قابل اعتبار نہین ہی بچند وجہ ایک احتمال تصحیف کہ نسخہ
معتبرہ کی خلاف ہی دوسرے سباق وسیاق اوپر عدم اعتبار کی دلالت کرتا ہی
یعنی داخل ہونا اسکا تحت قولہ نقل است کہ در سال نہم از ہجرت الخ اور مابعد اسکے
روایات مفسرین اہل سنت کا مثل مجاہد وقتادہ کی ذکر ہونا دلالت کرتا ہی اسپر
کہ یہہ روایات بطور اہلسنت کے ہین تیسرے مخالف ہونا اس روایت کا روایات
مقبولہ شیعہ سی جیسا کہ خود مخاطب رسالہ حسینیہ ورد ذوالفقار اور مجالس سی ناقل
ہوا ہین جو روایت مخالف روایات مقبولۂ شیعہ ہو شیعہ اوسکو کب معتبر کہین گے
ہزارون روایتین سنیونکی کتب امامیہ مین موجود ہین کہ بسبب مخالفت خاصہ
اور موافقت عامہ کی محمول بر تقیہ ہین پس مخاطب کو واجب ہی کہ پہلے مقبولیت
روایت ثابت کرتی تب اوس سی استدلال کرتی ودونہ خرط القتاد **قولہ** تفسیر
امام حسن عسکری علیہ السلام مین لکھا ہی **اقول** قبل اسکی کہ اس حدیث مین سنداً
ومتناً ودلالۃً بحث وفحص کیجاوی ہم جواب مین یہہ عرض کرتی ہین کہ علی التنزل
اگر ہم فرض بھی کرلین کہ حدیث صحیح ہی اور مضمون بھی اسکا یہی ہی کہ حضرت ابی بکر
بحکم خدا ساتھہ گئی تو اس سی آپکا دعوی فضیلت ابوبکر نہ ثابت ہوگا اسلئی کہ مکرر
گذارش ہوا کہ کیون نہین جائز ہی کہ حکم خدا لمصلحۃ ایک منافق کی بھی ساتھہ لینی کا
ہوا ہو جیسی کہ ایک کافر جو دلیل رسول اللہ صلعم تھا وقت ہجرت ہمراہ تھا کما مر
مکرراً اب اولاً جواب مین ہم کہتی ہین کہ جو تفسیر منسوب بامام حسن عسکری علیہ السلام ہی

گو اکثر رواتِ احادیث اوسکی عند الشیعہ ممدوح ہون مگر اون احادیث کو ہم قطعی الصدور نہین جانتی اور جب احادیث کتب اربعہ کو کہ دار و مدار مذہب شیعہ اوسی پر ہی سوائے متواترات کی شیعہ قطعی الصدور نہین جانتی فما ظنک لغیرہا من الکتب اور حال شیعونکا اس بارہ مین مثل حضرات اہلسنت کی نہین ہی کہ احادیث صحیحین کو قطعی الصدور سمجھتی ہین اور دعوی اجماع امت اوپر صحت صحیحین کے کرتی ہین چنانچہ شارح نووی شرح صحیح مسلم مین صفحہ ۵ کتاب مطبوع مین فرماتی ہین (اتفق العلماء رحمۃ اللہ تعالی علیہم علی ان اصح الکتب بعد القرآن العزیز الصحیحان المسلم والبخاری) انتہی یہانتک کہ علمائی اہلسنت اسکا اقرار کرتی ہین کہ اگر کوئی سنی طلاق زوجہ کو معلق بصحت ما فی الصحیحین کری تو طلاق واقع ہو جائیگا اور جب شیعہ اپنی کتب کی نسبت ایسا اعتقاد نہین رکھتی پس جو احادیث مقبول اور معمول بہ اپنی اصحاب کی نہین ہین اونکو ماؤل یا محمول علی التقیہ یا مطروح جانتی ہین پس یہہ روایت ہی جو آپنی تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام سی لکھی ہی اگر فرض کیا جاوی کہ اسکا وہی مطلب ہی جو آپ سمجھی ہین تو چونکہ روایات مقبولۂ علما کی خلاف ہی ضرور ہی کہ مطروح ہوئی پس اولا مقبولیت روایت ثابت کیجئی بعد اوسکی معرض استدلال مین لائیی و دونہ خرط القتاد ثانیا اس روایت کی اول اور آخر اور وسط کو خلاف مقصود اپنا پاکر نا قلی نی حذف و اسقاط کیا اور فقرات بی سر و پا کا التقاط کیا ورنہ کل روایت نص صریح ہی اوپر نفاق بکری کی گویا لا تقربوا الصلوۃ لی لیا اور انتم سکاری چہوڑ دیا مثل اسکے ہر کافر جاحد کہہ سکتا ہی کہ خدا نی قرآن مین خمر او میسر کی تعریف کی ہی

اور فرمایا ہی کہ اوسمین منافع للناس ہی باقی رہا ابتدا مین جو فیہما اثم کبیر
ہی اور بعد اسکی جو اثمہما اکبر من نفعہما ہی تو یہ مسلمانونکی موافق مطلب
ہی اسکو منکرین اسلام مسلّم نہین کہتی پس جو کچھہ اہل سنت جواب کفار مین کہینگی
وہی شیعونکی طرف سی جواب حذف فقرات دالہ علی النفاق کا ہوگا ثالثاً
زعم باطل حضرت مخاطب ہین ان فقرات ملتقطہ سی کوئی فقرہ اونکی دعوی
کی دلیل پر صریح تر اس فقرہ سی نہین ہوگا کہ امرک ان تستصحب ابا بکر
یعنی حضرت جبرئیل ع نی کہا کہ ای پیغمبر ص حکم کیا ہی خدا نی تمکو کہ ساتھہ لو ابو بکر کو
لیکن ہم نہین سمجھتی ہین کہ اس فقرہ مین کون لفظ اسپر دلالت کرتا ہی کہ حکم
ساتھہ لینی کا برضامندی خدا اور رسول ص تہا اور شیعونکو اسی قسم کی ساتھہ
لینی سی انکار ہی چنانچہ خود آپ نی تقریر شیعہ مین بیان کیا ہی کہ نہ پیغمبر بنابر محبت
نی اپنی خوشی سی اونکو ہمراہ لیا ہی انتہی ورنہ مطلق بحکم خدا ہمراہ لینی کا شیعہ
انکار نہین کرتی بلکہ صاحب حسینیہ خود اسکی تصریح کرتی ہین کہ حضرت جبرئیل ع
نازل ہوئی اور فرمایا کہ ابو بکر کو ساتھہ لو کلام اسمین ہی کہ آیا یہہ حکم ابتدائی تہا
جسکو آپ اوپر خوشنودی اور رضامندی خدا اور رسول ص کی دلیل ٹہراتی ہین
گو خالی از فیہ ما فیہ نہین ہی بسا دلیلی کہ یہہ دلیل رضا از حکم ہی نہ دلیل رضا از محکوم
جیسا کہ ہمنی منع کبری مین کہا ہی کیون نہین جائز ہی کہ کسی منافق کو اور کسی
کافر کو کہ دلیل رسول اللہ ص بغرض مصلحت بخوشی خود و خدا پیغمبر خدا ص نی ساتھہ لیا ہو کہ امر
یا حکم غیر ابتدائی بضرورت مصلحت وقت بکمال نارضامندی تہا شیعہ کہتی ہین
کیون نہین جائز ہی کہ ابتداءً فقط حکم خدا آنحضرت ص کو تنہا بغیر اسکی کہ کسی

دوست و دشمن کو ہجرت کرنیکا ہوا ہو اور اسی وجہ سے آنحضرتؐ نے صحابؓ
کو گھر سے نکلنے سے منع فرمایا ہو لیکن ابوبکر کسی غرض سے برخلاف حکم خدا و رسولؐ
گھر سے باہر نکلے پس جب حضرتؐ گھر سے نکلے اور ملاقات ابوبکر سے ہوئی تو متحیر ہو گئے کہ آیا اس شخص کو
خبر از کار پوشیدہ بہم پہنچی تب حضرت جبرئیلؑ بحکم ربّ جلیل نازل ہوئے اور
فرمایا کہ قریش عنقریب بقصد قتل آپکیؐ آیا چاہتے ہین پس خداوند تعالیٰ فرماتا ہے
کہ علیؑ کو اپنی فرش خواب پر سلاؤ تا کفار جانین کہ ابھی آپؐ سوتے ہین ورنہ
فوراً تعاقب کرینگے اور نوبت آپکی گرفتار ہو جانیکی آویگی اور یہہ بھی فرمایا
کہ ابوبکر کو اپنی ساتھہ لو سلئے کہ اگر اسکو چھوڑ جاؤگے تو یہہ کفار کو خواہ بطمع
دنیا خواہ بخوف جان خواہ بخوف کہنہ نعال امثال ابن ربیعہ آپکی طرف دلالت
کریگا اور موجب آپکی قتل کا ہوگا اور بسبب اسکے کہ آنحضرتؐ نے زجر و توبیخ
ابوبکر کی بھی احتمال اسکا تھا کہ بشکستہ خاطری فرمانبرداری سے سرتابی کرے
یا کفار سے جا ملے لہذا تالیفاً جیسا کہ جمیع مؤلفة القلوب کی ساتھہ کیا جاتا تھا
یہہ بھی حکم ہوا کہ فانه ان آنسك وساعدك ووازرك وثبت علی تعاهدك
وتعاقدك كان فی الجنة من رفقائك وفی غرفاتها من خلصائك یعنی
اگر ابوبکر اس سفر مین تمہارا ساتھہ دیگا اور موانست اور مساعدت اور موازرت
تمہاری ساتھہ کریگا اور بعد اسکی عہد و پیمان ایمان پر باقی رہ جائیگا اور عقد بیعت
یمانی کو نہ توڑیگا تو درجات بہشت مین تمہاری رفقا سے اور غرفات جنّت
مین تمہاری خلصا سے ہوگا اور یہہ ایک قضیہ شرطیہ ہے کہ جسمین دلالت ہوتی ہے
اوپر انتفائے مشروط کی بسبب انتفائے شرط کی اور شیعہ جب خلیفہ صاحب کے

ایمان ہی کو نہین مانتی تو وفا بشروط ایمانی کو کب مانیگی وادا فات الشرط فات المشروط اور اول عہد شکنی اور غیر مونست اونسی اوسی مقام غار مین عمل مین آئی کہ مظہر قلق و اضطراب ہوئی اور معلوم نہین کہ کس غرض سی رونا بیٹھنا شروع کیا مونست ایکطرف موجب وحشت خاطر عاطر ہوئی یہانتک کہ آنحضرتؐ کو خود ہی سمجہانا پڑا باقی اسکی جواب مین جو ابوبکر نی اظہار رسانی اخلاص جنانی کا کیا پس کل منافقین لسانا ایسا ہی کرتی تہی بلکہ حضرت ابوبکر نی تو کوئی قسم بہی نہین کہائی اور لوگ تو قسمین کہا کہا کر ایسی باتونکا اظہار کرتی تہی یحلفون لکم لترضوا عنہم فان ترضوا عنہم فان اللہ لا یرضی عن القوم الفاسقین **قولہ** زبانسی یہہ بات کیونکر نکلی گی کہ بلا اجازت پیغمبر خدا کی ابوبکر راہ روک کر **اقول** راہ روکنی کا مضمون تو آپکا تراشیدہ ہی مگر گہر سی نکل کر ملاقات ہونی کی نفی عبارت حدیث کی کسی لفظ سی نہین نکلتی **قولہ** خود امام حسن عسکریؑ تصدیق کرتی ہین **اقول** شیعہ بہی اسکی تصدیق کرتی ہین کہ رسولخداؐ نی ابوبکر کو بحکم الٰہی بگفتہ جبرئیلؑ ساتہہ لیا چنانچہ صاحب حسنیہ تصریح کرتی ہین کہ جبرئیلؑ نازل ہوئی اور کہا کہ ابوبکر کو ساتہہ لو ورنہ کفار کو دلالت کریگا **قولہ** اور جو کچہہ ابوبکر نی پیغمبر خداؐ سی کہا **اقول** منافقین قسمین کہا کہا کر اس سی بہی بڑہ بڑہ کر کہا کرتی تہی لیکن دل ساتہہ زبان کی موافق نتہا یقولون بافواہہم ما لیس فی قلوبہم اسی سبب سی جناب رسولخداؐ نی تصدیق تصدیق نکی اور فرمایا ان یطلع اللہ علی قلبک ووجد ما فیہ موافقا لما جری علی لسانک یعنی اگر خدا تیری راست گفتاری سی مطلع ہوگا ان اطلع کی شرط یہ

غور کرنا چاہیئ کہ خود مصدقِ صدیق نہ ہوئی بلکہ اونکی تصدیق کو حوالۂ علم
خدا کیا اس کلام سی صاف صاف سمجھہ لیا گیا کہ مقصود انحضرت صلعم کا یہہ ہی
کہ مین نہین جانتا کہ تو سچا ہی کہ جھوٹھا ہی لیکن اگر خدا تجکو سچا جانیگا تو تجکو
یہہ رتبہ دیگا **قوله** اپنی سمع و بصر اور جان و دل سی تشبیہ دیتی تہی
اقول آپنی تشبیہ دینا سمع و بصر سی تو دیکھہ لیا اور سُن لیا مگر قیود اور شروط
پر کچھہ نظر نہ کی ادراک مفاد اوسکی سی آنکھون اور کانون پر پردے کیون پڑگئے
بالجملہ قیود و شروط سی ہی وفا بعہد و پیمان ایمان اور نکث نکرنا اور تغیر نکرنا
اور تبدل نکرنا اور حسد نکرنا اور حضرت ابو بکر کا عامل قیود و شروط ہونا شیعون
کی نزدیک غیر مسلم ہی بلکہ اگر خود جناب رسولخدا صلعم کو ابو بکر کیطرف سی اطمینان
ہوتا تو وہ حضرت صلعم ہرگز بمنزلہ سمع و بصر ہونیکو موقوف ان شرطون پر نفرماتے
بلکہ جسطرح سی جناب امیر علیہ السلام کو بغیر کسی شرط کی اپنا سمع و بصر و جان و دل
فرمادیا بقوله لعلیؑ ان الذی ہو منی کذلک یعنی مثل علیؑ کے کہ وہ بنسبت میرے
ایسی ہی ہین یعنی بمنزلۂ سمع و بصر و جان و دل ہین وعلیؑ فوق ذلک بلکہ
اس سی بھی بڑھکر ہین اوسیطرح ابو بکر کو بھی فرما دیتی اور کسی شرط پر موقوف
نکرتی لیکن جب ایسا نکیا بلکہ تین سطر کی عبارت مین تین ہی مرتبہ حروف
شرط لائے پہلی تو ان آنست اور اوسکی تحت مین چند قیدین ذکر کین دوسرے
ان اطلع اللہ علی قلبک اور اوسکی تحت مین شرط موافقت لسان با جنان
ذکر فرمائی تیسری مَن عاہد اللہ اور اوسکی تحت مین عدم نکث عہد اور عدم تغیر
اور عدم تبدل اور عدم حسد کو ذکر فرمایا تو اس سی صاف سمجھا جاتا ہی کہ ابو بکر

کو عامل ان شروط کا نہ جانتی تہی اور ہرگز اون پر اطمینان نہ تہا کہ ان شروط
پر عامل ہونگی بلکہ حدیث ترحم شہداء احد مین تو تصریح اوپر عدم اطمینان کے
بالخصوص بہ نسبت حضرت ابی بکر کی کردی ہی جیسا کہ فرمایا ہی لا ادری ما
تحدثون بعدی کما مر سعن جذب القلوب پس حضرت صدیق اگر بصدق
نیت موصوف اور نفاق سی بری ہوتی تو حضرتؐ نہ اپنی بی اطمینانی نہی
فرماتی نہ انکی حسن مآل مین قیود اور شروط لگاتی الغرض جو تقریر آپ نی اوپر
انکی ابتدائی کے کاریگر مولوی حیدر علیصاحب منتہی الکلام نی فضیلت ابوبکر
کاٹ چھانٹ کر مثل نری استر کی خوشنما بنائی وہ اونکی قد وقامت زیبا پر
راست نآئی آلات اور ادوات شرط کا ہرگز کچہہ خیال ولحاظ ہی نہین فرمایا
نہ سمجھی کہ یہہ فرمانا جناب رسولخداؐ کا بعینہ ویسا ہی کہ حضرت موسیٰؑ نی
فرعون سی کہا تہا کہ اگر تو ایمان لاویگا تو یہہ سلطنت تیری ابدالآباد رہیگی
اور یہہ مدارج دنیا اور آخرت مین تجھی ملین گی اور جناب سید الشہداء
علیہ وعلی آبائہ وابنائہ آلاف التحیۃ والثنائی نی عمر سعد لعین سی فرمایا تہا
کہ اگر تو مجھی قتل نکریگا اور میری مساعدت کریگا تو دنیا اور آخرت مین تجھی
یہہ درجات ملین گی لیکن جب اون اشقیا نی اون شرطون پر عمل نکیا تو مستحق
اون درجات کی بھی نہین ہوئی فرق اسیقدر ہی کہ اون اشقیا نی ظاہر بظاہر
سرتابی کی اور منافقین نی لسانا اقرار کیا اور جنانا انکار اسی سبب سے جناب
رسولخداؐ نی ان اطلع اللّٰہ علیٰ قلبک ووجد ما فیہ موافقا لما جریٰ
علیٰ لسانک فرمایا اور بعد اسکی شروط لم ینکث ولم یغیّر ولم یبدّل

ولم یحسد کی لگایا اگر یہہ شرطین بجا لاتی تو بیشک وہی مرتبہ پاتی جو حضرت
نی فرمایا لکن اذا فات الشرط فات المشروط اور نکث عہود خلیفہ صاحب
سی بمرات وکرات عمل مین آئی چنانچہ ابتدا تو او سیوقت مقام غار مین
باظہار قلق واضطرار ایذاء دہ رسول کردگار ہوئی اور اگر خدا چشم و گوش
کفار پر پردہ نہ ڈالتا اور مکڑی تنگہ حافظ نہوتی تو خلیفہ صاحب نی کشف اسرار
مین اپنی رونی پیٹنی سی کوتاہی نہین کی تہی پھر نکث بیعت عدم فرار احد
مین خیبر مین حنین مین کی پھر نکث بیعت غدیری جسمین حضرات نی بخ بخ
کہا تہا بروز سقیفہ عمل مین لائی اور حکم خدا و رسول مین بخواہش دنیای فانی
تغیر کیا اور خلیفۂ حقکو ساتہہ خلیفۂ باطل کی بدل دیا اور جناب امیر علیہ السلام
سی حسد کیا جیسا کہ آخر فقرۂ حدیث مین جو آپنی ملتقط کیا ہی آپ خود ہی
ناقل ہین ولم یحسد من قد آباه الله بالتفضیل یعنی نہ حسد کری
اوس شخص کا کہ خداوند تعالی نی جسکی فضل کو ظاہر کیا ہی آیات قرآن مین
مثل آیۂ انما ولیکم الله اور آیۂ مباہلہ اور آیۂ تطہیر اور آیۂ قربی اور مثل
اسکی بہت سی آیات مین **قوله** مولوی حیدر علی صاحب نی جواب مین
سبحان علیخانصاحب کی لکہا تو خانصاحب کی ہوش و حواس جاتی رہے
اقول ناقل اسکی حضرت مخاطب کاذب عن کاذب ہین شیعہ اسکو نہین مانتی بلکہ
محض کذب و افترا جانتی ہین وکیف لا حالانکہ ادنای شیعہ کی تہوڑی توجہ نی
فیض آبادی کی سبھی بنائی جوڑی کی ٹانکی تور دی اور جانب روی فرسودگان
لغال کہنہ ابن ربیعہ کی موڑی فرجع بخفی حنین متوارثا عن الکاذبین الغادرین

كما في صحيح المسلم الغرض تسليم ايسي روايتونكي باعث هوش وحواس جاتي هوا خواهان
خليفه صاحب هے كه مثبت نفاق هي نه هوش وحواس شيعيان كه اونكي عقيده
سي اسكو عين وفاق هي **قوله** اور حقيقت مين هوش وحواس جاني كا
مقام **اقول** حقيقت مين مقام هوش وحواس جانيكا يه هي كه ايسا مدّعي تبحّر
اور مدّعي فهم وفراست ايسي حديث كو جو سراسر اوپر نفاق صديقي كے دلالت
كرتي هي سند فضيلت اونكي ٹهراوي اور قيود اور شروط كلام سي بالكليه
چشم پوشي كركي كلام ناقص كو معرض استدلال مين لاوي يه بات ايسي هي
هي كه عقول عقلا كو وادئ تحيّر مين پهنچتي هي اسلئي كه اس حديث مين كوئي
لفظ خلاف دعواي شيعه نهين هي بلكه نفاق بكري كا حسب دعوائي شيعه
ثبوت هي كما مرّ **قوله** امام كي قول سي حضرت ابوبكر صدّيق كا بوحي
الٰهي حضرتؐ كي ساتهه هجرت كرنا **اقول** شيعه بهي يهي كهتي هين كه بفرموده
جبرئيل بحكم ربّ جليل ابوبكر كو بكمال نارضامندي حضرتؐ ني ساتهه ليا اور
اس حديث كا كوئي لفظ اوپر بخوشي و رضامندي ساتهه ليني كي نهين دلالت
كرتا كما مرّ **قوله** ابوبكر صدّيق كو سمع وبصر سي تشبيه دينا **اقول** قدمرّ
انه كان مشروطاً بشروط واذا فات الشرط فات المشروط **قوله** پهر بطلان
عقائد اماميه مين كونسا شبهه رها **اقول** عين عقيدهٔ اماميه كو مبطل
عقيدهٔ اماميه سمجهنا نهايت مرتبه كي دانشمندي هي **قوله** رسالة المكاتيب
في روية الثعاليب والغرابيب **اقول** آپ كن لوگونكي روباه بازي مين
پڑي هين اور كس غراب البين ني آپكو حيران وادئ غربت اور سرگردان

بوادیٔ ضلالت کیا ہی رسالۂ مکاتیب کہ درحقیقت اکاذیب الثعالیب
ہی ظاہر ا مصنف اوسکا وہی کاریگر اینٹائی کا یا کوئی اتباع اوسکی سی ہے
کہ جسکی غرابت طریقۂ علمی سی بتحقیق غرابی لفظ غرابیب سی ظاہر ہی کہ بظاہر
جمع غراب سمجھا ہی و ہذا منہ عجاب اسلئی غرابیب صفت سود ہی جیسا کہ
کلام خدا مین غرابیب سود ہی افسوس کہ دعواہای لسانی تو حفظ قرآنی اور
قرآن دانی کی ہین اور جو لفظین کہ کلام اللہ مین موجود ہین اوسکی معنے
لفظی ہی نہین سمجھتی معنے مقصود کیا سمجھینگے الفاظ قرآنی مثل طوطی مینی
کی از بر کرلئے معنون سی کچھہ واسطہ نہین جو احادیث مسلم اور بخاری مین
ہی کہ بہت لوگونکی کلام اللہ سونہ مین رہیگا اور گلیسی نیچی نہ اوتریگا مصداق
اوسکی اہلسنت ہین جو غرابیب سود کے معنی سیاہ کوّے کی سمجھتے ہین حالانکہ
معنی غرابیب سود کی سخت سیاہ کی ہین اسمقام پر وہی مثل ٹہیک ہی کہ
سیانی کوّے گوہ کھاتی ہین بالجملہ ایسے جہالت شعارونکی تصدیق بجز آنکی
امثال کی کون کرسکتا ہی اور آئیونکر عقل باور کری کہ جس حدیث مین از سر تا سر
شواہد نفاق ابوبکری بہری ہوئی ہین اوسکو کوئی شیعہ محمول مدح ابوبکر پر کرے
آری محبان ابوبکر ایسا کرسکتی ہین لان حب الشئ یعمی و یصم و علی
التنزل عبارت او انعار ضنا تساقطا دلالت کرتی ہی اور پر تساوی سوال و
جواب کی تا ہم بحمد اللہ شیعہ ہی ورر ہی لان الجرح مقدم علی التعدیل کما ثبت
فی الاصول **قوله** امام حسن عسکری علیہ السلام کی تکذیب نہین کرسکتی **اقول** شیعہ
کلام امام علیہ السلام کی تصدیق کرتی ہین کما مر اور مکذب کو کافر جانتی ہین آری تکذیب

وہ لوگ کرتی ہین جو اون رذائل کذیب کو کہ قول امام سی ثابت ہوئی ہین بدل بفضائل کرتی ہین **قولہ** ای بھائیو ذرا سوچو **اقول** ای سنیونکی بھائیو ذرا سوچو کہ امام صاحب تو نفاق ابو بکر ثابت کرین اور حیدر علی مفتری وغیرہ معاندین اہلبیتؑ یہہ کہین کہ ابو بکر کے فضائل بیان کرتی ہین تو اب ہم امام کے قول کی تصدیق کرین یا اوس مفتری کی بات کو سنین حقیقت تو یہہ ہی کہ امثال حیدر علی نی ظاہر مین تو دعوائی استدلال بقول ائمہؑ کیا لیکن باطن مین اونکو جھوٹھا بنایا اور تسنّن کی پردہ مین اپنی ایمان اور اسلام کو داغ لگایا ہی ؎

دامن فشان گذشت و ادا را بہانہ ساخت × خاکش بباد داد و صبا را بہانہ ساخت

قال المخاطب المقام ھداہ اللہ سبل السلام

اس تفسیر کی روایت سی بھی اگر سیری نہووی اور فارسی اردو پڑھنی والی کو اس تفسیر کا ملنا دشوار ہو تو ایسی کتاب کی روایت سنین جو ہر جگہ مل سکتی ہی اور جسکا مؤلف بڑا غالی شیعی مشہور ہی اوسیکو دیکھکر ذرا عبرت پکڑین پیغمبر کی یار غار کی صدیقیت باوجود ایسی تعصّب و عناد کی انہین کی مجتہدین و علما کی اقرار سی ثابت ہوتی ہی اور اونکی بغض کی بیماری کی دوا اونہین کی نسخون سی نکل آتی ہی اب پہی دوا نکرین اور اپنا ہلاک ہونا چاہین تو اختیار ہی اب اوس روایت کو سننا چاہئی جو حملۂ حیدریہ مین مذکور ہی **نظم**

چنین گفت راوی کہ سالار دین	چو سالم بحفظ جہان آفرین
ز نزدیک آن قوم بیرون رفت	بسوی سرای ابو بکر رفت
ز ...ئے ہجرت او نیز آمادہ بود	کہ سابق رسولش خبر دادہ بود

نبی بر درِ خانه اش چون رسید | بگوشش ندای سفر در کشید | چو بوبکر زان حال آگاه شد
زخانه برون رفت و همراه شد | گرفتند پس راه یثرب به پیش | نبی کند نعلین از پای خویش
به سر پنجه راه رفتن گرفت | پی خود ز دشمن نهفتن گرفت | چو رفتند چندی بدامان دشت
قدوم فلک سای مجروح گشت | ابوبکر آنگه بدوشش گرفت | ولی زین حدیثست جای شگفت
که در کس چنان قوت آمد پدید | که بار نبوت تواند کشید | برفتند القصه چندی دگر
چو گردید پیدا نشان سحر | بدیدند غاری دران تیره شب | که خواندی عرب غار ثورش لقب
گرفتند در جوف آن غار جای | ولی پیش بنهاد بوبکر پای | بهر جا که سوراخ یا رخنه دید
قبا را بدرید و آن رخنه چید | بدین گونه تا شد تمام آن قبا | یکی رخنه نگرفته ماند از قضا
بران رخنه مانده آن یار غار | کف پای خود را نمود استوار | نیامد جز او این بشگرف از کسی
که دور از خرد مینماید بسی | نیامد چنین کار از غیر او | بدینسان چو پرداخت از رفت و رو
درآمد رسول خدا هم به غار | نشستند یکجا بهم هر دو یار | اس روایت سی ثابت

ہوتا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خود ابو بکر کی گھر گئے اور اونکو ہمراہ لیا اور جو کچھہ ابو بکر صدیق نے خدمتین کین یعنی پیغمبر خدا کو دوش پر چڑھانا اور غار مین اول جانا اور اوسکو صاف کرنا اور قبا کو چاک کرکی سوراخونکا بند کرنا اور باقی ماندہ سوراخکو اپنی کف پا سی مسدود کرنا وہ عشق محبت پر دلالت کرتی ہین نہ کہ نفاق و عداوت پر اگر یہہ خدمتین جو ابو بکر صدیق نے شب ہجرت مین کین نفاق کی نشانیان ہین تو معلوم نہین کہ محبت اور عشق کی علامتین کیا ہین یہہ بات ہی لائق الٰہی سکے ہی کہ جو بعض شیعون نے دعوی کیا ہی کہ پیغمبر خدا نے سب صحابہ کو منع کیا تھا کہ اپنی گھر و نسی نہ نکلنا اور ابو بکر

نی خلاف حکم پیغمبرؐ کے کیا وہ بالکل غلط ہی اسلئی کہ خود مورخین اونکی اقرار کرتی ہین
کہ پیغمبر خدا صؐ نی سب اصحاب کو اول ہی سی روانہ کر دیا تہا اور صرف دو شخصون
کو رکھہ لیا تہا یعنی حضرت علیؑ کو کہ اونکو اپنی جگہہ پر سولایا اور ابوبکر صدیقؓ کو
کہ اونکو اپنی ساتہہ لیا پس کونسا اصحاب باقی رہگیا تہا جسکو پیغمبر خدا صؐ نی شب
ہجرت مین باہر نکلنی سے منع کیا ہو اور جنکی نسبت یہہ ارشاد کیا ہو کہ نہ امر خدا
بشما رساندم کہ از خانۂ خود ہا بیرون میائید تو چرا مخالفت امر الہی کردی اور یہہ امر
کہ سب اصحاب پہلی سی ہجرت کر گئی تہی اور صرف حضرت علیؑ اور ابوبکر صدیقؓ
رہگئی تہی باقرار مورخین شیعہ ثابت ہی چنانچہ حملۂ حیدریہ مین لکہا ہی کہ ؎

حبیب خدا چون بدید آن ستم + چنین داد فرمان ز لطف و کرم
کہ اصحاب ہجرت بہ یثرب کنند + نہان یکیک از چشم اعدا روند
نہادند یاران بفرمان قدم + برفتند پنہان بدنبال ہم
بدین گونہ رفتند یاران تمام + علیؑ ماند و بوبکر و خیر الانام صؐ

غرضکہ باقرار علماء شیعہ ثابت ہوا کہ پیغمبر خدا صؐ نی باجازت اور بحکم الہی
ابوبکر کو ہمراہ لیا اور ابوبکر نی حق رفاقت اچھی طرح پر ادا کیا + یقول

المتمسك بولاية علی ابن ابیطالب علیہ السلام

احادیث ائمہ کرام اور اقوال علمای اعلام سی جب حضرت مخاطب کا کچہہ کام
نہ نکلا اور اپنی دلمین سوچی کہ ہماری لغو بیانی بالکلیہ شیعونکی نزدیک
ثابت ہو جائیگی تو لاچار ہوکر اپنی دعوی کو قول شعرا سی ثابت کرنا شروع
کیا بی خبر اس سی کہ قول علماء کی سامنی قول شعرا کس شمار مین ہی آپ

استدلال کرتی ہین کتاب حملۂ حیدری سی کہ ایک کتاب تاریخ ہی اور مصنف
اوسکا نہ شمار علماء دین ہی نہ مجتہدین مین بلکہ مثل فردوسی ایک شاعر شیعی
المذہب ہی اکثر کتب تذکرۂ شعرا سی اور بالخصوص کتاب تذکرۃ الامرا سے
ظاہر ہوتا ہی کہ مصنف حملہ عہد بادشاہ متعصب عالمگیر مین کلید دار قلعہ
گوالیار تہا اور بھائی اونکی صوبہ دار گجرات تہی اوسی زمانہ مین کہ متعصب
بادشاہ وقت سی انتہا کا تقیّہ ہندوستانین شیعونکی لئی تہا نظم محاربات
جناب امیر علیہ السلام شروع کیا اور کتاب مدارج النبوّت وغیرہ تواریخ اہلسنّت
کو تقیّۃً پیش نظر رکھا اور بحوالۂ رواۃ اپنی دامن کو لوث کذب سی بری
کرتی تہی چنانچہ خود کہتی ہین کہ ؎ من از گفت راوی بیان میکنم ٭ جو ابش
بر و گفتہ گر بیش و کم ٭ با اینہمہ بشوخ طبعی جہان کہین کچہہ موقع ملجاتا ہی
تو تعریضات بہی کرتی ہین اور بوجہ لطیف روایت کی تضعیف بھی کردیتی ہین
چنانچہ اسی روایت مین دو جگہ تعریض اور تضعیف کی ہی ایک جگہ فرماتی ہین
؎ ولی زین حدیث است جائی شگفت ٭ دوسری جگہہ فرماتی ہین ؎
کہ دور از خرد مینماید بسی ٭ جیسا کہ آپ خود ہی ناقل ہوئی ہین اسی سی سمجہہ لیا
کہ یہہ روایت اہلسنت کی مذہب کی ہی اور اگر اپنی مذہب کی روایت جانتی
تو اگر تقویت نکرتی تو لا اقل تضعیف بہی نکرتی بلکہ اگر مخالف مجمع علیہ ہوتی تو
مثل آیات قرآنی تاویل کرتی اس سی واضح تر کوئی دلیل اسپر نہوگی کہ یہہ روایت
شیعہ نہین ہی بلکہ تقیّۃً روایت سنّیہ کو نظم کیا ہی اور جب تک وہ بادشاہ
متعصب زندہ تہا تب تلک کی نظم اسی طریقہ پر ہی اور جب وہ اپنی مقر کو

سد ہارا اور بمقتضای جاء الحق وزہق الباطل بہادر شاہ پادشاہ رحمہ اللہ
شیعہ ہوا تو صاحب حملہ بھی ضیق تقیہ سی نکلکر کھل پڑی اور آخر حملہ مین ماجرای
غدیر اور سقیفہ بندی منافقان نی پیر برملا بلا تقیہ بیان فرمایا اور وہان
لکھہ دیا ہی ؎ زگفتار راوی آل رسول ؛ نہ از گفت ہر سفلہ بوالفضول
ایسی روایت شنیعہ سی جو تواریخ اہلسنت مین موجود ہی استدلال شیعون پر
کرنا نہایت دانشمندی حضرت مخاطب ہی **قولہ** اس روایت سی ثابت
ہوتا ہی **اقول** جو کچھہ اس روایت سی ثابت ہوتا ہی چونکہ روایت شنیعہ
ہی معرض اعتبار مین نہین ہی اور جبکہ خود مصنف کتاب اوس روایت کی
تضعیف کرتا ہی تو دوسری لوگ اوسکا اعتبار کیونکر کرسکتی ہین اہلسنت
مین اس روایت کا موجود ہونا اور کتب شیعہ مین نہ پایا جانا ادل دلیل
ہی اوپر اسکی کہ مصنف نی تقیۃً روایت شنیعہ کو نظم کیا ہی الغرض غمبر خدا
کا ابوبکر کی گھر جانا اور اونکو ہمراہ لی آنا ہرگز ہماری کتب معتبرہ سی ثابت
نہین ہی بلکہ خلاف اسکا ثابت ہی بلکہ خلاف اسکا کتب معتبرۂ اہلسنت سی
بہی ثابت ہی اور چونکہ اس بات ہماری کو جہال باور نکرینگی او رکہین گی
کہ حضرت مخاطب جس بات کا باین شد و مد مدعی ہی اور اوسکو ادل دلائل
اور سرسبد فضائل حضرت ابی بکر سی قرار دیتا ہی کیونکر ہوسکتا ہی کہ اوسکا
خلاف کتب اہلسنت مین پایا جاوی اسلئی ہمکو ضرور ہوا کہ واسطی تسکین خاطر
نابلدان کوچہ تحقیق کی کچھہ پتہ اور نشان بتاوین پس محمد بن جریر طبری اپنی
تاریخ کی جزو ثالث مین علی ما نقل یون روایت کرتی ہین کہ آئی حضرت

ابی بکر

ابی بکر نزدیک علیؑ کی پس سوال کیا کہ کہان ہین رسولخداؐ کہا علیؑ نے کہ
گئی طرف غار ثور کی اور کہا علیؑ نی کہ اگر تجہے کچہہ حاجت ہو تو جا پس ابوبکرؓ
باہر آئی اور راہ مین قریب رسولخداؐ پہنچی چنانچہ گوش جناب نبویؐ مین
آواز جرس ابوبکرؓ پہنچی تاریک شب مین پس گمان کیا پیغمبر خداؐ نی کہ کوئی
شخص مشرکونسی ہی پس جلدی کی اونحضرتؐ نی چلنی مین تا اینکہ بند نعل کا
ٹوٹ گیا پس اونحضرتؐ کو ٹہوکر لگی کہ انگوٹھی سی اونکی خون جاری ہوا بعد
اوسکی ابوبکر سی ملاقات ہوئی انتہی ترجمہ موضع الحاجۃ کیون حضرات اس
روایت سی تنہا گہر ابوبکر کی جانا ہی ثابت ہی نہ ساتھہ لی آنا ہی ثابت ہوتا ہے
بلکہ اونکی شامت سی پای رسولخداؐ کا فگار ہونا ثابت ہوتا ہی آور اگر حضرات
مخاطب کو اس روایت پر اطمینان نہو یا تاریخ طبری میسر نہ آوی یا کوئی متعصب
اوسکو نامعتبر ٹہراوی اسلئی ہمکو ضرور ہی کہ ایسی کتاب کا ہم نشان دین کہ
جو کثیر الوجود ہی اور چہپ جانی سی ہر کس و ناکس کے دست فرسود ہی اور جسکی
موثوق اور معتبر ہونیمین کسی کی مجال نہین ہی کہ دم ماری یعنی کتاب ازالۃ الخفا
شاہ ولی اللہ پدر شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ کی اوسکی مجلد ثانی صفحہ ۲۶۱
مین ملاحظہ فرمائی کہ لکہتی ہین قال ابن عباس و شری علیؓ نفسہ فلبس
ثوب النبی صلعم ثم نام مکانہ قال ابن عباس و کان المشرکون
یرمون رسول اللہ صلعم فجاء ابوبکرؓ و علیؓ نائم قال و ابوبکر یحسب
انہ رسول اللہ صلعم قال فقال یا نبی اللہ فقال علیؓ ان نبی اللہ
قد انطلق نحو بئر میمون فادرکہ قال فانطلق ابوبکر فدخل معہ الغار

انتہی بلفظہ ملخص یہ ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نی اپنی جان کو راہ خدا مین بیچا
یہ اشارہ طرف آیہ یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ کی کہ مدح جناب
امیر علیہ السلام مین نازل ہوا پس پہنا جناب امیر علیہ السلام نی لباس رسول
اللہ ص کو اور سوئی فرش پر اونحضرت کی اور مشرکین بگمان اسکی کہ رسول اللہ ص
سوتی ہین پتھر پہینکتی تھی اونکی طرف پس آئی ابوبکر جس حال مین کہ علی ع سوئی
تہی اور گمان کیا ابوبکر نی کہ رسول اللہ ص سوتی ہین پس پکاری حضرت ع کو یا
نبی اللہ ص کہکر پس کہا جناب امیر علیہ السلام نی کہ نبی اللہ ص تشریف لیگئی طرف
چاہ میمون کی پس جا تو بہی چلی ابوبکر یہانتک کہ رسول خدا ص سی ملاقات ہوئی
پس ساتہہ اونحضرت ص کی داخل غار ہوئی انتہی اعضرت سلامت ذرا اس
حدیث کو ملاحظہ فرمائی اور سر خجالت اور ندامت نیچی جھکائیی آپ دعوی
کرتی ہین کہ جناب رسولخدا ص ابوبکر کی گھر مین آئی اور ابوبکر کو اپنی ساتہہ لائی
لیکن آپکی جد فاسد شاہ ولی اللہ تصدیق اسبات کی کرتی ہین کہ جناب
رسولخدا ص بلانی نہین آئی اور ابوبکر خود بی بلائی ہوئی پیغمبر ص کی گھر مین گئی
اور پیغمبر ص اونکو ساتہہ لیکر گھر سی نہین نکلی بلکہ راہ مین ساتہہ ہو گئی اب
فرمائیی کہ آپکی جد امجد مولانای شوستری کی تصدیق کرتی ہین کہ آپکی
الحمد للہ کہ شیعونکا دعوی ثابت اور آپکا دعوی آپ ہی کی کتاب سی کاذب
ہوا افسوس ہی کہ شاہ صاحب زندہ نہین ہین نہین تو بندہ اونکی خدمت بابرکت
مین حاضر ہو کر عرض کرتا کہ گو بات آپنی سچی کہی مگر اپنی پیری کی حرمت کہو دی
اگر ایسہی راست گوئی آپ اختیار کرینگی تو مرید کافور ہو جائینگی اور بازار

پیری اور مریدی سرد ہوجائیگا **قولہ** پیغمبر خداؐ کو دوش پر چڑہایا ۱۲
اقول یہہ بہی روایت سُنیّہ ہی جسکی تضعیف خود صاحب حملہ کرتی ہین
جیساکہ فرمایا ع ولی زین حدیث است جای شگفت ٭ کہ درکس چنان
قوّت آمد پدید ٭ کہ بار نبوّت تواند کشید ٭ اور مکذّب اس روایت کی
روایت نقش قدم شناس ہی جسکا نام ابو کرز خزاعی تہا اور قریش اسکو
ساتہہ لیگئی تہی کہ وہ نشان پای مبارک پہچانتا ہوا تا در غار پہنچا چنانچہ
عبارت روایت یہہ ہی فما زال یقفوا اثر رسول اللہ صلعم حتّی وقف
بہم باب الغار فقال ہذا قدم محمدٍ صلعم یعنی برابر نقش پائی رسولخدا صلعم
کو پہچانتا ہوا تا درِ غار پہنچا اور کہا کہ یہہ نقش قدم محمد صلعم ہی یہانتک وہ
حضرت صلعم بیشک آئی ہین بعد اسکی نہین معلوم کہ آسمان پر گیی یا زمین مین
سما گیی اور مصدّق اس روایت کی کتب تواریخ مثل روضۃ الصّفا وغیرہ
کی بہی ہین پس اگر وہ حضرت ابو بکر پر سوار ہوئی ہوتی تو پی شناس قدم انحضرت
کا کیونکر پہچانتا وعلی التنزّل اگر ہم فرض بہی کرین تو متحمل ہونا ابو بکر کا دلالت
کریگا اوپر غیر مجانست فیما بین کی اسلئی کہ اگر مثل جناب امیر علیہ السّلام کے
من نورٍ واحدٍ من شجرٍ واحدٍ ہوتی اور آپسمین علاقہ اصل و فرع نبوت
اور امامت ہوتا تو فرع متحمّل اصل کی نہو سکتی جیساکہ ازالۃ الخفا مین مذکور ہی کہ
وقت کسر اصنام کعبہ جناب رسولخدا نی جناب امیر علیہ السلام سی فرمایا کہ ای
علی تم متحمل بار نبوت نہین ہو سکتی ہو آخر بمقتضای الامر فوق الادب جناب
امیرؑ نی دوش مبارک پر قدم رکھی فرفعہ فکسر الاصنام ونعم ما قیل ع

زی نقش پائی کہ بر دوش احمد ۱۲ ز مُہر نبوّت مقدّم نشیند
بہر کیف اگر روایت سواری رسول اللہ صلعم صحیح ہو تو ابو بکر متحمّل نہونگی مگر بار جسمی
کی نہ بار نبوّت کی لیکن بار جسمی پس ناقہ و خر رسول اللہ صلعم اس بارہ مین افضل ابو بکر
سی تہا کہ منزلون متحمّل بار جسمی آنحضرت صلعم کا ہوتا تھا اور ابو بکر تو شاید ایک میل
بھی نہ باربردار ہوئی ہونگی اور گویا بعض مصالح ہمراہی آنحضرت صلعم سی بعد اسکی
ملاقات ہوگئی ایک یہہ بھی مصلحت ہوسکتی ہی ؎ بیچارہ خر اگرچہ بی تمیز
است * چون بار میبرد عزیز است **قولہ** اور غار مین اوّل جانا **اقول**
یہہ بھی مبتنی اوپر اوسی روایت مکذوبہ کی ہی اور علی التنزل اوّل جانا ظاہر مین
مبنی بر خوش آمد اور باطن مین اوپر اسکی ہوسکتا ہی کہ پہلی اپنی ہی تئین چشم
غار اشرار سی چھپائی اور مامن حفظ و استتار مین پہنچ جائی اور کل افعال
نفاق ایسی ہی ہوتی تہی کہ ظاہر مین کچھہ اور باطن مین کچھہ اور تھی **قولہ**
اور قبا کو چاک کر کی سوراخونکا بند کرنا **اقول** یہہ بہی روایت سُنّیہ ہی
ص ۱۹۶ کہ صاحب ازالۃ الخفا نی انس بن مالک سی باین لطافت روایت کی ہی ـ
فلمّا رأی جُحرًا نال بثوبه فشقّه ثمّ القمه الجحر حتّی فعل ذالك بثوبه
جُحر بمعنی سوراخ ۱۲ اجمع وبقی جُحرٌ فوضع علیه عقبه (یعنی پاشنہ ۱۲) وقال ادخل فلمّا اصبح قال له النبی صلعم
این ثوبك یا ابا بکر فاخبره بالّذی صنع الحدیث محصّل یہہ ہی کہ ابو بکر نی
ان سوراخونکو اپنا کپڑا پھاڑ پھاڑ کر بند کیا یہانتک کہ کپڑا چک گیا اور ایک سوراخ
باقی رہگیا پس جب صبح ہوئی تو جناب رسول خدا صلعم نی پوچھا کہ ای ابو بکر تمہارا کپڑا
کیا ہوا کہا کہ رات سوراخونکی بند کرنیمین خرچ ہوگیا پس اسی صنع بدیع اور فعل شگرف

صاحب حملہ تعریض کرتی ہین کہ ؎ نیاید جز اواین شگرف از کسی ❊ کہ دور از
خرد مینماید بسی ❊ اسمقام کی بعض اشعار بتاتی ہی سارق القرآن مخاطب نے پیرا لپی
وہی ہندہ ؎ بغار اندرون در شب تیرہ فام ❊ چسان دید سوراخہار اتمام
دران تیرہ شب یک بیک چون شمرد ❊ یکی کامدافزون بروبافشرد
نیاید چنین کاری از غیراو ما الحق جای تعجب ھی کہ اوس شب تیرہ و تار مین تاریکی
غار مین یار غار کو سوراخہای گژدم و مار کیونکر دکہائی دی کہ قبا کو پہاڑ پہاڑ کر
بند کئی اور اگر فرمایئ کہ مثل اندہو نکی ٹٹولا ہوا تبی سوراخہای کثیر کہ جسکے
بند کرنمین ساری قبا صرف ہوجائی کل ٹٹولنی سی ملجائین اور بند ہوجائین
اور بجز ایک سوراخ کی جو آپکی نیچی تہا اور وہ سوراخ تہا کوئی باقی نرھی خالی
از استغراب نہین ہی اور شگرف تریہ ہی کہ قبائی مبارک تنزیب و ململ کی
نہوگی کہ دریدہ ہونمین صدا اوسکی مثل صدائی فسوہ عمری علی المنبر ظاہر نہوتی
اور بوقاحت حاجت باظہار پڑتی بلکہ ظاہر یہ ہی کہ قبائی خلیفہ صاحب پشمینہ
وغیرہ کی ہوگی پس لا اقل اوس سی وقت دریدگی صدائی گوزشتر مثل صدائی
ضرطۂ معاویہ علی المنبر جسکی شائمین حاضرین مجلس نی علی منبر رسول اللہ صلعم
بدعۃ کہا تہا نکلی ہوگی اور اسمین بہی شک نہین ہی کہ بہ نسبت سوراخہای متعددہ
کی یہ صدائین بہی متعدد نکلی ہونگی پس تعجب ہی کہ جناب رسولخدا صلعم با اینہمہ قرب
کوئی آواز نہ سنین یہانتک کہ جب دن ہوئی تو حال قبا پوچہین تب صدیق بتصدیق
دراسئی بیان فرماوین کہ شب کو بخوف گژدم و مار بالکل پہٹ گئی پہر کیف علی
التنزل یہ بہی ایک فعل نفاقی تہا کہ اہل نفاق سی محتمل اوسکا بجز خوش کی کسی اور سی

نہین ہوسکتا ہی ونعم ما قیل سے دست بیچارہ چون بجان نرسد * چارہ
جز قبا دریدن نیست **قولہ** مورخین اونکی اقرار کرتی ہین کہ پیغمبر خدا نی
سب اصحاب کو اول ہی روانہ کردیا **اقول** غلط محض ہے کوئی مؤرخ
نہین اقرار کرتا اور صاحب حملہ نی جو روایت سُنیّہ تقیّۃً نقل کی ہی جیسا کہ
ہمنی ابھی بیان کیا شیعون پر حجت نہین ہوسکتی یا للعجب کہ شیعونکی واسطے
روایات علما حجت نہو اور قول ایک شاعر کا کہ وہ بہی تقیّۃً ناقل روایت
سنیہ ہو اور خود اوسکی تضعیف بہی کری حجت ہو جائی اب ہم کہتی ہین کہ
روایت سنیّہ فی نفسہ باطل ہی اور خلاف اون نصوص قرآنی کی ہی کہ جسمین
صحابہ کو تاکیدین واسطی ہجرت کی کیگئی ہین مثل قولہ تعالیٰ قالوا کنّا
مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا
فیہا وقولہ تعالیٰ ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا
وسعۃ وقولہ تعالیٰ ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ
ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ پس اگر صحابہ سی کوئی باقی نہ تہا
تو یہ تاکیدین کن لوگونکو واسطی ہجرت کے ہوتی تہین اسی سبب سی محققین اہلسنت
نی اس روایت باطلہ کی تاویل کی ہی چنانچہ محدث شاہ عبد الحق دہلوی نی کتاب
جذب القلوب مین روایت نہ باقی رہنی کسی شخص کی صحابہ سی تاویل کی ہی
اور وہ عبارت (واز صحابہ غیر از ابوبکر صدیق و علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما
در وقت ہجرت در مکہ نماندند و مانا کہ مراد باین کلام آنست کہ از اعیان صحابہ و اکابر
ایشان غیر از صدیق اکبر و علی مرتضی با وکسی نماند والّا در روایت آمدہ کہ بعد از

برآمدن سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از مکہ ابو سفیان وسایر مشرکان
ضعفای صحابہ را کہ با آنحضرت نتوانستند برآمد آوردند وبزجر وحبس وانواع
عقوبات گرفتار میگردند انتہی موضع الحاجۃ اب کوئی صاحب انصاف فرماوین
کہ کسکا قول صحیح ہوا اور کسکا غلط ہوا **قولہ** کونسا اصحاب باقی رہگیا تھا
اقول بقول آپکے ابوبکر سا اصحاب تو باقی رہگیا تہا تو اگر اوسی سی حضرت
نے فرمایا ہو کہ من امر خدا البشارۃ رسانیدم تو کیا قباحت ہی آپ خود اقرار کر چکی ہین
صفحہ ۳ مین کہ خطاب طرف کل کی ہوتا ہی اور مراد بعض ہوتی ہین یہ بات
تنزلی ہی ورنہ صحابہ کا موجود ہونا ابہی ہم ثابت کر چکی ہین اور اطلاق
لفظ اصحاب کی لئی اسمقام مین آپکی کلام مین بجز تاویل حضاجر کوئی بات
خیال مین نہین آتی **قولہ** غرضکہ باقرار علمائی شیعہ ثابت ہوا **اقول** نہین
باقرار علمائی اہلسنت ثابت ہوا کہ ابوبکر ابتداءً باجازت خدا ورسول صلعم
ہمراہ نہین گئی تہی بلکہ خود ہی گئی تہی اور حضرت گھر سی اونکو ہمراہ نہین لیگئی تہی
بلکہ راہ مین ملگئی تہی اور ادای حق رفاقت مین بقلق واضطراب جبنی طبعی یا
ساختہ تصنعی کوتاہی کی اور اگر کوئی خدمت ہی کی تو بخوش آمد وریاکاری و
دنیا خواہی کی کمامر وسیجی **قال المخاطب المقمقام هداه الله**
سبل السلام دوسرا اعتراض دوسری فضیلت پر دوسری فضیلت
مین ہمنی بیان کیا ہی کہ اگر ابوبکر صدیق پیغمبر خدا پر عاشق نہوتی اور اپنی جان
ومال کو حضرت پر نثار کرنی پر راضی نہوتی تو ایسی مصیبت کے سفر مین کبہی شریک
نہوتی اور یہ علمای شیعہ یہ اعتراض کرتی ہین کہ ابوبکر کی نیت ہجرت مین اچھی نہ تہی

چنانچہ مجتہد صاحب ذوالفقار مین لکھتی ہین کہ ہمچنین باتفاق فریقین بشرط
ترتب ثواب بر ہجرت صحت نیت است الی قولہ پس مادامیکہ ما را علم صحت نیت
ابی بکر بثبوت نرسد دخول او در مدلول این آیہ متیقن نمیشود و تا متیقن نشود احتجاج
باین آیہ بر علو مرتبہ او نمی تواند شد اور قاضی صاحب احقاق الحق مین فرماتی ہین

وقد ظہر من جزعہ وبکائہ ما یکون من مثلہ فساد الحال فی الاختفا
الی قولہ فافضلیتہم فاین فضیلتہ فی الغار بغیرہ بھلا لابی بکر لولا المکا

والدلالۃ ار یعنی ابو بکر صدیق کی جزع اور بکا سی ثابت ہوا کہ اونکا حال اچھا نہ تھا
اور نیت اونکی درست نتھی اس اعتراض کا جواب خود امام حسن عسکری علیہ السلام
کی تفسیر سی اوپر مذکور ہو چکا ہی کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی

وجہا ارضیت ان تکون معی یا ابا بکر تطلب کما اطلب الی قولہ قال ابو بکر

یا رسول اللہ اما انا لو عشت عمر الدنیا اعذب جمیعا اشد عذاب الخ ای ابو بکر
نی میری ساتھ چلنی سی اس شرط پر راضی ہی کہ تو عذاب اور تکلیف مین گرفتار
ہووی تو اونہون نی یہی جواب دیا کہ آپکی رفاقت مین اگر قیامت تک مجھی عذاب
ہووی تو منظور ہی لیکن آپ کا چھوڑنا منظور نہین ہی پس اس جواب سی کیا
ثابت ہوتا ہی نیک نیت ہونا ابو بکر کا یا بد نیت ہونا اور چونکہ نیت حال
افعال و اعمال سی ظاہر ہوتا ہی اور حرکات جوارح سی دلکی کیفیت معلوم
ہوتی ہی پس جو کام ابو بکر صدیق نی شب ہجرت کو کیی وہ اونکی نیک نیتی پر
شاہد ہین یا اونکی بد نیتی **یقول المتمسک بولایۃ علی**
ابن ابیطالب علیہ السلام دعوای جان نثاری لڑائیو نمین

جان بچاکر بھاگنی سی ہم باطل کرچکے دعوائی مال نثاری ہی ہم دعوا کی دلیل
ٹہراچکی اور شب تاریک مین کونسی محل مال نثار یکا تہا مصیبت سفر کا بھی
حال ہم کہچکی کہ کلاب جیفۂ دنیا جو سفر ہای چین ولندن کرتی ہین اونکی تکلیفین
بحر و بر کی کہین تکالیف حضرت ابوبکر سی بڑہی ہوئی ہوتی ہین **قوله** ابوبکر
کی نیت ہجر تمین اچھی نہ تہی **اقول** شیعونکے نزدیک نیت ابوبکر کی کبہی کسی
کام مین اچھی نہتہی اونکی بدنیتی کا تو دین وعرض اللہ نیا سی ثبوت ہی تخلف
جیش اسامہ سی سقیفہ بندی سی غضب فاطمہ سی الغرض سیکڑون دلیلون سے
ثبوت ہی اور بالخصوص اس مقام پر بدنیتی بی حکم خدا و رسول کی گھر سی نکلنی
سی غار مین رونی پیٹنی سی قلق و اضطراب ظاہر کرنیسی ایذائے رسول اللہ صلعم اور قصد
افشائی راز رسول اللہ صلعم سی ثابت ہی اور بعد ثبوت بدنیتی کی جن افعال کو وہ انکی
طرف اہلسنت بکذب دروغ منسوب کرتی ہین بشرط ثبوت محمول بر ریاکاری ہین
کما ہو شان اعمال المنافقین المرائین الذین یراؤن الناس **قوله** صاحب
ذو الفقار لکھتی ہین **اقول** صاحب ذو الفقار اور صاحب احقاق الحق جو لکھتی ہین
وہ نہایت بجا اور درست ہی اسلئی کہ ثبوت نفاق اور بدنیتی فقط ایک فعل دال
پر نفاق پر ہو جاتا ہی جیسا کہ صاحب ازالۃ الخفا ناقل ہین کنا نعرف المنافقین

ببغض علی ابن ابیطالب علیہ السلام پس اگرچہ کل افعال کسی شخص کے حسن ہون
مگر صحابہ فقط ایک اسی فعل سی یعنی بغض علی ابن ابیطالب سے اثبات نفاق
کرلیتی تہی اسیطرح سی جب ہمکو غصب خلافت اور غصب فدک اور منع قرطاس اور
تخلف از جیش اسامہ و امثال اسکی سی کہ اوس سے بھی عدم ایمان بے وفا وعدہ خدا

در اظہار قلق و اضطراب اور جزع و بکا ہمقام پر نفاق اور بدنیتی خلیفہ صاحب
کی ثابت ہو گئی تو اگر آپ ہزار اونکی خدمتین اور محنتین اور مشقتین بیان کرینگے
ہم سبکو محمول ریاکاری پر کرینگی اور یہہ بات بعد فرض ثبوت ہی و انی لہ
الثبوت **قولہ** جواب خود امام حسن عسکری کی تفسیر سی اوپر مذکور ہو چکا
اقول جواب الجواب بھی بتوضیح اوسی کی نیچی لگ چکا ہی **قولہ** حضرت پیغمبر خدا
نی پوچھا الی قولہ اس جواب سی کیا ثابت ہوتا ہی **اقول** اس جواب سے
خداعی اور مکاری اور ریاکاری ثابت ہوتی ہی کہ دلمین کچھہ تھا اور زبان
پر کچھہ تھا جیسا کہ ہمنی بیان کیا کہ اسی وجہ سی جناب رسولخدا صنی تصدیق
صدیق نکی اور یہہ نفرمایا کہ ای ابو بکر تو سچ کہتا ہی بلکہ فرمایا ان اطلع اللہ
علی قلبک آہ کہ مفاد جسکا بجز اسکی نہین ہی کہ ای ابو بکر خدا جانی کہ تو سچ کہتا ہے
کہ جھوٹھہ کہتا ہی رسولخدا صکا تصدیق نکرنا ادل دلیل اوپر کذب صدیق کی ہی
تعجب ہی خوش فہمی مخاطب سی کہ اظہار لسانی کو دلیل تصدیق جنانی ٹھہراتا ہی
شاید یقولون بافواھھم ما لیس فی قلوبھم سی خبر ہی نہین ہے **قولہ**
اورچونکہ نیت کا حال افعال اور اعمال سی معلوم ہوتا ہی **اقول** سچ ہی کہ
افعال اور اعمال ھی سی معلوم ہوتا ہی نہ اقوال لسانی سی کیون حضرت قلق اور
اضطراب اور جزع اور بکا کیا افعال اور اعمال سی نہین ہی اب فرمایئے کہ یہہ حرکات
خوش نیتی کی ہین یا بدنیتی کے **قال المخاطب المقام ھداہ**
اللہ سُبُل السّلام تیسرا اعتراض تیسری فضیلت پر تیسری فضیلت
مین ہمنی بیان کیا ہی کہ گھر سے اسنے نکلنی کیوقت سی مدینہ مین پہونچنی تک جو باتین

صدیق اکبر کی کہین وہ اونکی عشق اور محبت پر ساتھہ رسول خداصلعم کے دلالت کرتی ہین
حضرات شیعہ اوس سی انکار کرتی ہین اور کہتی ہین کہ ابو بکر صدیق کی حرکتین
اونکی نفاق اور عداوت پر دلالت کرتی ہین اسلئی ہم اونکی خدمتونکو جو شب ہجرت
اونہون نی کہین بیان کرتی ہین تاکہ معلوم ہو جائی کہ جو کام ابو بکر صدیق نی انجام
کئی وہ سوای عاشق صادق کی کسی دوسری شخص سی نہین ہو سکتی اول جب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ ابو بکر صدیق چلی تب راہ مین ادہر اودہر نظر کرتی
جاتی تہی حضرت نی پوچھا ای ابو بکر یہہ کیا تیرا حال ہی تب ابو بکر صدیق نی
عرض کی یا رسول اللہ صلعم میرا مطلب صرف آپکی حفاظت ہی چنانچہ صاحب
منتہی الکلام ریاض النضرہ سی اسکا خلاصہ ان لفظوں سی لکہتی ہین کہ چون صدیق
ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارشاد شریف متوجہ غار شد گاہی پیش پیش
میرفت وگاہی در عقب وزمانی بجانب راست توجہ میکرد وساعتی بطرف چپ
قطع راہ می نمود حضرت پرسید کہ ای ابو بکر گاہی ترا چنین نہ دیدہ بودم چہ افتاد کہ
در رفتن راہ اختلافات میکنی عرض کرد کہ مقصود من نگاہبانی حضرت از شر دشمنانست
مبادا کہ ازین جہات در رسند وحضرت را از راہ تا غار بر دوش برد) دوسرے
جب پیغمبر خدا صلعم کے پای مبارک کی کسل پر ابو بکر صدیق کو اطلاع ہوئی تو بغیر
اسکی کہ حضرت صلعم نی کچہہ کہا ہو ابو بکر صدیق نی حضرت صلعم کو اپنی دوش پر چڑہا لیا
اور غار تک پہونچا یا پس زہی نصیب ابو بکر کہ جنکی دوش پر شاہ نبوت نی
قدم رکہا چنانچہ اس امر کو ہم اوپر حملہ حیدریہ سی ثابت کر آئین ہین تیسرے
جب غار کی کنارے پر پہونچی تب اول ابو بکر صدیق غار مین گئی اور اوسکو

صاف کیا اور سوراخونکو بند کیا تب پیغمبر خدا کو بلایا اور اپنی زانو پر سلایا اسکو
ہم بہی ثابت کر آئی ہین اور قاضی نور اللہ شوستری بہی ابوبکر صدیق کے
اول غار مین جانی کو تصدیق کرتی ہین چوتہی ابوبکر صدیق کی اوس پانو کو ہین
جو بند کرنیکی لیے سوراخ پر رکہا تہا سانپ نی کاٹا اور حضرت نی اونکو تسلی دی
پانچوین جب تک غار مین رہی تب تک ابوبکر صدیق کی گہر سی اونکا لڑکا
کہانا پہنچاتا رہا اور پیغمبر صاحب کو کہلاتا رہا چہٹوین دو اونٹنیان پیغمبر خدا
نی ابوبکر صدیق کی بیٹی سی منگائین اور اوسنی حاضر کر دین ایک پر آپ صلعم
سوار ہوئی اور اپنی ساتہہ ابوبکر کو سوار کیا اور دوسری پر عامر جو کہ شتربان
بیت الحرام تہا اور شتربان سوار ہوا چنانچہ اس سب کو نکو جسطرح حبیب
حملہ حیدریہ نی بیان کیا ہی اوسکو ہم لکہتی ہین ثبوت مین امر چہارم کے

چو شد کار بر دوخته آنچنان	رسیدند کفار تا پی بران	در آندم که یاران یار غار
که بر روی سوراخ بود استوار	رسیدش ز دندان ماری گزند	وزان درد افغان او شد بلند
به پیمبر او گفت آهسته باش	رسیدند اعدا مکن راز فاش	مخور غم مگردان صدر البلند
که از زخم افعی نیابی گزند	(ثبوت مین امر پنجم کے)	بغار اندر آن تا سه روز و سه شب
پیمبر بر آن شه بفرمان رب	نشستی بو بکر هنگام شام	به بردی دران غار آب و طعام
نمودی هم از حال اصحاب شر	حبیب خدا جهان را الخ	(ثبوت مین امر ششم کے)
بگفت ای بسی بو بکر را	گرامی چون بد از اہل صدق و صفا	دو جمّازه باید کنون راهبود
سوار ساند به یثرب دیار	برفت از بر شیخ بو بکر زود	بدنبال کاری که فرموده بود
هم از اہل دین بد یکی جمله دار	بر او کرد از بنی آشکار	از و جمله دار این سخن چون شنود

کما قال ان قوله تعالی ثانی اثنین بیان حال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم باعتبار دخوله فی الغار ثانیا و دخول ابی بکر اولا کما انقل فی التسیر احقاق الحق ۱۲

پیغمبر ... صدق ... ابوبکر صدیق ... صفا ...

دو جمازه دردم مهیا نمود | بهی شد از ان قوم انکوه دشت | رسول خدا صہ عازم راه گشت
بصبح چهارم بر آمد زغار | دو جمازه آورده بد جمله دار | نشست از بر یک شتر شاه دین
ابو بکر را کرد با خود قرین | بر آمد بر آن دیگری جمله دار | بهمراه او گشت عامر سوار

پس نہایت تعجب کی بات ہی کہ باوجودیکہ مؤرخین شیعونکی ان خدمتونکا اقرار کرتی ہین اور پھر بہی ابو بکر صدیق کی صدیقیت کا اقرار نہین کرتی

يقول المتمسك بولاية علی ابن ابیطالب علیہ السلام

جواب تیسری فضیلت کا ہم بخوبی بیان کر آئی بالاجمال جو حسن خدمتین آپ بیان کرتی ہین وہ سب دعاوی بلا دلیل ہین یا بروایات اہلسنت ہین شیعہ کیون نہ اوسکا انکار کرین کہ صدق رواة اہلسنت اونکی نزدیک نہین ثابت ہی بلکہ کذب ثابت ہی وعلی التنزل محمول بر ریاکاری ہین جیساکہ کل افعال منافقین خدا ایسی ہی ہین آیہ بکی افعال کفریہ کی چھپاتی ہی اور اعمال حسنہ کاذبہ کی ظاہر کرتیسی حسن ایمان اونکا نہین ثابت ہو سکتا اہل کل منافقین کی اکثر اعمال ظاہری اچھی ہوتی تہی بلکہ معنی نفاق یہی ہین کہ ظاہر اچھا اور باطن برا پس اگر مخاطب ہزار فعل ظاہری اچھی ثابت کری حالانکہ ایک کا ثبوت بہی محل کلام ہی لیکن رفع نفاق اور ثبوت ایمان اوس سے ہونا محال ہی ناحق اوقات عمر عزیز کو اوسکی گنتی مین مخاطب خوش فہم ضایع کرتا ہی **قوله** صاحب منتہی الکلام ریاض النضرة سی یون لکھتی ہین

اقول یہ استشہاد الثعلب بذنبہ ہی لومڑی اپنی دم کو گواہ کری صاحب ریاض النضرة یعنی محب طبری وہ سنی ہے کہ صاحب ازالة الخفا اور صاحب

جذب القلوب جسکو اپنا پیشوا جانتی ہین بہلا شیعہ اوسکی روایت کو کب
مانتی ہین خصوصًا اوسوقت مین کہ صاحب منتہی الکلام ایسی اینٹائی کے
کاریگر اوسکو کاٹ چہانٹ کر سجین اور سادہ مین ترٹپ چہرپ مخملی اور
زردوزیکی دین جب بہی خدا کی عنایت سی آپکی تقریر سی طابق النعل
بالنعل منطبق نہین ہی اسلئی کہ آپ فقط ادہر اودہر کا دیکہنا بیان کرتی ہین
اور کاریگر صاحب پیش و پس اور راست و چپ چلنا بیان کرتی ہین بہلا پیچہی جانبہین تو خبر گیری
حال پس سر کی ہو سکتی ہی ہرچند معجزات اونحضرتؐ سی تہا کہ پیش سر
اور پس سر یکسان دیکہتی تہی باقی آگے اور داہنی اور بائین تو جناب
رسولخداؐ خود ہی نظر فرماتی ہونگی اور نظر بڈہی کی جوان سی تیز تر نہی
نہین ہوسکتی ہی پہر انکی آگی چلنی سی کسطرحسی حفظ و حراست مدنظر ہوسکتی ہی
اور یہہ بہی کچہہ خیال مین نہین آتا ہی کہ ایک پیر فرتوت بی ہتیار سیکڑون
کفار اشرار نابکار سی کیونکر حفظ و حراست کرلیتا پس بجز اسکی کوئی امر
ذہن نشین نہین ہوتا کہ مقصود اصلی اس بیداری و ہوشیاری اور پختہ کاری
اور خبرداری سی یہی تہا کہ اگر کسی طرف سی سپاہ کفار نظر آوی تو اونحضرتؐ کو
مثل روز احد و حنین سپرد کفار کرکی دوسری طرفسی رُو بفرار لاوین اور اپنی
جان بچاوین ای یارو تمکو ابوبکر ہی کی قسم ہی سچ کہو کہ ابوبکر کو اگر مدنظر حفظ
حراست اور یاری اور مددگاری ہی رسولخداؐ کی تہی تو ہتیار پکڑکر گہر
سی کیون نہ نکلی اگر کوئی کچہہ نہ ملتی تہی تو گُہری کا بینٹ ہی ہاتہہ مین
تہام لیا ہوتا **قوله** ہی نصیب ابوبکر کی اجنکی دوش پر شاہ نبوتؐ نی

قدم رکھا **اقول** سابق مین گزرا کہ یہہ وہ روایت سنیہ ہی جسکی صاحب حملہ نی
بہی تضعیف کی ہی اور علاوہ اسکی ابوبکر سی بڑہکر نصیب وا نحضرتؐ کی حمار کے
تہی جسکا نام یعفور تہا کہ بارِ شاہِ نبوّت منزلون کہینچتا تہا آخری زہی نصیب
اوس شاہ ولایت کی جسنی قدم دوش شاہ نبوّت پر رکھا کما مرّ من الخفا
ولنعم ما قیل ؎ علی بر دوش احمدؐ چشم بد دور ہا عیان شد معنی نور علی نور

قولہ اول ابوبکر صدّیق غار مین گئی **اقول** وہی روایت سُنّیہ ہی کما مرّ
قولہ قاضی نور اللہ شوستری بہی **اقول** آپکو کچہہ تمیز بات سمجہنی کی نہین ہے
جب فخر رازی مدعی اسکا ہوا کہ ثانی اثنین کی معنی یہہ ہین کہ ابوبکر مثل جناب
رسولخداؐ ہین تب مولانای شوستری علیہ الرحمہ اوسکی ابطال مین فرماتی ہین
کہ ہمقابہ یعنی مماثلت لفظ ثانی سی مراد لینا بنابر قول مورخین اہلسنت کے بہی
باطل ہی اسواسطیکہ اُنہون نی ابوبکر کو ثانی نہین کہا بلکہ جناب رسولخداؐ
کا ثانی ہونا اس راہ سی کہا ہی کہ اوّل غار مین گہسنی والی ابوبکر تہی اور ثانی جناب
رسولخداؐ تہی پس معنی ثانی بنابر قول اونکی بہی مثل کی نہ ٹہری بلکہ دوسرے کی
ہوئی یہہ مطلب نہین ہی کہ مولانائی شوستری خود اسکی قایل ہین ورنہ حوالہ
تفسیر سُنّیہ کیون کرتی جیسا کہ اونکی عبارت سی ظاہر ہی اور ہم ابطال اسکا کہ
ثانی بمعنی مثل بعضین ہی ابطال فضیلت ششم مین بخوبی کرچکی فتذکّر **قولہ**
سوراخ پر رکھا تہا سانپنی کاٹا **اقول** تب جناب رسولخداؐ نی ابوبکر کے
تہوک لگا دیا پوری روایت لکہی آدہی کیون لکہتی ہین شیعہ اس روایت سنیہ
مین اسی قدر قبول کرتی ہین کہ اس بہانہ سی ابوبکر روئی اور قصد افشائی راز

رسول اللہ صلعم کیا چنانچہ جن اشعار حملہ کی آپ مصدق ہین اوسمین یہہ مضمون
بصراحت مندرج ہی ؎ پیمبر با وگفت آہستہ باش ٭ رسید ندا علا مکن
راز فاش ٭ مخور غم مگر دان صدا را بلند ٭ کہ از زخم افعی نیابی گزند **قولہ**
ابوبکر صدیق کی گھر سی اونکا لڑکا کھانا پہنچاتا رہا **اقول** اونکا لڑکا یا اونکی
لڑکی اسما جیسا کہ آپکی بعض روایات مین ہی اگر اپنی باپ کیواسطی کہانا لاتی
تو ابوبکر کی کیا خدمت گزاری ہوئی بلکہ اونکی لڑکی نی اپنی باپ کی خدمت
کی اسلیئی کہ مثل آپکی اپنی باپ کو ناخلف نہین جانتی تہی شاہ عبد الحق دہلوی
جذب القلوب مین مواہب لدنیہ سی ناقل ہین کہ اسما بنت ابی بکر ہر روز
طعام برای آنحضرت بالائی کوہ می برد و محمد ابن ابی بکر اخبار کفار می رسانید
انتہی یا للعجب پیدایش محمد بن ابی بکر کی عام الحج مین ہی کتنی سال متاخر از
ہجرت ہی پس کیونکر محمد بن ابی بکر قبل از پیدایش اپنی اخبار کفار جناب رسولخدا
کو پہونچاتی تہے اور اگر کوئی عذر وہم راوی کری تو حضرت مخاطب کی پیرو مرشد
کاریگر اینٹائی کی ایسی باتون پر نہایت مسخرگی کرتی ہین بہر کیف ایک مضمون
حیرت یہہ بہی ہی کہ جو توشہ کمربند اسما پر پہاڑ کی باندہا گیا کہ جس سی اسم اسما
ذات النطاقتین ہوا جیسا کہ آپکی روایات مین ہی وہ کیا ہو گیا جو ابوبکر کی
لڑکی لڑکے کو کھانا پہنچانی کی احتیاج پڑی اور بہی تعجب ہی کہ جو شخص ابوبکر
کی اونٹنی زیر سواری لانا بلا قیمت کے مثل خلوت عائشہ بلا مہر کی باوجود اصرار ابوبکر قبول
نفرمائی کما فی الصحیح البخاری وہ کھانا ابوبکر کا بلا قیمت کیونکر قبول فرمائیگا
اور اگر بقیمت قبول کیا تو بہت ہوشیار ہی قیمت لیکر کھانا کہلا دیتی ہین

م فی الصحیح البخاری قال ابوبکر فخذ یا رسول اللہ احدی راحلتی ... قال رسول اللہ بالثمن انتہی ۱۲

اسمین کوئی امر ابوبکر کی لئی موجب فخر نہین ہی **قوله** جنہون دو اونٹنیان
پیغمبر خدا ابوبکر صدیق کی بیٹی سی منگائین **اقول** ابوبکر کی بیٹی کا اونٹنیان
لانا کوئی خدمت گذاری حضرت ابوبکر نہین ہی بلکہ بالاصالۃ خدمت پیغمبری
واسطی پدر کی گو اسکی ضمن مین ایک کار رسولخدا بھی ہوگیا لیکن آپنی تو
وعدہ ابوبکر کی خدمتونکا بیان کرنیکا کیا تہا نہ یہہ کہ اونکی صاحبزادی کی
خدمتین بیان ہوون اور کیون نہین جائز ہی کہ صاحبزادیکی یہہ خدمت ضمنی
بھی بطمع دنیا یا منوط باجرت ہو فَاِنَّ الْوَلَدَ سِرٌّ لِاَبِیْهِ جیساکہ مضمون اجرت اجیر
دوسری روایت اہلسنت مین وارد ہی چنانچہ صحیح بخاری اور جذب القلوب مین
مذکور ہی واللفظ للاخیر بعد ازان شخصی را از بنی دیل کہ نام او رقیط بود و در ہدایت کار
و بدرقگی ماہر و باامانت و حفظ اسرار مشہور بود اجیر گرفتند تا بعد از سہ روز
ہر دو شتر بجبل ثور حاضر آورد و این رقیط ہم در دین کفار بود انتہی اس روایت
مین تو اجیر کافر کی اونٹنیان لانیکا مذکور ہی ابوبکر کی لڑکے لڑکی کا کچہہ مذکور نہین ہے
اور بہر کیف علی التسلیم اگر پسر بھی مثل پدر کی اہل نفاق سہی تہی تو اونکی خدمات
بھی افعال نفاقی ہونگی ہماری آپکی بحث تو اسمقام مین ابوبکر مین ہی نہ اونکی
اولاد اور احفاد مین **قوله** فی الحاشیہ حضرات شیعہ کو اس مصرعہ پر غور کرنا
چاہیئی کہ پیغمبر خدا نی ابوبکر صدیق کی صداقت اور صفائی کو کس صفائی سی
بیان فرمایا ہی **اقول** یہ صفائی تقریر مرزائی باذل علیہ الرحمہ ہی در مبتنی
اوپر سخریہ اور استہزا کی ہی ورنہ آپ خوب جانتی ہین کہ شیعہ صدیقیت کی
منکر اور کذبیت کی مقر ہین شاید قصیدہ عالی نظر عالی سی نہین گذرا جسمین

مذکور ہی سہ اول آن ہر سہ تن حضرت صدیق بود ہ مازصداقت شدیم
جملہ ثناخوان او ۱۲ **قولہ** مؤرخین شیعونکی ان خدمتونکا اقرار کرتی ہین
اور پھر بہی ابوبکر صدیق کی صدیقیت کا اقرار نہین کرتی **اقول** اولاً تو
روایات سنیہ کا اقرار ہی نہین کرتی اور ثانیاً علی التنزل اونکو مثل اعمال دیگر
منافقین کی محمول بریا و سمعہ کرتی ہین پھر آپ ہی فرمایئی کہ کیونکر صدیقیت
کی قائل ہون آپکا تعجب جائی تعجب ہے کہ ایسی پیش پا افتادہ باتین بہی
نہین سمجھتے اور ناحق تعجب کرتی ہین **قولہ** فی الحاشیہ چوتہی اور پانچوین
اور چہٹوین فضیلت کی اعتراضونکو ہم اور فضیلتونکی اعتراضات کے
ضمن مین بیان کرینگی **اقول** سابق مین آپنی بیان و عدہ ضمنی نہین کیا تہا
بلکہ فرمایا تہا کہ ہم اعتراضات کو اوسی ترتیب سی بیان کرتی ہین جس ترتیب
سی فضیلتین بیان کئین ظاہرا جواب اعتراضات سی عاجز آئی اسلئی بہہانہ
ذکر ضمنی اپنی جان بچائی خیر ہم بہی بہاگنی والیکا پیچہا نہین کرتی اور مثل
آپکی کہتی ہین کہ ہمارا جواب الجواب بہی ضمناً آجاویگا **قال المخاطب**
المقام هداه الله سبل السلام ساتوان اعتراض
ساتوین فضیلت پر ہی اور بیان کیا ہی کہ لصاحبہ کی لفظسی صاحبیت
ابوبکر صدیق کی ثابت ہوتی ہی اور یہہ مرتبہ کسی دوسرے کو نصیب نہین ہوا
کہ خداوند کسیکی صحابیت کو تخصیص کرکی بیان فرمایا ہو و سیر علماء شیعہ چند
طرحسی اعتراض کرتی ہین اول اسطرحپر کہ لفظ صاحب سی مراد ہمراہ کی ہے
اوس سی کوئی فضیلت ثابت نہین ہوتی بلکہ اللہ جلشانہ نی اپنی کلام مین

کافر کو مومن کا صاحب بیان کیا ہی چنانچہ فرماتا ہی فقال لہ صاحبہ وھو یحاورہ
اکفرت بالذی خلقک من تراب اور دوسری جگہہ فرماتا ہی کہ حضرت یوسف
اپنی رفیقونسی جو قید مین تھی اور کافر تھی فرمایا یا صاحبی السجن پس اس صاحب
کی لفظ سی فضیلت ایکطرف اسلام کا ثبوت بھی نہین ہو سکتا ہی اور صحابیت
اصطلاحی کی لئی ایمان کا ہونا ضرور ہی کہ وہ ابوبکر صدیق کو حاصل ہی نہ تھا
پس وہ فضیلت جو اس لفظ سی ظاہر ہوتی ہی نسبت اونکی ثابت نہین ہو سکتی
چنانچہ آیت اول کا جواب یہہ ہی کہ بیشک آیہ فقال لہ صاحبہ وھو یحاورہ
مین اللہ جل شانہ نی کافر کو صاحب مومن کا فرمایا مگر اوسیوقت اوسکی اہانت بھی
بیان کردی اور اوسکا کفر ظاہر کر دیا اور کہدیا کہ اکفرت بالذی خلقک
من تراب اور یہان جو صدیق اکبر کو صاحب بیان کیا تو اوسکی ساتھہ ہی وہ
کلمہ جو محبت اور تسلی پر دلالت کرتا ہی بیان کر دیا کہ پیغمبر جو کیطرف سی فرمایا
کہ لاتحزن ان اللہ معنا کہ نہ غمگین ہو خدا ہماری ساتھہ ہی پس دونون مین
کیا مناسبت ہی اور دوسری آیت کا یہہ جواب ہی کہ صاحبی السجن مین صاحب
کا لفظ مضاف سجن کیطرف ہی نہ حضرت یوسف کیطرف اور اس آیۃ مین لفظ
صاحب کا مضاف نبی کیطرف ہی رہا ایمان لانا ابوبکر صدیق کا وہ بروایات
معتبرہ امامیہ ثابت ہی چنانچہ مجالس المومنین مین قاضی نور اللہ شوستری
نی لکھا ہی کہ خالد بن سعید از سابقین اولین بود در اسلام و مقدم بر اسلام ابوبکر
بودہ بلکہ ابوبکر بہ برکت خوابی کہ او دیدہ بود مسلمان شدہ بود باجملہ سبب اسلام خالد
آن بود کہ در خواب دیدہ بود کہ بر کنار آتشی افروختہ ایستادہ است و پدر او میخواہد

اورا در آتش اندازد که ناگاه رسالت پناہ گریبان او را گرفتہ بجانب خود کشید
و باو گفت کہ بجانب من بیا تا بہ آتش نیفتی خالد ازین خواب ہولناک
بیدار شد و قسم یاد کرد کہ این خواب من صحیح است و آنگاه متوجہ خدمت حضرت
رسالت گردید در راه ابو بکر باو ملاقات نمود و از حال او پرسید خالد صورت
واقعہ را باو بیان نمود ابو بکر نیز باو موافقت کرد و بخدمت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم آمدند و بشرف اسلام فایز گردیدند اس روایت کی دیکھنے والے
انصاف کر سکتے ہین کہ جو شخص اسلام کی سچائی پر بالہام غیبی یقین لایا ہو
اور جسکو خدا نی رویاء صادقہ کی ذریعہ سی ایمان پر راغب کیا ہو اوسکی
نسبت کسکی زبان سی نکل سکتا ہی کہ وہ ایمان سی بی بہرہ تھا برائی خدا کوئی
قاضی نور اللہ شوستری کی اس فقرہ کو کہ ابو بکر بہ برکت خوابی کہ او دیدہ بود مسلمان
شدہ بود مجتہد صاحب کی اس فقرہ سی کہ خلیفۂ اول از اول مراز ایمان بہرہ
نداشت باتفاقٍ مِنْ عُلَمَآءِ الاِمَامِیَّۃِ مطابق کری اور انصاف سی نہ گذری کہ ان
لوگونکو دشمنی اور عداوت نی کیسا اندھا کر دیا ہی کہ ایسی صدیق کی ایمان سی انکار
کرتی ہین جسکو خدا نی بذریعۂ رویاء صادقہ کی حقیقت اسلام پر آگاہ کر دیا ہو اگر
کوئی کہی کہ قاضی نور اللہ شوستری نی اسلام کا اقرار کیا ہی اور مجتہد صاحب
نی ایمان سی انکار فرمایا ہی اوسکا جواب ہم چند طرح سی دیتی ہین اول یہ کہ
ہمکو یہ امر ثابت کرنا ہی کہ ابو بکر صدیق نی پیغمبر صاحب کی نبوت کو دل سی سچ جانا
اور حضرت کی دعوت کو دل سی قبول کیا اوسکا نام مجتہد صاحب اسلام کہین
یا ایمان سو بفضلہ تعالی قاضی نور اللہ شوستری کی اقرار سی ثابت ہو گیا اور

اگر مجتہد صاحب نے ایمان اور اسلام کے لفظوں مین اس نظر سے فرق کیا ہو کہ ایمان سے
مراد تصدیق بالجنان ہے اور اسلام سے فقط اقرار باللسان اور ایمان سے ابو بکر
صدیق کے اسلیئے انکار کیا کہ اونکو پیغمبر صاحب کی نبوت پر تصدیق قلبی کا مرتبہ
نتھا تو اونکی تکذیب کی لیئے اونہین کے شہید ثالث کا اقرار کافی ہے یعنی ابو بکر
بہ برکت خوابی کہ او دیدہ بود مسلمان شدہ بود دویم ہمنے مانا کہ ایمان اور اسلام
مین فرق ہے اور اس روایت سے شہید ثالث کی اسلام ابو بکر کا ثابت ہوتا ہے
نہ ایمان لیکن ہم ابو بکر صدیق کا ایمان بھی امیر المؤمنین علی مرتضی ع کے
اقرار سے ثابت کرتے ہین اور مجتہد صاحب کی تار و پود کو درہم برہم کیئے دیتے ہین
مومنین کو چاہیئے کہ اوسکو ذرا دل سے سنین اور اپنے بزرگونکی بیخبری پر افسوس
کرین کہ علامہ حلی نے شرح تجرید مین لکھا ہے کہ قال علیہ السلام یوماً علی
المنبر انا الصدیق الاکبر انا الفاروق الاعظم اسلمت قبل ان اسلم
ابو بکرٍ و اٰمنتُ قبل ان اٰمن کہ حضرت علی علیہ السلام نے ایک دن منبر پر فرمایا
کہ مین ہون صدیق اکبر مین ہون فاروق اعظم اسلام لایا قبل اسلام ابو بکر کے
اور ایمان لایا قبل ایمان لانے ابو بکر کی پس علامہ حلی نے حضرت علی کی زبان
سے اسلام بھی ابو بکر کا اور ایمان بھی اونکا ثابت کر دیا اگر نور اللہ شوشتری
کی قول سے مجتہد صاحب کا قول باطل ہوا تھا تو اب علی مرتضی کی قول سے اونکا
یہہ قول کہ خلیفۂ اول از ایمان بہرہ نداشت باطل ہو گیا والحمد للہ علی ذالک
بلکہ اس روایت سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام اور ایمان کو ابو بکر کی ایسی وقعت
اور عزت اور شہرت تھی کہ حضرت علی ع نے فخریہ بیان کیا کہ مین اوسسے بھی پہلے

ایمان اور اسلام لایا اگر موافق قول شیعونکی ابو بکر صدیق ایمان اور اسلام مین
کامل نہوتی یا معاذ اللہ منافق ہوتی یا طمع دنیاسی ایمان لائی ہوتے تو حضرت
علیؑ اونسی پیشتر ایمان لانی پر افتخار کیون کرتی سوئم اس روایت سی آتنی ہے
ثابت ہوا کہ ابو بکر صدیق کی اسلام و ایمانکی نسبت جو علماء امامیہ کا قول ہی کہ
وہ صرف ظاہر مین اسلام لائی تہی اور کاہنون کی کہنی سے بطمع خلافت مسلمان
ہو گئی تہی وہ بالکل غلط ہی لیکن قاضی صاحب کی شہادت سی جسمین انہون
نی ابو بکر صدیق کو سابقین اولین مین بیان کیا اونکی اگلی پچھلی جہوٹہی ہو گئے
اور یہہ کوئی خیال نکری کہ قاضی صاحب کی اس فقرہ نی فقط اپنی علما اور مجتہدین
کی قولونکو باطل کیا بلکہ اپنی حضرت صاحب الامرؑ کی قول کو بہی رد کر دیا یعنی شیعون
کے امام مہدیؑ صاحب کا بہی یہی قول ہی کہ ابو بکر صدیق دنیا کی طمع سی ایمان
لائی تہی اور یہودیون سی پیغمبر صاحبؐ کی بادشاہت اور غلبہ کا حال سنا کرتی تہے
پس موافق اونکی کہنی کے ظاہر مین کلمہ گو ہو گئی تہی چنانچہ اسکو ملا باقر مجلسی نے
بحار الانوار سی رسالہ رجعیۃ مین بروایت شیخ صدوق محمد بن بابویہ قمی کے لکہا ہے
(اسلام ابو بکر طوعًا بود اما برای طمع دنیا زیرا کہ ایشان با کفرہ یہود مخلوط بودند
قولہ چون حضرت دعوی رسالت فرمود ایشان از روی گفتہ یہود بظاہر کلمتین
گفتند و در باطن کافر بودند الغرض ان روایتون سی اسلام اور ایمان ابو بکر صدیق
کا بخوبی ثابت ہوا اور جب ایمان اور اسلام اونکا بخوبی ثابت ہوا تو لصاحبہ
لفظ سی یہہ بہی بنص قرآن ثابت ہوا کہ وہ پیغمبرؐ کے صاحب تہی اور پیغمبر صاحبؐ
کی اصحابونکی جو فضائل اور درجات ہین اور جنکو علماء امامیہ بہی تسلیم کرتی ہین

اونکی مصداق یہی ٹہری پس باوجود اسکی جوکوئی اونکی صحابیت کا بہی انکار کری اور
اونکی فضائل کو نہ مانی وہ منکر نص قرآنی ہے یقول المتمسّک
بولایۃ علیّ ابن ابی طالب علیہ السّلام ہم بہی اوپر
بیان کرچکے کہ فی نفسہ صحابیت مین کوئی شرافت نہین ہی مگر بعد ثبوت
ایمان حقیقی کی اور ایمان حقیقی کہ جزو اعظم اوسکا تصدیق جنانی ہی منافقین صحابہ
مین خصوصًا حضرات ثلثہ مین شیعونکی نزدیک مفقود ہی پس اگر صحابیت اصطلاحی
بہی اسمقام پر مراد لیجاوی تو نہوگی مگر باعتبار ایمان ظاہری کی جسطرح کل منافقین
باعتبار ایمان ظاہری کی شمار صحابہ مین داخل تہی جیساکہ سابق مین قول امام
نووی سی ہمنی ثابت کیاکہ وہ شان منافقین مین فرماتی ہین ولانّهم کانوا
معدودین فی اصحابه ویجاهدون معه اِمّا حمیّة واِمّا لطلب الدنیا
الی آخره وقد مرّ اور حدیث اصحابی اصحابی اور حدیث من الاصحاب من
لا یرانی اور امثال اوسکی جو بیان ہوچکی سب اسی پر دلالت کرتی ہین کہ
منافقین داخل صحابہ تہی پس اگر جناب باری نی بہی یہی صحابیت نفاقی اذ
یقول لصاحبه مین مراد لی ہو تو حضرت ابوبکر کی لئی اسمین کیا شرافت
اور کیا فضیلت نکلی لیکن کسی مفسر نی کسی فقیہ نی کسی محدث نی اسمقام
پر نہین کہا ہی کہ خدا نی معنی اصطلاحی مراد لئی ہین باقی رہی معنی لغوی پس
اطلاق اوسکا قرآن مین حدیث مین عرف مین اوپر ساتھہ رہنی والون کے
آیا ہی خواہ ساتھی مومن ہو خواہ کافر ہو یہانتک کہ اگر حیوان بہی ساتھی ہو
تو کبہی اوسکو بہی صاحب کہتی ہین جیسی عرب بولتی ہین کہ بئس الصاحب الحمار

چنانچہ

چنانچہ قرآن مجید مین چند مقام پر اسطرحکا استعمال موجود ہی پس اتنی ہی بات جناب
رسولخدا کو صاحب کفار کہنا چنانچہ فرمایا ہی وما صاحبکم بمجنون یعنی اے
کفار تمہارا صاحب یعنی جناب رسولخدا مجنون نہین ہین اور اسی سے ہی
صحابت درمیان ایک مومن اور ایک کافر کی جیسا کہ فرمایا ہی فقال لصاحبه
وهو يحاوره انا اكثر منك مالا واعز نفرا یعنے ایک کافر نے اپنے صاحب
سے کہا کہ مین زیادہ تر ہون تجہسے از روے مال کے اور پہر فرمایا قال له صاحبه
وهو يحاوره اكفرت بالذي خلقك من تراب یعنی کہا واسطے اوسکے
صاحب اوسکے نے درحالیکہ مباحثہ کرتا تہا اوس سے کہ آیا کافر ہوگیا تو ساتہ
اوسکے کہ جسنے پیدا کیا تیرے تئین مٹی سے اور اسی سے ہی وہ مقام جہان خداوند
علام نے زبانی حضرت یوسف کی فرمایا ہی کہ اونہون نے دو کافرونسے جو قیدخانہ
مین اونکے ساتہہ تہے کہا یا صاحبي السجن یعنے ای دونو صاحب میرے قیدخانہ
مین پس صحابت لغوی فی نفسہ موجب کسی فضیلت اور شرافت کی نہین ہے
ورنہ کافر کو صاحب مومن اور مومن کو صاحب کافر کہتے آرے کسی صاحب
کی فضیلت کسی لفظ مابعد یا ماقبل سے ثابت کیجاوے تو کلام اوس لفظ مابعد
اور ماقبل مین ہوگا نہ لفظ صاحب مین **قوله** اسیر شیعہ چند طرح سے
اعتراض کرتے ہین اول اسطرحپر **اقول** یہہ اول وہ ہی کہ جسکا ثانی مفقود
ہی اون چند طرحکے اعتراضونکا جو شیعہ کرتے ہین اگر آپ سے جواب نہین ہوسکتا تہا
اور فقط ایک ہی اعتراض کے جواب پر آپکو قدرت تہی تو یہی فرمایا ہوتا کہ ان
چند اعتراضونسے ایک یہہ ہی اوسکا نام اول کیون رکہا اسلئے کہ لفظ اول

خواہی نخواہی خواہان ثانی ہے **قولہ** صاحب سی مراد ہمراہ کی ہی **اقول**
باتفاق مفسرین اسمقام پر یہی معنی لغوی مراد ہین ولا اقل اذا جاء الاحتمال
بطل الاستدلال اور جب اطلاق اوسکا مومن وکافر دونون پر ہوا تو قول
شیعہ کہ صاحب کی لفظ سی فضیلت بیکطرف اسلام کا ثبوت بہی نہین ہو سکتا
جیسا کہ آپ خود ناقل ہین نہایت بجا اور درست ٹہرا اسلئی کہ اگر کہین مذمت
یا فضیلت سمجہی جائیگی تو نفس لفظ صاحب سی نسمجہی جائیگی بلکہ یا لفظ ماقبل یہ
مابعد سی سمجہی جائیگی اور قابل بحث وفحص وہی لفظ ماقبل و مابعد ہوگا نہ لفظ
صاحب کا **قولہ** آیت اوّل کا جواب یہہ ہی **اقول** یہہ جواب محض مہمل
ہی اور دلیل کمال غباوت اور جہالت پر ہی اسلئی کہ خود مخاطب اسکا اقرار
کرتا ہی کہ بیشک خدا نی کافر کو صاحب مومن کہا ہی پس اسیقدر سی دعوائے شیعہ
کہ صاحب کا اطلاق مومن و کافر دونون پر ہوتا ہی ثابت ہو گیا **قولہ** مگر
اوسیوقت اوسکی اہانت بہی بیان کردی **اقول** اہانت کا بیان کردینا
عین مثبت دعوای شیعہ ہوا اگر اہانت نہ بیان فرماتا اور کفر اوسکا ثابت
نکرتا تو ہم کیونکر جانتی کہ صاحب کا اطلاق کافر پر بہی آیا ہی **قولہ** اور یہان
جو صدیق اکبر کو صاحب بیان کیا تو اوسکی ساتہہ ہی وہ کلمہ **اقول** اگر اوسکے
ساتہہ ہی وہ کلمہ بیان کیا ہی تو وہی کلمہ اوپر فضیلت کی بنا بر مخاطب کی عقیدہ
کی دلالت کریگا نہ لفظ صاحب کا اور کلام اسمقام مین لفظ صاحب مین ہے
نہ اوس کلمۂ دیگر مین کہ بحث وفحص اوسمین بعد اسکی ہم آئینگے اس مقام پر غرض
اسیقدر ہی کہ لفظ صاحب مین کوئی فضیلت نہوئی اسواسطی کہ اگر بقول تمہارے

فضیلت ہوئی تو لفظ مابعد مین ہوئی نہ لفظ صاحب مین الحمد للہ کہ یہہ دعوے
شیعونکا تو باقرار آپکی ثابت ہو چکا اب آیئے لفظ مابعد مین ہم گفتگو کرتی ہین
کہ وہ لفظ لاتحزن ان اللہ معنا ہی آپ مدعی ہین کہ یہہ کلمہ محبت اور
تسلی پر دلالت کرتا ہی ہم کہتی ہین کہ لانسلم نہ یہہ کلمہ فی نفسہ محبت پر دلالت
کرتا ہی نہ تسلی پر بلکہ لفظ لاتحزن صیغہ نہی ہی اور اصل نہی واسطی حرمت کے ہی
جیسا کہ اصل امر واسطی وجوب کی ہی پس باعتبار معنی اصلی کے یہہ لفظ دلالت
کریگا اوپر واقع ہونے ایک فعل قبیح کی خلیفہ اول سی کہ وہ اظہار قلق و اضطراب
اور حزن و بکا تہا جو دلیل ہی بی دینی اونکی ایمانی اور عدم تصدیق بوعدہ
خدا و رسول صلعم پر سکلنا کہ اوپر تسلی ہی کی محمول ہی لانسلم کہ تسلی کے لئی ایمان
ہی لازم ہی کیونکہ نہین جایز ہی کہ کسی کافر یا منافق کو بخوف فشائی راز
تسلی دیجاوی یعنی اگر اوس کافر یا منافق کو تسلی نہ دیتی تو وہ فشا اوس راز کا کہ
جسکا چہپانا مصلحت وقت تہا کر دیتا **قولہ** پس دونو نہین کیا مناسبت ہے
اقول دونو آیتو نہین بڑی مناسبت ہی ایک تو یہہ کہ لفظ صاحب نہ وہان
ایمان پر دلالت کرتا ہی نہ یہان ایمان پر دلالت کرتا ہی دوسرے جیسی وہان
مابعد دلالت کفر پر کرتا ہی ویسا ہی یہان بہی شیعونکی نزدیک مابعد دلالت
اوپر کفر ہی کی کرتا ہی جیسا کہ عنقریب جہان آپ جزع و فزع لفظ لاتحزن کو
مین کرینگی ہم بتوضیح تمام بیان کرینگی **قولہ** اور دوسرے آیت کا یہہ جواب
ہی کہ صاحبی السجن مین لفظ صاحب کا مضاف سجن کیطرف ہی **اقول**
واہ صاحب ایسا جواب نامعقول باوجود سمجہنی معنی اضافت کی نہایت عجب ہے

حیرت ہی صبیان مکتب بہی جانتی ہین کہ اضافت بادنی ملابست محاورات
فصحا وبلغا مین شایع وذایع ہے ہر مضاف الیہ کو ضرور نہین ہی کہ فی الحقیقت مضاف الیہ
حقیقی ہو جیسی جری النہر ولحم العید وسہم اللیل پس حقیقت مین نہ نہر
کوئی چیز سیال ہی کہ جسکی طرف جریان کی اضافت کرین اور نہ عید کوئی
جانور ہی کہ اوسکا گوشت کہین نہ لیل کوئی لکڑی کہ جسکا تیر ہو پس یہہ اضافتین حقیقی
نہین ہین مگر بادنی ملابست اسیطرح اضافت صاحب کے طرف سجن کی بملابست
ظرفیت ہی نہ یہہ کہ سجن مضاف الیہ حقیقی ھی اور کیونکر حقیقۃً مصاحبت سجن کی ہو سکتی
ہی حالانکہ سجن عبارت ہی جدار اور سقف سی پس کون کہہ سکتا ہی کہ فلان
شخص مصاحب جدار ہی اور مصاحب سقف ہی آری اگر معنی صاحب کے
مالک کی لین تو سجن مضاف الیہ حقیقی ہو سکتا ہی لیکن اسمقام پر صاحب جیسے صاحب السجن
مالک سجن نہ تہی بلکہ مقید فی السجن تہے بنابر اسکی ضرور ہوگا کہ مضاف الیہ حقیقی
یہان محذوف کیا جاوی کہ وہ یای متکلم ہی اور معنی کلام کی یہہ کہی جائین کہ
ای دونو صاحب میری قید خانہ مین اور اگر اسبات کو آپ ہمسی باور نکیجئی تو
اپنی بڑی مفسر صاحب قاضی بیضاوی کی کہنی کو تو البتہ مانئی گا دیکہئی وہ اپنی
تفسیر مین فرماتی ہین کہ معنی یا صاحبی السجن کی یہہ ہین کہ یا صاحبیّ فی
السجن فاضافہما الیہ علی الاتساع کقولہ یا سارق اللیلۃ اہل
الدار انتہی یعنی معنی یہہ ہین کہ ای دو صاحب میری بیچ قید خانہ کی پس اضافت
طرف سجن کی مجاز ہی جیسا کہ قول قایل مین ہی ای چرانی والی رات کے
اہل دار کی تمکین ابتو کہیے جا چون وچرا آپکو نہ ہی ہوگی اب سنیے فرما لصاحبہ اور

یا صاحبیؑ مین کیا فرق ہی صاحب مضاف طرف نبی کی دونو جگہہ ہی کہ نہین
آ رہی یہہ فرق ہی کہ ایک جگہہ اضافت ایک صاحب کی ہی اور دوسری جگہہ اضافت
دو صاحب کی ہی بسبب اسکی کہ دوسری صاحب یہان موجود ہی نہ تہی ورنہ
نہین معلوم کہ کیا آفت برپا ہوتی اور جناب رسولخدا صؐ کو کتنی تسلی دینی پڑتی
اور بڑی مشکل تو یہہ تہی کہ دوسری صاحب تو تسلی دینی پر راضی ہونیکی عادت
ہی نہین رکھتی تہی چنانچہ روز حدیبیہ ہرچند جناب رسولخدا صؐ نی تسلی دی اور
فرمایا کہ اِنّی رَسُولُ اللّٰہ ولن یضیعنی اللہ یعنی مین خدا کا رسول ہون
اور خدا مجکو ہرگز ضایع نکریگا مگر غیظ و غضب مین خلیفہ صاحب کے کمی نہوئی جیسا کہ
صحیح مسلم مین موجود ہی یہانتک کہ نبوت ہی مین اظہار شک کرنی لگی پس
ایسی صاحب سی تو فقط اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا کہنی سے جان بچانی بہت مشکل
بات تہی مگر الحمد للہ کہ بخیر گذشت کہ آپ ساتھہ ہی نہ تہی **قولہ** اس آیہ مین
لفظ صاحب کا مضاف نبی کیطرف ہی **اقول** اگر غرض یہہ ہی کہ لفظ نبی
کیطرف مضاف ہی تو محض کذب و افترا علی اللہ ہی اسلئی کہ اضافت طرف ضمیر
مجرور متصل کی ہی کہ لکھنی مین ہِ اور پڑھنی مین ھیٖ ہی کما صرح بہ علماء
التجوید اور اگر غرض یہہ ہی کہ باعتبار مرجع ضمیر کی اضافت طرف نبی کی ہی تو
کوئی کہہ سکتا ہی کہ لا نسلم کیون نہین جائز ہی کہ مرجع ضمیر لفظ غار ہو کہ بہت قریب
ہی اور اضافت صاحب الغار کی مثل اضافت صاحبی السجن کی ہو پس اس
صورت مین بہی فرق کرنا آپکا بین الاضافتین محض باطل ہو گیا اور اگر عذر
تشتت ضمائر قابل پذیرائی ہوگا تو سنیو یہا بہی عذر تشتت ضمائر سکینتہ علیہ

مین کہ جس سی عدم ایمان خلیفہ صاحب ثابت ہوتا ہی البتہ قابل پذیرائی ہوگا
یہہ نہایت بی انصافی ہی کہ میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تہو یہہ بعینہ مثل
اسکی ہی کہ آیۂ انما ولیکم اللہ مین جس سی خلافت جناب امیر علیہ السلام
ثابت ہوتی ہی اطلاق جمع علی الواحد جائز نہین ہی اور آیۂ اُولو الفضل مین اُولو
ابوبکر ہین ہزار افسوس ہی کہ دنیا مین انصاف نہین ہی **قولہ** رہا ایمان لانا
ابوبکر کا وہ بروایات معتبرۂ امامیہ ثابت ہی **اقول** ہمکو معلوم نہین کہ
مخاطب کس ایمان کا ذکر کرتا ہی اگر غرض ایمان نفاقی ہی جیسی ایمان منافقین تہا
کہ مصداق قالوا آمنا بافواہہم ولم تؤمن قلوبہم کا تہا یا مصداق
آمنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبہم فہم لا یفقہون کا تہا تو بطیب خاطر مسلم
ہی کہ روایات معتبرۂ امامیہ سی البتہ ایمان لانا ابوبکر کا باین ایمان ثابت ہی اور اگر
غرض ایمان حقیقی ہی جسکا جزء اعظم تصدیق جنانی ہی پس لا نسلم کہ کسی روایت غیر معتبرۂ
امامیہ سی بہی ثابت ہو فضلاً عن الروایات المعتبرہ بلکہ خلاف اسکا ثابت ہی چنانچہ
خود ہی حضرت مخاطب صفحۂ مابعد اور حاشیہ مین اوسکی فرماتی ہین کہ روایت حضرت
صاحب الامر کی کہ جسکا مضمون یہہ ہی کہ ابوبکر بطمع دنیا ایمان لائی تہی منجملہ اون روایتون
کی ہی جنسی اکثر کتابین شیعونکی بہری ہوئی ہین یعنی دلالت کرتی ہین اوپر کفر اور نفاق
حضرت خلیفہ صاحب کی طرفہ یہہ ہی کہ وہ اسکی خوش کرنی مومنین کی آپ کسقدر
اوسکی نقل کا بہی ارادہ رکہتی ہین غافل اس سی کہ البتہ اون روایتونسی مومنین
خوش ہونگی مگر اہلسنت کی گہر تو صف ماتم بچہیگی اور اوسی جگہہ انشاء اللہ حضرت
مخاطب کی اور اونکی بزرگونکی بیہودگی اور رکاکت بیان تہی جیسا کہ حاشیہ مین

فرماتی ہین معلوم ہوگی فانتظرہ **قولہ** قاضی نور اللہ شوستری نی لکہا ہی **اقول**
اس روایت مین تو کہین جہوٹہی ایمان کا بہی ذکر نہین ہی فضلاً عن الایمان الحقیقی
والتصدیق الجنانی آری ہی ببرکت خواب خالد ابو بکر کی مسلمان ہونیکا ذکر البتہ ہی
اور بمقتضای ولاکن قولوا اسلمنا ولمّا یدخل الایمان فی قلوبہم کے
مثل منافقین مسلمان ہوئی تہی اس سی ایمان حقیقی نہین ثابت ہوتا ہی **قولہ** اس
روایت کی دیکہنی والی انصاف کر سکتی ہین **اقول** کل دیکہنی والی اس روایت
کی مثل مخاطب کی نافہم نہین ہین کہ جسمین کہین ایمان ابو بکر کا ذکر تک نہین ہی
اوس سی ایمان حقیقی اور تصدیق جنانی ابو بکر سمجہین آری ذکر اسلام ابو بکر ہی کہ وہ
اعم ہی ایمان حقیقی اور کفر نفاقی سی **قولہ** کہ جو شخص اسلام کی سچائی پر بالہام غیبی
یقین لایا ہوا **اقول** اس روایت مین نہ ابو بکر کی الہام غیبی کا ذکر ہی نہ ابو بکر
کی یقین لانیکا ذکر ہی آری ذکر خواب دیکہنی خالد کا ہی پس اگر الہام ہوا اور یقین
آیا تو خواب دیکہنی والی کو آیا نہ ابو بکر کو **قولہ** جسکو خدا نی رویاء صادقہ کے
ذریعہ سی ایمان پر راغب کیا **اقول** کچہہ سمجہہ مین نہین آتا ہی کہ حضرت مخاطب
کنسی بوتلونکی نشئہ مین یہہ کلام کر رہی ہین خدا نی کسکو رویاء صادقہ دیکہلایا اور کسکو
راغب طرف ایمان کی کیا رویاء صادقہ دیکہنی والا نہین ہی مگر خالد کہ جسکا اسلام
مقدّم اسلام ابو بکر سی ہوا بلکہ اوسکا خواب بظاہر سبب اسلام ابو بکر ہوا ابو بکر کو
خدا نی کب خواب دیکہلایا اور کب الہام کیا اونکی خواب دیکہنی کا ذکر تو کہین اس
عبارت مین نہین ہی بعد غور و فکر کی معلوم ہوتا ہی کہ مخاطب چونکہ مست مے بکری ہی
در حالت بیخودی مین بجز صورت ستر کہ ابو بکر کوئی صورت دیگر اونکی متخیلہ مین

نہین سماتی لہذا ضمیر اوُ کی اس عبارت مین کہ (بلکہ ابو بکر بہ برکت خوابی کہ اوُ دیدہ بود
مسلمان شدہ بود طرف ابو بکر کی خلاف سباق وسیاق کلام پہیرتا ہی حالانکہ
سابق کی ضمیرین طرف خالد کی پہرتی ہین جیسی ضمیر مستتر از سابقین اولین بود
اور ضمیر بارز اسلام اوُ مقدم بر اسلام ابو بکر بودہ پہر اس کلام پر بلفظ بلکہ ترقی
ہی کہ اسلام خالد تو اسلام ابو بکر پر مقدم ہی تہا بلکہ خواب خالد موجب اسلام
ظاہری ابو بکر ہوا اور بعد اس کلام کی ذکر خواب خالد ہی بس اگر ضمیر اوُ کی طرف
ابو بکر کی پہیری جاوی گی تو اس کلام کو ماقبل اور مابعد سی کیا علاقہ رہیگا یقین ہی
کہ دستور الصبیان خوانانِ مکتب ہی اس عبارت سی بجز خواب خالد کی خواب
ابو بکر نہ سمجہین گے مگر تعجب ہے خوش فہمی مخاطب سی کہ صاف صاف فارسی عبارت
کی سمجہنی مین آنکہین خواب غفلت سی نہین کہولتی اور ایسی ٹہوکرین منہ کی کہاتی ہین
جس سی لڑکون کو ہنسی آتی ہی اور با اینہمہ خوش فہمی دعوی قرآن اور حدیث
کی عبارت سمجہنے کا ہی جناب والا یہ کلام اللہ نہین ہے کہ جسکو عامۃ الناس
نہین سمجہتی ہین جس ضمیر کو جدہر چاہا خلافِ سباق وسیاق پہیر دیا جیسے
سکینتہ علیہ کی ضمیر بی خوف وخطر طرف ابو بکر کی پہیر دی گو کلام خلل دار
ہو جائے گر جائی آوگر جاوی مگر ابو بکر کا کام تو بنجائی اگر اس ذی انصافی عین سوائی
اور فضیحتی ہی تو خواص کی نزدیک ہی عوام کی نزدیک تو نہین ہی لیکن اس
عبارت فارسی کی نافہمی تو کاتہون اور لالاؤن اور گلستان خوانونکی نزدیک
بہی موجب فضیحتی ہوگی اور سب کہینگی کہ مقتضای جنون و دیوانگی ہی کہ کوئی خواب
خالد کو خواب ابو بکر کہی حضرت مخاطب کی غیرت چہو نہین گئی ہی مگر بخدا کہ ہمکو شرم

آتی ہی کہ ہمنے ایسی خوش فہمونکو مخاطب کیا ہی کیا کیجئے کہ انسان بضرورت
ہرجائی ضرورت کیطرف متوجہ ہوتا ہی ولنعم ما قیل ؎ پا بسنہ آنجا مگر بہر قضای
حاجتی ٭ خانۂ اہل دول جائی ضروری بیش نیست ٭ **قوله** اوسکی نسبت
کسکی زبان سی نکل سکتا ہی **اقول** خواب دیکہنی والی کی نسبت تو بیشک نہین
نکل سکتا ہی لیکن ابوبکر کی نسبت جو خواب دیکہنی والی نہ تہی البتہ نکل سکتا ہی کہ
ایمان سی بی بہرہ تہی **قوله** برائی خدا کوئی قاضی نور اللہ کے اس فقرہ
کو **اقول** برائی خدا کوئی فقرہ کو کہ بلکہ ابوبکر ببرکت آہ ساتہہ فقرہ ماقبل کے
کہ اسلام او مقدم بر اسلام ابوبکر بودہ اور ساتہہ فقرہ مابعد کی کہ بالجملہ سبب
اسلام خالد آن بود کہ در خواب دیدہ بود آہ ملادی اور کہی کہ اس عبارت سے
خواب خالد کا ثبوت ہوتا ہی یا خواب ابوبکر کا اور بعد اسکی خوش فہمی مخاطب پر
تحسین و آفرین کری یا تہجین و نفرین **قوله** مجتہد صاحب کے اس فقرہ کو الی قوله
مطابق کری **اقول** یعنی و بین اللہ ہمنی دونون فقرونکو مطابق کیا تو دونونکو
نہایت مطابق پایا اور اسیطرحکا آپسمین تخالف نہین ہی اسلئی کہ مجتہد صاحب
مثل کل فرقۂ امامیہ کی نافی ایمان حقیقی خلیفۂ اول ہین اور مولانای شوستری
علیہ الرحمہ بہی مثل کل فرقۂ امامیہ کے مثبت اسلام ظاہری ابوبکر مثل اسلام
ظاہری کل منافقین کی ہین اور ان دونون باتونمین آپسمین کسیطرح کا تناقض
اور تخالف نہین ہی بلکہ علماء اہلسنت بہی نسبت کل منافقین کے اسی بات
کی قایل ہین کہ ظاہر مین مسلمان اور حقیقت مین بی ایمان تہی پس اگر علمای شیعہ
بہی ابوبکر کو اہل نفاق سی سمجہہ کر اسکی قایل ہوئی تو کیا قباحت لازم آئی

قوله که ان لوگونکو دشمنی اور عداوت نی کیسا اندہا اقول حقیقت مین کور مومل
وه ہی که جسکو محبت ثلثه نی ایسا اندہا کردیا ہی که عبارت فارسی تک کا ہی مضمون
نہین سوجہتا نعم حب الشئ یعمی ویصم وانہا لاتعمی الابصار ولاکن تعمی القلوب التی
فی الصدور قوله ایسی صدیق کے ایمان کا انکار کرتی ہین اقول اوس صدیق کو
که بر عکس نہند نام زنگی کافور ہی کذیب سمجہه کر اوسکی ایمان کا انکار کرتی ہین
قوله جسکو خدا نی بذریعۂ صادقه اقول تدعی رویاء صادقه واسطی ابوبکر
کی خود کاذب و مفتری ہی مولانای شوستری نی رویاء صادقه واسطی خالد کے
ثابت کیا ہی نه واسطی ابوبکر کی اندھی ایمان ابوبکر کو ٹٹولتی پہرتی ہین مگر کہین خواب
وخیال مین بہی نہیں دکھائی دیتا تب جھوٹھی خواب بناتی ہین ہے این خیال
است ومحال است وجنون قوله اگر کوئی کہی که قاضی نور الله شوستری نے
اسلام کا اقرار کیا ہی اقول امر واقعی کو فرض کرتا کیا حقیقت مین قاضی علیه الرحمه
مثل کل شیعه کی اسلام ظاہری کا اقرار کرتی ہین اور ایمان حقیقی کا مثل کل شیعه
انکار کرتی ہین اور یہی حال مجتہد صاحب کا بہی ھی قوله پیغمبر صاحب کی نبوت
کو دلسی سچ جانا اور حضرتؐ کی دعوت کو دلسی قبول کیا اقول اگر اسی امر کا آپ
ثبوت کر دیتی تو ہماری اور آپکی جہگڑا ہی طی ہوگیا ہوتا آج بارہ سو برس کا زمانه
گذرا اور لاکہون سنی اسی ہوس خام مین مر سڑ گئی مگر الحمد لله که ایک ذره بہی اس دعوی
کی ثابت نہو سکہا بہلا آپ بچاری کیا ایک جھوٹھا خواب ابوبکر کیواسطی بنا کے
اور بدروغ خواب خالد کو خواب ابوبکر ٹہرا کی کیا ثابت کیجیی گا قوله سو بفضل
قاضی نور الله کی اقراری ثابت ہوگیا اقول محض غلط اور نہایت دروغ بیفروغ

ہی کس عبارت سی کس فقرہ سی کس لفظ سی قاضی علیہ الرحمہ کی ثابت ہوگیا کہ ابوبکر
نی نبوت کو دل سی سچ جانا اور دعوت کو دلسی مانا عبارت مذکورہ مین تو فقط
مسلمان ہونی ابو بکر کا ذکر ہی دلسی سچ جاننا اور دلسی قبول کرنا کس لفظ کا مفہوم
ہی مسلمان ہونا مستلزم سچ جاننی کا نہین ہی ورنہ کل منافقین مصدق نبوت
دلسی ہو جائین **قولہ** تصدیق قلبی کا مرتبہ نہ تہا **اقول** حاشا وکلا کہ تصدیق
قلبی ابو بکر مین تہی چہو بہی گئی ہو آجتک کوئی شیعہ نہ اسکا معتقد ہی نہ قیامت
تک ہوگا **قولہ** اونکی تکذیب کی لئی اونہین کی شہید ثالث کا اقرار کافی
ہی **اقول** مخاطب کی تکذیب کی لئی یہی عبارت شہید ثالث کی کافی اور وافی
ہی کہ کہین تصدیق قلبی ابو بکر کا اوسمین ذکر ہی نہین ہی بلکہ فقط مسلمان ہونیکا
ذکر ہی اور خواب خالد کا ذکر ہی نہ خواب ابو بکر کا یعنی ابو بکر جو بظاہر مسلمان
ہوئی تو بسبب خواب خالد کی ہوئی کہ وہ خواب بطور بشارت کاہن ہوا کما ستعلم
قولہ ہمنی مانا کہ ایمان اور اسلام مین فرق ہی **اقول** یہ بات ایسی ہی ہی اگر
بخوشی نہ مانیگا تو بعض مقامات پر بہ نص قرانی بل قولوا اسلمنا جہان مانعی
ماننا پڑیگا آری بعض مقامات پر جیسا کہ سابق مین اشارہ ہوا اسلام اور ایمان دونو
مترادف بہی ہین اور جب عبارت شہید ثالث فقط اسلام ہی پر دلالت کرتی ہی
تو آپ ابتدا ہین کیون کہا تہا کہ ہم اونکی ایمان کا اثبات کرتی ہین **قولہ** لیکن ہم
ابو بکر صدیق کا ایمان بہی امیر المومنین علی مرتضی کی اقرار سی ثابت کرتی ہین
اقول کچہہ شہید ثالث کی اقرار سی ثابت کیا اب کچہہ جناب امیر ع کی اقرار سی
ثابت کیجئی گا تمکو تو لیاقت فہم سخن فارسی کی بہی نہین ہی تم کلام جناب امیر ع

علیہ السلام کیا خاک سمجھوگے **قولہ** تار و پود کو درہم و برہم کئی دیتی ہین
اقول تار و پود ایمان ابو بکر ایسا درہم و برہم نہین ہے کہ تمہاری سلجہای
سی سلجہہ جای علمای اہلسنت نی بارہ بارہ سو برس کی داڑھیونکی کونچ بنائی
جب بھی بارہ سو برس ہوئی کہ ابتک نہ سلجہا اینڈہائی کی کاریگر تلک بھی بہت
متوجہ رہی اور بہت طلائی اور نقری تقریرین ہیجین مگر کوئی سجاوٹ بگاڑ
سر و صورت زیبای حضرت ابو بکر نہوئی **قولہ** اور اپنی بزرگونکی بیخبری پر افسوس
کرین ۔ **اقول** ہمکو تمہاری بزرگونکی بیخبری پر البتہ افسوس ہی کہ اپنی صحاح مین
احادیث نفاق ابو بکر مثل حدیث غصب فدک و حدیث جیش اسامہ اور حدیث
قرطاس اور حدیث سقیفہ و امثالہا لکھکر کیون بیچارے ابو بکر کی تار و پود ایمان
کو درہم و برہم کرگئی کہ آپ ابتلک اوسکی سلجہانی مین سنیونکی جان پر بنی ہی مگر
کچھہ نہین بن پڑتی **قولہ** علامہ حلی نی شرح تجرید مین لکھا ہی **اقول** علامہ
حلی علیہ الرحمہ نی بغرض ابطال دعوی سابق الاسلامی ابو بکر جسکی اہلسنت فخر
مدعی ہین اس حدیث کو کتب اہلسنت سی احتجاجاً علیہم لکھا ہی اور ظاہر ہی کہ جو کلام
الزاماً للخصم لکھا جائیگا وہ ضرور ہی کہ کتب خصم سی لکھا جاوی چنانچہ ابن ابی الحدید
نی اسکو بھی نقل کیا ہی بس جو کلام کہ مقبول اہلسنت ہو شیعہ اہلسنت کو اوس سی
الزام دی سکتی ہین اور اہلسنت کو نہین ہو سکتا کہ شیعونکو اوس سی الزام دین
قولہ علامہ حلی نے علی مرتضی ع کی زبان سی **اقول** اگر زبان حضرت علی مرتضی
صلوات اللہ و سلامہ علیہ کی سمجھنے کی مخاطب کو لیاقت ہوتی تو اس کلام کو
ہرگز زبان پر نہ لاتا کہ جس سی دعوای صدیقیت و غار و قیت شیخ عتیق اور انکی

رفیق شفیق کا کاذب اور سرمایۂ فخر و مباہات از سر تا سر باطل ہوا جاتا ہی اور
باوجود کذب صدیقیت اور فاروقیت کی ہوس اثبات ایمان کمال لغو الہوسی
اسلئی کہ بنا بر اسکی ایمان خود بخرق اجماع مرکب باطل ہو جائیگا بدینوجہ کہ اجماع اُن
اسی پر ہی کہ یا خلیفہ جی موصوف بصدیقیت اور ایمان تہی یا موصوف بکذب و سلب صدیقیت
اور بی ایمانی تہے پس قول بعدم صدیقیت باوجود ایمان ایک قول ثالث ہی کہ
جس سی خرق اجماع مرکب ہوا جاتا ہی و ہذا ہو باطل بالاتفاق لیکن ہم قطع نظر
اس سی کرکی کہتی ہین کہ اس عبارت سی فی نفسہ ہی اثبات ایمان ابوبکر نہین ہوتا
بچند وجہ اولاً یہہ کہ غرض آنحضرتؐ کی اس کلام بلاغت نظام سی کہ بمجمع عام مین
علی المنبر فرمایا ابطال دعوائی ہواخواہان ابوبکر و عمر ہی جو بزعم باطل اپنی بعلت
سابق الاسلامی و سابق الایمانی ابوبکر کو لقب صدیق اکبر دیتی تہی اور اونکی لیئی
فضیلت سابق الاسلامی ٹہراتی تہی پس وہ حضرت رداً و ابطالاً لزعمہم الفاسد فرماتی ہین
کہ اگر بزعم باطل تمہاری سبقت اسلام و ایمان موجب صدیقیت ہی تو مین
صدیق اکبر ہون اسلئی کہ اسلام اور ایمان میرا مقدم ہی از اسلام اور ایمان ابوبکر کا
جو تمہاری عقیدہ مین اسلام اور ایمان حقیقی ہی گو حقیقت مین فقط ظاہری ہی
پس آنحضرتؐ نی اطلاق ایمان ابوبکر پر نہین کیا مگر بنا بر عقیدہ ہواخواہان ابوبکر
کی جیسی خدای ع نی آلہتکم خیر مین اطلاق آلہہ معبودان باطل پر نہین کیا مگر بنا بر
عقیدہ باطل اہل باطل کی اور جیسی حضرت ابراہیمؑ نی شمس و قمر کو رب
نہین کہا مگر بنا بر عقیدہ اہل باطل کے کما صرح بہ علماء التفسیر پس بنا بر اس اطلاق
کہ اگر کوئی مومن کسی کافر سی کہی کہ الوہیت خداوند کریم کی قدیم ہی اور الوہیت

تمہاری آلہہ کی حادث ہی یا یون کہی اوس سی جو مسیلمہ کذاب کی نبوت کا
قایل ہی کہ نبوت خاتم الانبیاء صہ پیشتر از نبوت مسیلمہ ہی تو آیا کوئی اوس شخص
کو مصدق الوہیت آلہہ کو باطل یا مصدق نبوت مسیلمہ کذاب کہہ سکتا ہی
اسیطرح سی اس کلام جناب امیر سی تصدیق اسلام اور ایمان حقیقی ابوبکر
نہین ہو سکتی ثانیاً بقرینہ اینکہ روئی خطاب طرف ہوا خواہان ابی بکر کی ہی
اور وہ اسلام اور ایمان کو مترادف جانتی ہین اور واقع مین بہی کبہی مترادف
ہوتی ہین جیسا کہ ہمنی سابق مین بیان کیا پس اگر جناب امیر علیہ السلام نی بہی
اسمقام پر دونونکو مترادف لیا ہو تو ابوبکر کی لئی زائد از اسلام کوئی امر ثابت
نہوگا اور ہرگاہ اسلام اعم ہی ایمان حقیقی سی جیسا کہ آیۂ قل لم تؤمنوا ولکن
قولوا اسلمنا مین ہی خلاف الا لہ ادامر نبی الخاص باحدی الدلالات الثلث او
اگر قرینۂ خطاب سی بہی قطع نظر کیجائی تو لا اقل یہہ محتمل ہی واذا جاء الاحتمال
بطل الاستدلال پس جب تلک مخاطب کوئی دلیل عدم ترادف پر اسمقام قائم
نکری ایمان حقیقی ابوبکر کلام جناب امیر علیہ السلام سی ثابت نہین کر سکتا ثالثاً
جب معلوم ہی کہ اطلاق لفظ ایمان کا ایمان حقیقی اور ایمان ظاہری دونون پر آیا ہی
جیسا کہ جناب باری فرماتا ہی یا ایہا الرسول لا یحزنک الذین یسارعون
فی الکفر من الذین قالوا امنا بافواههم ولم تؤمن قلوبهم اور پہر
فرماتا ہی ومن الناس من یقول امنا بالله وبالیوم الاخر وما هم
بمؤمنین اور پہر حق منافقین مین سورۂ منافقین مین فرماتا ہی ذالک
بانهم امنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبهم فهم لا یفقهون اور پہر فرماتا ہی

ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا

الغرض جب اطلاق ایمان کا ایمان ظاہری پر بھی ہوا پس کہان سی ثابت ہوا
کہ قول جناب امیر علیہ السلام مین جو ایمان کہ لفظ آمنت سی مراد ہی وہی
ایمان لفظ آمن ابوبکر سی بھی مراد ہو بلکہ ہم کہتی ہین کہ ایک جگہ ایمان حقیقی یعنی
ظاہری و باطنی دونو مراد ہی اور دوسری جگہ فقط ایمان ظاہری مراد ہی پس
حضرت مخاطب نی دونو ایمانون کو ایک طرحکا ہونا کہانسی ثابت کیا اور کیونکر
سمجھے کہ ایمان ابوبکر اور ایمان جناب امیر ع ایک تھا شتان ما بین السماء والارض
فرق آسمان و زمین ہی درمیان ایمان حقیقی اور ایمان ظاہری کی آری کوئی حرف
تشبیہ بھی اس جگہہ ہوتا تو مخاطب کو بظاہر اسکا گمان ہو سکتا تھا مثلاً یون ہوتا
آمنت کما آمن ابوبکر لیکن بحمد اللہ وہ بھی تو نہین ہی اور اگر ایسا ہوتا تب بھی
اتحاد دونو ایمانونکا بکل الوجوہ نہین ہو سکتا تھا اسلیے کہ تشبیہ کی لیے اتحاد فی بعض
الوجوہ کافی ہی ورنہ زید کالاسد مین زید کی لیے دُم ہونا بھی ضرور ہوتا پس اس
مقام مین وجہ تشبیہ مین فقط اقرار لسانی کافی تہا یہہ کچھہ ضرور نہین ہی کہ دونون
مین تصدیق جنانی بھی ہو اور شیعونکو جو کچھہ بحث ہی تو یہی تصدیق جنانی مین
ہی نہ اقرار لسانی مین جیسا کہ کُل منافقین مین پایا گیا تہا کہ مصداق یقولون
بافواههم ما لیس فی قلوبهم کی تہی اور جب خود جناب امیر علیہ السلام خطبہ
شقشقیہ مین کہ باعتراف مجد الدین فیروزابادی اور ابن اثیر جزری صاحب قاموس
و صاحب نہایہ کلام جناب امیر ع ہی نفاق حضرات ثلثہ ثابت کرین اور خصوصاً حضرت
ابی بکر مین لقد تقمصها ابن ابی قحافة وهو یعلم ان محلی منه محل القطب

من الرحمی یعنی بہ تحقیق کہ بتکلف و تصنع پہن لیا قمیص خلافت کو ابو بکر نے
یعنی بمکر و خدع و فریب خلیفہ جی بن بیٹھی حالانکہ خوب جانتا تہا کہ حقیقت مین
آسیای خلافت سوائی میری گرد کسی کے نہین پہر سکتی ھی تو اسصورت مین
اونحضرت عم کی کلام سی ایمان حقیقی ابو بکر ثابت کرنا نہایت خوش فہمی مخاطب ھی
واضح ہو کہ یہہ سب گفتگو ہماری تنزلا ہی ورنہ یہہ حدیث کتب اہلسنت کی ہی
کہ ہماری علماء نی الزاما للخصم لکہا ہی کما اشرنا الیہ پس از راہ ابطال صدیقیت
مقبول ہی فان اقرار العقلاء علےٰ انفسہم مقبولۃ دون لا انفسہم اور از راہ ثبوت
ایمان مقبول نہین ھی جیسا کہ مخاطب اس حدیث کو از راہ اثبات ایمان بزعم فاسد
اپنی قبول کرتا ہی اور از راہ ابطال صدیقیت نہین قبول کرتا حالانکہ چونکہ حدیث
اوسکی مذہب کی ہی اوسکو ہر طرحسی قبول کرنا لازم ہی **قولہ** ایمان بہی اونکا
ثابت کر دیا **اقول** ایمان ظاہری جو ہجگہ مرادف اسلام ہی کوئی اوسکا منکر
نہا کلام ایمان حقیقی مین ہی جو تصدیق جنانی پر موقوف ہی اور ہرگز کلام جناب
امیر عم مین تصدیق جنانی کا ذکر نہین ھی **قولہ** اگر نور اللہ شوستری کی قول
سی **اقول** نہ علامۂ شوستری کی قول سی ایمان حقیقی ثابت ہو نہ قول جناب
امیر علیہ السلام سی بلکہ دونونکی قول سی سابق الاسلامی باطل ہوگئی اور یہی امر اہلسنت
کا مایہ الافتخار تہا اور اسی پر لقب صدیقیت دینی کا مدار تہا الحمد للہ کہ صدیقیت
بروایات مقبولۂ مخاطب مبدل بکذبیت ہوگئی آگی ساتہ کذبیت کے ایمان
ظاہری کا بہی ثبوت ہوا اور ہم اوسکی منکر نہین ہین بلکہ منکر ایمان حقیقی خلیفہ صاحب
کی ہین اور وہ اسمقام پر بخرق اجماع مرکب باطل ہوگیا کما اشرنا الیہ اور جب ایمان

ظاہری ثابت اور ایمان حقیقی باطل ہوگیا پس اسی کا نام نفاق ہی کیا قدر جہد
کی ہی کہ جس جس کلام سی مخاطب ایمان ثابت کرتا ہی اوسی سی نفاق ثابت
ہوتا جاتا ہی وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء **قوله** اونکا یہہ قول کہ خلیفہ اول
از ایمان بہرہ نداشت **اقول** جس ایمان سی خلیفہ صاحب بے بہرہ تہی وہ ایمان
حقیقی ہی اور وہ ثابت نہوا بلکہ بجای اوسکی نفاق ثابت ہوا **قوله** الحمد للہ
علی ذلک **اقول** الحمد للہ علی ثبوت النفاق **قوله** ایمان کو ابوبکر کی
ایسی وقعت اور عزت اور شہرت تہی **اقول** ہواخواہان ابوبکر کی نزدیک
وقعت اور عزت اور شہرت سب مسلّم ہی کہ اونہون نی بغرض فنا خلیفہ بنانے
کی ایسا ہی کیا تہا لیکن شیعونکی نزدیک جیسی وقعت اور عزت ہی آپکو خوب
معلوم ہی اور جس ایمانکی اونکی شہرت ہے وہ بہی آپکو خوب معلوم ہی کہ اونکی حق مین
بجز ایمان نفاقی کی کبہی ایمان حقیقی لب پر نہین آتا ہی بلکہ کہین وہم وخیال مین
بہی نہین گذرتا **قوله** اسلام مین کامل نہوتی یا معاذ اللہ منافق ہوتی یا طمع
دنیا سی ایمان لائی ہوتی **اقول** تردید کی کچھہ احتیاج نہین ہی قضیہ مانعۃ الجمع
اور مانعۃ الخلو نہین بلکہ شیعونکا اعتقاد یہہ ہی کہ خلیفہ صاحب ساتہہ کل ان صفات
کی موصوف تہی **قوله** افتخار کیون کرتی **اقول** سبحان اللہ کیا خوش فہمی ہے
حضرت مخاطب ہی کہ جناب امیرؑ تو دعوی ابوبکر یونکا برسر منبر علی رؤس الاشہاد
باطل کرین اور حضرت ابوبکر کی لئی بجای صدیقیت وصف کذبیت ثابت کرین
اور مخاطب باغیرت وباحیا اوسپر افتخار کرین اور کہین کہ جناب امیرؑ افتخار کرتی ہین
جناب والا افتخار نفرمایی بلکہ مناسب ہی کہ بجای افتخار افجار افجار بجار فرمائیے

یعنی غاصبین خلافت غاصب القاب بہی تہی **قوله** سیوم اس روایت سے
یہہ بہی ثابت ہوتا **اقول** اس سیوم کو اور اس سی پیشتر بہی دوم کو اصل
اعتراض سی کچہہ واسطہ نہین ہی وہ اعتراض کہ خود مخاطب نی شیعونکی جانب
سی اپنی اوپر کیا تہا بقوله اگر کوئی کہے کہ قاضی نوراللہ شوستری نی اسلام کا اقرار
کیا ہی اور مجتہد صاحب نی ایمان سی انکار فرمایا ہی اسکا جواب ہم چند طرح سے
دیتی ہین انتہی بس کوئی منصف مخاطب کی دوم و علی الخصوص سیوم کو اس
اعتراض سی ملاوی اور دیکہی کہ اوسکو جواب اعتراض سی کیا علاقہ ہی دوم
مین اگر ایمان بزعم مخاطب ثابت بہی ہوا تو قول جناب امیر ع سی نہ قول مولانای
شوستری سی حالانکہ اوپر دعوی کیا تہا کہ ایمان لانا ابوبکر کا مولانای شوستری
کی روایت سی ثابت کرتی ہین اور سیوم مین یہہ بیان کیا کہ مسلمان ہونا ابوبکر
کا بطمع دنیا تہا قاضی نوراللہ شوستری کی بیان سی باطل ہوگیا اسکو قاضی رح
کی اقرار اسلام اور مجتہد صاحب کی انکار ایمان ابوبکر سی کیا علاقہ ہی اور وہ
اعتراض اس سی کیونکر دفع ہوا غرض ہماری اس تطویل سی فقط اثبات تخبط
حضرت مخاطب ہی کہ مثل ناقہ عشواء کی ہر طرف ہاتہہ پاؤن پٹکتا ہی اور
کچہہ بنایا بن نہین پڑتا ہی **قوله** ابوبکر صدیق کی اسلام اور ایمان کی نسبت
جو علماء امامیہ کا قول ہے کہ وہ صرف ظاہر مین اسلام لائی تہی **اقول**
سچ ہی یہی قول کل علماء امامیہ کا ہی کہ اونہین سی مولانائی شوستری بھی
ہین اور اس روایت اونکی مین کچہہ اسلام اور ایمان ظاہری اور حقیقی سی بحث
نہین ہی اور بجز اسکے کہ ببرکت خواب خالد ابوبکر مسلمان ہوئی کوئی لفظ ایسا

انھین

نہین دلالت کرتا کہ اقرار نبوت بصدق دل کیا اور للہ و فی اللہ کیا اور بطمع دنیا نہین کیا تو ہم حیران ہین کہ اس روایت مولانای شوستری کو قول علماء امامیہ سے مخالفت کیا ہے مخاطب کو لازم تھا کہ وجہ مخالفت بتوضیح و تصریح بیان فرماتا تا دعوی بی سر و پا نرہتا **قوله** اور کاہونکی کہنی سے بطمع خلافت مسلمان ہوگئی تہی **اقول** یہہ بات بھی سچ ہے علماء امامیہ کا اتفاق اسی پر ہے اور احادیث معصومیہ بہی اسی پر بالتصریح دلالت کرتی ہین اور اس مضمونکو کسیطرحسے مخالفت روایت مولانای شوستری سے بھی نہین ہے اسلیے کہ مضمون روایت اسیقدر ہے کہ خواب خالد سبب ایمان ابوبکر ہوا لیس مراد سبب سے ضرور ہے کہ سبب قریب لیا جاوے اسطرح پر کہ خواب خالد یاد دہ قول کاہنین کا ہوا اور طمع خلافت سراپا حلافت غالب آئی اور یہی سبب ہے اسلمان ہونیکا نہ یہہ کہ ابتغاء لمرضات اللہ مسلمان ہوے **قوله** وہ بالکل غلط ہے **اقول** وہ تو ہرگز غلط نہین ہے بلکہ آپکا غلط کہنا بالکل غلط ہے اور آپ خود غلط انشا غلط املا غلط ہین اور اگر آپ خود غلط نہوتی تو اپنی دعوی پر کوئی دلیل بیان کرتی **قوله** لیکن قاضی صاحب کی شہادت سے جسہین اونہون نے ابوبکر کو منافقین اولین مین بیان کیا **اقول** حاشا و کلا کہ قاضی صاحب نے ابوبکر کو سابقین اولین سے کہا ہو بلکہ خالد بن سعید کو سابقین اولین سے کہا اور مثل جناب امیر علیہ السلام کی سابق الاسلامی ابوبکر کو باطل کیا اور جو اسلام ابوبکر کی لئی ثابت کیا وہ موخر از اسلام خالد ثابت کیا نہین معلوم کہ حضرت مخاطب کس عبارت سے کس لفظ سے ابوبکر کا سابقین اولین سے ہونا ثابت کرتی ہین مصداق بقیۃ السابقین

اوّلین ہونیکی لئی بہت شرطین ہین کہ مقدم اون شروط کا ایمان اور تصدیق بالجنان
ہی وہ ابوبکر کی لئی ثابت ہی نہین ہی پھر ابوبکر سابقین اوّلین سی کیونکر ہوگئی
بعد چند مومنین ہو فقط بظاہر مسلمان ہونیسی کوئی شخص سابقین اوّلین سے
نہین ہوجاتا جب تلک سبقت ایمانی اور تصدیق جنانی نہ ثابت ہوا ور بحمد اللہ
روایت قاضی نور اللہ رحمہ اللہ کی کسی لفظ کو اسپر دلالت نہین ہی پس ادّعائے
مخاطب از سر باطل اور حلیۂ صحت سی عاطل ہی **قوله** اونکی اگلی پچھلی جھوٹھ
ہوگئی **اقول** اس درشت زبانی سی کیا فائدہ جناب والا ہمارا جی نہین مانتا کہ
ہم بھی مثل آپکے ایک دعویٰ بلا دلیل کرین اور آپکی علما کی ستّر پشت تک جھوٹھا
اور مفتری اور کذاب اور خائن اور غادر اور آثم کہکر درگذر کرین اور نہ اسکا اثبات
کرین اور نہ اسکو قبول کرائی آپکی جان چھوڑ دین کہو لئی صحیح مسلم کی کتاب الجہاد کے
باب حکم الفئی کو اوسمین ملاحظہ فرمائیے وہ حدیث کہ جسمین حضرت خلیفہ ثانی
بخطاب و عتاب جناب امیر علیہ السلام اور عبّاس سی فرماتی ہین فلمّا توفّی
رسول اللہ صلعم قال ابوبکر انا ولیّ رسول اللہ صلعم فجئتما تطلب میراثك من ابن
اخیك ویطلب ھذا میراث امرأته من ابیها فقال ابوبکر قال رسول اللہ صلعم
لا نورث ما ترکناه صدقة فرأیتماه کاذبًا آثمًا غادرًا خائنًا الی ان
قال ثمّ توفّی ابوبکر فکنت ولیّ رسول اللہ صلعم و ولیّ ابی بکر فرأیتمانی کاذبًا
آثمًا غادرًا خائنًا الحدیث یعنی جس گاہ رسول اللہ صلعم نی وفات فرمائی ابوبکر نی
کہا کہ مین وارث رسول اللہ صلعم ہون پس تم دونو آئی عباس و علیؑ اوسکی پاس آئے
پس ای عبّاس تو طالب میراث اپنی ابن اخ کا ہوا اور یہہ یعنی علیؑ اپنی عورت کے

باپ کی میراث کا طالب ہوا پس کہا ابو بکر نی کہ رسول خدا صلعم نی کہا ہی کہ ہم کسیکو
ورثہ نہین دیتی جو ہمنی چہوڑا وہ صدقہ ہی پس یقین کیا تم دونون نی ابو بکر کو
جہوٹہا گناہگار فریبیا دغا باز خائن پس جب ابو بکر مرا اور مین خلیفہ وارث
رسول اللہ صلعم اور وارث ابو بکر ہوا پس جانا تمنی مجکو بہی جہوٹہا گناہگار دغا باز
جوٹتا مال مردم خوار انتہی اور اسی حدیث کو صحیح بخاری والی نی بعینہ روایت
کیا ہی مگر چوٹتا پن یہہ کیا ہی کہ بجائی کاذبا آثما غادرا خائنا کے کذا وکذا الکلمہ کردیا
ہی اور شیخین کی پردہ پوشی کی مگر صحیح مسلم والی نی تو بالکل پردہ فاش ہی کردیا
اور جہوٹہی دغا باز ہونیکی تصریح کردی پس اگر خلیفہ صاحب سچی ہین تو بیشک
بقول جناب امیر علیہ السلام کہ جنکی شان ہین یدور الحق مع علیؑ حیث دار
متفق علیہ ہی جہوٹہی دغا باز ہین اور اگر جہوٹہی ہین تو بہی اپنا مطلب ہی ہی
اب آپکو اپنی عمر عزیز ہی کی قسم ہی کہ بانصاف فرمایئی کہ پیروان صادقین علیہم السلام
کی اگلی پچہلی جہوٹہی ہین یا پیروان کاذب غادر وخائن کی اگلی پچہلی جہوٹہی
ہین **قولہ** علما اور مجتہدین کی قولونکو باطل کیا بلکہ اپنی صاحب الامرؑ کے قول
کو بھی رد کیا **اقول** اللّٰہم احفظنا من شر کل غبی وغوی خدایا اس اولی سمجہ کا
کیا علاج ہی چاہتا ہی مخاطب خوش فہم ہمارا کہ قول مجمع علیہ کل علما و مجتہدین
کو جو مؤید بنص معصومی ہی ایک روایت احاد سے جو کہ منسوب کسی معصوم کیطرف بہی
نہین ہی باطل کری حالانکہ امامیہ بمفاد خذ بالمجمع علیہ ودع الشاذ النادر
قول مجمع علیہ سی اخبار احاد ماؤل یا مطروح کرتی ہین اگر مخالف مجمع علیہ ہو جایے
اینکہ ہرگز روایت مخالف مجمع علیہ فرقہ حقہ نہو سکی کہ غایۃ ما فی الباب روایت

قاضی علیہ الرحمہ سے ثبوت اسلام ابوبکر ہوتا ہے نہ ایمان اور نہ تصدیق بالجنان
اور اسلام اور ایمان ظاہری بھی مجمع علیہ فرقہ حقہ ہے جیسے عدم ایمان حقیقی و عدم
تصدیق جنانی متفق علیہ فرقہ حقہ ہے پس ان دونو باتوں میں کون تناقض اور
تضاد ہے کہ ایک دوسرے کا مبطل ہو وقد مر تفصیلاً **قوله** امام مہدی صاحب
کا بھی یہی قول ہے **اقول** آپ بہت صحیح اور درست فرماتے ہیں اسبارہ میں
ہم آپکی شہادت قبول کرتے ہیں فان الکذوب قد یصدق سچ ہے کہ انحضرت
نے یوہیں فرمایا ہے اور جو کچھہ اونہوں نے فرمایا ہم اوسکا ایمان لائے و کفرنا
بالجبت والطاغوت پس اگر روایت سابقہ اسکی مخالف ہوتی تو ظاہر اوسکا
مطروح کرتے مگر بحمد اللہ کہ کسی طرح سے مخالف اسکی نہیں ہے **قوله** الغرض
ان روایتوں سے اسلام اور ایمان ابوبکر صدیق بخوبی ثابت ہوا الی قوله منکر نص
قرآنی ہے **اقول** الغرض انھیں روایتوں سے کفر و نفاق ابوبکر کا اور کذبیت
اون جھوٹھی صدیق کی بخوبی ثابت ہوئی اور فقال لصاحبہ کی لفظ سے یہہ بھی
بنص قرآنی ثابت ہوا کہ مومن کے صاحب کافر بھی ہوتے ہیں اور اصحاب کفر کے
رذائل اور درکات جو ہیں اونکو علمائے اہلسنت بھی تسلیم کرتے ہیں اور ابوبکر بسبب
کفر نفاق کے اونکے مصداق بھی ٹھہرے پس باوجود اسکے جو اونکی صحابت کفری
و نفاقی سے انکار کرے اور اونکے رذائل کو نمانے وہ منکر چند نصوص قرآنی ہے

قال المخاطب القمقام هداه الله سبل السلام

اٹھوان اعتراض آٹھوین فضیلت پہ جسمے اوپر بیان کیا ہے کہ لاتحزن ان اللہ
معنا سے ثابت ہوتا ہے کہ جب ابوبکر صدیق نے کفار کو در غار پر آپہنچا ہوا دیکھا

تو بخیال اسکی آنحضرت صلعم کو صدمہ نہ پہنچی اندوہگین ہوئی تب حضرت صلعم نی فرمایا
کہ لاتحزن ان اللہ معنا کہ کچہہ غم نکر خدا ہماری ساتہہ ہی اور معنا جسمین
ضمیر جمع متکلم کی ہی اسلئی فرمایا کہ اوس معیّت مین خدا کی ابوبکر بھی شریک
ہووین اسمین پیغمبر صاحب صلعم نی ابوبکر کو بھی اوس معیّت مین اپنی شامل کر لیا اب
چند طرحسی امامیّہ اعتراض کرتی ہین اوّل اسطرحپر کہتی ہین کہ حزن ابوبکر کا طاعت
تہا یا معصیت اگر طاعت تہا تو پیغمبر خدا صلعم کا طاعت سی منع کرنا ثابت ہوتا ہے
اور اگر معصیّت تہا تو عصیان ابوبکر ثابت ہوا دوسرے ابوبکر کو خدا اور اوسکی رسول
کی قول پر یقین نہ تہا اور باآنکہ اپنی آنکہہ سی غار مین بہت سی نشانیان حفاظت
کی دیکہین مثل کبوترون اور عنکبوت وغیرہ کی مگر تب بہی اونکو یقین حفاظت
پر نہوا اور خوف کی ماری زور زور سی رونا شروع کیا اور ہرچند پیغمبر خدا صلعم نی
جہہکارا اور بزجر و توبیخ باز رکہنا چاہا مگر وہ روتی اور چلاتی ہی باز نہ ہی ہستے
ابوبکر کا رونی اور چلانی سی یہہ مقصد تہا کہ کفّار آواز سن لین اور پیغمبر صاحب صلعم
کو گرفتار کر لین اور اسی واسطی حضرت صلعم اونکو سمجہاتی اور رونی سی باز رکہتی تہی
لیکن وہ باز نرہتی تہی اور اپنی بدنیّتی اور فساد باطنی کو رونیکی پیرایہ مین ظاہر
کرنا چاہتی تہی بلکہ بعض دانشمندون نی اسقدر اور بہی بڑہا دیا ہی کہ جب ابوبکر
کا رونی سی کام نہ نکلا اور کافرون نی آواز نہ سنی تب اونہون نی اپنا پاؤن
غار سی باہر کر دیا کہ کفّار دیکہہ لین اور غار کی اندر گہس آوین کہ اوسیوقت خدا
کی حکم سی سانپ نی اونکی پاؤن مین کاٹا اور مجبوری اونہون نی اپنا پاؤن اندر
کو کہینچ لیا جو بیت تہی جب ابوبکر کا مطلب پاؤن کی باہر کرنیسی بہی حاصل نہوا یعنی کافرون

نی اگر حضرت کو غار مین سی نہ پکڑا تب اور طرح سی پیغمبر خدا ص کو تکلیف دینا شروع
کیا یعنی حضرت علی ع کی یاد کرنی لگے اور اونکی تنہائی پر اپنا رنج ظاہر کرنی لگے تب
پیغمبر خدا ص نی فرمایا کہ لا تحزن کہ ای ابو بکر اپنا رنج علی ع کی تنہائی پر ظاہر نکر ان اللہ
معنا خدا ہماری اور علی ع کی ساتہہ ہی پانچوین ان اللہ معنا سی دو معنی مراد
لیتی ہین ایک یہہ کہ خدا ہماری اور علی ع کے ساتھہ ہی دوسرے یہہ کہ ابو بکر سی پیغمبر خدا ص
نی کہا کہ خدا ہماری ساتہہ ہی یعنی ہماری نیکی پر اور تمہاری بدی پر مطلع ہی ہمکو
نیکی کا صلہ اور تمکو بدی کا بدلا دیگا ان تقریرونکو سنکر ہر شخص محو حیرت ہوگا اور
زانوی تحیر سی سر نہ اوٹھائیگا اور تعجب کریگا کہ یہہ اعتراض ہی یا مجنونونکی بڑ ہی
جواب ہی یا دیوانونکی جھک ہی بلکہ جو لوگ عقل و دانش رکھتی ہین اونکو یقین ہی
اپ نہو گا کہ یہہ تقریرین کسی عالم یا مجتہد کی زبان سی نکلی ہونگی مگر جسکو شک
ہو وہ احقاق الحق اور مجالس المومنین وغیرہ کو کہولکر دیکھی کہ انہین تقریرونکو
شہید ثالث نی کس آب و تاب سی لکھا ہی اور ملا خضر مشہدی نی ان تقریرون
پر کیسا فخر کیا ہی اور صاحب تقلیب المکائد نی بجواب تقریر خاتم المحدثین نے
اسی پر کیسا کچھہ ناز کیا ہی بلکہ مولانا صاحب پر بڑا طعنہ کیا ہی کہ اونہون نی
قاضی نور اللہ شوشتری کی تقریرونکو بعینہ نقل نہین کیا اور ان لفظونسی اپنا
غصہ ظاہر کیا ہی کہ ناصبی حرامی بالیست کہ این عبارت جناب قاضی را نقل میکرد
و بر آن انچہ معقول انست وارد میکرد تا شیعیان تقریری از طرف خود و نسبت دادن
آن بطرف شیعیان و بعد ازان بجواب آن مشغول شدن از اعظم مکائد این ناصبی است
اب ہم اون تقریرونکا خلاصہ تو لکھہ چکے اصل عبارتکو بہی لکھتی ہین ورنہ نہایت

ادب سی خدمت مین حضرات شیعہ کی عرض کرتی ہین کہ وی ذرا انصاف فرماوین
کہ یہہ تقریرین ایسی ہین کہ اونپر کوئی ناز کری یا ایسی ہین کہ اونسی شرماوی ہمارے
نزدیک اگر کسی دانشمند یا صاحب حیا و شرم کیطرف ایسی تقریرونکو کوئی
منسوب کری تو ضرور وہ اوس نسبت کو اپنا عار و ننگ سمجھیگا اور ایسی لچر
اور بیہودہ باتونکی انتساب سی شرماویگا معلوم نہین کہ قاضی صاحب اور
ملّا صاحب نی ان تقریرونمین کونسی مضامین حکیمانہ درج کئی ہین اور کیسی جوہر
بیش بہا اونمین رکہی ہین جنپر اونکو اور اونکی مقلّدین کو اسقدر ناز و افتخار ہی
ہم تو اونمین ایک بات بھی ایسی نہین پاتی جو بیہودگی سی خالی ہو اور ایک
لفظ ایسا نہین دیکہتی جو سفاہت اور رکاکت سی محفوظ ہو سع زپای تا بسرش
ہر کجا کہ می نگرم ٭ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست ٭ ہماری نزدیک
تو شاہ صاحب قدس اللہ سرہ نی بڑا احسان قاضی صاحب اور ملّا صاحب پر
کیا تہا کہ اونکی تقریرونکو بلفظہ نقل نہ کیا اور فضیحت اور رسوائی سی اونکو بچا لیا
لیکن چونکہ حضرات امامیہ کو اونکی تشہیر ہی منظور ہی اسلئی اب ہم نی بمجبوری اونکو
نقل کر دیا اگرچہ ہمکو ایسی بیہودہ تقریرونکی جواب مین لکہنا اوقات کا ضایع
کرنا ہی مگر تنبیہاً للسفہاء کچہہ لکہتی ہین **قول المتمسك بولاية
علي ابن ابيطالب عليه السلام** ملّا صاحب نی بہی اوسپر بیان
کیا ہی کہ ابوبکر کا اظہار حزن و بیقراری جو مستتبع گریہ و زاری تہا اور قریب بافشای
راز رسول ایزد باری تہا اگر امر واقعی تہا تو مبتنی اوسپر ہی اور نہ ایمان نہ
سکے تہا کہ تصدیق بوعدۂ خدا و رسول باوجود دیکہنی علامات اور امارات حفظ

وحراست کی نہی اور اگر امر نصیحتی تہا تو دلالت اوسکی نہی دینی اور نہی ایمانی پر
ظاہر تر ہی اور اگر ایک آدمی جو کہ کسیکی ساتہہ ہو اور مالک اوسکا کہین اپنی
دشمنونسی چہپ کر بیٹہی اور وہ رونا پیٹنا شروع کری اور قلق و اضطراب ظاہر کری
گو مالک اوسکو سمجہاوی تاکہ وہ تسکین پاوی اور راز پوشیدہ برملا نہو جائی مگر
ایسی غلام کو لوگ نمکحرام کہینگی گو وہ کہی کہ مین اپنی واسطی نہین روتا ہون بلکہ
تمہاری ہی واسطی روتا ہون لیکن یہہ کہنا اوسکا اور مالک کا سمجہانا موجب اسکا نہوگا
کہ عقلا اس فعل غلام کو ممدوح کہین بلکہ جو عاقل سنیگا یہی کہیگا کہ یہہ جو کرہ
برا ایا جی نمکحرام تہا کہ مالک کو گرفتار ہی کرانیکی فکر کی تہی گو وہ مالک اپنی قسمت
سی بچ گیا ہو چہ جائی اسکی کہ ایک پیر فرتوت بقول مخاطب واسطی یاری اور مددگاری
کی ساتہہ ہو اور پہر اوس سی ایسی حرکت ناشایستہ عمل مین آوی پس جسطرح مالک
کا سمجہانا دافع عار و شنار واسطی غلام کی نہوگا بعینہ اسیطرح سی جناب رسولخدا
کا ابوبکر کو بقول تمہاری لا تحزن ان اللہ معنا کہکر سمجہانا موجب دفع عار
و شنار ابوبکر کیواسطی نہوگا اور اگر فرض کیا جاوی کہ جناب رسولخداؐ نی بلفظ یعنی
بصیغہ نہی کہ اصل اوسکی واسطی حرمت کی ہی نسمجہاتی بلکہ لفظ دیگر مثل اسکت
ان اللہ معنا سی سمجہاتی جب بہی فعل قبیح کا قبح اوس سی ہرگز برطرف نہوتا چہ جائی
اینکہ وہ صیغہ ہو جسکی دلالت بالاصالت اوپر ایک فعل قبیح کی ہی کما ستعرف
اور حضرت مخاطب جو اسکا دعوی کرتی ہین کہ ابوبکر بخیال اسکی کہ حضرتؐ کو صدمہ
نہ پہنچی اندوہگین ہوئی اکثر یہہ دعوای محض بلا دلیل ہی شیعہ اسکو کب مسلم کرتی ہین
نہ آیت کا کوئی لفظ اسپر کسی دلالت سی دال ہی نہ کوئی حدیث مقبول شیعہ اسپر

دلالت کرتی ہی پھر آپکو کہانسی ثابت ہوا کہ ابوبکر کسواسطی روتی تہی کیون نہین جائز
ہی کہ بمکر و فریب روتی ہون یا از راہ جُبن و بزدلی و بی ایمانی بوعدۂ خدا و رسول
روتی ہون جیسا کہ اعتقاد شیعہ اونکی روایتونسی ہی اور اگر فرمائیے کہ ابوبکر خود
ہی اسکی مظہر ہوئے ہین کہ مین اپنے واسطی نہین روتا ہون بلکہ آپکی واسطے روتا ہون تو ہم اولاً ابوبکر
کا کہنا ہی نہین مسلّم رکہتی اسلئے کہ ناقل اسکی مسلم اور بخاری ہین جنکی ہزارون روایتین
ہم کذب و افترای علی اللہ جانتی ہین اور ثانیاً اگر ہم تسلیم بہی کرین تو جب ہم خود
فعل ابوبکر کو محمول بر مکر و فریب کرتی ہین تو قول ابوبکر کو بدرجۂ اولی محمول بر خدع
و فریب کرینگی حضرت مخاطب کو اپنی عمر اور ابوبکر ہی کی قسم ہی کہ ذرا انصاف کو
راہ دیکر فرمائین کہ جو لوگ حضرت ابوبکر کو بشہادت حضرت عمر بقول جناب امیرؑ
کاذب اور خائن اور غادر اور آثم کما فی صحیح المسلم سمجہتی ہین وہ کیونکر قول و فعل
ابوبکر کو محمول بر کذب و خدع و فریب نکرین اور کیونکر اونکی اس فرمانیکو کہ مین آپکے
واسطی روتا ہون عذر تقصیر بدتر از تقصیر نہ سمجہین علاوہ اسکی اختلاف بیانی
آپکا کہ مبتنی اوپر اختلاف بیانی حضرت ابوبکر کی ہی ادل دلیل ہی اوپر کذب و
خدع کی کبہی تسلّی دینے رسولخدا صکو مبتنی اوپر سانپ کاٹنی کی کرتی ہین جیسا کہ
پیشتر اس سے آپنی فرمایا اور کبہی مبتنی اوپر اسکی کرتی ہین کہ اپنی واسطی نہ غمگین تھے
بلکہ جناب رسولخدا صکیواسطی غمگین تہی جیسا کہ اسجگہ آپ فرماتی ہین اور کبہی مبتنی
اوپر مقتضائی بشریت اسکی کرتی ہین جیسا کہ آگی چلکر فرمائینگا الغرض یہ قلق اور اضطراب
تقریر نہین ہی مگر ایک فعل قبیح چہپانی کیواسطی آپکے معتقدین ان باتونکی بنانی
مان لین تو مان لین بہلا شیعہ کب مانتی ہین اسلئی کہ ابوبکر کو اصحاب کفر

جانتی ہین **قولہ** اور معنا جسمین ضمیر جمع متکلم کی ہی اسلئی فرمایا کہ اوس معیت
مین خدا کی ابو بکر بہی شریک ہووین **اقول** جواب معنا بتنقیح و توضیح تمام ہم
رد فضیلت ہشتم مین بیان کر چکی ہین اور چند طرح کی جوابات دی چکی منجملہ اوسکی
یہ بہی ہی کہ اطلاق صیغۂ جمع اوپر واحد کی محاورۂ فصحا و بلغا مین اور کلام خدا
مین بہت ہی اور آنا اور نحن سی ذات واحدۂ مقدسہ مراد ہی اور اسمقام پر کلام
حضرت مخاطب بہی اسکا مؤید ہی اسلئی کہ سطر سابق مین آپ فرماتی ہین کہ جب
ابو بکر صدیق نی کفار کو در غار پر آپہنچا ہوا دیکہا تو بخیال اسکی کہ حضرت کو صدمہ
نہ پہنچی اندوہگین ہوی اس سی صاف سمجہا گیا کہ اپنی واسطی اندوہگین نہ تہی اور
صاحب ازالۃ الخفا نی بہی تصریح اسکی کی ہی کہ جب جناب رسولخدا صلعم نی ابو بکر
سی پوچہا کہ لِمَ تبکی یعنی تو کیون روتا ہی تب ابو بکر نی فرمایا کہ مین اپنی واسطی
نہین روتا بلکہ آپکی واسطی روتا ہون اور ظاہر ہی کہ جس چیز کیواسطی انسان اندوہگین
نہو اسمین تسلّی اور تسکین دینا کسی شخص کا ایک امر لغو بحت ہی پس تسلّی دینا جناب
رسولخدا صلعم کا ابو بکر کو فقط اپنی ہی واسطی تہا نہ یہہ کہ اپنی واسطی اور خود ابو بکر
کیواسطی بہی تہا پس اسصورت مین بقول مخاطب محصل اِنَّ اللّٰہ مَعَنَا کا یہہ
ہوا کہ اَی ابو بکر تو اپنی واسطی تو غمگین ھی نہین ہی باقی رہا میری واسطی سے
اندوہگین نہو کہ اللہ میری ساتہہ ھی بنا بر اسکی معنا کا یہی معنی ہی کہ معی کی ہونا خود
آپ ہی کے اقرار سی ثابت ہوگیا اور قائلین وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ کی نزدیک حضرت
مخاطب کا شرک با ابو بکر باطل ہوگیا والحمد للہ و ہذا من سوانح الوقت **قولہ**
اول اسطرح کہتی ہین کہ حزن ابو بکر کا طاعت تہا یا معصیت **اقول** ہرگز یہہ

تقریر اعتراض شیعہ نہین ہی کاذب و مفتری ہی جو شخص کہ مدّعی اسکا ہی کہ یہہ
تقریر شیعہ ہی آج قریب ہزار سال کی زمانہ گذرا کہ شیخ مفید علیہ الرحمہ نی
اسکا انکار کیا اور اس تقریر کو تراشیدۂ ابو الحسین خیّاط جو دوستداران ابو بکر
سی تہا سمجہا لیکن آجتک کسی سنّی سی یہہ نہ ہو سکا کہ کتب شیعہ سی اس تقریر
کو ثابت کر کی قول شیخ مفید علیہ الرّحمہ کو باطل کر دیتا اسقدر حضرات بانغیرت
ہین کہ اوسی خرقۂ پارینۂ خیّاطی مین آجتک پیوند لگاتی ہین اور اوسی کہنہ
چرکینہ شکستہ و شوب لباس فاخرہ ابو بکر کو پہناتی ہین غافل اس سی کہ
شیعہ جب کہوین گے تو اوسکو چیر پہاڑ ڈالین گے اور بی تکلف خلیفہ جناب
کی پردہ دری کر ڈالین گے مصدّق اس مقال کی اور مکذّب مخاطب سلیم الکذب
و الاحتیال کی عبارت مجالس ہی کہ اوسمین مذکور ہی کہ از جملۂ حکایات مفیدۂ
شیخ مفید علیہ الرحمہ آنست کہ در مجالس خود از ابو الحسین خیّاط رئیس معتزلہ
نقل نمود کہ گفت روزی یکی از شیعۂ امامیہ نزد من آمد و اظہار نمود کہ رئیس ایشان
اورا فرستادہ کہ سوال نماید از آنکہ حزنی کہ از ابو بکر در غار واقع شد و حضرت
رسالت صہ بقول خود لا تحزن ازان نہی فرمود طاعت بود یا معصیت اگر
طاعت بود پس نہی آنحضرت صلعم منع از طاعت باشد و اگر معصیت بود پس عصیان
ابو بکر ثابت شود ابو الحسین گوید کہ چون آن سوال از و شنیدم گفتم کہ امروز جواب
را بگزار و پیش آن رئیس خود برو و از و سوال کن کہ خوفی کہ موسیٰ را بود و حق تعالی
بقول خود لا تخف منع فرمود طاعت بود یا معصیت اگر طاعت بود پس
خدای تعالی نہی او را از طاعت کردہ باشد و اگر معصیت بود معصیت موسیٰ لازم آید

آن سائل نزد رئیس خود رفت وچون باز آمد گفتم که رئیس تو از ان سوال چه جواب
داد گفت مرا نصیحت نمود که دیگر با او آشنائی مکن وبعد از نقل حکایت مذکوره
جناب شیخ فرمود که صحت این بر من ظاهر نیست ودور نیست که ابو الحسین آن
حکایت را از پیش خود وضع کرده باشد واگر راست بودی که کسی از روسای شیعه
محرک آن سوال بودی هر آئینه آن رئیس در دفع معارضهٔ ابو الحسین تقصیر نخواستی نمود
وآنچه بخاطر میرسد آنست که ابو الحسین چون آن نقض را اقوی گمان برده خواسته بود
که بوضع آن حکایت تقبیح حال امامیه نماید انتهی بلفظه منصفین اس عبارت کے
دیکھنی سی دریافت کرینگے کہ یہہ تقریر اعتراض شیعہ نہین ہی بلکہ قطع وبرید
ایک خیاط کی ہی بنا بر اسکی ضرور تہا کہ مخاطب تقریر اعتراض اول کتب شیعہ
سی ثابت کرتا تب متصدی جواب ہوتا ورنہ اپنی بنائی بات کا جواب دینا اس مصدق
مثل کا ہی نقضت غزلہا انکاثا ہوتا ہی یعنی مثل اوس ان مکارہ نابکارہ کے
کہ اپنی ہی بٹی ہوئی کو آپ ہی کہولی اعتراض شیعہ اسمقام پر اوس تقریر سی ہی
جو قاضی علیہ الرحمہ نی احقاق الحق مین بیان فرمایا ہی اور آپ نی بعد اوسکی نقل
کی جوابات قیود اوسکی سی جی چرایا ہی اور بناء جواب دیر اوسی تقریر خیاطی کی
ٹہرایا ہی کما ستتضح عنقریب **قوله** دوسرے ابو بکر کو خدا اور اوسکی رسول کی
قول پر یقین نہ تہا **اقول** یہہ اعتراض ایک جزء ہی اوسی اعتراض اول کا
جو کلام قاضی علیہ الرحمہ مین مذکور ہی اور سقم بیان مخاطب اصل تقریر کے
ملاحظہ سی ظاہر ہو جاتا ہی کہ یہان بنای کلام لحوق خوف پر ہی اور وہان کلام
مبنی ہی اوپر اظہار خوف وقلق واضطراب وانزعاج اور بکا کی جو مستوجب افشاء راز خلا

ورسولؐ تھا اور ان دونون باتونمین بڑا فرق ہی جیسا کہ عنقریب ظاہر ہوگا
قوله تیسری یہ ابوبکر کا رونی اور چلانی سے یہہ مقصد تھا **اقول** ابوبکر نی
اپنی مقصد دلی کا حال تو شاید اپنی دوستونسی بیان کیا ہوگا شیعان علی
ابن ابی طالبؑ کو کیا معلوم مگر ہم اہلسنّت سی از روی انصاف ابوبکر ہی کی
قسم دیگر پوچھتی ہین کہ اگر کوئی غلام یا خدمتگار کسیکا وہ حرکات کری جس سے
افشاء راز مالک لازم آوی تو ایسی غلام اور خدمتگار کو عقلا کیا کہین گے
حضرت ابوبکر کا سن شریف تو زائد از چہل و شش و با این ریش و فش اظہار خوف
وملال اسدرجہ کرنا کہ جس سی قلق و اضطراب اور انزعاج اور بکا اعضاء و جوارح
پر طاری ہو اسکی کیا معنی پس اگر شیعہ کچہہ نہ کہین تب بھی جو سنیگا یہی کہیگا کہ
یا قصد ابوبکر کا گرفتار کرانی رسولخداؐ کا تھا تاکہ کفار سی کچہہ دنیای عاجل ہاتھ
آوی یا مثل فرارات عن الزحف کی جُبن اور بُزدلی اور عدم ایمان بوعدہ نصرت
خدا و رسولؐ باعث اسکا تھا بہر کیف ان حرکات کو ہر طرح سی دلالت و بر سوء
حال حضرت ابوبکر کی ہی **قوله** بعضی دانشمندون نی اسقدر اور بھی بڑہا دیا ہے
اقول پاؤن بڑھانی ابوبکر کا خود مخاطب ہی اقرار کر چکی ہین فرق اسقدر
ہی کہ علت اوسکی آپ نی سوراخ مار بند کرنا فرمایا ہی اور یہہ بسبب اسکی ہی کہ
آپ اونسی حسن اعتقاد رکہتی ہین ورنہ کوئی دلیل اسپر قایم نہین ہی اور شیعون
کی نزدیک چونکہ نفاق ابوبکر کا ثابت ہی وہ خواہی نخواہی اس حرکت کو بھی
مثل جملہ افعال کے محمول حرکت نفاقی پر کرینگی اور دلیل شیعونکی ایسی سانپ کا
کاٹنا ہی اگر نیت بخیر ہوتی تو ہرگز ایسی وقت مین کہ حیوانات دیگر مثل کبوتر

عنکبوت محکوم مشیت الجائی اور سرگرم حفاظت بالہام کبریائی تہی بلکہ نباتات
بھی مثل درخت مغیلان کی جو بحکم ایزد قہار درِ غار پر آگیا تہا جیساکہ بعض روایات
مین ہی کیون سانپ ابوبکر کو کاٹتا اور جادۂ اطاعت سی سرکشی کرتا پس
درحقیقت شیعون ہی کا قول درست معلوم ہوتا ہی اسلئی کہ سانپ کا کاٹنا
ابوبکر کو عین حفاظت رسولخدا صلعم کی تہی اگر بمجبوری ابوبکر پاؤن کہینچ نہ لیتے
تو بیشک افشائی راز رسول خدا صلعم ہوجاتا **قوله** چوتہے جب ابوبکر کا مطلب
پاؤن کی باہر کرنیسی ہی حاصل نہوا **اقول** مطلب دلی ابوبکر کو تو خدا جانی ہملو
تو اونکی حرکات سخیفہ سی سوائی نفاق کے بوئی وفاق نہین آتی جسوقت کہ
باظہار قلق واضطراب وُبکا قریب بافشائی راز ہوئی تو کیون نہین جا پڑھے
کہ رسولخدا صلعم نے بقول آپکی واسطی تسلّی اور تشفّی ہی کے وجہ بکاکو بقول خود
رلم تبکی یعنی کیون روتا ہی کمانے فی ازالۃ الخفا مکرر پوچہا ہو اور حضرت ابوبکر
نے ہر دفعہ بغایت اضطراب یا بمقتضائے آنکہ دروغگو را حافظہ نباشد ایکنئی وجہ
بیان فرمائی ہو نہین جسطرح ایک دفعہ یہہ بیان فرمایا کہ سانپ کے کاٹنی سے
روتا ہون دوسری دفعہ کہا کہ آپکی واسطی روتا ہون جیساکہ آپ خود مُقِر ہین
اوسیطرح اوسی دفعہ یا تیسری دفعہ یہہ بھی بیان کیا ہو کہ آپکے واسطی روتا ہون کہ
قریب ہی کہ گرفتار دست کفار ہوکر شہید ہوجائیں اور علیؑ کیواسطی بہی روتا ہون یعنی
کہ وہ تو شہید ہی ہوگئی ہونگے پس اگر شیعون نی اسکی روایت کی تو اسمین
کونسا محال اور کیا اجتماع النقیضین اور کون شریک الباری لازم آیا کہ آپکی عقل
اوسکو قبول نہین کرتی **قوله** پانچوین اِنَّ اللّٰہ مَعَنَا سی دو معنی مراد لیتی ہین

اقول سابقمین توجیہات وجیہہ انّ اللہ معنا کی گذر چکی اوس سے مخاطب
کو معلوم ہوا ہوگا کہ شیعونکے نزدیک توجیہ کلام انہین دونو معنون پر موقوف
نہین ہی بلکہ جایز ہی کہ بخاطر حضرات اہلسنت ہم اوس سے درگذر کرین جب بہی
حضرت ابوبکر کی لئی کچہہ نفع اور شیعونکی لئی کچہہ ضرر نہین ھی بلکہ امر بالعکس ہی
فتذکر **قوله** ان تقریرونکو سنکر ہر شخص محو حیرت ہوگا **اقول** ہر شخص نہ
بلکہ اپنا ایسا ہر سنّی فرمایئی **قوله** اور تعجّب کریگا **اقول** ہمکو تو اسمین کچہہ تعجب
نہین ہی بلکہ تعجّب اسمین ہی کہ جس آیہ سی شیعہ کفر تلک حضرت خلیفہ اوّل کا
بدلائل و براہین ثابت کیی دیتی ہین پھر کیونکر حضرات اہلسنّت اوس سی فضیلت
ابوبکر کی ثابت کرتی ہین اگر کچہہ بہی شرم وحیا ہوتی تو پھر اس آیت کا نام
نلیتی **قوله** یہہ اعتراض ھی کہ مجنونونکی بڑہے جواب ھے کہ دیوانونکی
جہک ہی **اقول** جہک مارتی ہو گوہ کہاتی ہو کیا بکتی ہو طریقہ علم کلام
نقض و ابرام ہی و بلاوجہ درشتی اور بدزبانی یاجیونکا کام ھی جواب بات کا
بات ہی اور پاجی پن کا جواب جوتہ اور لات ہی حضرت مخاطب کو اعتراضات
شیعہ نی باؤلا کر دیا جب جواب نہین سوجہتا تب دوسرونکو دیوانہ اور مجنون
کہتی ہین اور یہہ نہین سمجہتے کہ اگر خصم آپکا بر سر انتقام آویگا تو آپکی تو کیا حقیقت
ہی آپکی ثلاثہ کی کیا گت بناویگا تعجب ہی کہ تیزئی زبان شیعان سی تو حضرات
اہلسنت نالان اور گریان ہین اور آپ اونہین سی زبان درازی کرتی ہین اور
مآل کار سی نہین ڈرتی کہ اگر ادہر سی بہی تبرّی کے پتہرونکی بوچہار ہوگی تو
حضرات کی اگلی پشتون کی پیشانی حضرات ثلاثہ تک فگار ہوگی ۱۱ سه

چو گردی با کلوخ انداز پیکار * سر خود را بنادانی شکستے
چو سنگ انداختی برروی دشمن * حذر کن کاندر آماجش نشستے

قوله کہ انہین تقریرونکو شہید ثالث نی کس آب و تاب سی لکھا ہی **اقول** اگر خداعی اور مکاری پیش نظر مخاطب نہوتی تو شہید ثالث کی تقریرونکو بعینہ اوسی آب و تاب سی نقل کرتا اور اوسکا جواب دیتا اور کرستانی تقریر نہ بیان کرتا طرفہ یہہ کہ باوجود بگاڑنی تقریرونکی پہر بھی جواب نہو سکا بجز ایک تقریر خیاطی کے کہ اوسکی جواب الجواب مین بلا فہم مقصود ایک عالم کی خاک اپنی سر پر اوڑائی اور پہر بھی کچہہ بن نہ آئی اور باہمہ شور و شین مصداق رجع بخفی حنین ہوا کما ستعلم عنقریب **قوله** ملا خضر مشہدی **اقول** ہم نہین جانتی کہ یہہ بزرگ کوئی تمہاری بزرگوار ونسی ہین یا تمہاری والد ماجد کی بزرگوار ونسی ہین ہماری علما مین کوئی مشتہر بملا خضر نہین ہی **قوله** صاحب تقلیب المکائد نی بجواب تقریر خاتم المحدثین **اقول** صاحب تقلیب المکائد نی اپنی خاتم المحدثین بحدث اکبر و صغر کی کتیا دی و مکاری نقل عبارت قاضی علیہ الرحمہ ظاہر کردی ہی کہ اعتراض شیعہ کی تقریر اَور ہی اور شاہ جی کی تقریر اَور ہی شاہ صاحب نی بکذب و فریب ایک تقریر خود تراشیدہ کو شیعونکی طرف بافتری امنسوب کیا اور یہی عادت جبلی اونکی ہی کہ کل تقریرین ساختہ و پرداختہ اپنی شیعونکی طرف نسبت دیتی ہین اور کسی کتاب شیعہ سی نقل نہین کرتی اور پہر جوابات مین اون تقریرون خود ساختہ کی کیسی کیسی ناز و نخرون سی مٹکتی ہین اور اٹہہ اٹہہ کہیلیا کرتی ہین

ع اقبال سے خر جو سر گنیش کند تو خندہ برگردون زند * اور جونکہ مخاطب نے

بخوف افتضاح اپنی خاتم المحدثین کی عبارت تحفہ اس مقام پر نقل نہ کی کہ کیا ہی
اونکی ملائی عبارت قاضی علیہ الرحمہ سی ظاہر ہو جائیگی اسلیے مناسب معلوم ہوا
کہ ہم عبارت شاہ جی اور عبارت صاحب تقلیب علیہ الرحمہ اس مقام پر نقل کریں تا
کہ منصفین کے نزدیک فرق درمیان تقریر قاضی علیہ الرحمہ کی اور تقریر نو ساختہ
شاہ جی کی معلوم ہو جاے اور حضرت مخاطب کا بھی خدع اور فریب و خبط اور خلط
درمیان تقریر قاضی علیہ الرحمہ کی اور درمیان تقریر خیالی کے ظاہر ہو جائے پس
واضح ہو کہ عبارت تحفہ مسروقہ شاہ جی یہہ ہی کہ اپنی مکائد خزعبیہ مین فرماتی ہین
گویند اہلسنت جبان اند بر شجاع در مقدمہ خلافت و امامت کہ بنای کار آن بر
شجاعت و دلیری است و جنگ و قتال با کفار و تجہیز جیوش لازمہ آن منصب
ترجیح دہند ایضاح این مبہم آنکہ شجاعت حضرت امیر چہ چیز است کہ در تمام عالم
ضرب المثل و در جمیع آفاق شہرہ و علم است و ابوبکر صدیق جبان بودند بدلیل
قولہ تعالی اذ یقول لصاحبہ لا تحزن معلوم شد کہ ابوبکر در غار محزون بود
و حزن درین قسم معارک امتحانیہ دلیل جبن است انتہی صاحب تقلیب المکائد
اسکی جواب مین فرماتی ہین چون اہلسنت بر فضیلت ابوبکر باین آیۂ کریمہ
تمسک جستند علمای شیعہ در جواب ایشان گفتند کہ آیۂ مذکورہ ہرگز دلالت بر
فضیلت ابوبکر نمیکند بلکہ دلالت بر منقصت او البتہ میکند چنانچہ قاضی نور اللہ شوشتری
در احقاق الحق گفتہ وکیف یتوہم حصول منقبۃ لہ فی حضور الغار وقد ظہر فی الغار
خطاؤہ وزللہ لانہ لما دخل فی الحرز الحریز والمکان المصون بحیث جاء من اللہ تعالی
علی نبیہ مع ما ظہر لہ من الآیات من تعشیش الطائر ونسج العنکبوت علی بابہ

ولم یثق بالسلامة ولا صدق بالآیة واظہر الحزن والمخافة حتی غلبه بکاؤه
وتزاید قلقه وانزعاجه وبلی النبی ص فی تلک الحال الی مقاساته ودفع الی مداراته
ونہاه عن الحزن وزجره ونہی النبی ص لا یتوجه فی الحقیقة الا الی زجر عن القبیح
ولا سبیل الی صرفه الی المجاز بغیر دلیل لا سیما وقد ظہر من جزعه وبکائه ما یکون
من مثله فساد الحال فی الاخفاء فہو انما نہی عن استدامة ما وقع منه ولو سکن نفسه
الی ما وعد الله تعالی نبیه وصدقه فیما اخبر به من نجاته لم یحزن حیث ان یکون
آمنه ولا انزعج قلبه فی الموضع الذی یقتضی سکونه فای فضیلة فی الغار یفتخر
بہا لابی بکر لولا المکابرة والله الہادی ہذا انتہی حاصل یہہ ہی کہ کیونکر توہم کیا جا سکتا ہی
کسی تعریف کا واسطی ابوبکر کی بیچ ماجرای غار کی حالانکہ اونکی خطا اور لغزش
وہان ظاہر ہوگئی اسلئی کہ ہرگاہ وہ داخل ہوئی ایسی مقام محفوظ اور مکان مصئون
مین کہ خداوند تعالی نی اپنی نبی کیواسطی جای امن و امان ٹہرایا اور نشانیون کو
اپنی حفظ و حمایت کی برملا دکہلایا جیسی کبوترون وحشی کا اوس جگہ پر بحکم خدا
نشیمن کرنا اور انڈی دینا اور عنکبوت کا در غار پر جالا تننا الغرض آیات و علامات
طمانینت بخوبی ملاحظہ کی تب ہی خلیفہ صاحب نی اعتماد قول و فعل خدا و رسول
پر نکیا اور وثوق بسلامت و عافیت حاصل نہوا اور آیات حفظ خداوندی کی
تصدیق نکی اور اعلان اور اظہار حزن و خوف بیجا شروع کیا یہانتک کہ غلبہ کیا
اونپر بکانی اور زائد ہوا قلق اور اضطراب اور انزعاج یعنی بیقراری اور بیصبری
اور ازجا رفتگی اونکی یہانتک کہ جناب رسول خدا کو رنج و غم اوٹہانا اور ابوبکر کو
سمجہانا بوجہانا پڑا اور زجر و منع کیا رسول خدا ص نی ایسی اظہار حزن و ملال سی جو حرکت

افشای راز تہا اور نہی رسول صلعم کی بنا بر معنی حقیقی کی نہین ہی مگر منع کرنا ایک
فعل قبیح سی اور بی دلیل طرف معنی مجازی کی جانا جائز نہین ہی خصوصًا ایسی
مقام پر جہان جزع و فزع اور بکا موجب خرابی حال اختفا ہوا اور امر دفعی اضطراری
نہ تہا کہ بلا قصد و عمد دفعتہً سرزد ہو گیا ہو ورنہ احتیاج بمنع نہوتی بلکہ جب اس
حالت پر استدامت ہوئی تو حاجت بمنع ہوئی اور اگر سکون ہوتا اونکی نفس کو
ساتھہ اوس وعدہ کی جو خدا نی اپنی نبی سی کیا تہا اور تصدیق رسول صلعم کرتے
اوس خبر مین جو رسول صلعم نی دی تہی اپنی نجات کی دست کفار سی تو ایسا حزن ایسے
مقام امن مین نہ ظاہر کرتی اور نہ بیقرار ہوتا دل اونکا ایسی مقام مین جو مقتضی
اطمینان نفس تہا پس کیا فضیلت ہوئی ابو بکر کیواسطی غار مین جو اہلسنت کے لیی
موجب افتخار ہو بلکہ اگر انصاف کرین اور مکابرہ اور اعتساف کو راہ ندین تو یہہ
حرکت ناشایستہ اونکی موجب عار و شنار ہی نہ باعث افتخار صاحبان انصاف
اس تقریر شستہ و رفتہ با ربط و ضبط کو دغابازون اور مکارونکی اوکھڑی پکہڑی
تقریر وشتی ملاوین کہ باہم کسقدر فرق ہی یہہ ہی تقریر شیعونکی کہ جسمین بحث
ایک حزن خاص سی ہی کہ مقام استتار تہا جو خلیفہ جی کی لیی عارض ہوا اور
مستتبع اظہار بیقراری اور گریہ و زاری تہا جو موجب افشای راز برگزیدہ خداوند
باری تہا اور متفرع اوپر عدم تصدیق قول خدا اور رسول صلعم کی تہا نہ وہ قماش تقریر کہ جو
آگی درزی صاحب نی کترا کہ جسمین بحث مطلق حزن سی کی ہی اور معارضہ
حزن ہجا بحزن بجائی انبیاء علیہم السلام کیا ہی اور صیغہ نہی کو جو ایک فعل قبیح کی بعد ہی
مماثل بنایا ہی ساتھہ اوس صیغہ نہی کی جو بعد ایک فعل حسن کے ہی وہ انبیاء نہی

واقع ہوا کہ اوسمین کسیطرح گنجایش اسکی نہین ہی کہ نہی کو معنی اصلی پر کوئی محمول
کرسکی اسلئی کہ عصمت انبیاء مانع ہی معنی اصلی پر محمول کرنیسی اور نہ وہ بساط
تقریر کہ جو ملا محمد بساطی نی اپنی تحفہ مسروقہ مین بچھائی کہ مطلق حزن و خوف
کو دلیل جبن ٹہرایا حالانکہ کلام ایک حزن و خوف خاص مین ہی جو مبنی اوپر
عدم تصدیق آیات اور عدم ایمان بقول خدا اور رسول ہی اور موروث اوسکا
راز خدا و رسول ہی اور بدیہیات جلیہ سی ہی کہ جبن کو عقلا مطلقا صفات
ذمیمہ سی شمار کرتی ہین اور حزن و خوف کو عند نزول البلاء و قبل نزول البلاء
ہر جگہہ مذموم نہین جانتی بلکہ حقیقت مین حزن و خوف مثل شک و یقین کے
کیفیات طاریہ علی النفس سی ہی فی نفسہ حسن و قبح اور امر و نہی اور تکلیف اور
مواخذہ اوس سی متعلق نہین ہو سکتا مگر باعتبار سوابق اور لواحق کی کہ امور اختیاری
سی ہوتی ہین مثلاً شک و یقین کی سوابق سی ہی نظر و فکر و تامل کرنا اور دل کو
اعتقاد خلاف سی پاک کرنا اور ترک تقلید آبا اور اجداد کرنا اور لواحق مین ہی
اعتراف حق بلسان و ارکان کرنا اور ترک خصومت و لداد و ساتھہ ارباب حق کے
کرنا اور اوسکی مقتضا پر عمل کرنا تاکہ مصداق جحدوا بہا و استیقنتہا انفسہم
کو نہو جیسا کہ حواشی شروح سلم مین بیان معنی التصدیق و اذعان مین بخوبی
تحقیق کیا گیا ہی اسیطرح حزن و خوف بھی فی نفسہ متعلق تحسین و قبح نہین ہوسکتا ہے
مگر باعتبار سوابق اور لواحق کی جو امور اختیاریہ ہی ہوتی ہین پس اگر سوابق اور
لواحق بجا ہین تو حزن و خوف بھی بجا ہی و حسن ہی اور اگر سوابق و لواحق بیجا ہین
تو حزن و خوف بھی بیجا اور امر قبیح ہی پس سوابق سی ہی مثلاً اخافۃ اللہ ظالمہ حسوف کے

نوبت بجان و مال و عرض پہونچی اور کوئی مانع اور عائق اور حافظ و حارس اُسکا
عالم کا نہو پس اسمقام پر خوف و حزن بجا ہی اور فعل حسن ہی اور عقلا اسکو مذموم
نکہین گی بلکہ ایسی مقام پر خوف نکرنا عین سفاہت و وقاحت اور مجنون
تہور مذموم ہی اور فاعل اوسکا ملوم اور ضروری ہی کہ خوف معصومین اسقسم
کا ہو جیسا کہ مقتضائی عصمت ہے اور سوابق حضرت ابوبکر سی یہہ امر نہہا بلکہ
خلاف اسکی تہا اسلئی کہ غار مین دست رس ظلمہ کی لئی مانع و عائق حفظ و
حراست خداوندی تہی اور وعدہ نعمات جانب خدا اسی بقول رسول مقبول ص
انکو معلوم ہو چکا تہا اور آیات او علامات حفظ خدا مثل تعشیش الطائر و
نسج العنکبوت وغیرہ خود اپنی آنکہونسی دیکہتی تہی پس ایسی وقت کا حزن و خوف
نہایت بیجا اور فعل قبیح او مبتنی بر عدم ایمان بقول خدا و رسول ص تہا پس ایسی خوف
و حزن المخصوص کو جو مبتنی او پر عدم ایمان کے ہی خوف و حزن معصومین ع پر قیاس کرنا
قیاس آسمان بر زمین ہی لی ورچند درجہ بالا تر از قیاس شیطان لعین ہی
چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۞ یہہ تہا ذکر بعض سوابق کا اب لواحق کا ذکر سنئے
جاننا چاہئی کہ پس لواحق سی ہی مثلاً ثبات و قرار اور صبر و سکون و وقار وقت لحوق حزن
و خوف خصوصاً اوس مقام پر جہان کوئی امر واجب کنندہ ثبات و تحمل ہو مثلاً
امر خدا بہ ثبات قدم و عدم فرار عن الزحف یا حکم خدا بعدم افشاء راز خدا و رسول
نے اسی مقام خوف اور حزن مین یہہ ثبات قدم اختیار کیا اور صبر و تحمل کو راہ دیا
سی نہایت فعل حسن کیا او عقلا کی نزدیک قابل مدح و ثنا ہوا اور معصومین علیہم السلام
عصمت ہی مانع ہی کہ خلاف اسکی عمل مین لاوین پس خوف و حزن انکا جسطرح

باعتبار سوابق کی قبیح نہ تہا باعتبار لواحق کی بہی قبیح نہین ہو سکتا ہی برخلاف
خوف وحزن ابو بکر کے کہ جسطرح باعتبار سوابق کے قبیح تہا اوسیطرح باعتبار
لواحق کی بہی قبیح تہا اسلئی کہ بعد لحوق خوف وحزن بیجا کی ثبات قدم ومیں
تحمل کو ایک ذرہ بہی کار فرما نہوئی چنانچہ فرارات اونکی عن الزحف اسپر شاہد
عادل ہین اور بالخصوص بمقام غار مین اظہار قلق واضطراب اور جزع اور بیقراری
اور گریہ وزاری کہ موجب افشای راز خدا ورسول صہتی اونسی عمل مین آئی
پس یہہ حزن وخوف خاص جو مستتبع عار وشنار اور مستلزم ایذائی رسول ایزدگار
اسکو حزن وخوف انبیا اور معصومین سی کیا نسبت جو کوئی ایک کو دوسرے پر قیاس
کری پس یہہ قیاس بہی وہی قیاس آسمان بر زمین اور چند درجہ بالاتر از قیاس
شیطان لعین ہے اب صاحبان انصاف بتلائین کہ آیا نہی جو بعد ایک حسن کے ہو
ساتہہ اوس نہی کی جو بعد ایک قبیح کی ہو مساوی ہو سکتی ہی اور کون نہی کو لیاقت
اسکی ہی کہ تسلی اور تشفی پر محمول ہوا اور کون نہی کو معنی اصلی پر محمول کرنا ضروری
جسکو ایک فقرہ بہی عقل ہوگی وہ خواہی نخواہی اوس نہی کو جو بعد وقوع ایک فعل قبیح
کی ہوگی حرمت پر محمول کریگا اسی وجہ سی جناب قاضی صاحب علیہ الرحمہ نی فرمایا کہ
اسمقام پر نہی کو محمول معنی مجازی کرنا بیوجہ ہی کہ عقل کسی عاقل کے اسکو جائز نرکہی گی
اور اسی وجہ سی جناب مفتی صاحب علیہ الرحمہ نی فرمایا کہ ناصبی را می بایست کہ این
عبارت جناب قاضی را نقل میکرد و بر آن انچہ میتوانست وارد میکرد و تمرا شیدن
تقریری از طرف خود و نسبت دادن بطرف شیعان و بعد ازان بجواب آن مشغول شدن
از اعظم مکائد این ناصبی است **قولہ** بلکہ مولانا صاحب بر طعنہ کیا ہی اقول

ہمنی تقریر تراشیدہ آپکی مولانا کی اور تقریر اصلی قاضی علیہ الرحمہ کی دونو نقل
کردی تو یقین ہی کہ منصفین آپکی مولانا کو ہدف طعان سنان ملام کرین کہ جواب
اپنی خصم کی تقریر کا دینا تہا اور مخالف کی گڑہی چوٹونکی وار روکنا تہا نہ یہہ کہ
خودہی اپنی نازک ہاتہونسی اپنی سر پر مارین اور خودہی سپر سنبہالین **قولہ** اب
ہم اون تقریرونکا خلاصہ تو لکہہ چکی **اقول** ایک تقریر با ضبط و ربط کو
بگاڑ کر چند تقریرین بی سر و پا کین اور اوسکا نام خلاصہ رکھا کہ جسمین کہین سی
جای فرار ملجای اور کوئی ملجا اور ماوا جان بچنی کا ٹہر جاوی لیکن شیعہ کب اس مکر
و فریب مین آتی ہین اور کب اس کتیا دی کا دہوکا کہاتی ہین **قولہ** اصل عبارت
کو لکہتی ہین **اقول** اصل عبارت کو تو خود صاحب تقلیب المکائد علیہ الرحمہ نی
لکہہ دیا ہی لیکن تمنی اصل عبارت شاہ جی کو نہ لکہا کہ جسمین دونو باہم ملادی سی
کتیا دئی شاہ جی ظاہر ہو جاتی **قولہ** اور نہایت ادب سی خدمت حضرات
شیعہ مین الی قولہ جا اینجا ست **اقول** ہم بہی بعد اسکی کہ دونو عبارتین
شاہ جی اور قاضی علیہ الرحمہ کی نقل کر چکی نہایت تر از نہایت داب ادب سی
خدمت مین حضرات اہلسنت کی عرض کرتی ہین کہ وی ان دونو تقریرونکو ملاوین
اور ذرا انصاف کرین کہ کسقدر آپسمین فرق ہی کجا ایک خوف و حزن خاص کو
باعتبار سوابق اور لواحق کی دلیل نفی دینی اور نفی ایمانی ٹہرانا اور کجا مطلق حزن
و خوف کو دلیل جبن ٹہرانا شتان ما بین السماء والارض اور بعد اسکی ذرا غور فرماوین
کہ اپنی تقریر مہمل کا خود ہی جواب دینا اور اوسپر اسقدر نازو و فخری کرنا صاحبان
شرم و حیائی عثمانی کا کام ہی یا عار و ننگ کا مقام ہی اور یہہ کسی کتیا دو مکار

شعبده کاری ہی بابی غیرتی اور بیحیائی فواحش بازاری مجھے عجب دانشمندون اور
علماء کا حال یہہ ہی تو وای بر حال جہلا بلکہ کسی ادنی سی ادنی جاہل سی بھی یہہ گمان
نہین ہوتا کہ ایسی پلوچ اور بیہودہ حرکت کری کہ اپنی تقریر بیہودہ کو دوسرونکی گلی
منڈہہ کر پھر اپنی بیہودگی پر ناز و غمزہ فرماوی اور خدا اور خلق خدا سی نشرماوی معلوم
نہین کہ شاہ صاحب اور مخاطب صاحب کو یہہ کونسی افعال حکیمانہ سمجہہ مین
آئی کہ جواہر بیش بہا کی جگہہ جہوٹھی موتی دیکھائی اور عوام کو دام فریب مین
لائے ہم تو باوجود ان لوگونکی روبہ بازی اور حیلہ سازی کے ایک بات بہی
ایسی نہین پاتی جو بیہودگی سی خالی ہو اور ایک لفظ بہی ایسا نہین دیکہتی جو سفاہت
اور رکاکت اور حماقت اور وقاحت اور فضاعت اور شناعت اور رذالت اور
خداعت سی محفوظ ہو ۔ زپای تا بسرش ہر کجا کہ می نگرم * کرشمہ دامن دل
میکند کہ جا اینجاست * **قولہ** ہماری نزدیک تو شاہ صاحب نی بڑا احسان
الی قولہ نقل کر دیا **اقول** ہماری نزدیک تو شاہ جی نی جو کچہہ احسان کیا حضرات
اہلسنت پر کیا کہ جو تقریر شیعونکی جگر سوز اہلسنت تہی اور انکی خرمن شکیب کو
سرتاسر جلاتی تہی اور جیتی جی دوزخ کی کنارہ لگاتی تہی شاہ جی نی اوسکو بخدع
و فریب بالکل بدل دیا اور بتر و تازگی تقریر ابلہ فریب آتش درونی اہلسنت پر
آب پاشی کی اور اپنی فضیحتی اور رسوائی بکذب و فریب اپنی اوپر گوارا کرلی اور
اس مقام پر مخاطب والا مقام نی بعوض احسان شاہ جی اونپر یہہ احسان کیا کہ
عبارت شاہ جی کو نقل نکیا باین خوف کہ اگر کوئی منصف اوس عبارت کو عبارت
تقریر قاضی علیہ الرحمہ سی ملاویگا تو شاہ جی کی فضیحتی اور رسوائی بکذب و فریب

ظاہر اور عیان ہو جائیگی لیکن افسوس ہے کہ وہ ہم سے کیا حاصل کیونکہ تشہیر اوس کی تو صاحب
تقلیب المکائد علیہ الرحمہ کشف عورات شاہ جی ہمقبل عبارت قاضی
کر چکی ہین اور اونکی مکاری اور بیحیائی اور بیغیرتی کو کر ایک نیزہ ذوابۃ الاعلام
سی بہی بڑھی ہوئی ہی کالنار علی رؤس الاعلام مشتہر کر چکی ہین اگر کچھ
تہ بہانی کی تشہیر باقی رہگئی ہی وہ بہی انشاء اللہ فی یوم الوقت المعلوم عمل مین
آجائیگی **قولہ اگرچہ ہمکو ایسی بیہودہ تقریرونکی اقول اگرچہ** ہمکو بہی
ایسی بیہودہ خودساختہ مہمل تقریرونکی جواب مین کچھہ لکھنا اوقات کا ضایع
کرنا ہی مگر تنبیہاً للسفہاء الجہلاء والاغبیاء الاشقیاء کچھہ لکھہ دیتی ہین

قال المخاطب لقمقام هداه الله سبل السلام

بہ نسبت پہلی اعتراض کے کہ حزن ابوبکر کا طاعت تہا یا معصیت اگر طاعت تہا تو
پیغمبر صاحب نی کیون منع کیا اگر معصیت تہا تو ابوبکر کا گنہگار ہونا خدا کی کتاب
سی ثابت ہوا جواب الزامی یہہ ہی کہ اللہ جل شانہ نی جو خطاب حضرت موسی
سی کیا ہی کہ لا تخف انک انت الاعلی اور حضرت لوط سی فرمایا ہی کہ
لا تخف ولا تحزن انا منجوك واهلك اور پیغمبر خدا سی فرمایا ہی کہ لا یحزنك قولہم
اس سی ظاہر ہوتا ہی کہ حضرت موسی اور حضرت لوط کو خوف تہا اور پیغمبر خدا
کو کافرونکی باتو نسی رنج ہوتا تہا خدا نی اونکی اطمینان اور تسلی کی لئی لا تخف و
لا تحزن فرمایا پس ہم شیعیان پاک سی پوچھتی ہین کہ اون پیغمبرونکا خوف طاعت
تہا یا معصیت اگر طاعت تہا تو خدا کا طاعت سی منع کرنا ثابت ہوتا ہی
اگر معصیت تہا تو انبیاء معصومین کا گنہگار ہونا ثابت ہوتا ہی

اسکا جواب دینگی وہی ہمار یطرف سی سمجہین اسکی جواب مین قاضی نور اللہ شوستری
نی مجالس المومنین مین بہ ضمن حکایات مفیدہ شیخ مفید کی بجواب تقریر ابو اسحق
احتیاط رئیس معتزلہ کی لکہا ہی کہ انبیاء علیہم السلام کی عصمت بہ دلیل عقلی ثابت ہی اس لئی
جو نہی اونکی نسبت ہی اوس سی ظاہری معنی مراد نہین ہو سکتی اور ابو بکر کی عصمت
ثابت نہین اسلئی جو نہی اونکی شان مین ہی اوسکی ظاہری معنی مراد ہین و ہذا عبارتہ
مضمون آن آیات نہی است لیکن انبیاء علیہم السلام از ارتکاب قبیحی کہ فاعل آن مستحق
ذم میشود بواسطہ دلیل عقلی کہ بر عصمت انبیا و اجتناب ایشان از گناہان قائم
گشتہ موجب عدول از ظاہر شدہ از ظواہر آن آیات عدول میکنیم و ہرگاہ اتفاق
حاصل باشد در آنکہ ابو بکر معصوم نبود واجب است کہ اجرای نہی کہ در شان آن واقع
شدہ بر ظاہر آن کہ قبح حال ابو بکر است بماند بجواب اسکی ہم یہہ کہتی ہین کہ خوف
کو معصیت مین شمار کرنا ہی غلط ہی اور انبیاء علیہم السلام نی جو خوف کیا اور خدا نی اونکو
اوس سی مطمئن کیا اوس نہی کو بلا ضرورت ظاہر سی عدول کرنا ہی لغو ہی بلکہ
خوف کو معصیت قرار دیکر عمداً انبیاء علیہم السلام پر تہمت کرنا ہی اور جو فرقہ انبیاء کی
عصمت کا قائل نہین ہی اوسکو تقویت دینا ہی حالانکہ خوف منجملہ اون امور
بشریت کی ہی جنسی کسی بشر کو خواہ وہ نبی ہو خواہ امام ہو خواہ ولی ہو چارہ نہین
اور اوسپر خدا کیطرف سی بہی مواخذہ نہین ہی چنانچہ حضرت موسیٰ اور ہارون
کو حکم ہوا کہ فرعون کو جاکر سمجہاؤ اور اوسکو دعوت ایمان کی کرو تو اونہون نی خوف
کیا اور یون کہا کہ ربنا اننا نخاف ان یفرط علینا او ان یطغی کہ خداوندا
ہمکو خوف ہوتا ہی کہ کہین وہ ہمپر زیادتی نکری تب اللہ نی مطمئن کیا اور فرمایا

لا تخافا انّنی معکما ؑ کچھہ خوف نکرو مین تمھاری ساتھہ ہون پس ذرا
غور کرنیکا مقام ہی کہ جب حضرت موسٰیؑ اور ہارونؑ باوجود نبوت کی خوف
کرین اور خدا کیطرف سی اس خوف پر اونکو عتاب نہ ہوئی اور اونکی نبوت مین
فرق نہ آوی تو اگر حضرت ابو بکر صدّیق نی جو بالاتفاق نہ نبی تھی نہ معصوم
خوف کیا تو کیا گناہ کیا بلکہ جسطرح پر خدانی حضرت موسٰیؑ اور ہارون کو انّنی
معکما کہکر مطمئن کر دیا اسی طرح پر پیغمبر خداصؐ نی انّ اللہ معنا فرما کر ابو بکر
کو مطمئن کر دیا ہمکو شہید ثالث کی سمجھہ پر نہایت تعجّب آتا ہی کہ ابو بکر صدّیق
کی محزون اور مغموم اور خائف ہونیسی خوف کو بھی گناہونمین داخل کر دیا
اور ایک ابو بکر کی ذمّہ گناہ ثابت کرنی کی لئی تمام پیغمبرونکی نسبت معاصی کا الزام
لگایا اور بلا ضرورت الفاظ خوف کو اونکی حقیقی ظاہری معنی سی عدول کیا لیکن جب
کہ جابجا قرآنمین الفاظ خوفکی انبیاؑ کی نسبت وارد ہین اور مفسّرین نی اوسکے
ظاہری معنی مراد لئی ہین اور کسی نی خوفکو معصیت اور گناہ اور نقص ہین شمار نہین کیا ہی
تو ایک شہید ثالث کی کہنی سی کچھہ نہین ہو سکتا چنانچہ آیۂ فاوجس منہم خیفۃ
کی تفسیر مین علامہ طبرسی نی جو محققین شیعہ سی ہین لکھا ہی کہ فلمّا امتنعوا عن الاکل نکرہم
منہم وظنّ انّہم یریدون سوءًا فقالوا ای قالت الملائکۃ لا تخف یا
ابراھیم کہ جب فرشتون نی حضرت ابراھیمؑ کی ساتھہ کھانا نہ کھایا تو وہ ڈری
اور گمان کیا کہ کہین یہہ لوگ کچھہ بدی سی پیش نہ آوین تب ملائکہ نی کہا کہ ای
ابراھیم کچھہ خوف نکرو اور ہم سی نہ ڈرو ہم آدمی نہین ہین پس خوف دور کرنیکی
کی جو کلمات تشفّی و تسلّی کی یہ لفظ لا تخف یا لا تحزن کلام الٰہی یا احادیث

ہوی مین مذکور ہین اونکو از قبیل اوس نہی کی تصور کرنا جو ارتکاب معاصی کے
منع کی لیئے مستعمل ہین بڑی غلطی ہی ورنہ اگر یہہ امر تسلیم کر لیا جاوی کہ جہان
لفظ لا کہ جو حرف نہی کا ہی استعمال کیا جاوی وہان مراد نہی عن المعصیت ہو
یا جہان کسی شی کی نہی بیان ہو اوس سی اوسکا وقوع ہونا بہی ضرور
سمجہا جاوی تو ہزارون اعتراض ایمہ کرام پر ایسی وارد ہونگی کہ سوا اونکی
عصمت کی دوسرا جواب حضرات امامیہ سی بن نہ پڑیگا مثلاً علل الشرایع
مین لکہا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی علیہ السلام سی فرماتی ہین
کہ یا علی لا تتکلم عند الجماع ولا تنظر الی فرج امرأتك ولا تجامع امرأتك
بشهوة امرأة غيرك کہ ای علی نہ کلام کر وقت جماع کی اور نہ دیکہہ اپنی عورت
کی شرمگاہ کو اور نہ صحبت کر اپنی بی بی سی اور کسی عورت کی شہوت پر پس اگر
کوئی پوچہی کہ حضرت علیؑ یہہ کام کرتی تہی یا نہ کرتی تہی اگر نہ کرتی تہی تو وہ
قاعدہ باطل ہوا جاتا ہی کہ نہی شیٔ وقوع شیٔ پر دال ہی اور اگر کرتی تہی تو
وہ فعل طاعت تہا یا معصیت اگر طاعت تہا تو پیغمبر خدا صلعم نی کیون منع کیا
اگر معصیت تہا تو امام معصوم کا گنہگار ہونا ثابت ہوا اگر کوئی یہہ جواب دی
کہ امام معصوم ہوتی ہین اسلئی اس نہی کو اگرچہ نہی عن المعصیت ہی از ظاہر آن
عدول میکنیم تو ہم بہی مجبوری یہہ کہنی لگین گی کہ ابو بکر صدیق بہی محفوظ تہی
اسلئی ہم بہی لا تحزن ان اللہ معنا کو از ظاہر آن عدول میکنیم ای یارو
ایسی صریح اور صاف بات کو عناد اور عداوت سی کیون معما اور پہیلی بنای
دیتی ہو اور سیدہی سچی باتکو کیسی مشکل کئی دیتی ہو ذرا انصاف کرو کہ اگر کوئی دوست

کسی دوست پر صدمہ پہنچنی سی رنج کری اور وہ دوست اوسکو ظاہر کری اور
کہی کہ کچھہ خوف نکر اللہ ہمارا مددگار ہی تو یہہ کہنا از قبیل تشفّی اور تسلّی کی ہی یا
از قسم زجر و توبیخ کی اگر تشفّی اور تسلّی کی قسم سی ہو تو لا تحزن ان اللہ معنا
کو بھی اوس قسم سی سمجھو خدا کی آیتونکی تحریف لفظی نہ کرو اور یہہ خیال نکرو کہ نہی
کی حرف کا استعمال واسطی منع اور زجر و توبیخ کی ہوتا ہی بلکہ واسطی ترحم اور شفقت
کی بھی ہوتا ہی چنانچہ اگر قرآن مجید کی لفظون پر کوئی غور کری تو اوسکو خود معلوم
ہو جائیگا کہ اکثر جگہہ خدا نی پیار و محبت مین بھی حرف نہی کا استعمال کیا ہی
چنانچہ پیغمبر خدا سی فرماتا ہی کہ لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ کہ بہت
جلدی زبان نہ کہولدیا کر اور میری کلام کو پورا سن لیا کر اور دوسری مقام پر فرماتا ہی
کہ فلا تذہب نفسک علیہم حسرات کہ لوگونکی پیچہی تیری جان نہ جاتی رہی
تو انکی لئی اپنی جان نہ دی تو کیا ان کلمات کو بھی قاضی صاحب زجر و توبیخ کی کلمی
سمجہینگی اور تحریک لسان اور ذہاب نفس کو معصیت اور ذم تصور کر کی
بلحاظ عصمت حضرت کی ظاہر سی عدول کرینگی اور اگر ان کلمات کو رحمت اور
شفقت پر محمول کرینگی تو اپنی دعوی کی سفاہت کی قایل ہونگی اعتراض
دوسرا کہ ابو بکر کو خدا اور رسول پر کچھہ یقین نتھا اسلئی باوجود دیکھنی بہت سی
نشانیون حفاظت کی وہ روئی اور ہائی ہائی مچانی لگی اسکا جواب یہہ ہی
کہ ہائی ہائی کرنا اور زور زور سی چلانا ابو بکر صدیق کا کسی طرح پر ثابت نہین ہی
اسلئی کہ قرآن مجید سی تو حزن کرنا ثابت ہوتا ہی اور حزن کی معنی نوحہ اور
فریاد کی نہین ہین اگر کوئی خاص لغت کی کتاب حضرات امامیہ کی ایسی ہو کہ جو

الفاظ صحابۂ کبار کی شان مین ہون اونکی کچھ یہہ معنی ہی علیحدہ اسمین لکھی ہون تو
ہم نہین جانتی ورنہ حزن کی معنی غم کی ہین نہ ہائی ہائی مچانی اور زور سے
چلّانی کے جسکو نور اللہ شوستری نی احقاق الحق مین لکھا ہی حتّی اغلبته
بکاؤه وتزاید قلقه وانزعاجه علاوه اسکی خود مفسّرین امامیہ کی تفسیر
پر خیال کرنا چاہئی کہ اونہون نی حزن کی کیا معنی لکھی ہین پس مفسّر کاشانی
نی خلاصة المنہج مین اسکا ترجمہ کیا ہی کہ چون گفت پیغمبر صلعم یار خود را اندوه مخور
اور علّامہ طبرسی نی فرمایا ہی لا تحزن ای لا تخف پس ہمکو اسپر حیرت ہے
کہ قاضی صاحب نی حزن کی معنی نوحہ و فریاد کی کہان سی نکالے یقول

المتمسك بولاية علي ابن ابيطالب عليه السلام

سابقمین بیان ہوا کہ یہہ تقریر اعتراض شیعہ نہین ہی بلکہ تراشیده ابو الحسین
خیاط ہی شیعہ نہ مطلق حزن و خوف سی بحث کرتی ہین نہ مطلق نہی سی
بحث کرتی ہین بلکہ ایک حزن و خوف خاص سی بحث کرتی ہین جو ابوبکر کی
لئی غار مین بوجہ عارض ہوا بلکہ بوجہ بی ایمانی و عدم تصدیق بقول خدا و رسول
عارض ہوا اور مستتبع بیقراری اور گریہ و زاری تہا اور باعتبار سوابق اور لواحق
کی بجز امر قبیح کی کسیطرح سی اوسکی لئی کوئی محمل صحیح نہین نکل سکتا اور اسیطرح
ایک نہی خاص سی بحث ہی جو بعد ایسی فعل قبیح کی واقع ہوئی کہ جسکو بجز معنی
اصلی حقیقی کی معنی مجازی پر حمل کی لیاقت نہین ہی اور باوجود اسکی اگر کوئی
معنی مجازی تشفی پر حمل ہی کری تب بہی مطلوب اہلسنّت نہین حاصل ہو سکتا ہے
اسلئی کہ اگر کوئی قباحت قلق و اضطراب ایک کافر سی مثل افشای راز کی لازم آتی

تو ممکن ہی کہ بنظر عدم فوت مقصود کے ایک کافر ہی تسلّی او تشفّی دیا جاوی فضلاً
عن المنافق المظہر بلسانہ التوافق اور جب یہہ تقریر اعتراض خود ساختہ غلط ٹہری
تو شیعونکو اسکی ردّ جواب کی کچہہ ضرورت نہین ہی اور جو کچہہ اس تقریر کے
جواب مین لکہنی والی نے سر و پا بکین یا کوئی موچی صاحب کہنہ ہزار سالہ کو از
سر نو سجین یا کوئی بساطی صاحب اپنی بساط پر نئی ٹہنگ سی جماوین یا کوئی
اونکی معتقد صاحب ایک عالم کی خاک اپنی سر پر اوڑاوین کلاہ و طرہ ابنائی
فاسد علی الفاسد ہی **قولہ** جواب الزامی یہہ ہی **اقول** ردّ جواب الزامی
سی جو بعد اسکی خود مذکور فرماینگی ایسی ہوش و حواس باختہ ہوگئی کہ ذکر
جواب تحقیقی بہول یہہ بعینہ وہی جواب ہی جسکا جامہ ہزار سال کا بیش
اس زمانہ سی پیشتر اوسی خیاط مذکور نی واسطی ستر عورات ابو بکر کی قطع
کیا تہا اور بر پیمان جدّ و کدّ لسوزن شدّ و مدّ اونکی قامت زیبا پر سیا تہا
اور ہر چند شیعون نی چیر پہاڑ کر اوسکی پرزی پرزی اوڑا دیی مگر ابتلک
ہوا خواہان حضرت ابی بکر ہمین جوڑ پیوند لگاتی ہین اور ہر الگو سٹا بناتی ہین
اور اونکو مار مار کر زبردستی پہناتی ہین اور اونکی فضایح کو چہپاتی ہین لیکن
جسکو خدا نی ایک خلق کثیر کی سامنے از شرق تا غرب رسوا کیا ہوا وسکی فضایح
کسیکی چہپانی سی نہین چہپتی **قولہ** حضرت موسیٰؑ کو اور حضرت لوطؑ کو
خوف تہا **اقول** بنا بر تقریر شیعہ کی جب تلک مماثلت خوف انبیاءؑ
اور خوف ابو بکر مین نہ ثابت کیجاوی تب تلک قیاس ایک کا دوسری پر قیاس
مع الفارق ہی پس ثابت کرنا چاہئی کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت لوطؑ اور

جناب رسولخداؐ بھی بعد اسکی کہ مثل ابوبکر کی ایک مامن حفظ و حراست مین
پہنچ چکی تھی اور خدائی وعدہ حفظ و حراست بھی کیا تھا بلکہ آیات اور علامات
حفظ و حراست مثل تعشیش الطائر و نسج العنکبوت بھی دیکھا یا تھا پھر بھی ان
بزرگونکو اطمینان نہ حاصل ہوا اور اسدرجہ خوف و حزن طاری ہوا کہ باوجود
اسکی کہ مقام مقتضی سکوت تھا تا کہ خلاف رضا خدا با فشاء راز خدا لازم نہ آوے
مگر ان انبیاءؑ نے مثل ابوبکر کے کچھہ اسکا لحاظ نکرکے قلق و اضطراب و بیقراری
اور گریہ اور زاری کو شروع کیا ایسی ہنگام مین خدانی ان پیغمبر و نسے لاتخف
اور لاتحزن فرمایا تھا پس جب تلک یہہ سب حالات نفاق دلالات العیاذ باللہ
انبیاءؑ کی لئی حضرت مخاطب ثابت نکری تب تلک و نو خوف و حزن ایک
نہین ہوسکتی وانّی لہ ذالک **قولہ** بجواب تقریر ابو الحسین خیاط **اقول**
سابق مین بیان ہوا کہ تقریر خیاطی تقریر شیعہ نہین ہی پس برادران اخیافی
خیاط کو ضرور تھا کہ اس تقریر کو تقریر شیعہ ہونا انکی کسی کتاب معتبر سے
ثابت کرتی لیکن قریب ہزار سال کی زمانہ گذرا کہ کسی سنّی سی اثبات اسکا
نہو سکا پس اسصورت مین اسکا جواب شیعونکو دینا کچھہ ضرور نہین ہے
باوجود اسکی علی التنزل شیخ مفید علیہ الرحمہ نی وہ جواب معقول دیا کہ قابل
قبول فحول ذوی العقول ہی اور اہلسنت آجتک اوسکی پیچ و تاب مین اور مثل
ابوبکر کی عجب قلق و اضطراب مین ہین کہ کچھہ بنائی نہین بن پڑتی دیوانونکی
طرح اوکھڑی اکھڑی باتین نئی سر و پا بکتی ہین اور اوسی سی اپنا جی خوش
رکھتی ہین کما سیعلم **قولہ** وہذہ عبارتہ مضمون آن آیات نخی است

اخیافی برادران مادری ۱۲

اقول

اقول یہہ تقریر با توقیر لا جواب مبتنی ہی اوپر چند مقدمہ کی ایک یہہ ہی کہ مطلق
امر و نہی یعنی صیغۂ افعل ولا تفعل حقیقۃً موضوع واسطی وجوب اور حرمت
کی ہی اور یہہ وہ بات ہی کہ محققین اہل اصول کا اسپر اتفاق ہی اور کتنی
دلائل عقلی اور نقلی کتاب اور سنّت سی علم اصول فقہ مین اسپر قایم ہین +
ازانجملہ قولہ تعالی فلیحذر الّذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم
فتنۃ الخ یعنی چاہئی کہ ڈرین خلاف کنندگانِ امر خدا اس بات سی کہ پہنچی
اونکو کوئی بلا دنیا مین یا عذاب دردناک آخرت مین و قولہ تعالے
ما منعک ان لا تسجد اذ امرتک یعنی کون چیز مانع ہوئی تجکو سجدہ
کرنیسی جسوقت کہ امر کیا مینی تجہکو باُسْجُدُ قال البیضاوی بعد اذ امرتک

دلیلٌ علی انّ مطلق الامر للوجوب والفور یعنی توبیخ شیطان بمخالفت امر
ایزدمنان دلیل ہی اوپر اسبات کی کہ مطلق امر موضوع حقیقۃً واسطی وجوب
اور فوریت کی ہی اور جو لوگ کہ قائل اسکی ہین کہ امر للوجوب ہی اونکو چارہ
اس سی نہین ہی کہ قائل ہون نہی مین اصالت حرمت کی بدلیل قولہ تعالے
ما نہاکم عنہ فانتہوا یعنی خدا و رسول جس کام سی تمکو نہی کرین اوس سے
باز رہو اور جب باز رہنا واجب ہوا اسلئی کہ انتہوا امر ہی اور امر للوجوب
ہی تو یہی معنی حرمت کی ہین اسواسطی کہ جس شئی سی باز رہنا واجب ہے
اوسیکو حرام کہتی ہین اور جب ثابت ہوا کہ حقیقۃً امر و نہی واسطی وجوب
و حرمت کی ہی پس بدیہیات سی ہی کہ معنی حقیقی سی بلا قرینہ صارفہ طرف
معنی مجازی کی جانا جائز نہین ہی دوسرا مقدمہ یہہ کہ بدلائل قاطعہ اہ

براہین ساطعہ ثابت ہی کہ انبیاءؑ معصوم ہین اور کافی ہی واسطی اثبات
اس امر کی تنزیہ الانبیاء ہو جواب تخطیۃ الانبیاء اہلسنت
مین لکہی گئی اور باوجود گذرنی سیکڑون برس کی آجتک اوسکا جواب
نہین ہوسکا اور بدیہیات سی ہی یہہ امر کہ عصمت مانع ہی اس سی کہ کوئی
نہی اونکی بارہ مین متعلق بواقع ہووی کسی امر قبیح کی ہوسکی تیسرا مقدمہ یہہ ہی
کہ ابوبکر مثل انبیاءؑ کی معصوم نہین اور کافی ہی واسطی اثبات اسکی اجماع
کل امت کا اوپر غیر معصومیت ابوبکر کی بلکہ بنظر بت پرستی اور شراب خواری
اور حرام کاری ایام جاہلیت یہہ امر اجلائی بدیہیات سی ہی پس کوئی ضرورت
داعی اسکی نہین ہی کہ جو نہی اونکی بارہ مین ہو وہ خواہی نخواہی مصروف
معنی حقیقی ظاہری سی کیجاوی پس حاصل ان مقدمات بدیہیہ جلیہ کا یہہ ہی
کہ کلیۃ جو نہی انبیاءؑ کی بارہ مین ہی بالضرورت عصمت ضرور ہوگی کہ معنی حقیقی
ظاہری سی مصروف الی المعنی المجازی ہو اور ابوبکر کی لئی یہہ امر ضرور نہین ہی
بلکہ بلاوجہ معنی حقیقی ظاہری سی عدول کرنا جائز ہی نہین ہی یہہ ہے
تقریر رد معارضہ اہلسنت وہ معارضہ کہ جسکا نام جواب الزامی حضرت
مخاطب نی رکہا ہی اور اس تقریر کی اوٹہا دینی کی لئی ضرور ہی کہ کسی مقدمہ
کو مقدمات ممہدہ سی باطل کرین لیکن حضرات اہلسنت سی از متقدمین تا
محدثین کسی صاحب سی یہہ نہوسکا کہ کسی مقدمہ کو ان مقدمات سی رد
کرین بلکہ متاخرین محدثین نی از جانب خود بیہودہ تقریرین تراشیدہ کرکی
بی سروپا جواب دئی اور اپنی اور دوسرونکی اوقات عزیز ضایع کی کما

سمعت و ستسمع تفصیلاً **قولہ** بجواب اسکی ہم یہہ کہتی ہین **اقول** یہہ سوال
از ریسمان اور جواب از آسمان ہی **قولہ** خوفکو معصیت مین شمار کرنا ہی غلط
ہی **اقول** یہہ کیا مہمل اور لغو کلام ہی کسنی مطلق خوفکو معصیت کہا بلکہ
بعض خوف کو ہم عین عبادت و طاعت شمار کرتی ہین مثلاً وہ خوف جو
انسان کو بلحاظ زشتی کردار اور غضب خداوند قہار اور دخول نار کی عارض ہوتا ہے
اور باعث توبہ و استغفار بدرگاہ ایزد کردگار ہوتا ہی پس ایسا خوف ہرگز معصیت
نہین اسکو معصیت مین شمار کرنا ہم بہی غلط کہتی ہین کلام اور بحث اوس خوف
مین ہی جو غیر انبیا مین مورد نہی ہو اور معارک کارزار مین مورث فرار عن الزحف
ہو اور مقام غار مین باعث افشاء راز رسول ایزد کردگار ہو اگر یہہ خوف معصیت نہے
تو خدا نی کیون ایسی خوفونسی نہی فرمائی اور فارّین کی حق مین غضب اللہ علیہم
کیون فرمایا **قولہ** اوس نہی کو بلا ضرورت ظاہر سی عدول کرنا ہی لغو ہے
اقول حضرت مخاطب خود لغو ہی اور اوسکا ہر کلام لغو ہی اور بالخصوص یہہ
کلام لغو تر از ہر لغو ہی کچہہ ظاہر نہین ہوتا کہ مطلق نہی سی متبادر معنی حرمت
ہونیکا انکار ہی یا اقرار اگر انکار ہی تو اپنی اجداد کی تصریحات کا کتب اصول
مین کیا جواب دیتی ہین اور اگر اقرار ہی اور بخصوصیت مقام بقیام قرائن صارفہ
عن المعنی الحقیقی اسمقام پر نہی کو محمول بر معنی تسلّی فرماتی ہین تو مثل شیعون کے
معنی اصلی حقیقی سی عدول کرتی ہین پہر معنی اصلی سی عدول کرنیکو لغو کیونکر ٹہراتی
ہین اور شیعون نی کب معنی تسلّی سی اسمقام پر عدول کیا ہی آر ہی ہان معنون کو
اصلی نہین ٹہراتی جیسا کہ تمنی بر خلاف تصریحات اپنی علمائی اصول کی ٹہرایا ہے

[illegible] علیہم السلام ۱۲

اور جب یہہ معنی اصلی نہوئی تو ضرور ہی کہ محتاج بقرینہ ہوں اور قرینہ انبیاء ہیں
عصمت انبیا ہی اسی لیئی شیعون نی جہان کہین نہی متعلق بانبیاء ہی وہان
مقتضائی مطلق نہی سی کہ حرمت ہی عدول کیا ہی طرف معنی تسلّی وغیرہ کے
مثل نہی قبل از وقوع فعل تقدّماً للحفظ کما فی قولہ تعالی لا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا
او کفورًا لیکن اسکی لئی ضرور نہین ہی کہ جو نہی متعلّق بغیر انبیاء ہی وہ سمین بھی
خواہی نخواہی بلا وجہہ عدول کرین آری اگر کوئی وجہ عدول قایم ہو تو کرینگے
اور اگر غرض یہہ ہی کہ جو نہی متعلق بخوف ہی مطلقاً خواہ بنسبت بانبیاء ہو خواہ بنسبت
بغیر انبیاء سب مین ضرور ہی کہ معنی اصلی حرمت سی عدول کرکی معنی تسلّی پر
محمول کرین تو یہہ اول بحث ہی اسلئی کہ خوفِ انبیاء بسبب عصمت کے کسیطرح قبیح
نہین ہو سکتا ہی پس معنی اصلی حرمت وسمین مراد لینا جایز نہین ہی بخلاف خوف
غیر انبیاء کی کہ باعتبار سوابق اور لواحق کی قبیح ہو سکتا ہی جیسا کہ ہمنی خوفِ
ابو بکر مین بالخصوص غار مین اور بالخصوص فرار مین صف جنگ سی احد و خیبر
اور حنین مین بیان کیا **قولہ** بلکہ خوف کو معصیت قرار دیکر عمداً انبیاء پر تہمت کرنا
ہی **اقول** ہرگز شیعہ خوف انبیاء اور اوصیاء کو معصیت نہین ٹہراتی بلکہ
عدم معصیت انبیاء مین **تنزیہ الانبیاء** لکھتی ہین تہمت انبیاء پر کرنیوالا
وہی فرقہ گمراہ ہی جو کہ **تخطیۃ الانبیاء** اور معصومین کی خطا مین ثابت لکھتا ہے
کرتا ہی **قولہ** جو فرقہ انبیاء کی عصمت کا قائل نہین **اقول** وہ حضرات اہلسنت
وجماعت ہین جنکی بعض علماء یہانتک قائل ہین کہ کافر صادق اللہجہ بھی نبی
ہو سکتا ہی فضلاً عن الفاجر **قولہ** تقویت دینا ہی **اقول** تقویت دینی والی

وہ نالایق ہین جو معنئ ظاہری سی عدول نہین کرتی اور آیات متشابہات
سی معنئ ظاہری مراد لیکر خطائی انبیاءؑ ثابت کرتی ہین نہ وہ لوگ کہ جو
انبیاءؑ اور اوصیاءؑ از اول عمر تا آخر ہر گناہ صغیرہ اور کبیرہ سی معصوم جانتی ہین
یہانتک کہ خطائی اجتہادی بلکہ اجتہاد تک نہین جائز رکھتی بلکہ ماینطق عن
الہوی کا ایمان لائی ہین **قولہ** حالانکہ خوف منجملہ اون امور بشریت کے
ہی **اقول** یہہ بات سچ ہی مگر انبیاءؑ اور غیر انبیاء مین اسقدر فرق ہی کہ
انبیاء کا خوف بدلیل عصمت کبھی بیجا نہین ہوسکتا اور باعتبار سوابق اور
لواحق کی خواہی نخواہی حسن ہوگا اور خوف غیر انبیاء کبھی بجا اور کبھی بیجا اور
کبھی باعتبار سوابق اور لواحق کی حسن اور کبھی قبیح ہوسکتا ہی جیسا ہمنی خوف
ابی بکر مین بیان کیا کہ محض بیجا تھا اور نہایت قبیح تھا **قولہ** اور اوسپر
خدا کیطرفسی بھی مؤاخذہ نہین ہی **اقول** اگر مراد یہہ ہی کہ بالخصوص بعض
خوف خاص پر مؤاخذہ نہین ہی تو مسلم ہی ہم بھی کہتی ہین کہ بعض خوف یعنی
جو خوف کہ بجا اور حسن ہی اوسپر مؤاخذہ نہین ہی جیسی خوف انبیاء اور اوصیاء
مطلقاً کہ بسبب حسن ہونی کی قابل مؤاخذہ نہین ہی بلکہ بعض خوف کو ہم عین
طاعت و عبادت و عین ایمان سمجھتی ہین جیسی خوف خدا اور خوف عذاب
اپنی سیئات اعمال پر لیکن خوف ابوبکر اس قسم کا نہ تھا بلکہ خوف بیجا اور قبیح
اور عین بی ایمانی تھا کما مر آور اگر مراد یہہ ہی کہ مطلق خوف قابل مؤاخذہ نہین ہی
تو غیر مسلم ہی اور دعوائی بلا دلیل ہی اس دعوائی کا ذب پر کاش کوئی جھوٹھی سی
ہی دلیل ذکر کی ہوتی اگر مطلقاً ہر خوف مین مؤاخذہ نہین ہی تو آیہ وافی ہدایہ

اتخشونہم فاللہ احق ان تخشوہ ان کنتم مومنین مین ذم اور انکار خوف کفار سی کیون وارد ہوا بلکہ ان کنتم مومنین مشعر اسکا ہی کہ جسطرح خوف خدا عین ایمان ہی اوسیطرح اسمقام پر خوف از کفار عین لے ایمانی ہی اور پہر تعریف مومنین مجاہدین مین فرمایا ہے یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم پس ہرگاہ عدم خوف از لائمین ممدوح ہوا تو خوف از لائمین البتہ مذموم ٹہرا اور پہر فرماتا ہی فلا تخشوا الناس واخشون یعنی جن مقامات مین تمکو خوف ناس سی منع کیا گیا ہی وہان آدمیون سی نہ ڈرو بلکہ خدا سی ڈرو والغرض ایسی مقامات کا خوف البتہ مذموم اور قابل مواخذہ ہی پس ہر خوف پر اخذہ نہ ہونا محض باطل ہوگیا اور بدیہیات سی ہی کہ جو خوف آپکی شیوخ کبار کے واسطی سبب فرار مقابلہ اور مقاتلہ کفار سی ہوتا تہا اگر جای مواخذہ نہ تہا تو کیون خداوند تعالی لی آیہ من یولہم یومئذ دبرہ نازل فرمایا اور کیون فقد باء بغضب من اللہ سی بہگوڑونپر اپنا غضب ظاہر کیا اور کیون ماواہ جہنم وبئس المصیر سی جہنم کو انکا بازگشت قرار دیا افسوس ہے کہ حضرت مخاطب عہد کرامت عہد جناب رسالت مآب مین موجود نہ تہی ورنہ صحابہ فارین اور مترددین متخلفین از جہاد کیطرف سی بذریعہ سند حاصل کردہ از صدر وکالت فضولی کرتی اور بدین تقریر دلپذیر درگاہ خدا اور رسول مین معذرت خواہ ہوتی کہ فرار اور تخلف بعلت خوف ہی اور پایا جانا معلول کا عند وجود العلۃ ضروری ہی اور خوف از امور بشریت سی ہی جس سی ہر نبی و ولی کو مجبوری ہی اور کسیطرح قابل مواخذہ نہین ہی تو فارین غضب خدا مین اور

متخلفین خصوصاً الثلثة الّذین خلفوا دوری از رحمت خدا مین بمقتضای
لعن اللہ من تخلّف عن جیش اسامة کما فی الملل و النحل گرفتار نہوئی **قولہ**
چنانچہ حضرت موسیٰؑ وہارون **اقول** جب کلّ افعال کلّ انبیاءؑ اور اوصیاؑ کی
کی بدلیل عصمت حسن تھی تو لاریب کہ خوف انکا بھی بجا اور حسن تھا نہ مثل خوف
ابوبکر کے بیجا اور قبیح بالجملہ ذکر موسیٰؑ و عیسیٰؑ و ہارونؑ و ابراہیمؑ کا مخاطب
کو کچھہ فائدہ نہین دیتا جب تلک عصمت ابوبکر کو ثابت نکری یا عدم عصمت انبیاء
ثابت نکری و انّی لہٗ ذالک کاش اسی قدر ثابت کر دیتا کہ ان انبیاءؑ کو بھی
باوجود اسکی کہ خدا کیطرف سے وعدۂ حفاظت ملا اور آیات حفاظت بھی
مثل التعشیش الطّائر و نسج العنکبوت دکہائی گئی پھر بھی قلق و اضطراب و
بیقراری اور گریہ وزاری لاحق ہوئی اور تصدیق بوعدۂ خدا و رسول صلعم
نہین ہوئی اور پھر بھی خوف لاحق رہا تب البتہ دونو خوف یعنی خوف انبیاءؑ
اور خوف ابوبکر یکسان ہو جاتی و اذ لیس فلیس **قولہ** اس خوف پر انکو عتاب
نہوئی **اقول** خوف بجا اور حسن پر عتاب کی کیا وجہ **قولہ** خوف کیا تو
گناہ کیا **اقول** گناہ یہہ کیا کہ خوف بیجا اور قبیح کیا بلکہ گناہ کیا عین کفر
اور بی ایمانی کی کہ تصدیق قول خدا و رسولؐ نکی **قولہ** ابوبکر کو مطمئن کر دیا
اقول ہمکو کلام اسمین نہین ہی کہ خدا اور رسولؐ کسی کافر کو لمصلحة مثل عدم افشای
راز مطمئن کرین خصوصاً ساتھہ دکہائی آیات حفظ و حراست کی مثل تعشیش الطائر
و نسج العنکبوت کی لیکن کلام اسمین ہی کہ ابوبکر کو باوجود اس سب کے اطمینان نہوا اور
اظہار بیقراری اور گریہ وزاری کی کار بند ہوئی کما سیجیٔ من صحاح اہل السنة بھی و دلیل کفر

اور نفاق اوزنی ایمانی کی ہی **قوله** ہمکو شہید ثالث کی سمجھہ پر نہایت تعجب
آتاہی **اقول** ہمکو حضرت مخاطب کی سمجھہ پر نہایت تعجب آتا ہی کہ اظہار حزن
وغم وخوف ابوبکر کو کہ بہشتی اوپر بدیہی اور عدم ایمان بوعدہ خدا ورسول
اور عدم تصدیق آیات حفظ کی تہا کیونکر گناہ بلکہ کفر ونفاق نہین کہتا اور اس
خوف کفر ونفاق کو ساتہہ خوف مستحسن انبیائی معصومین کی کیونکر مساوی ٹہراتے ہے
قوله ایات ابوبکر کی ذمہ گناہ ثابت کرنیکی لئی **اقول** تمنی ایات ابوبکر کی ذمہ
گناہ ثابت نہ کرنی کی لئی کسی خوف کو قابل مواخذہ نرکہا اور کل فارین عن الزحف
کو اور کل متخلفین اور قاعدین عن الجہاد کو خدا سی خوف نکرنی پر اور کفار سی ڈرنے
پر معذور کر دیا **قوله** تمام پیغمبرونکی نسبت معاصی کا الزام لگایا **اقول** الزام
معاصی انبیاء جب ہوتا کہ خوف انبیا بہی العیاذ باللہ مثل خوف ابوبکر کے
مبتنی بر کفر ونفاق وعدم ایمان بوعدہ خدا ورسول ہوتا اور نہی انبیا بعلت
عصمت معدول بمعنی اصلی ظاہری حرمت سی نہوتی اور ہر گاہ انبیا اور ابوبکر
مین فرق آسمان وزمین پایا گیا پہر معصیت ابوبکر سی معصیت انبیاء کیونکر لازم
آئی **قوله** الفاظ خوف کو اونکی حقیقی ظاہری معنی سی عدول کیا **اقول** کلام
مہمل ہے کسی خوف کی عنوان سی عدول کیا نہی ہے کے معنی اصلی حرمت سے عدول
کرنی کو خوف کی معنی سی عدول کرنا فرماتی ہین نہین معلوم کہ یہہ غباوت ہے
یا غوایت ہی **قوله** الفاظ خوف کی انبیاء کی نسبت وارد ہین اور مفسرین نے
اوسکی ظاہر معنی مراد لئی ہین **اقول** بی شبہہ جہان جہان خوف انبیاء ہی اوسکی
ظاہر ہی معنی مراد ہین کوئی خوف کی باطنی معنی نہین ہین لیکن خوف انبیاء بجا اور

مستحسن ہے اور خوف ابوبکر بیجا اور مستہجن **قولہ** کیسے خوفکو معصیت اور گناہ
اور نقص شمار نہین کیا **اقول** اگر خوف حسن انبیاء کو معصیت اور گناہ اور
نقص نہین کہا ہی تو بوجہ معصومیت اونکی ہی اسکو لازم نہین ہی کہ خوف ابوبکر
کو بہی معصیت اور گناہ بلکہ کفر و عدم باللہ نہ کوئی شمار کری **قولہ** تو ایک
شہید ثالث کی کہنی سی کچہہ نہین ہو سکتا ہی **اقول** خوف انبیاء کو حسن اور
خوف ابوبکر کو کفر و معصیت کہنی والی فقط شہید ثالث نہین ہین بلکہ دنیا بھر کے
شیعہ ہین اور اسپر متفرع اگرچہ بالفعل کچہہ نہین ہو سکتا ہی تاہم اسقدر ہو سکتا ہے
کہ مجالس خاص شیعہ مین آپ کہڑی نہین ہو سکتی اور ضرورت اسکی پڑ جاتی ہی
کہ مثل شیوخ کبار کی روافض اڑاتی ہین اور ہوتی داد بار ہو جاتی ہین **قولہ** جناب
آیۂ فاوجس منہم خیفہ مین الی قولہ بڑی غلطی ہی **اقول** یہہ بڑی غلطی اون
اشقیا کی ہی جو تخطیۃ الانبیاء لکہتی ہین لیکن جو لوگ نہی کو معنی اصلی حرمت سے
بداعیہ عصمت معدول کرکی تنزیۃ الانبیاء لکہتی ہین وہ ہر چہوٹی بڑی غلطی
سی مبرا ہین لیکن اس سی آپکی حضرت ابوبکر کو جنکی عصمت کو اونکی بت پرستی اور
شراب خواری نی خاک مین ملایا ہی کیا ملیگا پس جو نہی کہ اونکی بارہ مین ہے
ہماو کیا وجہ اور کیا غرض کہ معدول عن ظاہر الحرمت کرین آپ نی اونکو اپنا پیر بنایا بلکہ
خلیفہ جی ٹہرایا ہی اب جو کچہہ اونکی حتمین کرین بہت بجا ہی مگر مشکل یہہ ہی کہ آپ
دوسروں سی بہی وہی بات کروانی چاہتی ہین یہہ بیجا ہی **قولہ** جہان لفظ
لا جو حرف نہی کا ہی استعمال کیا جاوی وہان مراد نہی عن المعصیت ہو **اقول**
لڑکے میزان خوان بہی جانتی ہین کہ لا ہر جگہہ حرف نہی نہین ہی بلکہ اکثر حرف نفی ہے

بھی ہی اور کسینی اسکا دعوی کیا کہ ہر لا نہی عن المعصیت ہی آری اکابر محققین علما
اصول بتصریح اسکی کرتی ہین کہ اصل نہی للحرمت ہی جیسا کہ اصل امر للوجوب لیکن
یہہ کچھہ ضرور نہین ہے کہ ہر جگہہ اصلی معنی مراد ہون بلکہ جب کوئی قرینہ صارفہ
نہو گا تب اصلی ہی معنی مراد ہونگی ۔ اور انبیاء ع اور اوصیاء ع مین عصمت
قرینہ صارفہ ہی کہ وہ ابو بکر مین نہین ہے اور اس امر کو ہر لا نہی عن المعصیت
ہونیسی کیا علاقہ مگر ہماری مخاطب عشق حضرت ابو بکر مین ایسی از خود رفتہ ہین
کہ ہر بات مونہہ سی نی ٹھکانی ہی نکلتی ہی **قولہ** ہزارون اعتراض ائمہ کرام ع پر
اقول خداوند قہار زبان ادمی بد لگام بد انجام کی مقراض آتشین سی قطع کری
جس سی نام اعتراض بر ائمہ کرام علیہم السلام وعلی جدہم آلاف التحیۃ والسلام
نکلتا ہی اعتراض بر کرام او نہین اشقیائی لیام کا کام ہی کہ جنکو طیب ولادت سے بہرہ
نہین ہی کیا بغیرتی اور بی ایمانی ہی قیاس کرنا حال جس الاوثان ونجس الاعیان
کو اوپر انوار پاک خداوند منان کی کجا نطفہائی ناپاک مشرکین اور زادہ ہائی
فواحش عاہرہ اور کجا معصومین متطہرین ع سلالۃ کنا فی اصلاب طاہرۃ وارحام
طاہرۃ ابو بکر کو عمر پر قیاس کرنا چاہیئی نہ ابو جہل کو پیغمبر ص پر س ۔ چہ نسبت خاک را
با عالم پاک ۔ **قولہ** کہ سوائی انکی عصمت کے دوسرا جواب حضرات امامیہ سے
نہ بن پڑیگا **اقول** دوسرا بن پڑی یا نہ بن پڑی آپکی منہہ توڑنیکی واسطی تو یہی
جواب عصمت انبیاء اور اوصیاء کافی اور وافی ہے اسلئی کہ مقام ما نحن فیہ
مین مدار جواب شیعہ کے اوپر عصمت کی ہی یعنی اصل نہی دلالت اوپر وقوع حرمت
کرتی ہی مگر معصومین ع مین بقرینہ عصمت ماول ہی اور ابو بکر مین چونکہ باتفاق

عصمت منتفی ہی اور وقوع خوف و حزن بیجا باظہار اضطراب و بیقراری اور
گریہ وزاری بہی کتب اہلسنت سی ثابت ہی کما مر مجملاً و سیجی تفصیلاً پس شیعون
کی جوتیون کو غرض نہین ہی کہ ابوبکر کی بارہ مین نہی کو معنیٔ اصلی سی متبدل
کرین **قولہ** پیغمبر خدا و حضرت علی ع سی فرماتی ہین **اقول** جیسی خدا پیغمبر سی
فرماتا ہی **لا تطع منہم آثماً او کفوراً** پس بضرورت عصمت دونو نہی
ماول ہین نہ نہی ابوبکر **قولہ** مجبوری یہہ کہنی لگین گے کہ ابوبکر صدیق ہی
محفوظ تہی **اقول** واقع مین یہہ جواب مجبوری کا ہی جب جواب کچہہ نہ بن آیا ہی
تو بجز ایسی مہملات مزخرفات کی بکنی کی اور تمکو چارہ کیا ہی اسی جگہہ سی
تمہاری عاجزی جواب سی ظاہر ہی تمہنی بنائی الزام شاید مسلمات شیعہ پر
رکہی ہی اور صدر کتاب مین کہا ہی کہ اونہین کے معتبر کتابون سی ہم اونکو الزام دیتی ہین
اب جب اسمقام مین کچہہ نہین بن پڑتی تو بنائی جواب دیر محفوظیت ابوبکر
کی کرتی ہو اب تمپر واجب اور لازم ہی کہ بنابر اپنی اقرار کی محفوظیت ابوبکر کی
کسی غیر معتبر ہی کتاب شیعہ سی ثابت کرو تم خوب جانتی ہو کہ شیعہ اونکی ایمان ہی
کو نہین مانتی بلکہ اونکو کافر اور منافق جانتی ہین پہر اونکی محفوظیت کو مسلم کرینگی
پس شیعونکی مقابل مین یہہ جواب دینا نہایت جہک مارنا اور بی فائدہ ہی
علاوہ اسکی اگر محفوظیت بمعنی عصمت از گناہ ہی تو تم خود اقرار کر چکی ہو کہ ابوبکر
معصوم نہین ہی اور اگر بمعنی عصمت از معصیت نہین ہی تو معصیت ابوبکر سی کون
امر مانع ہی کہ کسیکو ضرورت تاویل معنی اصلی نہی سی ہو اور ہم نہین سمجہتی کہ دعوای
محفوظیت کس وجہہ سی ہی آیا بت پرستی سی یا شرک سی یا نفاق سی یا ارتداد سی

یا شرب خمر سی قبل اسلام یا بعد اسلام اگر محفوظ ہوتی تو تریدون عرض الدنیا
کی مصداق کیون ہوتی اگر محفوظ ہی ہوتی تو مولّین الدُّبر سی کیون ہوتے
اور ناکثین بیعت خدا و رسول سی بفرار عن الزحف کیون ہوتی آری اگر بعد
خلافت اہلسنت کی نزدیک محفوظ ہوگئی ہون تو ہوسکتا ہی مگر شیعون کے
نزدیک تو یہہ خلافت سراپا جلافت عین ارتداد ہی فلا تغفل **قوله** از ظاہر
آن عدول میکنیم **اقول** بسیار بیجا میکنید کہ بدون عصمت مانعہ از معصیت از ظاہر
معنی عدول میکنید پس شمارا باید کہ از نہی جملہ اہل معاصی و فسق و فجور عدول کنید
و ہمہ را فرعونی و ہامانی و نمرودی و شدادی و دست از اسلام چہ از کرستانی ہم
بردارید و بدبریت گرائید **قوله** صاف بانکو عناد اور عداوت سی کیون معمّا
اور پہیلی **اقول** صاف بات تو یہی ہی کہ باوجود دیکہنی آیات حفظ خداوندی کے
ابوبکر کا اظہار قلق و اضطراب و جزع و فزع دلیل نفاق ہی تم اسکو چاہو معمّا بناؤ
چاہو پہیلی بوجہو **قوله** اور سیدہی سچی بات کو کس لئی مشکل کئی دیتی ہو **اقول**
سیدہی سچی بات تو یہی ہی جو تم سُن چکی شیعونپر تو اسکا قایل ہوجانا بہت
سہل اور آسان ہی اگر سنیونپر مشکل پڑے تو شیعونکی بلا پوش سی **قوله** اگر کوئی
دوست کسی دوست پر صدمہ پہنچنی سی رنج کری **اقول** اثبات دوستی درمہ
دوستان ابوبکر ہی شیعہ تو اونکو دشمن حضرت رسالت اور اہلبیت رسالت سمجہے
جو مناسب بحال دشمنان ہی وہی کہینگی آپ چاہین خوش ہوجاہین ناخوش
ہون **قوله** تو یہہ کہنا از قبیل تشفّی اور تسلّی کے ہی کہ از قسم زجر و توبیخ کے
ہی **اقول** اگر حق دوست مین کہتا ہی اور خوف اور حزن اوسکا بجا اور درست

اور مستحسن ہی تو از قسم تشفّی اور تسلّی ہو سکتا ہی اور اگر کوئی دشمن باظہار جزع
و فزع و قلق و اضطراب افشائی راز کرکے فکر ایذا رسانی مین ہی اور خوف
اور حزن اوسکا بیجا اور مستہجن ہے تو بیشک زجر و توبیخ پر محمول کرینگے ع
ہر سخن جائی و ہر نکتہ مقامی دارد + **قوله** آیتونکی تحریف لفظی نہ کرو قول
تحریف لفظی تو حضرت عثمان محرق القرآن ہی کی اور تحریف معنوی تم کرتی ہو
کہ بلا وجہ و بلا قرینہ معنیٔ اصلی سی عدول کرتی ہو **قوله** اور یہہ خیال نہ کرو
کہ نہی کی حرف کا استعمال واسطی منع اور زجر و توبیخ کی ہوتا ہی **اقول** یہہ بات
تم اپنی گرو گھنٹالونکو کیون نہین سکہا دیتی کہ وہ ظاہر نہی کو بمعنیٔ حرمت کبھی
نہ کہین **قوله** بلکہ واسطی ترحّم اور شفقت کے **اقول** ترحّم اور شفقت اور
عنایت اور محبّت کوئی معنیٔ اصلی نہین ہین بلکہ بقرائن صارفہ عن المعنی الاصلی
مراد ہوتی ہین برخلاف معنیٔ اصلی کظاہری کی کہ جسمین احتیاج قرائن نہین ہی
چہ جائی اینکہ معنیٔ اصلی پر قرائن بھی قایم ہون جیسی ما نحن فیہ مین اظہار جزع و
فزع و قلق و اضطراب کہ مفضی بافشاء راز خدا و رسول تہا ولاریب فی حرمتہ
قوله لاتحرک بہ لسانک الی قولہ تو ان کلمات کو بھی قاضی صاحب زجر و توبیخ
کی کلمے سمجہین گے **اقول** ہرگز نہ سمجہین گے اور کہین گے کہ معصومین بدلیل
عصمت ماؤل اور در باب ابو بکر معنیٔ حرمت اور معصیت پر محمول ہونگے **قوله**
بلحاظ عصمت حضرت کی ظاہر سی عدول کرینگے **اقول** ہان بیشک کرینگی
لیکن ابو بکر مین تو نہ کرینگے **قوله** اور اگر ان کلمات کو رحمت اور شفقت
پر محمول کرینگی تو اپنی دعوی کی سفاہت کی قائل ہونگی **اقول** دعوی سفاہت

اور حماقت اور ضلالت اور غوایت اور بلادت یہہ ہی کہ کوئی شخص بلاوجہ اور
بلاضرورت داعیہ اور بلا قرینۂ صارفہ معنیٔ اصلی حرمت سی عدول کرکے
معنیٔ رحمت اور شفقت پر محمول کری اور جس جس مقامات پر کوئی قرینہ صارفہ
عن المعنی الاصلی موجود ہی جیسی مانحن فیہ مین کہ عصمت مانع حمل علی المعنی الاصلی
ہی پس یہہ مقامات موضوع بحث سی بالاتفاق خارج ہین پس سفیہ جاہل یا
متعصب متجاہل وہ ہی جو غیر معصومین کو معصومین ع پر قیاس کرتا ہی **قوله**
دوسرا اعتراض کہ ابوبکر کو خدا ورسول ص پر کچہہ یقین نہ تہا **اقول** وعدہ خدا ورسول
پر یقین نہ کرنا یہہ ایک جرم ہی کہ جسکا منشا اہم مقام پر بجز بد یقینی اور نی ایمانی کے
اور کچہہ نہین ہوسکتا ہی آپ ہی اپنی ایمان سی کہسی صاحب ایمان کا نشان دیکہی
کہ جسکو وعدہ خدا ورسول ص پر اعتماد نہوا ہو اور پہر وہ مومن حقیقی کہلایا ہو اگر
یقین درست ہوتا تو حزن وخوف اپنی جان کی لئی یا بقول آپکی بلکہ بقول کذب
خدا ونکی جناب رسولخدا ص کی لئی باوجود دیکہنی آیات کی ہرگز نہ عارض ہوتا
قوله وہ رونی اور ہائی ہائی مچانی لگے **اقول** رونا اور ہائی ہائی مچانا
ایک جرم دیگر ہی علاوہ عدم تصدیق وعدہ خدا ورسول ص کے کہ جس سے افشائی
راز خدا اور رسول ہوتا تہا اور ایذائی خدا ورسول ص تہی اور موذیان خدا ورسول
مصداق لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرہ ہین جیسا کہ خود جناب باری نے
فرما دیا ہی **قوله** جواب یہہ ہی کہ ہائی ہائی کرنا اور زور زور سی چلانا ابوبکر
صدیق کا کسیطرح پر ثابت نہین ہے **اقول** سچ ہی اور بجا فرماتی ہین
کہ آپکی نزدیک ثابت نہین ہی بسبب اسکے کہ محبت ابوبکر نی آنکہو نپر پردے

ڈالی ہین نعم حب الشئ یعمی ویصم لیکن شیعہ تو بدلیل عقل و نقل ثابت کئی دیتی ہین لیکن اول پس اس وجہ سی کہ حزن و غم اور خوف و ترس ایسی امور قلبیہ سی ہی کہ اگر انسان اپنی تئین سنبھالی اور ضبط کری تو ہرگز دوسری شخص پر منکشف نہین ہو سکتا ہی آری اگر ضبط نکری تو مظہر اوسکی اعضا و جوارح باضطراب و بیقراری و گریہ و زاری ہو جاتی ہین پس اگر حزن و خوف ابوبکر محض امر قلبی ہوتا اور ابوبکر نی ضبط اوسکا کیا ہوتا تو پیغمبر کو اوسکے منع فرمانیکی یا بقول تمہاری تسکین اور تسلی دینی کی کیا ضرورت تہی اور حزن قلبی ابوبکر سی انتظام امور دنیا اور آخرت مین کونسی خلل آ یا جاتا تہا جسکے رفع کرنیمین خدا اور رسول کو یہہ اہتمام ہو کہ ضرورت منع کرنیکی یا تسکین دینی کی پڑی پس بلا ریب لاتحزن منع تھا اوس حزن و خوف سی جو مستلزم افشائی راز خدا و رسولؐ اور مبطل مصلحت استتار فی الغار تھا اور وہ نہین ہو سکتا ہی مگر وہ حزن جو مستتبع شور و غل و بکا ہوا اور وہ خوف جو مصدر صداہائی نی محل اور بیجا از زبر و بالا ہوا اور اگر فرمائیی کہ یہہ اہتمام فقط از راہ محبت و دوستی تہا کہ حزن قلبئ ابوبکر چند ساعت کا بہی گوارا نی بخاطر خدا و رسولؐ نہ تہا تو ہم اسکی جواب مین عرض کرینگی کہ محبت اور دوستی بعد الایمان اور فرع ایمان ہی اور ہم ابتدائے کتاب سی تا اینجا اور ازینجا تا آخر کتاب کفر و نفاق حضرات ثلثہ ثابت کئی ہین اور جس آیت سی آپنی کوئی جہوٹھی فضیلت بہی نکالی ہمنے اوسی جگہہ سی اونکا نفاق ثابت کر دیا اور قول سابق مین ہمنی بیان کیا کہ تصدیق نکرنا وعدہ خدا و رسولؐ کی اور باوجود دیکہنی آیات خدا کی پہر ایمان نلانا اور یقین امن و امان نکرنا

دلیل ضعف بر جزع و فزع ابوبکر ۳۲

اور اظہار حزن وخوف کرنا عین دلیل کفر ونفاق ہی اور باوجود ثبوتِ کفر و
نفاق دعوائی دوستی ومحبت خلافِ عقل ہی یہہ ہی دلیل عقلی لیکن ثانی
یعنی دلیل نقلی پس قول آپکی محدثین اور مفسرین کا ہی چنانچہ آپکی محدث کامل
شاہ ولی اللہ صاحب کتاب ازالۃ الخفا مین صحیح بخاری ومسلم سی ناقل ہین
فارتحلنا والقوم یطلبوننا فلم یدرکنا منہم الا سراقۃ بیننا وبینہ
قدر رمح او رمحین او ثلثۃ قلت یا رسول اللہ ھذا الطّلب قد لحقنا
فقال لا تحزن انّ اللہ معنا حتّی اذا دنی فکان بیننا وبینہ فرس
لہ فقلت یا رسول اللہ ھذا الطّلب قد لحقنا وبکیت قال لِمَ تبکی
قال قلت اما واللہ لا ابکی علی نفسی ولاکن ابکی علیک الحدیث
یعنی خود حضرت ابو بکر اپنی سرگذشت مین فرماتی ہین کہ پس ارتحال کیا ہمنی وقوم
نی ہمارا تعاقب کیا پس نہین پایا ہمکو کسی نی مگر سراقہ نی کہ درمیان ہمارے
اور درمیان اوسکی بقدر ایک نیزہ یا دو نیزہ یا تین نیزہ کی فاصلہ ہوگا پس
کہا مینی کہ یا رسول اللہ یہہ ایک شخص پہنچ گیا پس حضرت صلعم نے فرمایا لا تحزن
انّ اللہ معنا تا اینکہ وہ اور قریب ہوگیا پس کہا مینی کہ یا حضرت وہ اور قریب
ہوگیا یہہ کہکی مین رویا پس حضرت صلعم نی فرمایا کہ کیون روتا ہی کہا مینی کہ مین
اپنی لئی نہین روتا ہون آپکے لئی روتا ہون انتہی اس حدیث سی چند فائدہ
حاصل ہوتی ہین ایک تو یہہ کہ حضرت ابو بکر کو اسقدر خوف غالب تہا کہ
بدحواسی سی یہہ نہین مشخص تہا کہ اسقدر فاصلہ سراقہ سی تہا ایک نیزہ کہ دو
نیزہ کہ تین نیزہ دوسرے باوجود فرمانی رسولخدا صلعم کی لا تحزن انّ اللہ معنا

پھر بھی رفع اضطراب اور بیقراری نہوا اور نوبت بگریہ وزاری پہنچی بکسر
حزن ابوبکر بگریستن وبکا کردن تہا نہ فقط حزن قلبی جو تھے نزول سکینہ
مخصوص بمسکِن بالکسر تھا نہ بمسکَن بالفتح ورنہ نوبت باضطراب وبیقراری
گریہ وزاری نہ پہنچتی خصوصاً بعد فرمانی لا تحزن ان اللّٰہ معنا کے
پانچوین صدیق کا بکمال صدق وراستی کہنا کہ مین اپنی واسطی نہین روتا ہون
بلکہ آپکے واسطی روتا ہون اسپر دلالت کرتا ہی کہ ان اللّٰہ معنا سی ضمیر جمع
سی فقط رسول خدا مراد ہین نہ ابوبکر کیا اونکو اپنا کچھہ غم ہی نہ تہا پس معنا
مین اونکو داخل کرنا امر لغو اور بیکار تہا یہہ تہا کلام محدثین کا اب سنیی کہ آپکے
بڑی مفسر قاضی بیضا صاحب بیضاوی مین یون کر گڑ گڑاتی ہین لا تحزن یعنی
ابابکر کان منزعجاً اگر معنی انزعاج مین تردد ہو تو قاموس کو ملاحظہ فرمائی
توضیح اوسکی بقلق وصیحہ کرتی ہین اب قابل ملاحظہ یہہ بات ہی کہ جناب
مولانای شوستری کی عبارت مین جسکی آپ ناقل ہین اسیقدر ہی کہ حتی غلبہ
بکاءہ وتزاید قلقہ وانزعاجہ پس غلبہ بکا باقرار مسلم وبخاری وقلق
انزعاج باقرار قاضی بیضا ثابت ہوگیا اب فرمائی کہ مولانا شوستری نے آپکے
محدثین اور مفسرین سی بڑہکر کونسی بات زیادہ کہی کہ جسکی آپ فکر ابطال
وانکار مین پڑی ہین اور جب صیحہ بہی داخل مفہوم انزعاج ہوا تو اگر ہائی
ہائی نہو تو وائی وائی سہی اور اگر ہون ہون نہو تو یون یون سہی الغرض
رونا اسی بکائی بیجا با صدا رصدائی بیجا ثابت ہوگیا اور آپکا فرمانا کہ رونا ہائی
ہائی مچانا ثابت نہین ہی باطل ہوگیا **قولہ** حزن کی معنی غم کے ہین

نہ ہائی ہائی مچانی **اقول** پتھر پڑین اس سمجھہ پر یہہ کسنی کہا کہ حزن کے
معنی ہائی ہائی مچانی کی ہین جناب والا حزن کی معنی غم و اندوہ ہی کی ہین
خواہ بوجہ خوف ہو یا بوجہ دیگر لیکن حزن و غم دو قسم کا ہوتا ہی ایک محض
قلبی کہ انسان اوسکا ضبط کری دوسرے یہہ کہ بگریہ و زاری و قلق و بیقراری
انسان اوسکا مظہر ہو لیکن حزن ابوبکر قسم ثانی ہی سے تھا جیساکہ ہمنی قول مفسرین
اور محدثین سی ثابت کیا اور احقاق الحق مین زائد اوس سی نہین ہے کما
مر اور کوئی لعنت خاص اور کتاب خاص کی تصنیف کی شیعونکو کیا حاجت
ہی اور اگر تصنیف ہی کر دی تو آپ اوسکو کب مانتی ہمکو کتب عامہ اپنی
مطالب کی اثبات کی لئی الزاما علی المخالف کافی ہین لطف اسمین ہے کہ لنگ کی
جوتی اوسی کا سر **قوله** حزن کی کیا معنی لکھے ہین **اقول** جسنی اندوہ کی
معنی لکھی ہی اوسنی محض قلبی کی قید نہین کی اور جسنی تعبیر بخوف کیا اوسنی بطور
تسمیة المسبب باسم السبب کیا اسلئی کہ وہ حزن و غم جسکا اظہار بیکا و قلق و
انزعاج ہو اسباب اوسکا بظاہر خوف ہی تھا گو بباطن و اللہ یعلم خداعی مکاری
ہو جیساکہ حدیث کاذب غادر و خائن دلالت کرتی ہی و قد مر من صحیح المسلم

قال المخاطب المقام هداه الله سبل السلام

اور یہہ امر کہ خوف مقتضائی بشریت ہی اور انبیاء اور ائمہ کو بھی ہوا ہے
اور معصیت نہین ہی ہم اوپر ثابت کر آئی ہین اور اب پھر ثابت کرتی ہین
کہ حضرت موسیٰ نی خود اللہ جل شانہ سی کہا اخاف ان یقتلون کہ مین
ڈرتا ہون کہ کہین فرعون اور اوسکی لشکری مجھی قتل نکر ڈالین تب خدا نے فرمایا

کہ لا تخف انک من الآمنین کہ ہرگز اوسکا خوف نکر تو امن و امان مین رہیگا
بلکہ علمائی امامیہ نی حضرت موسی کی خائف ہونیکا ایسی موقع پر اقرار کیا ہے
کہ اوس سی انکار کر سکتی ہین نہ اوسمین تاویل کر سکتے ہین چنانچہ جو دلیل
حضرت علی کی حضرت موسی سی فضل ہونی پر بیان کی آئے اوسمین بھی تقریر
کی ہی کہ حضرت موسی جب مصر سی مدین کو جاتی تھی تب وہ خایف و ہراسان
تھی فخرج منہا خائفاً یترقب اور حضرت علی ہجرت کی رات کو بیخوف
پیغمبر صلعم کی بستر پر بفراغ خاطر سوتی تھی اگر کچھہ بھی خوف ہوتا تو ہرگز اونکو
نیند نہ آتی اور اگر اسپر بھی حضرات شیعہ کی خاطر جمع نہوا اور ابوبکر صدیق
پر خوف و ترس کی الزام لگانی سی باز نہ آوین تو ہم اونکی اقرار سی خود
پیغمبر خدا صلعم کا خائف ہونا ثابت کرتی ہین چنانچہ صاحب تقلیب المکاید
کید ہشتاد و ہفتم کی جواب مین فرماتی ہین کہ اگر خوف قتل و قتال نبود
پیغمبر خدا صلعم چرا مخفی بیرون رفت و حال آنکہ سبب ہجرت فرمودن رسولخدا
محض خوف قتل بود بارخدایا سمجھہ مین نہین آتا کہ علماء شیعہ حضرت ابوبکر
صدیق کی حزن و خوفکو کسطرح اونکی عدم یقین پر محمول کرتی ہین جبکہ
انبیا و مرسلین کے حزن و خوف کا خود اقرار کرتی ہین اور خاص سید انبیا
کی ہجرت کا سبب محض خوف قتل کہتی ہین ہماری عقیدہ کی مطابق
ابوبکر صدیق حضرت موسی سی افضل نہ تھی کہ خائف ہوتی پیغمبر خدا

سی زیادہ اطمینان اونکو نہ تہا کہ قتل وقتال سی نہ ڈرتے تہے * یہہ عقیدہ تو حضرات
شیعہ کا ہی کہ حضرت موسی کو خائف بتلاوین پیغمبر خدا کی نسبت قتل وقتال
کی خوفکو نسبت دینی کو عیب نجانین لیکن حضرت علیؑ کی نسبت خوف کا خیال
بہی نکرین اور اونکی تقیہ کو ہتک آبرو کی خوف کا سبب سمجہین جیسا کہ تقلیب المکائد
کا مؤلف لکہتا ہی تقیہ بجہت خوف ہلاکت جان خود نبود بلکہ بجہت خوف
ہتک عرض وناموس بودہ الی قولہ کہ دانستی کہ خوف حضرت امیر المومنینؑ
نہ از ہلاکت جان بود بلکہ خوف ہتک عرض وناموس غرض کہ ان سب روایتون
کی دیکہنی سی یہہ بات ثابت ہوگئی کہ الزام خوف کا ابو بکر صدیقؓ پر کسی طرح
عاید نہین ہوسکتا اسلیئی کہ اگر یہہ کہا جاوی کہ اونکو خوف قتل وقتال کا تہا تو
ایسا خوف باقرار علمای شیعہ انبیاء کو بہی ہوا ہی اور اگر یہہ کہا جاوی کہ اونکو
قتل وقتال کا خوف نہ تہا بلکہ ہتک آبرو کا تو اوسکا خوف حضرت امیر المومنین
علی مرتضیؑ کو بہی ہوا ہے جو باعتقاد شیعہ سب نبیون سی افضل اور سب پیغمبرون سی
بہتر تہی الحاصل قرآن مجید کی آیتین اور ائمہ کی حدیثین اور علماء امامیہ
کی اقوال اسپر شاہد ہین کہ حضرت ابراہیم سی پیغمبر جو خدا کی خلیل تہی اور حضرت
موسیٰؑ سی نبی جو خدا سی باتین کرتی تہی اور حضرت سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا
سی رسولؐ جو خدا کی خاص محبوب تہی اور حضرت امیر المومنین علیؑ مرتضی
سی امام جو پیغمبرؐ کی وصی اور خدا کی شمشیر تہی اور سب پیغمبرون سی افضل اور بہتر ہے
قتل وقتال کی خوف اور عزت اور آبرو کی خوف اور ڈر سی محفوظ نہین رہے
تو اگر ابو بکر صدیق بہی خوف وترس سی نہ بچی ہون تو کیا عجب ہے لیکن ہم

ہنا ہین

نہایت تعجب آتا ہی علماء شیعہ سی کہ اونہون نی ابوبکر صدیق رض کے ایک شب
کی خوف پر اسقدر زبان درازی کی اور اونکی خوف کو اونکی کفر و نفاق کا نتیجہ
سمجہا باوجودیکہ اونکا عقیدہ ہی کہ تمام ائمہ کرام اوّل سی آخر تک پیدایش
کی زمانہ سی موت کی وقت تک ہر لحظہ و ہر ساعت خوف مین رہی اور امام
اوّل سی لیکر امام آخر الزمان تک سب کے سب تقیہ کرتی رہی ایک بہی ائمہ اثنا عشر
سی ایسا نہین ہوا کہ جسکی عمر خوف و ترس مین نہ گذر گئی ہو اور ایک لحظہ بہی
خوف سی مہلت پائی ہو آخر تقیہ جسکی بنا سراسر خوف پر ہی ایمان کا جزو اعظم
قرار دیا گیا اور التقیۃ دینی و دین اٰبائی امامت کا کلمہ مقرر کیا گیا
پس جبکہ ائمہ کرام باوجودیکہ موت و حیات اونکی اختیار مین کہ جب تک چاہین
زندہ رہین ملائکہ اونکی حکم مین کہ جو چاہین وہ کرین نگاہ مین اونکی وہ تاثیر اگر
پہاڑ کیطرف دیکہین وہ بہی پہٹ جاوی بازو مین اونکی وہ قوت کہ اگر
ایک ہاتہہ اوٹہاوین اسّی ہزار جن قتل ہو جاوین علم کا وہ حال کہ جو کچہہ ہوا
اور ہوگا سب سی آگاہ جو کچہہ گذرا اور گذریگا سب سے واقف اعجاز کی یہہ کیفیت
کہ عصا ہاتہہ سی گرا دیوین اژدہا ہو جاوی کفار اور منافقین کیطرف اشارہ کرین
ایکدم مین سب کو نگل جاوی اور پہر باوجود ایسی قدرت اور طاقت اور اعجاز کے
تمام عمر خوف اور ترس مین رہین اور اپنی امامت کا دعوی تک نکرین جان
و آبرو کی ڈر سی کسی سی سچ بات نہ کہین اگر کسی اپنی اخص خواص سی کوئی ایمان
کی بات کہنی کو ہون تو دروازی بند کرلین ڈرتی ڈرتی اپنی شاگردون کو
علوم دینی کی تعلیم دین اور اگر ایک ناصبی سامنے آجاوی تو انکار کرجاوین

اپنی خلص احباب پر لعنت اور تبرا کرنی لگین اور حضرات شیعہ اونکی خوف و
ترس پر کچہہ بہی طعنہ نہ کرین اور اونکی امامت اور فضیلت پر اوس سے
کچہہ شبہہ نہ لاوین بلکہ اوس خوف کو بہترین عبادت سمجہین اور تقیہ کو ائمہ کرام
کا دین سمجہین اور ابوبکر صدیق کے ایک شب کی خوف پر اسقدر زبان درازی
کرین اور اونکی خوف و ترس کو اونکی کفر و نفاق کی دلیل سمجہین باوجودیکہ
نہ ابوبکر صدیق کی اختیار مین موت و زندگی تہی نہ ملائکہ اونکی تابع فرمان
تہی نہ علم ماکان و مایکون اونکو حاصل تہا نہ اسّی ہزار جن کی قتل کردینی
کی اونکو طاقت تہی معلوم نہین کہ حضرات نی ائمہ کرام کی خوف مین اور ابوبکر
صدیق کی خوف مین مابہ الامتیاز کیا قرار دیا ہی کہ وہی خوف ائمہ کے
حقمین فضیلت ہوا اور ابوبکر صدیق کی حقمین نقص و عیب ؏ ببین تفاوت
رہ از کجاست تا بکجا ۔ لیکن اگر ہم شیعونکے عقیدہ کی موافق خوفکو
انبیا اور ائمہ کی نسبت بسبب معصوم ہونی اونکی ظاہر سی حمل کرین
اور اون آیات کی نسبت جنسی خوف اونکا ثابت ہوتا ہی از ظواہر آن عدول
کرسکین تو بہی کچہہ حاصل نہین ہوتا اسلئی کہ علاوہ انبیاء کی خدا کی کلام سے
مومنین کا بہی خائف ہونا ثابت ہوتا ہی چنانچہ اللہ جل شانہ فرماتا ہی
کہ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا
تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون کہ جو لوگ کہتی ہین
کہ خدا ہمارا پروردگار ہی اور پہر مضبوط رہتی ہین اونپر ملائکہ یہہ کہتی ہوی
نازل ہوتی ہین کہ لا تخافوا ولا تحزنوا کہ کچہہ خوف نکرو اور کچہہ حزن نکرو

پس اس سی اون مومنین کا جو اپنی ایمان پر نہایت مضبوط ہوتی ہین خایف
اور محزون ہونا ثابت ہوا اور ایک دوسرے جگہہ پر اللہ جل شانہ مومنین سی
فرماتا ہی کہ ولا تحزنوا وانتم الاعلون کہ کچھہ غم نکرو تمھین کو غلبہ ہوگا
پس معلوم نہین کہ ان آیتون مین جو مومنین کی نسبت لفظ لا تحزنوا کا ہی
یہہ بہی زجر و توبیخ کیواسطی ہی یا تسلّی اور تشفی کی لئی پس یہہ تو ظاہر ہی کہ
قاضی صاحب بہی اسکا اقرار نکرینگے کہ یہان بہی زجر و توبیخ کی لئی ہے
بلکہ یہی فرماوینگی کہ تسلّی و تشفی کی لئی ہی تو پہر ہم نہین سمجہتی کہ ابوبکر صدیق
کی شان مین جو لفظ لا تحزن کا ہی اوسکو کسطرح زجر و توبیخ کے لیے
بیان کرتی ہین العجب کی بات ہی کہ ایک ہی کلمہ لا تحزن ہزار جگہہ واسطے
تسلّی اور تشفی کے استعمال کیا جاوی اور ایک جگہہ واسطی زجر و توبیخ کے
ہان اگر کوئی قرینہ عتاب و خفگی کا پایا جاتا تو ہم تسلیم کرتی کہ ابوبکر صدیق
کی نسبت کلمہ لا تحزن واسطی زجر و توبیخ کے ہے سو وہ بہی نہین اسلیے
اسطرح مومنین کی نسبت خدا نی فرمایا کہ لا تحزنوا اور آگی بیان کیا کہ
ابشروا بالجنة کہ کچھہ غم نکرو تمہاری واسطی بہشت موجود ہی ارشاد کیا
لا تحزنوا وانتم الاعلون کہ کچھہ غم نکرو تمھین کو غلبہ ہوگا اوسیطرح
ابوبکر صدیق سی بہی پیغمبر نی فرمایا کہ لا تحزن ان اللہ معنا کہ کچھہ
غم نکرو خدا ہماری تمہاری ساتھہ ہی پس بظاہر دونون مین کچھہ فرق
پایا نہین جاتا اسلیے اگر اون آیتون مین لا تحزنوا واسطی تسلّی اور تشفی
کی ہی تو اس آیت مین بہی تسلّی کی لئی ہی اور اگر وہان واسطے زجر و توبیخ کی ہی

تو یہان ہی لیکن باوجود اتحاد الفاظ اور تطابق قراین کی لا تخش تو اُنکو اون آیتون مین
تسلی ہی اور یہان عتاب پر محمول کرنا موجب ہزار حیرت ہی اور باعث
صد ہزار تعجب ہے لیکن ہم حضرات شیعہ کو معذور سمجھتی ہین کہ اگر الفاظ
قرآنی سی اونکی حقیقی معنی مراد لیین تو صدیق اکبر کی صدیقیت کا اقرار کرنا
پڑتا ہی اور اگر اقرار کرین تو مذہب ہاتھ سی جاتا ہی پس بجز اسکی کہ قرآن کی
تحریف معنوی کرین اور کلام اللہ کی لفظونکی نئی نئی معنی بنا دین اور کچھ چارہ نہین ہے

دست بیچارہ چون بجان نرسد　　چارہ جز پیرہن دریدن نیست

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

جو کچھ آپنے اوپر لکھا اوسکی نیچی ہمنی بھی اپنا قلم چلا دیا اور آپکی ابکار افکار
کو ثیبات بنا دیا اور اگر آپ پھر اونہین ثیبات فرسودہ الطار کو جلوہ گر
کرتی ہین تو ہر چند اب ہمکو اونکی طرف رغبت نہین ہی مگر بخاطر آپکی ہم
بادل خواستہ و ناخواستہ بر خاستگی کرینگی اور مدلل کی آپکی آگے دہرینگی اوبا
اول برغبت تھا اور بعد اسکی بغلبہ قوت یا فقط آپکی مروت سی ہو بہر کیف
جن جن خوفونکا ان آیات مین آپنی ذکر کیا ہی یا خوف حسن اور بجا ہی یا موذی
ہی نہین ہی یا متعلق بمعصومین ع ہی کہ جسکا حسن ہونا بدلیل عصمت ثابت
ہی کوئی اسمین سی مثل خوف ابو بکر کی باعتبار سوابق و لواحق کے بیجا اور قبیح
اور مبنی بر عدم تصدیق قول خدا اور رسول اور مستتبع قلق و بیقراری اور گریہ و زاری
اور مستلزم افشای راز رسول ع اور خداوند باری نہین **قولہ** حضرت موسیٰ
نی کہا کہ اخاف ان یقتلون **اقول** جواب تقریر خوف ابو بکر بخوف موسیٰ

یہہ وہی عجوزۂ شوہاے ہزار سالہ ہی کہ جسکا نشو و نما خانۂ خیاطی مین ہوا اور
فرسودۂ انظار علماء فحول سابقین ولاحقین ہی معلوم نہین کہ کب تک حضرات
اہلسنت لباسہاے تقریرات جدید اوسکو پہنا پہنا کر ہر ہر محفل مین نچاوینگی
اور گائی ہوئی راگ گاوینگی حالانکہ ہم بالشرح والبسط تمام بیان کر چکی ہین کہ
خوف انبیاء اور اوصیاء باعتبار سوابق ولواحق کی مستحسن اور خوف ابی بکر
بعد وعدۂ خدا اور رسول اور دیکھنی آیات حفظ وحراست کی نہایت قبیح اور
مستہجن تہا اور نہی مقام اول مین بالضرورت عصمت مصروف عن الظاہر اور
نہی مقام ثانی مین بعدم ضرورت داعیہ عن الصرف محمول علی الظاہر ہے
پس قیاس احدہما علی الآخر قیاس مع الفارق ہی بالجملہ آپکی اگلی پچھلون نے
فریب دہی عوام پر کمر باندہی ہی اور اندیشۂ قتل کو درمیان مقیس و مقیس علیہ
کی ایک علت جامعہ ٹہراکی دونو خوفونکو یکسان کر دیا ہی حالانکہ یہہ جامع
محض غلط ہی خوف ابوبکر یہ تہا مگر خوف جان جسکی وجہ سی ہر ہر لڑائی سے
جان بچاکر بہاگ گئے تہے اور مصداق وَلَّیتُم مُدبِرِین کی ہو جاتی تہے مگر
چونکہ غار مین راہ فرار بسبب آجانی کفار کی مسدود تہی بنا چاری رونے پیٹنے
لگی اور افشاء راز خدا و رسول کا کچھہ خیال نکیا برخلاف حضرت موسیٰ کے
کہ وہ راہ خدا مین قتل ہو جانیکو اور شہادت پانیکو اپنا فوز عظیم جانتی تہی
اور اپنی جان جانی سی خائف نہ تہی مگر اسواسطی کہ ایسا نہو کہ میری قتل ہو جانے
سی ادائی رسالت مین جو مقصود خداوند جل شانہ ہی برہم ہو جائی اور یونکر
کوئی تدبیر مجہسی واقع ہوتی مقصود خدا مین بٹہ پڑی تو شاید یہہ امر موجب

موجب نارضامندی کی خدا ہو پس حقیقت مین یہہ خوف راجع طرف خوف
خدا کی ہی چنانچہ آپکی بڑی مفسر قاضی بیضاوی صاحب توجیہ حسن خوف
موسیٰ مین فرماتی ہین اخاف ان یقتلون قبل اداء الرسالة اور تحت
قولہ نخاف ان یفرط علینا فرماتی ہین ان یعجل علینا بالعقوبة
ولا یصبر علی اتمام الدعوة واظهار المعجزة یعنی غرض حضرت موسیٰ
کی یہہ ہی کہ مین خوف رکھتا ہون اسکا کہ قبل ادا کرنی تیری رسالت کے
مجھی قتل کری اور تعجیل بعقوبت کری اور اسقدر مہلت ندی کہ تیری دعوت
کو مین پورا ادا کر سکون پس اس سی ثابت ہوا کہ حضرت موسیٰ کو جان جانے
کا خوف نتھا بلکہ حکم خداوندی کے عمل مین نہ آنیکا خوف تھا اور یہی پیشتر
اس سی بیان کیا ہی کہ خوف خدا عین عبادت ہی الحاصل قطع نظر از
عصمت انبیاء جو دلیل حسن و خوبی کل افعال انبیاء کی ہی ہمنی حسن ہونا خوف
موسیٰ کا تمہاری بڑی معتبر تفسیر سے ثابت کر دیا اب تمکو چاہیی کہ حسن خوف
ابوبکر کو کوئی ہماری غیر معتبر ہی کتاب سی ثابت کر دو تب ایک خوف کو دوسرے
خوف پر قیاس کرو ورنہ تمہارا قیاس بدتر از قیاس اول من قاس ہے قولہ
تب خدا نی فرمایا لا تخف انك من الامنين اقول کیون خدا پر
افترا کرتی ہو کہین خدا نی اخاف ان یقتلون کی بعد لا تخف انك
من الامنين نہین فرمایا بلکہ آیہ فلما راها تهتز كانها جان کے
بعد لا تخف انك من الامنين ہی دعوی حفظ قرآنی کے تو بڑے بڑے
اور مونہہ کی ٹھوکرین کھائی ایسی اگر کچھہ بھی غیرت ہو تو چلو بھر پانی مین

اور تیری آیات معجزہ و دلیل دکھا سکون

دوب مرد **قوله** حضرت موسی جب مصر سے مدین کو جاتی تہے **اقول** کہان
بہکی کدہر چلی ذرا ہوش مین آؤ عقل کے ناخون لو گفتگو ہماری تمہاری نسبت
ادن خوفون کی ہی جو مورد نہی ہین کہ تم مطلق خوف منہی عنہ کو حسن کہتی ہو
اور ہم کو محمول بر تشفی کرتی ہو اور ہم اسکو نہین مانتی پس بحث نہین ہی مگر
خوف منہی عنہ مین اور بالاتفاق خوف موسی وقت سفر مدین منہی عنہ نتہا
اور اوسکا مستحسن ہونا نہین کسیکی آجتک بحث نہین کی پھر اوسکا ذکر کرنا اسمقام
مین محض لغو اور گفتگو اوسمین خروج از محل نزاع ہی آری جب انسان عاجز ہوتا ہے
تو ایک شاخ سے دوسری شاخ پر جاتا ہی اور اسیطرح سے سر و خارج از آہنگ
گاتا ہی الا تری انہم فی کل واد یہیمون **قوله** حضرت موسی کے خائف ہونیکا
ایسے موقع پر اقرار کیا ہی **اقول** اس موقع کی خصوصیت کچھہ ضرورت نہین ہے
علمای امامیہ نے کسی موقع پر انکار خوف موسی سے نہین کیا ہی آری خوف
موسی کی مستحسن ہونیکا بضرورت عصمت ہر موقع پر انکار ہی اور خوف ابوبکر
کی قبیح اور غیر مستحسن ہونیکا بسبب گریہ و بکا اور افشاء راز خدا اقرار ہی **قوله**
جو دلیل حضرت علی کی حضرت موسی سے افضل ہونی پر **اقول** شیعونکی لیے
فضیلت جناب امیر پر بہت دلائل لامعہ اور حجج ساطعہ ہین مثل آیۂ انفسنا
وانفسکم اور مثل حدیث انا وعلی من نور واحد ومن شجر واحد
وعلماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل فما ظنک براس الرؤس ورئیس
الرؤساء وامیر الامراء جیسا کہ بتوضیح تمام اپنی مقام پر مذکور ہین
پس شیعونکو اس دلیل کی کیا حاجت ہے اگر ایسی ہی تھی تو نام عالم اور نام کتاب

کیون کہا گئی ایسی تدلیسات ابلیسی سی کیا کام نکلتا ہی **قوله** فی الحاشیہ
واضح ہو کہ حضرت موسیٰ نی ایک ہی مرتبہ خوف نہین کیا **اقول** حضرت موسی
نی ایک مرتبہ خوف کیا یا سو مرتبہ یا ہزار مرتبہ کیا جو کچھہ کیا بہت خوب اور بہت
مستحسن کیا اسلئی کہ معصوم تہی اور افعال اونکی مثل افعال ابوبکر مبتنی بر بدنیتی
اور بی ایمانی نہ تہی کہ جس سی عدم تصدیق قول خدا و رسول اور عدم وثوق
بآیات خدا اور افشائی راز خدا و رسول لازم آوی **قوله** فیہا ساحرون نی
سانپ کی شکل پر دکہلایا تب بہی حضرت موسیٰ ڈر گئی **اقول** ہان ڈر گئی
مگر روئی چلائی تو نہین افشا راز خدا و رسول تو نہین کیا الغرض جس جس جگہہ
پر اور جس جس طرح پر خوف حضرت موسیٰ کو لاحق ہوا وہ مستحسن تہا اور توجیہات
حسن خوف خود تمہاری مفسرین نی کی ہی وقد قال بعض العرفاء فی توجیہ
ہذا الخوف ولعمری ما احسن ما قال ؎ لقد خاف موسیٰ رونق الجہل فی الوریٰ
وما کان یخشیٰ عن حبال ولا عصی ؎ **قوله** فیہا خدا نی حضرت موسیٰ سی وعدہ
کر لیا تہا **اقول** آپکو کہا نسی ثابت ہوا کہ وعدہ خدا انتما ومن اتبعکما
الغالبون بہ نسبت غالب آنیکی اوپر ساحرین کی تہا اور پیشتر از خوف موسی
ہو چکا تہا تا خوف موسیٰ کا بیجا ہونا لازم آوی آپ پر واجب تہا کہ پہلے
اس اپنی دعوی کو کتب شیعہ سی ثابت کرتی تب ایسی بات موہنہ سی نکالتی
لیکن سفاہت کا کیا علاج ہی اور ہم کہتی ہین کہ جسکو کچہہ بہی عقل ہی وہ بہی
سمجہتا ہی کہ ارشاد فرمانا جناب باری کا کہ جب خوف لاحق ہوا حضرت موسی
کو تب ہمنی لا تخف انک انت الاعلی کہا یہہ دلالت کرتا ہی کہ خوف

قبل از وعدہ علو و غلبہ تہا اور بعد از وعدہ خدا ہرگز حضرت موسیٰ کو مثل ابوبکر

کی خوف نہین لاحق ہوا اور روئی پیٹی نہین اور تسیط حکا فشا در از خدا و رسول

نہین کیا ومن ادعیٰ خلاف ذالک فعلیہ البیان **قولہ** فیہا باوجود وعدہ

الٰہی کی حضرت موسیٰ کی خوف و اندیشہ کا کوئی محل نہ تہا **اقول** آخر آپ سے

ضبط نہو سکا اور جو کفر و زندقہ دل مین تہا وہ نکل ہی پڑا سے می تراود چہ کیم

انچہ در آوند نست بخاطر ابوبکر آپ نی خوف حضرت موسیٰ علیہ السلام بی محل ٹہرا دیا

اور یہہ آپنی کوئی امر جدید نہین کیا ولیس ہذا اول قارورۃ کسرت فی الاسلام

بلکہ پیشتر آپکی اشقی الاشقیا صاحب تخطیۃ الانبیا بہی بپاس حفظ ناموس

اپنی شیوخ ثلثہ کی کل انبیاء کو خاطی اور فاعل افعال قبیحہ ٹہرا چکا ہی مگر الحمد

للہ کہ تنزیۃ الانبیاء نی اوسکی کفر و الحاد کو توڑا کہ جسکا آجتک باوجود گذرنی

صدہا سال کی جواب نہو سکا بالجملہ اول تقدم وعدہ الٰہی کتب شیعہ سی ثابت

کرنا چاہئی تب یہہ کلمہ پوچ و باطل موہنہ سی نکالنا چاہئی حالانکہ نص قرآنی

اوپر تاخر وعدی کی صریح ہی کما تقدم **قولہ** فیہا دلیل عدم رضا و وعدہ الٰہی

اقول یہان رضا اور عدم رضا کا ذکر کرنا دلیل مالیخولیا ہی اس مقام پر ذکر

عدم وثوق اور عدم ایمان بقول خدا و رسول ہی **قولہ** فیہا تو ہزار درجہ

صدیق اکبر ہی بڑھکر الزام حضرت موسیٰ پر ہو سکتا **اقول** سچ ہی حضرت موسیٰ

کو بہی غلبہ بکا اور قلق اور انزعاج ہوا اور ایمان بآیات خدا نہین لائی اور فشا

راز خدا و رسول ابوبکر سی ہزار درجہ بڑہکر کیا ذالک ظن الذین کفروا فویل

للذین کفروا من النار **قولہ** فیہا سنکرین ... ت پیغمبرون پر طعنہ کر سکتی ہین

اقول حضرت سلامت مثبتین نبوّت نی جو کچھہ کیا وہ ہرگز منکرین نبوت سے نہو سکا سے ہیچ کافر نکند انچہ مسلمان کردند ہم آخر بیعت یزیدی مسلمانون ہی نی کی تہی کہ اوسمین بڑی پکّی مسلمان خلیفہ زادی ابن عمر ابن الخطاب بہی تہی کما مرّ من صحیح البخاری والمسلم اور خاندان نبوّت کا قلع و قمع مسلمانون ہی کی ہاتہہ سی ہوا بالجملہ آپکو بخوبی معلوم ہی کہ صاحب تخطیۃ الانبیا منکرین نبوت سی نہتا بلکہ سواد اعظم حضرات اہلسنّت و جماعت سی تہا اوسنی کس قبیح کو بات رکھا کہ جسکی نسبت طرف انبیاء علیہم السلام کی نہین دی ونعوذ باللہ من ذالک الکفر والزندقۃ والالحاد **قولہ** خود پیغمبر خدا صلعم کا خائف ہونا ثابت کرتی ہین **اقول** مکرر وسکرر معرض گزارش و نگارش مین آیا کہ ہم خائف ہونی انبیا علیہم السلام اور ائمہ علیہم السلام سی منکر نہین ہین لیکن اونکی خوف کو بضرورت عصمت بیجا نہین کہتی بلکہ نہایت بجا اور مستحسن بلکہ عین عبادت سمجھتی ہین برخلاف خوف منافقین کی کہ کفار نابکار کو پشت دیکر روبفرار لاتی تہے اور افشاء راز خدا اور رسول صلعم کرنیکی لئی چلاتی تہی آپ گائی ہوئی راگ گاتی ہین ہم بہی بمجبوری بہیلس کے آگی بین بجاتی ہین **قولہ** سمجھہ مین نہین آتا **اقول** جب عقل پر تعصب کی پردی پڑی ہین تو کیا خاک سمجھوگے **قولہ** صدّیق کی حزن و خوف کو کسطرح اونکی عدم یقین پر محمول کرتی ہین **اقول** اسطرحسی کہ باوجود وعدۂ خدا و رسول اور دیکہنی آیات خدا کی پہر بہی رونا پیٹنا شروع کیا اور افشاء راز خدا و رسول صلعم کرنی لگی **قولہ** مرسلین کے حزن و خوف کا خود اقرار کرتی ہین **اقول** ہان اقرار کرتی ہین مگر مثل خوف ابوبکر از راہ بیدینی اور بی ایمانی کے

نہین گہتی اور اگر بعد وعدہ خدا اور دیدن آیات وہ بہی روئی پیٹتی ہوتے
تو البتہ آپ اونکی خوف کو مثل خوف ابوبکر کہہ سکتی تہی واذ لیس فلیس **قوله**
سید الانبیاء صلعم کی ہجرت کا سبب محض خوف قتل کہتی ہین **اقول** خوف یہہ
ایسا مستحسن تہا کہ خدا نی اس سی نہی نہین فرمائی بلکہ بعوض اوسکی حکم ہجرت
باخفا فرمایا اور گو ابوبکر نی ازراہ بیدینی اوسکی ظاہر کرنیمین کوتاہی نکی مگر خدا
نی اوس دشمن باطنی کی شر سی اپنی نبی کو محفوظ رکھا **قوله** ہماری عقیدہ
کی مطابق ابوبکر صدیق حضرت موسی سی افضل نہ تہی **اقول** اور ہماری عقیدہ
کی مطابق کفار ابوبکر سی بمدارج اعلی وافضل تہی فما ظنک بالمومنین فضلا عن
الانبیاء والمرسلین فان المنافقین فی اسفل السافلین **قوله** قتل وقتال
سی نڈر تی **اقول** انبیا بلکہ ادنی مومنین بہی بعد وعدہ حفظ خدا اور دیکہنے
آیات خدا کی ہرگز نہین ڈری چنانچہ آپکی بیضاوی صاحب فرماتی ہین کہ بعد اسکے
کہ عصا اژدہا بنا اور حضرت موسی ڈری پس خدا نی لاتخف فرمایا ولما
قال لہ ربہ ذلک اطمانت نفسہ حتی ادخل یدہ فی فمہا واخذ
بلحیتہا یعنی ہرگاہ خدا نی یون اطمینان بخشی اونکا دل ایسا مطمئن ہوگیا بخوف
وخطر اپنی ہاتہہ کو اژدہی کی مونہہ مین ڈالکر دونو کلہ اوسکی پکڑ لئی پس اگر ابوبکر
کو بہی کچہہ بہرہ از ایمان ہوتا تو بعد وعدہ خدا اور دیکہنی آیات خدا کی نہ ڈرتے
علاوہ اسکے انبیاء کا خوف قتل وقتال مستتبع گریہ وزاری وقلق وبیقراری اور
افشاء راز خداوندباری نتہا اور معارک قتل وقتال سی مستلزم فرار نہ تہا برخلاف
خوف ابوبکر کی کہ لڑائیونسی بہاگتی تہی اور غار مین چلاتی تہی فشتان ما بین الخ ولد

قوله عیب نه جانین اقول البته کیونکر عیب جانین که معصومین کو نقص و عیب سی مبرا جانتی هین قوله علیؑ کی نسبت خوفکا خیال بهی نکرین اقول جو خوف که ابو بکر کو تها که بنا اوسکی سر بسر بدیینی اور نفی ایمانی پر تهی هم ادنی مومنین کی نسبت بهی اوس خوفکا خیال نهین کرتی فضلاً عن المعصومینؑ قوله جیسا که تقلیب المکائد کا مؤلف لکهتا هی اقول جو کچهه صاحب تقلیب رح نی لکها بهت درست لکها اگر اونکو بهی خوف جان هوتا تو مثل ابو بکر کی لڑائیون سے وه بهی بهاگ جایا کرتی اور رسول خداؐ کو نرغهٔ کفار مین تنها چهوڑ دیتے قوله الزام خوفکا ابو بکر صدیق پر کسیطرح عاید نهین هو سکتا اقول همنی تو بخوبی ثابت کیا که الزام خوفکا ابو بکر پر باعتبار سوابق اور لواحق دونو کی عائد هو سکتا هے باعتبار سوابق کی نفی ایمانی اور بدیینی اور نفی یقینی وعدهٔ خدا اور رسول پر اور باعتبار لواحق کی رونا پیٹنا چلانا افشاء راز خدا اور رسول کرنا اب حضرت مخاطب کیسا الزام چاهتی هین قوله تو ایسا خوف باقرار علمائی شیعه انبیا کو بهی هوا اقول غلط کهتی هو هرگز علمای شیعه اسکا اقرار نهین کرتی اسلئے که خوف انبیاء کا مثل خوف ابو بکر کی قبیح اور مذموم اور مستهجن اور منهی عنه نتها قوله تو اسکا خوف حضرت امیر المومنین علی مرتضی کو بهی هوا اقول هوا لیکن بعدم تصدیق قول خدا و رسول نهین هوا اور مستلزم ردی بیدینی کا نهین هوا اور موجب افشاء راز خدا اور رسول نهین هوا اور مورد نهی من الله و الرسول نهین هوا قوله سب نبیون سی افضل اقول هان آری نبیا ابو بکر سب مخلوقات سی اذل اور ارذل تهے قوله الحاصل قرآن مجید کی آیتین اقول [illegible] قرآن مجید کی [illegible]

اور بخاری کی روایتین اور علمای سنیہ کے اقوال سب اسی پر شاہد ہین کہ حضرت
ابراہیم اور خاتم الانبیاء اور افضل الاوصیاء کا خوف مثل خوف ابو بکر مبتنی بر
بیدینی اور بی ایمانی اور بی یقینی کے نتھا اور خوف ابو بکر کا عین کفر والحاد اور
مستلزم مشاقۃ اللہ اور ایذاء اللہ والرسولؐ تھا لیکن ہمکو نہایت تعجب
آتا ہے کہ علمائی سُنیہ کیونکر خوف بجا اور بیجا مین فرق نہین کرتے اور خوف
کفری ونفاق کو ساتھہ اوس خوف کے جو عین ایمان بلکہ طاعات اور عبادات
خدا سے تھا مساوی کرتے ہین اور خوف نفاقی بکری ہے کی چھپانے کے لئے انبیا
اور معصومین پر زبان درازیان کرتے ہین اور بالکلیہ دین و ایمان سے
ہاتھہ اوٹھاکر بیخوف خدا بخاطر ابو بکر خوف معصومینؑ کو بھی بیجا اور بی محل اور
قبیح اور مستہجن کہتے ہین **قولہ** خوف کو اونکے کفر ونفاق کا نتیجہ سمجھا **اقول**
سچ ہی ابو بکر مین ایسا ہی سمجھا اسلئے کہ اونکے کفر ونفاق کے قائل ہین اور
دلیل اسکی اس مقام پر عدم تصدیق قول خدا و رسول اور رونا پیٹنا
اور افشار راز خدا اور رسول کرنا ہے اور چونکہ معصومین مین العیاذ باللہ کفر ونفاق
کے قائل نہین ہین تو اونکے خوف کو نتیجہ ایمان کہتے ہین برخلاف اونکے
جو انبیاءع کو مثل ابو بکر معصوم نہین سمجھتے ہین مناسب بحال اونکے یہہ ہے
کہ دونون خوفون کو کفر ونفاق ہی کا نتیجہ کہین جیسا کہ مخاطب نے خوف حضرت
موسی کی بیمحل اور بیجا ہونیکا اقرار ہی کر دیا **قولہ** ائمہ کرام اسے قواہر ساعت
خوف مین رہے **اقول** کس خوف مین رہے جو عین ایمان تھا نہ بمثل
خوف ابو بکر کے نتیجہ کفر ونفاق تھا اور منہی عنہ من اللہ والرسول تھا **قولہ**

انکو تقیہ جسکی بنا سراسر خوف پر ہے **اقول** عجب نافہم سے کام پڑا ہے
کہ کچھہ نہین سمجھتا کہ کہانسے کہان جاتا ہے خوف بیدینی اور بے یقینی ابوبکر کو
متمثل کرتا ہی ساتھہ خوف متقا تا بجواز تقیہ کے حضرت سلامت اتنا تو سمجھے
کہ جس جس مقام پر تقیہ کو شیعہ جائز جانتے ہین وہان کا خوف منہی عنہ
کہان ہے اوس خوف کا مثل خوف ابوبکر کے مذموم اور قبیح ہونا آپ نے
کہانسے ثابت کیا اور حسن و خوبی پر اوس خوف کے اسقدر کافی ہی کہ خدا و رسول
نے اوس خوف سے راضی ہوکر حکم بجواز تقیہ دیا اور الا ان تتقوا منهم تقاة
او تقیة کما قال البیضاوی فرمایا اور اس بارہ مین الا من اکره و قلبه
مطمئن بالایمان نازل کیا اور عمار یاسر کے تقیہ کی حدیث اور جناب رسولخدا
کا فرمانا ان عادوا فعد تحت اس آیہ وافی ہدایہ کے بیضاوی مین
موجود ہے جسطرح سے صحیح بخاری مین التقیة الی یوم القیامة موجود ہے
اور لا تلقوا بایدیکم الی التهلکة اور قال رجل مؤمن من ال فرعون
یکتم ایمانه ہی کلام خدا مین موجود ہے کما سیجئی فی بحث التقیة مفصلاً
انشاء اللہ تعالی الغرض خوف تقیہ محض نتیجہ ایمان ہی بدلیل یکتم ایمانه
و بدلیل قلبه مطمئن بالایمان اور خوف ابوبکر بقول آپ ہی کے ہم نتیجہ
عین کفر و نفاق جانتے ہین پس قیاس ایک کا دوسری پر سراسر جہالت اور
نادانی ہے **قوله** موت اور حیات اونکے اختیار مین ہے **اقول** اس
نافہمی مین آپکا کچھہ قصور نہین آپ معذور ہین یہہ قصور فہم اوسی بساطی دوال
اور اوسی پنبہ دوز کہنہ نعال کا ہے کہ حدیث الائمہ یموتون باختیارہم کے

معنو نہیں اونہون نے بنافہمی یہی اختیار کیا یہہ نہ سمجھے کہ جسطرح اختیار کے معنے
ان شاء فعل وان شاء لم یفعل کے ہین اوسیطرح اختیار بمعنے اصطفا اور پسند
کردن بہی بہت آیا ہے کما قوله تعالی اخترتك لنفسی وفی قوله تعالی اخترتك
بکلامی وبرسالاتی وفی قوله اختار موسی من قومه سبعین
رجلاً وکمافی قولهم اختار الدّنیا علی الاخرة وفی قولهم اختار البصریّون
اعمال الفعل الثّانی والکوفیون الاوّل وفی قولهم اختار الخلیل الرّفع و
ابو عمر النّصب پس غرض اس قسم کی احادیث سے یہہ ہے کہ انبیا اور ائمہ علیہم السلام
لقاء خدا کو پسند کرتے ہین اور مثل عمر اور ابوبکر کی موت سے کارہ نہیں ہین خوف
مرگ سے لڑائیون سے مثل حضرات ثلثہ کی بہاگتے نہین کجا یہہ معنی کجا وہ معنی جو
نافہم سمجھے مگر آپ نے چونکہ نافہمون کا مذہب اختیار کیا ہے آپ کو ضرور ہے
کہ اونہیں کے معنون کو اختیار کیجئے ہمارے معنی آپکو ناپسند ہے ہونگے ہمین ہمارا
کیا اختیار ہے ہم کلمہ حق سنا دیتے ہین آیندہ آپکو اختیار ہے سنئے یا نہ سنئے
اگر سنئے تو سنئے کیون بنئے **قوله** ملائکہ اونکے حکم مین الی قوله سبکو نکل جاوے
اقول یہہ باتین جواب نے قدرت اور اختیار کی لکہین سچ ہے کہ شیعہ اسکے قائل
ہین کہ ایزد کردگار نے انبیا اور ائمہ علیہم السلام کو مخصوص باین کرامات و
معجزات کیا ہے اور مثل اہل سنت کی ہر کون برہنہ ہرزہ گرد اور ہر مجذوب و دیوانہ
صحرا نورد اور ہر کاشف مصرعہ وفرد کو صاحب ان مقامات اور درجات کا
نہین جانتے اور جناب رسول خدا کو ان جمیع فضائل مین ساری دنیا سے
افضل اور اعلی سمجھتے ہین لیکن بااینہمہ کل انبیا اور ائمہ کو تابع حکم و مرضی خدا

جانتے ہین پس جس جگہہ ان لوگون کو حکم کسی امر کی اظہار اور اعلان کا
ہوتا تھا وہان بجاآوری فرمان خدا مین سر مو کوتاہی نکرتے تھے اگرچہ نوبت
بجان و مال وہتک حرمت بظاہر پہنچی جیسا کہ جناب سید الشہدا روحی لہ الفدا
نے کیا اور جس جگہہ حکم خدا باخفا و استتار ولو فی الغار ہوتا تہا اگرچہ کفار
اور منافقین استہزا کرین وہان کچہہ استہزا کی پروانہ کرکے حکم خدا کی تعمیل
فرماتے تہے اگر مستہزئین کو کچہہ بہی دین اور ایمان سے بہرہ ہوتا تو آشنا تو
سمجہتے کہ قوت اور قدرت انبیا اور ائمہ اطہار علیہم السلام محض مستعار ہے
اور اقوی تر کل موجودات حضرت ایزد کردگار ہے اور خود فرماتا ہے ولو شاء
ربک لآمن من فی الارض کلہم جمیعًا پس باوجود اس قدرت اور
اختیار کے انبیا اور اوصیا کا معرض خوف و قتل مین ڈالنا اور امثال فرعون
کو چار چار سو برس تک دعواے انا ربکم الاعلی پر چھوڑ دینا
نہین ہے مگر کسی وجہ سے پس وہی وجہ تقیۂ انبیا اور ائمہ کے لئے کافی ہے
قولہ تمام عمر خوف و ترس مین رہے **اقول** آری مقتضائی عقل و شرع
یہی ہے کہ انسان دوستون پر اعتماد کرے اور اپنی دشمنونسی ہمیشہ خائف
رہے اعادی کے کید و مکر سے غافل ہونا عین حماقت ہے لیکن اس خوف کو
کوئی عاقل قبیح نہین کہتا ہے خدا و رسول صلعم نے ایسے خوف و ترس کو کبھی منع
نہین فرمایا **قولہ** اور اپنی امامت کا دعوی تک نکرین **اقول** جھوٹے
کی مونہہ مین کیا کس امام علیہ السلام نے دعواے امامت نہین کیا کس امام نے
معجزات و دلائل قاہرہ اور معجزات باہرہ واسطے طالبین کے اپنی امامت پر

قائم نہین کی کسی امام نے اتمام حجت خدا خلق پر نہین کیا عقل کسی عاقل کی باور
نہین کرتی کہ دنیا کی لاکھون عقلا کے نزدیک امامت یا نبوت کسی کی بے دعوی
کئے اور بے حجت اور دلیل لائے ثابت ہو جاوے بلکہ وہ کل دنیا والونسے
کہے کہ مین ہرگز امام نہین ہون مگر لوگ زبردستی اوسکو امام اور پیغمبر بنانے
لگین اگر نبوت اور امامت ایسی ہی بات ہے تو تعجب ہے کہ حضرت مخاطب اور اونکے
اوستاد جی کیون نہین ابتلک امام اور پیغمبر نبگئے بلکہ حق تو یہہ ہے کہ باوجود
سعی و کوشش بسیار کے ابتلک امامت کرستانون کی بھی نہ حاصل ہوئے
امامت مسلمانون کی کون پوچھے آپکے نزدیک امامت خلافت مصنوعی ابوبکر
سے بھی نہایت آسان ٹہھری اسلئے کہ اوسمین جی بڑے بڑے اہتمامات
بلیغہ سقیفہ بندی اور اخذ بیعت مین بطمع وہی حکومت شام و ریاست مصر اور
ایالت یمن اور افسری فوج اور وعدہ اعطای مال مفت کہ عبارت خمس و
زکوۃ سے ہے کرنا پڑی تھی اور نہایت حسن تدبیر اور حسن انتظام کی ضرورت
ہوئی تھی چنانچہ بڑے دادا پیر آپکے ازالۃ الخفا مین فرماتے ہین کہ وقت
بیعت ابوبکری چند مشکلین پیش آئین از انجملہ یہہ کہ سادات اہلبیتؑ نے
بیعت سے تقاعد کیا لیکن خلیفہ جی نے باب حسن تدبیر اوس آتش فتنہ کو بجھایا
یعنی خانۂ اہلبیتؑ جلایا ظاہرا اسی سببسے خلیفۂ ثانی فرماتے تھے کہ
بیعت ابی بکر کانت فلتۃ وقی اللہ شرہا کما فی صحیح البخاری فی کتاب الحدود
یعنی بیعت ابوبکر ایک امر ناگہانی تہا کہ خدا نے اوسکے شر سے بچایا الغرض بسا
جای تعجب ہے کہ خلافت مصنوعی مین تو یہ اہتمام ہوئے اور امامت حقہ

بقول آپ کے بے کچھہ کہے سنے اماموںکو حاصل ہوگئی یہہ بات تو ہماری سمجھہ مین
ہرگز نہین آتی حضرت مخاطب اپنے برادران حائکین سے جیسا چاہین ارشاد
فرماوین وہ البتہ مان لینگے چونکہ عقل الحائک فی الدبرہ مشہور ہی **قولہ**
کسی سے سچ بات نہ کہین **اقول** تم جہوٹے ہو اونہون نے سبھی سے سچ
بات کہی دشمنو نسے جو حکم تقیۃً بیان فرمایا حالت تقیہ کے لئے وہی
سچا حکم تھا اور دوستو نسے جو حکم غیر تقیہ بیان فرمایا غیر حالت تقیہ مین
وہی حکم سچا تھا ع ہر سخن جائے وہر نکتہ مقامے دارد + اگر نشد فرق مراتب
نکنی زندیقی + **قولہ** اپنے اخص خواص سے کوئی راز **اقول** سخن راز البتہ
عقلا کو چاہیے کہ اپنے اخص خواص ہی سے کہین اور اعادی کے مونہہ پر
دروازہ بند کرین **قولہ** ڈرتے ڈرتے اپنے شاگردون کو علوم دینی تعلیم
کرین **اقول** آپ نے تو ابھی فرمایا کہ اونہون نے کبھی امامت کا دعوی ہی
نہین کیا پھر اونکے شاگرد کہانسے جمع ہوگئے جنکو علوم دینی تعلیم کرنے لگے خصوصاً
مثل امام جعفر صادق علیہ السلام کے کہ چار ہزار جسکے راوی ہین اگر یہہ لوگ دین
کیواسطے اونکی پاس نہین جمع ہوتے تھے تو کیا عمر اور ابو بکر کیطرح اونکے پاس بھی لوگ
بطمع دنیا مال مفت لینے کو جمع ہوتے تھے الغرض عقیدہ حقہ اہل حق اس
باریمین یہی ہے کہ ائمہ علیہم السلام مین جن لوگون نے تقیہ نکیا بحکم خدا
و رسول نکیا اور جنہون نے کیا بحکم خدا و رسول کیا اور بعد اتمام حجت خدا
اپنی دشمنون بد بینون سے کیا نہ دیندارو نسے اور اہل دین اونکے فیوض
سے مہما امکن بقدر ذرہ بھی محروم نرہے اور کفار اور منافقین جسطرح

فیض انبیا سے محروم رہے اوسیطرح فیض ائمہ سے **قولہ** ایک
ناصبی سامنے آجائے **اقول** آرہی اگر وہ ناصبی مثل ثانی اثنین یا ثالث
ثلثہ صاحب فتنہ وفساد دور ودراز ہے تو اوسکے سامنے اظہار سخن راز
سے انکار ضرور ہے **قولہ** اپنے خلص احباب پر لعنت اور تبرا کرنی لگین
اقول حقیقت مین کل لعنت اور تبریکا مرجع طرف موسسین اساس الظلم
کے ہوتا ہے مگر خدا نے مخالفین کے کانون اور آنکھون پر پردے ڈالی
ہین اور دلون کا اندھا کیا ہے کہ وہ نہین سمجھتے ہین چنانچہ مشہور ہے کہ
معاویہ جعلہ اللہ من معاویۃ الہاویۃ نے بعض مومنین کو تکلیف دی کہ جناب
امیر علیہ السلام سے سر منبر تبرا کرے اونھون نے منبر پر جا کر کہا ان علی ابن
ابیطالب امیر المومنین والمعاویۃ یامرنی ان العنہ فلعنہ اللہ علیہ حاضرین کور دل
سمجھے کہ جناب امیرؑ سے تبری کی حالانکہ اوسنے معاویہ پر لعنت کی **قولہ**
ائمہ کرامؑ کے خوف مین اور ابوبکر کے خوف مین مابہ الامتیاز کیا قرار
دیا ہے **اقول** اتنی ہی سمجھ ہوتی تو راہ ہدایت سے راہ ضلالت
پر کیون جاتے الحمد للہ کہ یہہ امتیاز منبرین کو حاصل ہے بچند
وجہ اول خوف ائمہ مورد نہے نہین ہے اور خوف ابوبکر مورد نہی ہے
دوم خوف ائمہ معصومین مقارن بعصمت ہے اور خوف ابوبکر خاطی مقارن
بخطا سوم خوف ائمہ نفرمودہ خدا ورسول ہے اور خوف ابوبکر برخلاف
فرمودہ خدا ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہارم خوف ائمہ مبتنی
اوپر عین ایمان اور ایقان کے ہے اور خوف ابوبکر مبتنی اوپر عدم تصدیق

اور توثیق بوعدۂ خدا اور رسول اور عدم ایمان باآیات خدا ہے پنجم
خوف ائمہ مستتبع کسی امر قبیح کا نہین ہے اور خوف ابوبکر مستتبع ہی ایک امر
شنیع کا کہ خدا اور رسول کو منظور ایک امر کا استتار اور ابوبکر کو بہ بد طینتی منظور
اوسکا اعلان و اظہار ہوا بالجملہ اگر آپ ائمہؑ اور ابوبکر مین کچھہ فرق سمجھتے تو دونو نکے
فعل مین بھی فرق سمجھتے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کجا ائمہ ہدیٰ اور کجا
عبد العزّی کجا نار اور کجا نور کجا گوہ کے کیڑے کی چمک کجا شعلۂ طور لا تستوی
الظلمات والنور ولا الظل ولا الحرور ولا یستوی اصحاب النار واصحاب الجنۃ
اصحاب الجنۃ ہم الفائزون انکے نزدیک فرعون و موسے اور ابوجہل و جناب رسولخدا
یکسان ہین یہہ تو فرمائے کہ ابوبکر کے شان مین کونسا آیۂ تطہیر آیا اور کونسا
آیۂ مباہلہ خدانے نازل فرمایا کون سورۂ ہل اتی اوترا کہان لا اسئلکم علیہ
اجراً الا المودۃ ابی بکر کہا گیا الغرض فرق درمیان ائمہ طاہرین کے
اور اخوان من کان من الکافرین کی ہمیر خوب روشن اور جلی اور مثل آفتاب
نصف النہار کی منجلی ہے بس اسی وجہ سے ہم فرق بین فرق الفریقین کرتے
ہین اگر انکو بھی خدا ہدایت دے تو آپ بھی سمجھین **قولہ** علاوہ انبیا کے خدا کی
کلام سے مومنین کا بھی خائف ہونا ثابت ہوتا ہے **اقول** نہ انبیا اور اوصیا
کے خوف کا ہمکو انکار ہے نہ خوف مومنین کا انکار ہے بلکہ ہمنے مکرر بیان کیا
بعضی از اقسام خوف نہایت مستحسن بلکہ عین طاعت اور عبادت خدا مین کلام
اوس خوف مین ہے جو مثل خوف ابوبکر کے قبیح اور مستہجن ہے کہ مبتنی اوپر
عدم تصدیق وعدۂ خدا اور رسول اور مستتبع گریہ و زاری و بیقراری و افشای راز

رسول خداوند باری ہی اور مستلزم فرار عن الزحف ہی قوله الله جل شانه
فرماتا ہی ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل علیهم
الملائکة الخ اقول جس خوف کا ذکر اس آیۂ وافی ہدایہ مین ہی وہ خوف
جان ومال نہین وہ از کفار اشرار نہین وہ خوف دنیاوی نہین بلکہ خوف
اخروی ہی اور وہ خوف مصداق خشیة الله ہی جو مامور من الله ہی اور
مومنین کی لئی دار دنیا مین عین عبادت اور طاعت ہی اور مبتنی بر دین و
ایمان ہی پس اس خوف کو ذکر کرنا مقابلہ مین اس خوف کی جو باعث سرپیچی
اور معصیت خدا اور رسول ہی کار حضرت مخاطب ہی توضیح اسکی اسطرح
پر ہی کہ جناب باری بنسبت مومنین کاملین کے فرماتا ہی کہ جن لوگون نے
ربنا الله کہا یعنی ایمان بخدا لائی اسطور پر کہ اوسکی ذات اور صفات اور
احکام سب کا ایمان لائی پس داخل ہوگئی تحت اسکی کل ضروریات ایمان
ثم استقاموا بعد اوسکی اوس ایمان پر اور مقتضائی ایمان پر مرتے دم تک
ثابت قدم اور مستقل بھی رہی یعنی مثل صحابۂ مرتدین کی مرتد نہین ہوگئی
ایسی کامل ایمان والونپر وقت مرنیکے یا قبر مین یا وقت بعث ونشور کی یا تینون
وقتونمین علی اختلاف التفسیر ملائکۂ رحمت جانب پروردگار سی بشارت
نازل ہونگی اور اونسی کہین کی تم لوگ نہ ڈرو ہولہای قیامت اور عقابہای
جہنم سی اور غمگین نہو واسطی فوت ثواب کے یا بوجہ معاصی سابقہ کی کہ وہ
مغفور ہین اور بشارت لو بہشت عنبر سرشت کی وہ بہشت کہ جسکا دار دنیا
مین انبیاء نی تمسے وعدہ کیا تھا پس باتفاق مفسرین اس آیہ مین بیان حال

دنیا نہین ہی بلکہ بیان حال اوس وقت کا ہی جسوقت انسان دار تکلیف سے
خارج ہو جاتا ہی پس یہہ خوف جسکا ذکر اس آیہ مین ہی دار دنیا مین نہایت
مستحسن اور عین ایمان اور طاعت تہا اور نہی لا تخافوا کو جو خارج از
دار تکلیف اطلاق کی گئی ہی نہی تکلیفی تحریمی ٹہرانا ممکن نہین ہی اور کلام
ہمارا نہی تکلیفی مین تہا کہ بالاصالت للتحریم ہی نہ ہر نہی مین خواہ دار تکلیف
مین ہو خواہ دار آخرت مین پس ذکر اس نہی کا ما نحن فیہ مین دلیل کمال
غباوت یا غوایت ہی **قولہ** پہر ایک دوسری جگہہ پر اللہ جل شانہ مومنین
سی فرماتا ہی لا تحزنوا وانتم الاعلون **اقول** جناب والا آپ ہزار
لا تحزنوا نکالین مگر مثل لا تحزن ابوبکر کے نہو گا اسلئے کہ نہ تصدیق
کرنا وعدۂ خدا ورسول کی اور نہ ایمان لانا ساتہہ آیات خدا کی اور رونا
پیٹنا چلانا کہ جس سی افشاء راز خدا ورسول ہو ہمنی آپکی کتابون سی ثابت
کر دیا پس اگر اس لا تحزنوا مین بہی آپ یہہ سب باتین ثابت کر دیجیے گا تو
ہمکو کیا عذر ہو سکتا ہی اسمین کہ ہم اس لا تحزنوا کو بہی مثل لا تحزن ابوبکر
کی محمول نہی تحریمی پر کرین کیونکہ یہان عصمت مانعہ عن الحمل علی التحریم نہین ہے
خصوصاً نظر بسیاق وسباق آیہ کہ جسکو آپنی اپنی مطلوب کے موافق سمجہہ
بسنت سارق القرآن چہرا ڈالا ہی یہہ کیا حق پوشی وبیدینی ہی اور اس
چوٹی پن سی بجز خسر الدنیا والآخرة وذلک ہو الخسران المبین کے کیا فائدہ
ملتا ہی حقیقت حال یہہ ہی کہ خداوند تعالے نے بہ نسبت اون کچے
مسلمانون کی جو جہاد مین جانیسی رہتی اور سستی کرتی تہی یون فرماتا ہی

لاتھنوا ولاتحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین، حاصل
مضمون ہدایت مشحون یہہ ہی کہ جناب باری فرماتا ہی کہ ای کچی مسلمانو
ای سست یقینو جہاد مین جانی سے سستی مت کرو اور تم مین سی جو لوگ
شہید راہ خدا ہوں اونپر اسقدر حزن و غم نکرو جو جہاد سی تمکو مانع ہو یا
مثل شیوخ ثلثہ کی تمہاری لئی مورث فرار عن الزحف ہو سکی کہ غلبہ
ازجانب خدا تمہاری ہی لئی مقرر کیا گیا ہی اگر تم سچا ایمان بخدا و رسول
لائی ہو تو جیسا ہم کہتی ہین ویسا کرو یعنی سستی نکرو اور رنج و غم سی اور
خوف و الم سی مثل حضرات ثلثہ کی بھاگ نکہڑی ہو پس انتم الاعلون
گویا علت لاتھنوا ولاتحزنوا کی ہی جیسی ان اللہ معنا علت
لاتحزن کی ہی یعنے ای کمبخت کیون روتا پیٹتا ہی خدا ہماری ساتھہ ہی
ہمکو بچائی گا اوسی طرح سی یہان بھی جناب باری فرماتا ہی ای کمبختو ای
بی نصیبو کیون جہاد فی سبیل اللہ سی جان چراتی ہو کیون مری جاتی ہو کیون
روتی پیٹتی ہو خدا تمکو غالب کریگا یہہ جبن و اضطراب تمہارا عبث ہی
پس لاریب کہ نہی لاتھنوا نہی تکلیفی تحریمی ہے کیونکہ بالاتفاق جہاد فی سبیل اللہ
مین وہن اور سستی کرنا حرام ہی پس بقرینہ سیاق نہی لاتحزنوا ہی اگر تحریمی ہو
تو کیا قباحت ہی اور مراد حزن سی یہان بہی وہی حزن ہو سکتا ہے جو مثال یار غار
کی لئی غار مین موجب عار اور صف جنگ مین مورث فرار اور تولی دبر بالی
الکفار الفجار ہوتا تہا اب نظر کیجئی طرف مرتبہ سباق کی کہ ان کنتم مؤمنین
اسپر دلالت کرتا ہی کہ یہہ وہن اور حزن مقتضاے ایمان نہین ہی بلکہ مقتضای لانی ہی

اور لاریب کہ جو بات بمقتضائی بی دینی اور بی ایمانی ہے حرام ہی پس
نہی تحریمی ہوئی وہذا ہو المطلوب والحمد للہ اور قطع نظر اس سے کہ ہم دونو
نہیون کا تحریمی ہونا ثابت کرین ہم ایک مختصر بات یہہ کہتی ہین کہ آپ
مدعی ہین کہ دونو نہی لاتحزن اور لاتحزنوا ایک ہی قسم کی ہین ہم
اسکو بپاس خاطر عاطر مسلم رکہتی ہین لیکن نہی لاتحزنوا وانتم الاعلون
کی مقید ہی بہ شرط ان کنتم مؤمنین کی جسکا مؤدی یہہ ہی کہ حزن کرنا
شان مومنین سی نہین ہی اور جب یہہ حزن خلاف ایمان ہوا تو جو حزن
کہ لاتحزن ان اللہ معنا سی ہے وہ بہی ضرور ہی کہ خلاف ایمان ہو اسلئے
کہ بقول آپکے دونو حزن اور دونو نہی ایک ہی قسم کی ہی پس ایک باہم
دو ہوا نہین ہوسکتی تو ضرور ہوا کہ حزن لاتحزن بہی بی ایمانی ابوبکر کی
دلیل محکم ہوا اور ہمارا مطلب اس سی زائد نہین ہے اب آپکو اختیار ہی کہ
نہی کے جو معنی چاہئی قرار دیجئی **قوله** قاضی صاحب بہی اسکا اقرار
کرینگی کہ نہی زجر و توبیخ کے لئی ہی **اقول** کیون قاضی صاحب کے اقرار کا
مانع کون ہی اور اگر بالفرض یہان کوئی مانع ہو تو ابوبکر ہین جنکا بیچارونا
پیٹنا ہم آپکی کتابونسی ثابت کرچکی کون مانع ہی **قوله** یہی فرماوینگی کہ
تسلی اور تشفی کے لئی ہی **اقول** نعوذ باللہ اگر مثل تمہاری ہوتی تو ایسا ہی
کہتی کہ جسمین ابوبکر کی جان بچی سو بخیریت شیعونسی تو اسکی طمع نرکہئی
قوله پہر ہم ہین جہی **اقول** ہندی کی چندی آئی تو سمجہا ہین پہر بہی اگر نہ سمجہے
تو ایسی سمجہہ پر پتہر پڑین **قوله** ہزار جگہہ واسطی تشفی و تسلی کے **اقول** نہی اگر ہزار جگہہ

واسطی تسلی کے هی تو لا کهه جگهه واسطی تحریم کے هی اور بلا قرینه واسطے تحریم هی کے هی **قوله** اگر کوئی قرینه عتاب اور خفگی کا پایا جاتا تو هم تسلیم کرتی **اقول** معنی اصلی مین قرینه کی کیا حاجت قرینه معنی تاویلی کے لئی چاهئے علاوه اسکی شیعونکے نزدیک سیکڑون قرینه هین ادنی قرینه یهه هی که جب قبیح حرکات ناشایسته ابو بکر صدیق مثل عدم توثیق بآیات خدا و عدم تصدیق بوعده خدا او قلق او انزعاج اور بکا او قصد افشائی راز خدا و رسول یعنی تمهاری کتابونسی ثابت کر دیا تو کیونکر هو سکتا هی که خدا و رسول ایسی افعال قبیح پر راضی هون اِنَّ اللّٰهَ لا یامر بالسوء وینهی عن الفحشاء والمنکر والبغی ولا یرضی لعباده الکفر **قوله** تمهاری واسطی هشت موجود هی **اقول** سابق مین گذر اکه یهه حکم احیائی وا تکلیفی نهین هی بلکه حکم اموت هی فالقیاس او هن من قیاس ابن قیاس **قوله** اسی طرح سی ابو بکر صدیق سی بهی **اقول** همنی خود هی لا تهنوا و لا تحزنوا اور نهی لا تحزن کو مماثل هونا جایز رکها هی فتذکر **قوله** پس بظاهر دونو مین کچهه فرق نهین پایا جاتا هی **اقول** البته بظاهر فرق نهین هے ورنه ظاهر بینون کو نظر آتا لیکن بباطن کچهه فرق هی که باطن بینونکو نظر آتا هے فارجع الی ما فصلناه **قوله** لا تحزنوا واسطی تسلی اور تشفی کے هی **اقول** بکو کهان تک بکوگی هم بهی کهتی هین کیونکر لا نسلم که هر جگهه واسطی تسلی و تشفی کی هی وقد بیّنا السند **قوله** باوجود اتحاد الفاظ و تطابق قرائن **اقول** لا نسلم تطابق القرائن اسلئے که جن جن قرینونکا همنی ذکر کیا اسمین سی ایک کا بهی سابق اور لاحق ابو بکری کا اثبات نهین کیا **قوله** صد هزار تعجب هی **اقول**

منشاء نسبت یعنی جہالت ہی ہی **قولہ** لیکن ہم حضرات شیعہ کو معذور
سمجھتے ہین **اقول** لیکن شیعہ تو حضرات اہلسنّت کو نہین معذور سمجھتی ہین
بلکہ معاقب اور معذّب جانتی ہین **قولہ** الفاظ قرآنی سے اونکی حقیقی
معنی مراد لیون **اقول** شیعہ ہمیشہ حقیقی ہی معنی مراد لیتی ہین چنانچہ ہمنے
پیغمبر کی نہی کو معنی حقیقی حرمت پر محمول کیا ہی تمنی البتہ معنی مجازی تسلّی و تسکین
ابوبکر کو کفر والحاد سی بچانی کی لئی مراد لیا ہی **قولہ** صدّیقیت کا اقرار
کرنا پڑے **اقول** تمنی دیکھا کہ ہمنی معنی حقیقی حرمت کی نہی سی مراد لئی
اور اوسی سی کذّبیّت کذّیب اکبر کی بھی ثابت کی **قولہ** اگر اقرار کرین تو
مذہب ہاتھہ سی جاتا ہی **اقول** تم اگر معنی حقیقی حرمت کا اقرار کرو تو تمہارا
مذہب ہاتھہ سی جاتا ہی اور اوّل الخلفا قابل تعزیر ٹھہرا جاتا ہی لیکن بجز اسکے
کہ کلام اللہ کی تحریف لفظی باسقاط سیاق وسباق کرو اور تحریف معنوی
بارادۂ معنی مجازی کرو اور کلام اللہ کی لفظون کی نئی نئی معنی گڑھو دوسرا کچھہ
چارہ نہین ہی ؎ دست بیچارہ چون بجان نرسد ٭ چارہ جز قبا دریدن نیست

قال المخاطب القمقام هداه الله سبل السّلام

اگر اسپر بھی حضرات شیعہ کی دلکو نہین کچھہ خطرہ رہجاوے اور کوئی دانشمند
کہنی لگے کہ ہمنی مانا کہ خوف گناہ نہین اور لاتحزن تسلّی کا کلمہ ہے لیکن
اتنا تو بہی ثابت ہوا کہ ابوبکر صدّیق کو کامل یقین پیغمبر صاحب کے وعدہ
اور خدا کی حفاظت پر نہ تہا ورنہ کسیطرح اونکو خوف نہوتا اوسکا جواب یہ
ہی کہ خود حضرات شیعہ کا اقرار ہی کہ پیغمبر خدا بار بار ابوبکر صدّیق پر خفا

ہوتی ہی

ہوئی تھے اور فرماتی تھے کہ چپ رہو راز کو فاش نکرو اور وہ بھاگتی ہے
پس شیعو نکیطرح ہر ایک ملحد کہہ سکتا ہی کہ پیغمبر صاحب کو بھی اپنے خدا کے
وعدہ پر اور حفاظت پر یقین نہ تھا ورنہ جو بات ابوبکر افشاء راز کی کرتی
تھے اوس سی پیغمبر صاحب نہ گہبراتی اور بار بار ابوبکر پر راز کی فاش ہونی سے
خفا ہوتی پس جو اوس ملحد کو حضرات شیعہ جواب دین وہی ہماری طرف سے
قبول فرماوین لیکن اگر کوئی ذرا بھی غور کری تو موافق اصول اور عقائد شیعو نکے
حضرت ابوبکر صدیق کی نسبت خوف وحزن کا اطلاق ہو ہی نہین سکتا اسلئے
کہ اگر وہ اقرار کرین کہ ابوبکر صدیق حقیقت مین خائف تھی تو ہم پوچھتی ہین
کہ اونکو اپنی جان کا اندیشہ اور اپنی اوپر تکلیف پہنچنی کا ڈر تھا یا پیغمبر صاحب
کی ایذا ومصیبت کا خوف اگر اونکو اپنی جانکا خوف تھا تو یہہ قول باطل
ہوا جاتا ہی کہ وہ دشمنو نسی ملی ہوئی تھی اور راز فاش کرنا چاہتی تھی اسلئے
کہ اگر وہ کافرو نسی ملی ہوئی تھی تو پھر اونسی اونکو کیا ڈر ہوتا اور اگر کافرو نسی
ملی ہوئی نہین تھی بلکہ اونکو کافرو نکیطرفسی خیال اپنی اوپر ایذا پہنچنی کا تھا تو
اس سی دو باتین ثابت ہوتی ہین ایک یہہ کہ کفار بسبب ایمان اور رفاقت
پیغمبر کی ابوبکر صدیق سی ایسی دشمنی رکھتی تھی کہ اونکی قتل کی درپی تھی تو
اس سی وہی بات ثابت ہوئی جسکا ہم دعوی کرتی ہین دوسری یہہ کہ کبھی
ابوبکر صدیق کا ارادہ راز فاش کرنیکا نہ تھا اسلئے کہ جن لوگونسی خود اونکو خوف
تھا اور جنکی ڈر سی غار مین چھپی ہوئی تھی اونھین پر اپنا راز ظاہر کرتی اور
اپنی آپکو معرض ہلاکت مین ڈالتی اور اگر یہہ کہا جاوی کہ ابوبکر صدیق کو

خوف پیغمبر صاحبؐ پر صدمہ پہنچنے کے خیال سے تہا تو یہہ خوف ہزار اطمینان سے
بہتر ہے اور ایسے عیب پر ہزار ہنر قربان ہین اور ایسے خوفکو حضرت شیعہ گناہ
کیا اگر کفر ہی سمجھین مگر ہم ثواب کیا ہزار ایمان سے بہتر سمجھینگے اور سمجھتے ہین
اور اسی خوفسے حضرت صدیق اکبر کی صدیقیت کا اعتقاد کرینگے اور کرتے ہین
اسلیے کہ اگرچہ ابو بکر صدیق کو پیغمبر صاحبؐ کی جان او سلامتی پر یقین کامل تہا مگر
جب اونہون نے دیکہا کہ شاہ ہر دو سرا یا شاہ دین و دنیا ایک غار تنگ و
تاریک مین رونق فزا ہے اور جسطرح چاند کسیوقت ابر مین چہپ جاتا ہے اسی طرح
ماہ نبوتؐ غار مین چہپا ہوا ہے اور جسکا مقام عرش و کرسی ہے وہ ایک تنگ
جگہہ مین قیام فرما ہے تو یہی حالت پیغمبرؐ کی ابو بکر کے دل کو پارہ پارہ
کرتی تہی اور اونکو بیچین کر رہی تہی چنانچہ ابو بکر صدیق کا اول غار مین
جانا اور اوسکو صاف کرنا اور سب سوراخونکو اپنی قبا چاک کر کے بند کرنا
اور پیغمبر صاحبؐ کو بلانا اور اپنی زانو پر سلانا اسپر شاہد ہے اور پہر ایسی
دردناک حالت مین جب اونہون نے کفار کو درِ غار پر دیکہا تو بخیال
ایذاء پیغمبرؐ کی جو کچہہ صدمہ اونکے دل پر ہوا ہوگا اوسکو وہی جانتے ہین
یا وہ عاشق جانی جسکا معشوق اوسکے سامہنے کسی تکلیف و ایذا مین مبتلا ہو
اور دشمن اوسکی اوسپر حملہ آور ہوئے ہون اوسوقت کوئی اوس عاشق
مسکین کی کیفیت دیکہے کہ اوسکو اضطرار ہوتا ہے یا وہ اطمینان
سے ٹہیرا رہتا ہے ہان جسکو عشق و محبت سے خبر ہی نہو وہ عاشق
صادق کی خوف و اضطرار پر طعنہ نہ کرے تو کیا کرے

ای بھائیو اول ذرا پیغمبر صاحب کی ساتھہ محبت پیدا کرو تب جو پیغمبر صاحب
کی جان نثار تھے اون پر الزام لگاؤ مگر جب تمکو محبت ہے نہین ہے
تو تم اوسکی حقیقت کیا جانو ٭ تو نازنین جہانی و ناز پرورده ٭ ترا
ز سوز درون و نیاز ما چہ خبر ٭ چو دل بہ مہر نگاری نہ بستۂ ای ماه ٭
ترا ز حالت عشاق بینوا چہ خبر ٭ ای شیعان پاک ذرا مہربانی کرکے
اپنی شہید ثالث کی موشگافیون پر غور کرو کہ ابو بکر صدیق کی حزن
و غم کی نسبت کیا کچھہ زبان درازی فرمائی اور قل ظهر من جزعه و
بکائه ما یکون من مثله فساد الحال کہکر اونکی شان گھٹائی مگر
وه تحریر اونکی خاک مین مل گئی اور سب تقریر اونکی ہباءً منثورا ہوگئی
آخر انہین باتونپر خیال کرکی اصلی خوف و حزن سی انکار فرمایا اور اوسکو
تصنع اور بناوٹ پر محمول کیا اہل انصاف سی امید ہی کہ ذرا دل لگاکر اوسکو
بھی سنین اور جو کچھہ سحر بیانی اور جادو زبانی اوس بیان مین حضرات امامیہ
نی کی ہی اوسپر احسنت و آفرین کہین اور اسکا کچھہ خیال نکرین ایک دعوی
کو چھوڑکے دوسرا دعوی کیون کرتے ہین اور ایک امر کا اقرار کرکے
اوس سی منکر کیون ہو جاتی ہین اسلئی کہ یہہ امر اسی خاص بحث کی لیے
مخصوص نہین ہی بلکہ ہر کلیہ اور ہر جزئیہ مین اس شان کا ظہور رہا ہی اور کیا ہے
جب مباحث امامت و خلافت کے آوینگے تب دیکھنا کہ یہہ حضرات کیسا
رنگ بدلتی ہین اور کیسی نئی نئی گل بوٹونسی تقریرونکو زینت دیتی ہین
٭ شاہد دلربای من سکند از برائے من ٭ نقش و نگار و رنگ و بو

تازہ بتازہ نو بنو ہے جب حضرات امامیہ نے دیکھا کہ حزن وخوف سے
اثبات بھی محبت صدیق اکبر کی ساتھہ پیغمبر صاحب کے ثابت ہوتی ہی
تب اس دعوی کو چھوڑ کر یہہ دعوی کیا کہ ابوبکر کو کچھہ خوف نتھا بلکہ واسطے
فاش کرنی راز کے جزع وفزع کرتی تھی جیسا کہ رسالہ حسنیہ مین لکھا ہے
کہ غوغایش از جزع وفزع وفریاد برای آن بود کہ مشرکان را اطلاع گرداند
وآگاہ نماید کہ درین غار است اور ملا خضر مشہدی نی لکھا ہی کہ وایضًا
مما اشتہر من لدغ الحیۃ ایاہ انما کان بمد رجلہ یرید اظہار امرہٖ
کہ جب ابوبکر کا کام رونی اور پیٹنی سی بھی نہ نکلا تب پاؤن بڑہا دیا کہ اوسیکو
دیکھکر کفار اندر غار کے چلی آوین تب خدا نی سانپ کو حکم دیا اوسنی پاؤن
مین اونکی کاٹا تب مجبوری پیغمبر صاحبؐ کا راز فاش ہونیسی بچا اسکی جواب
مین ہماری زبان سی تو کوئی بات بھی نہین نکلتی اور ایسی حکیمانہ تقریر کی تردید
ہمسی ہو ہی نہین سکتی اگر از شرق تا غرب ور از جن تا انس جمع ہون تب بھی
کسی سی یہہ عقدہ حل نہوگا فی الحقیقت جو صاحب تصحیف الکائد نی اپنی بزرگون
کی تقریر نقل نکرنے پر مولانا صاحب قدس اللہ سرہ پر غصہ کیا ہی وہ نہایت
ہی بجا تھا اگر وہ ان تقریرونکو نقل کر دیتی اور بلفظہ ان عبارتونکو لکھہ دیتے
تو حقیقت مین مذہب امامیہ کی پھر کسیکو کیا کلام ہتا اور پھر ابوبکر صدیق
کی فضیلت کو کوئی کسطرح ثابت کرتا ای یارو انصاف کرو اور حضرات امامیہ
کے مجتہدین کی غزارت علم پر لحاظ فرماؤ کہ جو بات ہی وہ حکیمانہ جو قول
ہی وہ محققانہ یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

ہم بخوبی آیات قرآنی سی ثابت کر چکی کہ بعضی از اقسام خوف گناہ ہین اور
بعضے عین طاعت اور عبادت ہین لیکن خوف ابوبکر محض گناہ تھا بلکہ ستفنی
بر بیدینی اور بی ایمانی تھا اسلیئی کہ اذعان بقول خدا و رسول نکیا اور ایقان
با آیات حفظ و حراست نکیا اور خوف بیجا اور بی محل کیا اور بمظہر اس خوف کا
بگریہ وزاری و قلق و بیقراری ہوا کہ جس سی قریب بافشاء راز خداوند باری
ہوا بعد ان حرکات ناشایستہ کی چاہیئن نہی کو تسلی پر محمول کرین یا تہمی
اُٹھین اہل انصاف کو اختیار ہی جیسا کہ تردید قول سابقمین ہم لکھ چکی حضرت
مخاطب اوسکی جواب مین ہر طرف ہاتھ پاؤن مارتی ہین کبھی تو مطلق خوف کو مستحسن
کہتی ہین اور دلیل استحسان لحوق خوف بانبیا کہتی ہین اور کبھی خود سمجھتی ہین کہ
بعد از وعدۂ خدا و دیدن آیات خدا خوف مستحسن نہین ہو سکتا بلکہ محض بیجا
ہی تب جواب مین فرمانی لگتی ہین کہ یہہ حرکت بیجا و نامستحسن فقط ابوبکر ہی
سی نہین ہوئی بلکہ انبیا سی بھی ہوئی پس جو شیعہ بنسبت فعل نامستحسن انبیا
کے جواب دینگی وہی جواب ہم ابوبکر کے فعل نامستحسن کا دینگی چنانچہ پیشتر
اس ہی حضرت مخاطب بیجا و بی محل ہونی خوف حضرت موسی کی مدعی ہو چکے
اب بکمال صدق ایمان جناب رسول خداؐ کا بھی خائف بخوف بیجا ہونا
بیان فرماتی ہین باین دلیل کہ اگر خائف نہوتی تو ابوبکر کو کیون بار بار رونے
چلانی سی افشاء راز کرنیسے منع کرتی تھے اور یہہ خوف بھی بعد وعدۂ خدا
اور بعد مشاہدۂ آیات خدا کی تھا تو مثل خوف ابوبکر قبیح و بیجا اور العیاذ باللہ
مثبت بیدینی اور بی یقینی جناب رسول خداؐ ہوا اب حضرات شیعہ اکا جواب دین

یہہ ہی مقصود حضرت مخاطب کا اور ہم جواب از خوف ہونی دیچکی اور قبل
اسکے کہ جواب از خوف رسولخدا صلعم دین خدمت مین آپکی مسلمانون کے
گزارش کرتی ہین کہ وای برین مسلمانی کہ جسمین بخلط ایک بت پرست
چہل سالہ بدکار کی انبیاء کبار کا بدکردار ہونا ثابت کیا جاوی اور تخطیہ انبیا
لکہی جاوی اور حیرت یہہ ہی کہ اپنی پیغمبر کیطرف افعال قبیحہ کی نسبت دین
اور شیعہ سنی اوسکا جواب مانگین ہوین یا رو کیا شیعہ ہی فقط مسلمان ہین
اور وہ حضرت شیعون ہی کی پیغمبر ہین جو تم شیعو سنی جواب مانگتی ہو بہر کیف
تم جو چاہو افترا اور بہتان اپنے پیغمبر صلعم پر باندہو لیکن ہم اونکو اپنا پیغمبر
برحق اور معصوم عن کل الصغائر والکبائر جانکر جواب دیتی ہین کہ وہ جواب
ہرگز ابوبکر کیطرفسی نہین ہوسکتا ہی توضیح اوسکی یہہ ہی کہ باتفاق کل شیعہ
وسنی ابوبکر کا خائف ہونا ثابت ہی بلکہ مظہر خوف بقلق وانزعاج وبکا ہونا
بہی ہمنی سنیونکی معتبر کتابونسی ثابت کردیا ہی اور خود مخاطب خائف ہونیکا
مقر ہے غایۃ الامر وہ مطلق خوف کو قابل مواخذہ نہین سمجہتا اور ہمنی مثل
خوف ابوبکر کا قابل مواخذہ ہونا بدلایل و براہین قاطعہ ثابت کردیا کما مر اب آپکی
خوف جناب رسولخدا پر پس ہرگز خائف ہونا آنحضرت کا بعد از وعدہ
حفظ خدا اور بعد از دیدن آیات خدا ثابت نہین ہی بلکہ اونکو ایسا اطمینان
تہا کہ بقول آپکی ابوبکر کی تسلی اور تشفی کرتے تہے پس اگر کوئی ملحد بیدین
اور کوئی زندیق اشقی الاولین والآخرین مثل حضرات اہلسنت کی آنحضرت کے
مانع ہونیسی ابوبکر کو رونی اور چلانی سی اور زجر و توبیخ افشاء راز پر حمل نہیں

دلیل اونکی خائف ہونی پرلاوی تو جواب ایسی ملحد و بکنایہ ہی کہ جسطرح سے
جناب باری نی اپنے رسول مقبول سی وعدۂ حفاظت و نصرت فرمایا تہا
اوسیطرح پر حکم استتار فی الغار اور خروج بشب تار کا بھی فرمایا تھا اور ابو بکر
اپنی غلبۂ بکا اور اظہار قلق و اضطراب بیجا سی چاہتے تھے کہ بجا آوری اس
حکم خدا مین خلل پڑے اور استتار منجر باعلان و اظہار ہو جاوی جناب رسول خدا
اس حرکت بیجا سی کہ سراسر خلاف رضائی خدا تہی متاذی ہو کر بار بار اوسکو
منع اور زجر فرماتی تہی پس اس منع کو اوپر خوف بی الیقینی کی محمول کرنا ہٹ
بی یقینی اونکے دینی حضرات اہلسنت کے ہی کجا ایک فعل ہدایت اور کجا فعل
ضلالت یہہ نہین سمجھتے کہ عدم تصدیق بوعدۂ خدا جو ابو بکر سی سرزد ہوئے
عین ضلالت ہی اور جناب رسول خدا کا اوس ضلالت سی منع فرمانا
عین ہدایت ہی فما لھؤلاء القوم لا یکادون یفقھون وقاتلھم اللہ انّی
یؤفکون **قولہ** وہی ہماریطرف سی قبول فرماوین **اقول** شیعون کا
جواب تو آپنی دیکھا کہ ابو بکر پر نچلا اب ضرور ہی کہ کسی اور جواب کی فکر کیجئی
وانّی لک ہذا اور جو حاشیہ پر اسمقام کے روایت گوہر مراد شیخ عبد الرزاق
لاہجی فلسفی لکھی ہے اور اوس روایت سی اتہام جناب رسول خدا صہ پر کیا ہے
کہ باوجود اطمینان دہی جبرئیل عم کی بھی مطمئن نہوی منشا اوسکا سوء فہم مخاطب
ہی اگر جناب رسول خدا صہ جبرئیل عم کے اطمینان دہی سی مطمئن نہوئی تو پھر لیا
ابو بکر اور عمر کی جو لڑائیو نمین اونکو تنہا چہوڑ کر بھاگ کہڑی ہوتی تھے
اطمینان دہی سی مطمئن ہوی تھے یا حکم خداوندی فاصدع بما تؤمر

عمل ہی میں نہیں لائی اور مثل ابو بکر کے بجز رونی چلانی کی اونسی کوئی کار ادای
رسالت عمل ہی میں نہیں آیا بالجملہ چونکہ امر فاصدع بما تومر مین کوئی کلمہ
طمانینت نہ تہا بلکہ فقط حکم ادای رسالت تہا پس انحضرت صلعم نے شکایت ستیزہ گر
مانعین عن الدعوت کی کہ وہ تعمیل حکم بروجہ کمال نہیں ہونی دیتی اور چونکہ کوئی
تدبیر اونکی دفع شر کی مجھسی نہیں بن پڑتی مین ڈرتا ہون کہ مبادا عدم تعمیل دعوت
موجب نارضامندئ خدا ہو اور بعد اسکی کہ حضرت جبرئیل نے مژدہ جانفزا
انا كفيناك المستهزئين جو دلالت اوپر سزا پانی اون ملاعین کی کرتا تہا
گوش ہوش مین پہنچایا وہ حضرت مطمئن ہوگئی اور بکمال خوشی اور خورمی
پوچھنے لگے کہ ای جبرئیل اس مژدہ جانفزا کا وقوع کس وقت عمل مین آیا حالانکہ
وہ ملاعین ابہی یعنی تہوڑی دیر ہوئی کہ میری پاس تہی حضرت جبرئیل نے
جواب مین فرمایا کہ ہان ابھی وقوع اسکا ہو بہلا اس حزن و خوف جسکا وجہ طرف
خوف خدا کی تہا خوف بیدینی اور زن الیقینی ابو بکر سے اور اونکی رونی چلانی کو
باوجود دیکھنے آیات خدا کی کیا واسطہ اور کون مناسبت ہی جو آپ قیاس
احدہما علی الآخر کرین **قوله** موافق اصول اور عقائد شیعونکی حضرت صدیق
کی نسبت خوف و حزن کا اطلاق ہو ہی نہیں سکتا **اقول** خوفکو کون پوچھتا ہی
موافق اصول اور عقائد شیعونکی تو ابوبکر پر سوای کفر و نفاق کی کسی چیز کا اطلاق
ہو ہی نہیں سکتا ہی **قوله** اسلئی کہ اگر وہ اقرار کرین کہ ابو بکر صدیق حقیقت مین
خائف تھی **اقول** جس امر کو ہمنی آپکی کتابوں سی ثابت کردیا وہ اظہار خوف
بہ بیقراری اور بہ گریہ وزاری ہی کہ مقتضی با فشای راز خدا و رسول ہی باقی رہا

دہام

پھر امر کہ خوف حقیقت میں تھا یا از راہ مکر و فریب تھا یہہ خدا کو معلوم ہے
احتمال دونو ہو سکتی ہین اور دونو کی اتہنا بی ہینی تھی بہت قولہ ہم
جو جہتی ہین کہ اونکو اپنی جان کا اندیشہ اقول اگر خوف واقعی تھا تو بی شبہہ
اپنا ہی اندیشہ تھا خواہ اندیشہ جان ہو خواہ ابن تیمیہ کی بہ خیال کا تم
قولہ یا پیغمبر صاحب کی ایذا اور مصیبت کا خوف اقول ابو بکر تو بقول
مسلم و بخاری اسکی مدعی تہی مگر شیعہ ابو بکر اور مسلم اور بخاری تینوں کو صادق
نہیں جانتی اور کہتی ہین کہ اگر ایک ذرا بہی خیال ابو بکر کو پیغمبر کا ہوتا تو ہرگز
پیغمبر کو تنہا نرغۂ کفار مین چہوڑ کر نہ بہاگتی قولہ تو یہہ قول باطل ہو جاتا ہے
کہ وہ دشمنونسی ملی ہوئی تہی اقول اگر خوف فقط بخدع و فریب تھا تو اس
قول کی صحت مین کیا شبہہ ہے کہ پیشتر ہی سی ملی تہی اور اگر خوف واقعی تھا
تو لاریب کہ بطمع جان بچ جانیکی اور کچھہ ہاتھہ لگ جانیکی اب ملی اور افشای
راز رسول اللہ صلعم کو ذریعہ ملجانیکا کفار سی گردانا قولہ تو پہر اونسی اونکو کیا ڈر
ہوتا اقول خوف خدعی کا ہونا تو ظاہر ہی لیکن خوف واقعی پس قبل ملجانیکی
اوسکی بہی پائی جانیمین کوئی شک نہین ہو سکتا اور افشای راز رسول اللہ صلعم
اوسی خوف کی مٹانیکی تدبیر تہی قولہ دو باتین ثابت ہوتی ہین ایک تو یہ کہ
کفار سبب ایمان اور رفاقت اقول آری یہہ بات ٹہیک ہی مگر نہ ایمان
حقیقی تہا نہ رفاقت للہ تہی بلکہ ایمان نفاقی تہا اور رفاقت بطمع دنیا تہی
کما ثبت من قولہ تریدون عرض الدنیا قولہ جن لوگونسی اونکو خوف تہا
الی قولہ اونہیں پر اپنا راز ظاہر کرتی اقول آری جن لوگونسی خوف تھا اونہیں سے

ملجانیکی لیئی راز رسول اللہ ظاہر کرتی تہی تا کہ جان بہی بچ جاوی کہ جسکی ڈر سے روتی تہے اور اس حسن خدمت کی صلہ مین کہ ہمنی رسول خدا کا پتا بتا یا تہا کچہہ ہات بہی لگ جاوی آپکی نزدیک خوف ابوبکر کا ساتہہ افشاء راز رسول اللہ کی جمع ہونا گویا کہ اجماع النقیضین ہے یہہ کیسی اولٹی سمجہہ ہے کہ علت ومعلول کو نقیضین سمجہتی ہین یہان تو خوف ہی علت افشاء راز ہی اسلیئے کہ اگر خوف کفار نہوتا تو کفار سی ملجانی کا ارادہ نکرتے اور اگر ملجانی کا ارادہ نکرتی تو افشاء راز بہی نکرتے **قولہ** اپنی آپ کو معرض ہلاکت مین ڈالتے **اقول** معرض ہلاکت سی نکلنی ہی کی لیئی تو افشاء راز رسول کیا پھر معرض ہلاکت مین پڑنا کیسا آری اگر کفار سی قصد ملجانی کا نکرتی تو ابوبکر اپنی بیدینی اور بی یقینی سی اپنی تئین البتہ معرض ہلاکت مین سمجہتی تہے گو حقیقت مین نظر بحفظ اللہ لرسولہ جای امن وامان مین ہون بہر کیف جو حرکات ابوبکر سی صادر ہوئی آپکی کتابون سی ثابت کردی گئی باقی رہا یہ کہ یہہ افعال کسوجہ سی صادر ہوئی پس چونکہ ہم ابوبکر کو مرد کہن سال باران دیدہ سرد و گرم چشیدہ جانتی ہین اونکی کل حرکات کو محمول اوپر حسن تدبیر جان بچانی کی اور دنیا ہاتہہ لگانی کے کرتی ہین اسطرح پر کہ انہون نی اپنی طرف سی تدبیر کامل کی خواہ بمساعدت تقدیر چلی یا نہ چلی اب آپکو کوئی چارہ نہین ہی جز اسکے کہ یا مثل شیعونکی ان حرکات ثابتہ از کتب اہلسنت کو تدبیر حصول دنیا اور تدبیر دفع خوف عن نفسہ الشریفہ پر محمول کیجئی یا حماقت اور بی وقوفی ابوبکر کے قایل ہوجئی کہ جن سی ایسی حرکتین بیجا اور بیکار اور لغو ہوئین کہ جس سی اپنی پاؤن مین

خود کلہاڑی ماری ہی **قولہ** اگر کہا جاوے کہ ابو بکر صدیق کو خوف
پیغمبر صاحب پر صدمہ پہونچنے کے خیال سے تہا **اقول** پیغمبر صاحب
پر صدمہ پہونچنے کا خیال اگر ہوتا تو کفار کے ہاتہہ سے صدمہ پہونچنے کا
خیال ہوتا اور بدیہیات سی ہے یہہ امر کہ پیغمبر کا خیال نہین ہوسکتا ہے
مگر بعد از ایمان بخدا و رسول ص و بعد تصدیق بقول خدا و رسول اور ابو بکر
کا ایمان اگر درست ہوتا اور تصدیق بقول خدا و رسول حفظ و حراست
خدا مین کی ہوتی اور آیات خداوندی پر وثوق حاصل ہوا ہوتا تو
ہرگز صدمہ پہونچنے کا خیال خواب مین بہی نہوتا جیسا کہ جناب رسول خدا
کو نہ ہوا اور بقول تمہارے اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا کہکر ابو بکر کو تسلی
دیتے ہے پس ہی سنئے ایمانی کہ جسکا ثبوت خوف قبیح کرنی سی ہی
اول دلیل ہے اسکی کہ پیغمبر صاحب کا ہرگز خیال نتہا بلکہ اپنا ہی
تہا **قولہ** تو یہہ خوف ہزار اطمینان سی بہتر ہے **اقول** خوف
صدمہ پہنچنے کا مطلقا بعد دیکہنی آیات حفظ و حراست کے مبتنی ہین کفر و
بیدینی و بے یقینی پر ہی پس ایسی خوف کفر و بیدینی کا ایک اطمینان
سی ہی بہتر ہوتا کوئی صاحب ایمان مسلم نہین کر سکتا ہی **قولہ** ہزار ایمان سے
بہتر ہے **اقول** ایک ایمان بحق سی عالم امکان مین کسی چیز کا بہتر ہونا محض
باطل ہی و ماذا بعد الحق الا الضلال **قولہ** اسی خوف سی حضرت
صدیق اکبر کی صدیقیت کا اعتقاد کرتی ہین **اقول** سچ ہی جب تصدیق
بقول خدا و رسول نکی اور تصدیق بآیات خدا انکی تو اسی لقب کے نہ وا اہل

آرہی سے برعکس نہند نام زنگی کافور قوله اگرچہ ابوبکر کو پیغمبر صاحب
کی جان اور سلامتی پر یقین کامل تہا اقول دروغگورا حافظہ نباشد
ابہی خود فرما چکے ہین کہ پیغمبر صاحب پر صدمہ پہنچنی کا خیال تہا جب
ہر طرح کی سلامتی کا یقین تہا تو صدمہ پہنچنی کا خیال کیا معنی یہہ خیال
خیال محال اور اجتماع النقیضین ہی اور صدر بحث صفحہ ۱۳۱ مین بہی آپ
خود لکہہ چکے ہین کہ جب کفار در غار پر آپہنچے اور درمیان پیغمبر کے
اور اونکی کچہہ فاصلہ نرہا اوسوقت یار غار بہی گہبرا گیا اور خیال کرکے
کہ ایسا نہو کہ کفار غار مین چہپی ہونی سے آگاہ ہو جاوین اور مبادا پیغمبر صاحب
پر کچہہ صدمہ پہنچاوین وہ غم کرنی لگا تہا اور پہر بعد تین سطر کے
فرماوینگی کہ جب اونہون نی کفار کو در غار پر دیکہا تو بخیال ایذاء پیغمبر
کی الخ ان عبارتون سی بدلالت مطابقی صریحی واضح ہو گیا کہ ابوبکر کو کفار
ہی سے صدمہ پہنچنی کا گمان ہوا پس صاحبان انصاف غور فرماوین کہ آیا
یہہ گمان باطل ساتہہ یقین کامل سلامتی کی جمع ہو سکتا ہی پس اسمقام پر مکر
و فریب اور خلط و خبط اور تہافت اور تناقض کلام مخاطب قابل تماشای
صاحبان انصاف ہی قوله مگر جب اونہون نی دیکہا کہ شاہ ہر دوسرا
الی قوله دلکو پارہ پارہ کرتی تہی اقول اسمین کچہہ شک نہین کہ پیش خداوند
رتبہ مقام عرش اور کرسی سے بہی اعلا تر تہا مگر جب بمصلحت خدا نظر بامتحان
عباد مقتضی اسی کو تہی کہ انبیاء اولی العزم کی لئی دنیا مین تخت طاؤسی اور
بارگاہ کیکاؤسی اور مسند دارائی اور ایوان کسرائی نہ قرار دیا جاوے بلکہ بوریا

فرش

فرش خواب اور بالش تودۂ تراب نہ مخمل اور قاقم اور سنجاب ہو جیسا کہ
زہد موسیٰ اور عیسیٰ اور نوح ع میں منقول ہی پس لاریب کہ نظر بہ رضائی خدا
یہ لوگ انہیں حالات پر خوش و خرم تہی سہ چین سی ایذا ہی عسرت رنج سہی
اور جب خود جناب باری نی غار کو محل امن و امان قرار دیا ہو اور مصلحت خدا
اسوقت مین ماہ نبوت کی استتار مین ہو ورنہ قادر تہا اسپر کہ ظلمت کفر کو
بمشیت الٰہی دفعۃً کہو دیتا لیکن جب خدا نی ایسا نکیا اور اوسی غار
تنگ و تار کو اپنی برگزیدہ کی لئی بمصلحت وقت پسند کیا اور پیغمبر نی بہی
اپنی صدق یقین سی اوسکو پسند کر کی برضائی تمام و اطمینان تمام وہان
قیام پذیر ہوئی پس ابو بکر کون مہربان تر خدا سی تہا جو ان حالات کو قبیح تصور کر کی
اور اوسپر اسقدر روئی اور چلاوی کہ جس سی افشاء راز خدا لازم آوی طرفہ
یہہ ہی کہ اگر اسی حالات زہد سمات پر رونا اور پیٹنا تہا تو خیال اسکا ہی یہ
موقوف نہ تہا کہ جب کفار کو در غار پر دیکہی تب رونی لگی اور قبل اسکی اور بعد اسکی
کبہی ایسی رقت طاری نہو تو اس سی صاف ظاہر ہی کہ ابو بکر کی دلکو یا کسی اور چیز کو پارہ
کرنیوالا نہ تہا مگر خوف کفار سی صدمہ پہنچی گا اور ہمنی بتا لیا کہ یہہ خوف ساتہہ یقین
حفظ و حراست خدا کی جمع نہین ہو سکتا ہی اب فرمائی کہ بی دیکہی اونکی یقینی ابو بکر
مین کیا شک رہا اور اول دلیل اوپر اسکی کہ ابو بکر کا رنج و ملال بخوف ایذا کفار تہا
نہ اس واسطی کہ مقام آنحضرتؐ کا غار تیرہ و تار تہا کلمہ ان اللہ معنا ہی کہ آپ خود
فرما چکی ہین کہ غرض اس کلمہ سی حفاظت و نصرت خدا کی ہی اور ظاہر ہی کہ
اسکو تعلق رفع ایذاء کفار سی ہی نہ رفع تنگی و تیرگی غار سی یعنی ان اللہ معنا سی

غرض یہہ ہی کہ خدا شر کفار سی حافظ ہوگا اور یہہ غرض نہین ہی کہ وہ غار تیرہ و تار قصر قیصر یا قصر یاقوت و گہر بن جائیگا اور وسیع تر از مدِ بصر و منتہای نظر اور روشن تر از شمس و قمر ہو جائیگا اور فرش سندس و استبرق او سمین بچہہ جائیگا اور ماہ نبوت اوسی غار مین چمک جائیگا اور تکلیفات بالکلیہ مبدّل براحت ہو جائینگے بہرکیف جب آپکی تین تین جگہہ اقرار کرنیسی خوف از کفار ثابت ہو گیا پس آپکی خوف کو بعد دیکہنی آیاتِ خدا کی ہم مبتنی بدیہی اوزلی ایمانی پر کہتی ہین قولہ چنانچہ ابو بکر صدیق پہلی غار مین الی قولہ اسپر شاہد ہی اقول سابق بیان بتفصیل تمام بیان ہو چکا کہ یہہ شاہد کاذب ہی اور ابو بکر کی مصدقین کی بنائی بات ہی قولہ جو کچہہ صدمہ اونکی دلپر ہوا ہوگا اوسکو وہی جانتے ہونگے اقول جو صدمہ کہ اونکو از راہ بیدینی اونکی یقینی ہوا یا اوسکو وہی جانتی ہونگے یا کچہہ آپ ہی جانتی ہونگے جو بیدینوں اونکی یقینی ہونیکے ہوا خواہ ہین قولہ یا وہ عاشق جانی جسکا معشوق اقول وہ عاشق کامل افلح خوشخصال اور معشوق اونکی سراپا غنج و دلال جانتی ہونگی ہم سابق مین لکہہ چکی ہین کہ عشق ہر جنون اور ہر عاشق دیوانہ ہی اور ہر معشوق بقول ابن جوزی مالیعتہ بالاجماع ہی پس اطلاق عشق کہ خلاف عرف قرآن و حدیث ہی ایسی مقامات پر بدعات فرق ضالہ صوفیہ سی ہی جو حضرت مخاطب کے پیر ہین قولہ ای بہائیو اوّل ذرا پیغمبر صاحب کی محبت پیدا کرو اقول ای سنیو نکی بہائیو اوّل ذرا خدا سے محبت پیدا کرو اور جانو کہ مردان خدا راہ خدا مین ہر تکلیف و ایذا کو عین راحت سمجہتے ہین اور مثل ابو بکر اوسپر روتی پیٹتے چلاتی نہین ہین اور پہر کچہہ محبت پیغمبر کی

پیدا کرو تا اونکی اور اونکی اولاد اور احفاد کی موذیون سی تبرّا کرو شیعونکے
دل اوںحضرتؐ کی دشمنون کی ظلم و بیداد سی جلی ہوئی ہین یا ورجانے ہین کہ ع
بد کردن شمر ہم زبد کردن اوست ٭ خون شہدا تمام برگردن اوست ٭
شیعونکی درد دل اور سوز و گداز کی تمکو کیا خبر ہی اونکا محرم تمہاری عید ہی
اونکا ماہ غم تمہاری خوشی کی کلید ہی ع تو نازنین جہانی و ناز پرورده ٭
ترا ز راز نہان و نیاز ما چہ خبر ٭ چو دل بمہر نگاری نہ بستۂ ای مہ ٭ ترا ز حالت
سوز و گداز ما چہ خبر ٭ **قوله** ای شیعیان پاک ذرا مہربانی کرکی **اقول** ای
سنّیان بی باک از نجاست مشرکان ناپاک ذرا مہربانی فرماکی اپنی گروہ جیصاحب
کی موشگافیون پر غور کرو کہ ابوبکر حزن و غم بیدینی کی تاویل مین کیا کچھہ باتین
بنا گئین اور مدار حزن اسجگہ اسپر ٹہرایا کہ جسکا مقام اونکی نزدیک اس دار فانی
ہی مین عرش و کرسی تہا وہ غار تنگ و تار مین تہا اور ماہ نبوّت چند ساعت
ابر استتار مین تہا کہ جس سی ابوبکر کی نگاہ مین دنیا تیرہ و تار ہوگئی تہی اسی سبب سی
روتی پیٹتی چلاتی تہی لیکن حیف ہی کہ روز سقیفہ کے باوجود ایسی غروب ہو نے ماہ نبوت
کے کہ پہر تا قیامت طلوع نہوگا کچھہ نروئی اور نہ چلائی بلکہ جو لوگ فرط غم سی
منکر موت ہوئی اونکو سمجہا بوجہا کر اپنی ساتہہ لیا اور نعش مطہر کو بی غسل و
کفن چہوڑ کر فکر خلافت مین دوڑی اور شریک تجہیز و تکفین نہوئی کما فی
الملل والنحل الغرض مخاطب نی سبب حزن مین یہان بنیاڈ ہکو سلا نکالا اور
جو سبب اصلی حزن تہا یعنی خوف کفار بصد اضطراب کبہی اوسکا اقرار کیا
ور کبہی انکار نا بیدینی و سنیئے یقینی ابوبکر پایہ ثبوت کو نہ پہونچی مگر الحمد للہ

ع ١٥ ملل و نحل نام کتاب ہے

کہ ساری تقریر مکر و فریب اونکی خاک مین مل گئی اور ہمنی ہر طرح سی انکی د
اور بی یقینی اونکی کو سنیون کی معتبر کتابونسی ثابت ہی کر دیا اب اہل انصاف
سی امید ہی کہ ذرا متوجہ ہو کر رنگ برنگ کی سحر بیانیون اور چرب زبانیون
کو اہل سنت کی سنین اور چاہین او سپر تحسین اور آفرین کرین اور چاہین ہزار ہزار
نفرین چنانچہ اسمقام پر کاہی دعوائی یقین کامل ابوبکر بحفظ و حراست انکا اور
سلامتی خیر الانس و الجان کا ہی کہ وہ مستلزم عدم خوف ابوبکر ہی اور کا ہی
اونکا خائف ہونا صدمہ رسانئ کفار سی بیان ہوتا ہی اور کبھی اسکے مقتضائے آیت
کہا جاتا ہی اور گاہی علت گریہ و زاری یہی خوف ٹھہرایا جاتا ہی اور کبھی علت
اوسکی ماہ نبوت کا غار تیرہ و تار مین پوشیدہ ہونا اور کبھی سانپ کا کاٹنا
اور کوئی اسکا کچھہ خیال نکری کہ ایک دعوی کو چھوڑ کر دوسرا دعوی کیونکر
کرتی ہین اور ایک امر کا اقرار کرکی اوسکی منکر کیون ہو جاتی ہین اسلئی کہ یہہ امر
اسی خاص بحث کی لئی مخصوص نہین ہی بلکہ ہر کلیہ اور ہر جزئیہ مین اس
شان کا ظہور اور اس اختلاف بیان کا وفور ہی ابہی کیا ہی جب مباحث
خلافت اور امامت آوینگی تب اسکا تماشا دیکہنا کہ یہہ حضرات کیا کیا رنگ
بوقلمونی بدلتی ہین اور کیسی نئی نئی گل بوٹون سی تقریر و نکو زینت دیتی ہین
؎ شاہد دلربائی من میکند از برائی من ✢ نقش و نگار و رنگ و بو تازہ بتازہ نو بنو
کبھی خلافت ابوبکر کو بحکم رسول اللہ صلعم کہتی ہین اور حضرت عمر کو اس قول مین کہ
ان لم استخلف فما استخلف من ھو خیر منی یعنی رسول اللہ صلعم کما فی
صحیح المسلم کاذب جانتی ہین کبہی بقیاس امامت صلوۃ خلافت کو منصوص

بابوبکر کرتی ہین اور اس امامت صلوۃ کو باوجود روایت صلوا خلف
کل بر و فاجر کبھی بحکم رسول اللہ اور کبھی بحکم عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہین
اور صحاح ہین حدیث انکن کصوبحبات یوسف کی بھی تصحیح کرتی ہین ا
اور جب اس سب سی کچھہ کام نہین نکلتا ہی تو بلا چاری متمسک باجماع امت
ہوتی ہین اور جب اجماع کا بھی ثبوت بتخلف بنی ہاشم بتصحیح روایات مسلم وغیرہ
الی ستۃ اشہر نہین ہوتا ہی تو فقط بعیت عمر اور ابو عبیدہ جراح کو واسطے
ثبوت خلافت کی کافی اور وافی جانتی ہین کما صرح بہ التفتازانی فی شرح المقاصد
طرفہ یہہ ہی کہ خود ہی حضرت خلیفۂ خلیفہ ساز بلا حجت و دلیل بعیت بھی کرین
اور خود ہی اوسکو بعیت فلتہ ٹھہراکی اوسکی فاعل پر حکم قتل بھی جاری کرین
یہہ ایک نمونہ ہی بسم اللہ خلافت کا اور آگے آگے تو بڑی بڑی کہیل اور بڑے بڑے
تماشی ہین کہ خلیفہ صاحبونکی خلافت مانع شراب خواری اور زناکاری نہین ہی
شرح وقایہ مین ہی کہ خلیفہ صاحب پر حد شرب خمر نجاری کیجاویگی اسلئے
کہ موجب ہتک دین اسلام ہی ایسی اسلام کو سلام کہ جسکے خلیفہ صاحب
شارب الخمر ہون **قولہ** جب حضرات امامیہ نی دیکھا کہ حزن وخوف کے
اثبات سی اقول استغفر اللہ کیسی محبت بلکہ حزن وخوف باوجود دیکھنی
آیات خدا کی محض بے دینی اور بی یقینی پر دلیل ہی کما فصلنا **قولہ**
تب اس دعوی کو چھوڑکر اقول بالکل دروغ بیفروغ ہی آج تک کوئی آیت
منکر خوف ابوبکر نہین ہوا بلکہ تمھاری کتابونسی ثابت کیا کہ بجزع وفزع
مظہر خوف ہوئی پہر شیعون کا کلام یہ ہی کہ اگر یہ خوف کہ جسکے مظہر ہوے

خدع و فریب تہا تو دلیل اسکے ہی کہ بیشتر ہی سے کفار سے ملی ہوئی تہی
پس یہہ خوف تصنعی بہی اونکی ثبوت بیدینی کی لیئی کافی ہے اور اگر خوف
حقیقی تہا تب بہی بسبب عدم تصدیق قول خدا و رسول کی اور عدم ایمان
بآیات خدا ثبوت بیدینی و نفی یقینی کی لیئی کافی ہے **قوله** بلکہ واسطی فاش کرنی
راز کی جزع و فزع کرتی تہی **اقول** جزع و فزع کرنا تو ہر طرح سے واسطی
فاش کرنی راز ہی کی تہا خواہ خوف حقیقی ہو خواہ تصنعی ہو تصنعی مین بیشتر
سے ملی ہوئی تہی خوف حقیقی مین اب بذریعہ افشاء راز ملنا چاہتی تہے
الغرض خود خوف کذائی ایک جرم و بیدینی ہی اور جزع و فزع کرنا واسطے
افشاء راز کے جرم دیگر پس اثبات ایک جرم بیدینی سے انکار جرم بیدینی دیگر
لازم نہین آتا ہی **قوله** جیسا کہ رسالہ حسینہ مین ہی **اقول** صاحب رسالہ حسینیہ
منکر خوف ابو بکر نہین ہین بلکہ اولاً اونکا مظہر خوف ہونا اور اس خوف کا
اور بیدینی ہونا ثابت کیا ہی اور ثانیاً غدر اور خیانت اونکی بغوغا و دریا
واسطی افشاء راز خدا و رسول ص کی بیان کیا ہی کہ یہہ دوسری بیدینی ہے
پس اسمقام پر یک لشد و شد کہنا چاہی نہ یہہ کہ ایک دعوی چہوڑنا
اور دوسرا اختیار کرنا ہی **قوله** ملا حضر مشہدی نے لکہا ہی **اقول**
ان ملا کو ہم نہین جانتی مگر اس بات کو مانتی ہین مصدق اسکا سانپ کا ڈسنا
ہو سکتا ہی ورنہ کیا وجہ ہی کہ جسوقت مین حیوانات کیا نباتات تک تابع
فرمان تہی چنانچہ روضۃ الصفا مین درخت ببول کا در غار پر اُگ آنا سد راہ کفار
ہونا اور کبوترونکا انڈی دینا اور مکڑی کا جالا تننا لکہا ہی پس ایسی وقت مین سانپ نے

کیون نافرمانی کے اور

کیون

انہون ایذا پہنچائی یہی دلیل اوپر فساد نیت ابوبکر کی ہی پس یا فشائی راز
منظور نظر خلیفہ صاحب کے تہا یا بھاگ جانا کیونکہ بھاگنی مین تو بڑے
اوستاد تہی اور بڑی مشاق تہی جب لڑائیونکی مجمع عام مین فرار کو قرار پر تقدم
جانتی تہی تو غار مین کب عار سمجھتے پس ملای مشہدی نی تسامح کیا کہ فقط بر
اظہار امرہ لکہا اور اوپر ید الفرار من الغار نہ لکہا **قولہ** اسکی جواب مین ہماری
زبان سی کوئی بات نہین نکلتی **اقول** کہاں تک زبان سی بات نکلی گی بقدر مقدور
آپ نی مثل ابی بکر کی باب غار مین بہت غل مچایا اور گویا جبل ثور کو اپنی سر پر
اوٹھایا لیکن آخر کار خطاب سراپا عتاب قال اخسئوا فیہا ولا تکلمون جناب
پروردگار سی پہنچا پھر اب کیونکر مونہہ سی بات نکل سکی اور حکم مالک سی کیا زور
چل سکی فالحمد للہ الذی افحم الاعادی فلا یستطیعون قیلا و
ماجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا شیعیان علی ابن ابیطالب
کی کل باتین حکیمانہ علی النہج القویم ملہم من اللہ العزیز الحکیم ہین ومن یؤتی
الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا کاش پہلی ہی سی یہہ سمجھی ہوتی کہ شیعونکی
سخنان لاجواب کا جواب ہمسی نہو سکیگا تو اسقدر رزق زق اور بق بق کیون
کی اور کیون اپنی سر پر ایک جہان کی خاک اوڑائی اور ناحق اپنی ثلثہ کا نفاق
پوشیدہ سب پر عیان کرایا ؎ ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد ✻ ساعد سیمین خود را
رنجہ کرد ✻ **قولہ** اگر از شرق تا غرب **اقول** فی الحقیقت اگر سنیان
شرق و غرب جمع ہون تو شیعون نی جو عقدی خلافت ثلثہ مین ڈالی ہین وہ حل نہو سکی
یہ شیعون ہی کا کام کہ سنیونکی گرہین کہولکر چولین ڈہیلی کردیتی ہین چنانچہ

آپکی مولاشاہ جی کی مکر و فریب کی قلعی ہمنی اونکی نقل عبارت اور مولانای
شوستری رہ کی نقل عبارت سی کہولدی کہ جو شخص دونو عبارتون کو ملاویگا
اوسپر صاف کہل جاویگا کہ آپکی مولاجی پہلی لمبر کی اور خود آپ دوسری
لمبر کی جعل سازہین اسلئی کہ اونہون نی یہہ فریب کیا کہ نقل عبارت مولانای
شوستری نہین کی اور آپ نی یہہ فریب کیا کہ نقل عبارت اپنی مولاجی
کی نکی تا کہ ایسا نہو کہ کوئی دونو عبارتون کو ملاکی کذب شاہ جی کو سمجہہ لے
مگر الحمد للہ کہ ہمنی بخوبی سمجہا دیا پھر اگر اسپر بھی کوئی نسمجہے تو اوسکی سمجہہ پر
پتھر پڑین بس اگر غزارت نام نہین دغا بازیون کا ہی تو پھر ہمکو غزارت
علم علمائی اہلسنت کی قایل ہونی مین کیا عذر ہو سکتا ہی **قولہ فی**
الحاشیہ شیخ صدوق کی بناوٹ ہی یا ملا مجلسی کی تہمت ہی اسلئی
کہ کسی اہلسنت نی اب تک دعوی نہین کیا **اقول** نہ کسی کی بناوٹ
ہی نہ تہمت ہی بلکہ تہمت اوسی کی ہی جو بیدلیل مدعی تہمت ہی اور
دعوی انکر نا کسی اہلسنت کا شہادت علی النفی ہی جو کسی طرح قابل قبول
نہین خصوصًا غیر عدول ہی ہان اگر صدوق رہ اسکا دعوی کرتی کہ یہہ
امر مجمع علیہ اہلسنت ہی یا کتب اہلسنت مین مرقوم ہی تو آپ بطاہر
کہہ سکتی کہ کسی کتاب مین موجود نہین ہی یہان تو بیان ایک مناظرہ خاص کا ہی
بہ نسبت ایک ناصبی خاص کے کہ جسنی بعض شیعہ سی یہہ گفتگوئی باطل کی تہی اور
ضرور نہین ہی کہ کل اہلسنت کی نزدیک بہی قابل اعتبار ہو دور کل فرقہ ایسی ہی
حماقت مین گرفتار ہو اور مندرج فی الکتب اور متداول فی الخطب بہی کرین ہان اگر

اوس ناصبی مناظر کی کوئی کتاب خاص اس قسم کی مناظرات کی آپکے ہاتھہ لگی ہوتی اور اوسمین یہہ تقریر نہ ہوتی تب بھی فی الجملہ آپکی سخن کو گنجایش ہوسکتی ہرچند ہم کہسکتی تہی کہ جائز ہی کہ اس مناظرہ خاص کو اوسنے نہ لکھا ہو اور کیونکر لکھتا حالانکہ امام علیہ السلام کیطرفسی جواب دندان شکن پاچکا تہا پس بظاہر وہ ناصبی اس زمانہ کی لوگونسی باحیاتر تہا کہ باوجود جوابہای دندان شکن پانی کی پہر اونہین لتہ ہائی کہنہ کو ڈہونڈہو ڈہونڈہو کر اپنی آگی رکہتی ہین

قوله فیہا اگر یہہ کہا جاوی کہ مراد نواصب سی خارجی دشمن اہلسنت ہین

اقول خارجی ناصبی اہلسنت خواہ آپسمین دشمن بنین یا دوست ہم تینونکو مثل ثلثہ کی ناصب عداوت اہلبیت طاہرین جانتی ہین کلام اسمین ہی کہ جب خود آپ صدر روایت مین ناقل ہین کہ مبتلا شدم بمباحثہ بدترین نواصب اور یہہ نہین ہی کہ بدترین خوارج تو کیا ضرورت آئی اسکی ہی کہ نواصب سے خوارج مراد لئی جاوین اور اہلسنت نہ مراد لئی جاوین باوجودیکہ متن حدیث مین تصریح اسکی ہی کہ وہ ناصبی مثل اہلسنت کی بحدیث موضوع الخلافۃ ثلثون سنۃ بعدی کا قایل تہا اور ظاہر ہی کہ خوارج اس حدیث کی کب قایل ہین پس نواصب سی خوارج مراد لینا لکمال دانشمندی مخاطب خوش فہم ہی اب ہم مخاطب سی یہہ پوچھتی ہین کہ اگر اپنی تئین نواصب سے نہین جانتی ہین تو یہہ اونکا کہنا کہ اہلسنت نی اب تک یہہ دعوی نہین کیا کہ پیغمبر صاحب ابوبکر کو اونکی ماری جانی کی خیال سی غار مین لیگئی اونکو کیا مفید ہی اسلئی کہ مناظرہ مذکورہ تو ساتھہ بدترین نواصب کی تہا نہ ساتھہ بدترین اہلسنت کے

اور اگر مخاطب اپنی تئین نواصب سی جانتی ہین والامر فی الواقع کذلک اور
اسی وجہہ سی تحاشی نواصب یعنی اہلسنت کی اس قول سی کرتی ہین تو یہہ بہی
مخاطب کی لئی کچہہ مفید نہین ہی اسلئی کہ کل نواصب اہل سنت کا قایل اس قول
باطل ہونیکا کسی نی دعوی نہین کیا ہی بلکہ ذکر ایک ناصبی خاص کے قایل ہونی کا
ہی جو بدترین نواصب سی تہا پس آپکی شہادت اس بات پر کہ وہ ناصبی خاص
بہی اسکا قایل نہ تہا یہہ ہی شہادت علی النفی ہی جو کسیطرح قابل قبول نہین
ہو سکتی کما فصلنا سابقًا **قولہ** فیہا تو وہ بہی بعید از قیاس ہی **اقول**
جب ناصبی سی خارجی مراد لینا ہی بیوجہ ہی اور خلاف صدر اور متن حدیث
ہی تو آپکا بعید از قیاس کہنا بنائی فاسد علی الفاسد ہی علاوہ اسکی جواب
تنزلی یہہ ہی کہ بعید از قیاس کہنا بعید از قیاس ہی قیاس خوارج کا
نواصب پر بمقتضای الکفر ملۃ واحدۃ اسطرح پر کر سکتی ہین کہ کیون نہین
جائز ہی کہ وہ خارجی مثل ناصبیونکی حدیث الخلافۃ ثلثون سنۃ کا قایل ہو
اور جسطرح نواصب حدیث متواتر اثنا عشر خلیفۃ بعدی بعدد نقباء
بنی اسرائیل کی تاویل بتعمیم خلافت از راشدہ و غیر راشدہ کرتی ہین
اوسیطرح وہ خارجی بہی حدیث ثلثون سنۃ کو تاویل کرتا ہو اور جب نواصب کو
بلکہ اونکی خلیفہ زادی عبد اللہ عمر کو امثال یزید سی بعیت کرنیمین اور اوسکو
خلیفہ بنانیمین گو غیر راشد کہین کچہہ باک نہو تو اوس خارجی کو خلافت جناب امیر
علیہ السلام مین کیا تامل ہو سکتا ہی کہ معاذ اللہ اپنی زعم باطل مین غیر راشد کہی ہی
پس بنابر اسکی تقریر جواب امام علیہ السلام با حسن وجہ تمام ہی اور اگر کوئی ناصبی

مثل مخاطب کی اوس خارجی کم ظرف سی کہی کہ غیر راشد کا ہمراہ لینا کچھ ضرور
نہ تہا تو ہم اولاً کہینگے کہ وہ خارجی سوای ابوبکر کے سبکو تو غیر راشد
نہین سمجھتا پس جسکو وہ مثل ابوبکر کے راشد سمجھتا ہی اوسکو کیون نہ حضرت
نے ہمراہ لیا بنا برآنکی پھر بھی جواب امام علیہ السلام کا تمام رہا اور ثانیاً
ہم کہتی ہین کہ غیر راشد مین کیا عیب ہے کہ ساتھہ نہ لیا جاوی اسلئے کہ خلیفہ
رسول اللہ کو بنا بر اصول مذہب اہلسنت کے فسق و فجور کرنا خود جائز ہی اور فسق
و فجور باعث عزل خلیفہ صاحب نہین ہو سکتا ہی چنانچہ صاحب شرح وقایہ
فقہ حنفی مین تصریح فرماتی ہین کہ امام صاحب پر حد شرب خمر جاری نکرنا چاہیے
کہ موجب ہتک اسلام ہی اگر آپکو اعتبار نہو تو شرح وقایہ کتاب کمیاب نہین ہے
بلکہ دست فرسود اطفال دبستان ہی کسی لڑکے کی ہاتھہ سی لیکر دیکھہ لیجیے
ہمکو بڑا تعجب ہے کہ شراب خواری اور زناکاری امام صاحب کی تو موجب ہتک
اسلام نہو اور حد جاری کرنی موجب ہتک اسلام ہو جاوی بہرحال جب خلافت
اور امامت کے ایسی مدارج عالیہ ٹہیری کہ حد شرع اونسی ساقط کی گئی تو غیر راشد
کے ساتھہ لینی مین کیا نقص تہا کیون نہین جانتی کہ خلفاء کی لئی مثل
اصحاب بدر کی ایک حکم خاص اعملوا ما شئتم کا کیا گیا ہو یعنی زنا اور لواطہ
ساتھہ بنین اور بنات کی اور شراب خواری اور قمار بازی اور دست درازی
اوپر اخوات اور امہات کی جو فعل قبیح اور شنیع ہی ہو کرو سب تمکو معاف ہے

قولہ فیہا صاحب تقلیب المکائد کی اولاد اور احفاد سی **اقول** الحمد للہ
کہ صاحب تقلیب نی بنقل عبارت قاضی علیہ الرحمہ آپکی بڑی گرہ ہی

کی بناوٹ ثابت کرکی اونکی مونہہ مین تھوک دیا اور اونکی اولاد اور حفاد
ابقاہم اللہ نی آپ کے چہوٹی گروجی کی پیٹہہ پر تھوک دیا کہ اونکی کتاب
کی دہجیان اوڑا دین اب بغیر از جواب استقصا منگائی ہوئی اونکا ذکر
زبان پر لانا بعید از حیای عثمانی ہی بہرکیف بناوٹ شیخ صدوق اور مجلسی
علیہما الرحمہ کی تمسی ثابت نہوسکی اور تمہارا دعوی بی دلیل اور پوچ اور لچر
ہوگیا اور ہمنی بناوٹ تمہاری اور تمہاری خاتم المحدثین بالتحقیف کی بی نجو
بنقل عبارت ثابت کردی پس امثال مجلسی و شوستری کذب و افترا سی بری
اور تم اور تمہارا غوی دہلوی انہی کی کذاب و مفتری ٹہر گئی قال

المخاطب العمقام ہداہ اللہ سبل السلام نوان اعتراض

نوین فضیلت پر اور یہہ ہمنی بیان کیا ہی کہ جب ابوبکر صدیق محزون اور
غمگین ہوئی اور اونکو کسی قدر اضطراب ہوا تب اللہ جل شانہ نی اپنی تسلی
اونپر نازل کی جسکا بیان خدا نی ان لفظونسی فرمایا ہی کہ فانزل سکینتہ
علیہ اسپر حضرات امامیہ چند طرح سی اعتراض کرتی ہین اول یہہ کہ علیہ
کی ضمیر راجع طرف پیغمبر خدا کی ہی نہ ابوبکر صدیق کی اسلئی اسکی یہہ معنی ہین
کہ نازل کی تسلی اپنی خدا نی اوپر پیغمبر کے جواب اوسکا یہہ ہی کہ حزن و
خوف تو ابوبکر صدیق کو تہا نہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس اگر علیہ
کی ضمیر راجع طرف پیغمبر خدا کی ہو تو آیت کی یہہ معنی ہونگی کہ جب ابوبکر صدیق
کو خوف اور اضطراب ہوا تو پیغمبر نے اونسی کہا کہ کچہہ غم نکر واللہ ہمارا ساتہہ
ہی پس خدا نی اپنی تسلی پیغمبر پر نازل کی اس عبارت بی جوڑ اور بی ربط

کو دیکھہ کر کون شخص ہی جو نہ بہکیگا اور کسکو اسپر تعجب نہو گا کہ خوف اور اضطراب تو ابوبکر کو ہوا اور پیغمبر خدا ص اونکی تشفی کرین اور خدا کی تسلی پیغمبر صاحب ص پر نازل ہو اگر حضرات امامیہ یہہ فرماوین کہ پیغمبر خدا ص کو بہی خوف تہا اسلیئی خدا نی اونپر تسلی نازل کی اوسکی جواب مین ہم کہینگی کہ حضرات امامیہ جب ابوبکر صدیق پر خوف کی سبب سی طعنہ جبن اور نامردی کا کرتی ہین تو پہر آپ اوسی خوفکو کس منہہ سی حضرت صلعم کیطرف منسوب کرتی ہین اور اگر ہم حضرت کا خائف ہونا تسلیم بہی کرلین اور واسطی ازالہ خوف حضرت کی تسلی کا نزول حضرت پر قبول کرین تو عبارت آیہ کی لایق اصلاح معلوم ہوتی ہی یعنی بجائی ان لفظونکی جو خدا نی فرمائی کہ اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ کے اسطرح پر الفاظ آیت کی ہونی چاہیئی تہی کہ فانزل اللہ سکینتہ علیہ فقال لصاحبہ لاتحزن کہ پہلی خدا نی اپنی تسلی حضرت پر نازل کی اور جب حضرت کو اطمینان کامل ہوگیا تب حضرت نی ابوبکر سی کہا کہ کچہہ غم نکرو خدا ہمارے ساتہہ ہی ورنہ آیت کی لفظونسی تو یہ معنی جو حضرات شیعہ کہتی ہین نہین بنتی اسلیئی کہ پہلی الفاظ اسی صاف یہہ معنی ظاہر ہوتی ہین کہ پیغمبر خدا ص نے ابوبکر کو محزون دیکہکر فرمایا کہ لاتحزن ان اللہ معنا کہ کیون محزون ہوتی ہو خدا ہمارے ساتہہ ہی پس حضرت کے اس کہنی سی خدا نی اپنی تسلی ابوبکر پر نازل کی تا کہ اونکا حزن و غم جاتا رہی بس اے یارو سوچو کہ آیت کی معنی اسطرح سے بنتی ہین جو ہم کہتی ہین یا اوسطرح جو تم کہتی ہو دوسرا اعتراض کہ اللہ جل شانہ کو ابوبکر

صدیق پر تسلی نازل کرنا منظور ہوتا تو ضرور پیغمبر خدا کا ذکر کرکے ابوبکر کا ذکر
کرتا اسلئی کہ خدا نی بغیر شرکت رسول صلعم کے کبھی کسی پر تسلی نازل نہین کی چنانچہ
قاضی نور اللہ شوستری نی اس تقریر کو در ضمن حکایات عقیدۂ شیخ مفید
کے نہایت آب و تاب سی لکھا ہی اور اس تقریر کو عسیر الجواب سمجھکر
یہ فرمایا کہ چون این سخن بگوش ناصبان شنید باعث حیرت ایشان گردید
و در حیلۂ خلاصی از ان جان ایشان بلب رسید اور حسب تقلیب المکاید نے
اوسکو اپنی کتاب مین بلفظہ نقل کرکے اسپر بڑا ہی ناز کیا ہی چنانچہ ہم
اوس عبارت کو بلفظہ لکھتے ہین اور اہل انصاف سی التماس کرتی ہین کہ ذرا
غور کرین کہ قاضی صاحب نی اپنی صدف طبیعت سے کیسی جھوٹھی موتی نکالکر
اپنی مقلدین کی نذر کیی ہین اور وی بھی اونکو گوہر گران بہا سمجھکر درۃ التاج
بنائی ہوئی ہین کوئی آنکھہ کہولکر نہین دیکھتا کہ اونکی موتی جھوٹھی ہین یا سچی
وہو ہذہ آنچہ کاشف صحت بیان مذکور تواند بود آنست کہ مقدمان اصحاب
ما رضوان اللہ علیہم افادہ فرمودہ اند کہ خدای تعالی ہرگز در ہیچ جا کہ گروہی از اہل
ایمان با حضرت پیغمبر بودہ اند انزال سکینہ نمودہ الا آنکہ نزول آنرا شامل جمیع
ایشان داشتہ چنانچہ در بعضی آیات فرمودہ کہ یوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن
عنکم شیئا وضاقت علیہم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین ثم انزل اللہ
سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین و در آیۂ دیگر گفتہ فانزل اللہ سکینتہ
علی رسولہ وعلی المومنین و چون با آنحضرت غیر از ابوبکر در غار نبود لاجرم
خدای تعالی آنحضرت را در نزول سکینہ منفرد ساخت و او را بان مخصوص گردانید

دابوبکر را باوشرکت ندادوگفت فانزل الله سکینته علیه وایده
بجنود لم تروها پس اگر ابوبکر مومن می بود بایستی که خدا تعالی درین آیه
او را جاری مجرای مومنان می نمود ودرعموم سکینه داخل می فرمود قوله
بنابراین نزول سکینه مخصوص او شده باشد وابوبکر بواسطه عدم ایمان از فضیلت
سکینه محروم مانده باشد والیضا نص قرآنی ابا دارد ازان که در آیه غار سکینه
برغیر رسول باشد خلاصه اس ساری تقریر کا یہہ ہی کہ خدا نی جہان تسلی
مومنین پر نازل کی ہی تو وہان اول رسول پر نازل کی اور بعدہ مومنین پر
کسی جگہہ فقط مومنین پر تسلی نازل نہین کی تو کیونکر ممکن ہی کہ غار مین پیغمبر صاحب
کو چہوڑ کر فقط ابوبکر پر تسلی نازل کی ہو پس اسی آیہ سی ابوبکر کا عدم ایمان
ثابت ہوا اسلئی کہ اگر وہ باایمان ہوتی تو بشمول پیغمبر کے ضرور اونپر بھی
خدا تسلی نازل کرتا لیکن یہہ دعوی قاضی صاحب اور اونکی مشایخ کا کہ یہہ
امر خلاف نص قرآنی کی ہی کہ تسلی فقط مومنین پر خدا نازل نہین کرتا محض
غلط ہی کسی آیت سی صراحۃً کیسا کنایۃً بہی تو یہہ بات نہین پائی جاتی کہ
تسلی سوائی پیغمبر صلعم کی دوسری پر تنہا نازل نہین ہوئی اور اگر دو چار جگہہ
مومنین پر بشمول نبی اور رسول صلعم کے تسلی نازل کرنیکا ذکر آیا ہی تو اس سے
انکار نزول تسلی سی بلا شمول رسول کی مومنین پر لازم نہین آتا پس اگر فرض
کیا جاوی کہ کسی جگہہ قرآن مجید مین ذکر نزول سکینہ کا فقط مومنین پر نہوتا
تب بہی یہ اعتراض درست نہ تہا کہ خدا کی فضل سے نزول سکینہ کا فقط
مومنین پر بلا شمول رسول کی ہونا قرآن مجید مین مذکور ہی مگر حضرات امامیہ

مین سلفاً عن خلفٍ کوئی حافظ قرآن تو ہوا ہی نہین اور شاید قاضی صاحب
نی اور اونکی مشایخ کرام نی از اول قرآن مجید کو تمام عمر مین ایک مرتبہ
دیکھا تک نہین ورنہ اس زور و شور سی انکار نکرتے اور اس شدّ و مدّ
کی ساتھہ یہہ نہ فرماتی کہ خدای تعالی ہرگز در ہیچ جای کہ یکی از اہل ایمان
با حضرت بوده اند انزال سکینہ نہ نمود چنانچہ اب ہم حضرات امامیہ کو
نشان دیتی ہین کہ نزول سکینہ تنہا مومنین پر بلا شمول پیغمبر صاحب
کی سورۂ انا فتحنا مین دو مقام پر مذکور ہی اگر شک ہو تو قرآن مجید
مین سی اس سورہ کو نکالکر دیکھہ لین کہ اللہ جلّ شانہ پہلی رکوع مین فرماتا ہی
ھو الذی انزل السّکینۃ فی قلوب المومنین لیزدادوا ایمانا
مع ایمانھم اور پھر تیسری رکوع مین ارشاد کرتا ہی اذ یبایعونک
تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السّکینۃ علیھم پس ای
مومنین ذرا غور سی ان آیتونکو پڑھو اور دس بیس قرآنونکو ملاؤ کسی
مین یہہ تو نہین لکھا ہی کہ ھو الذی انزل السّکینۃ فی قلب رسولہ
و قلوب المومنین یا فانزل السّکینۃ علی رسولہ و علیھم اگر عرب
سی عجم تک ہند سی ایران تک کسی قرآن مین علی رسولہ کا لفظ ہو تو
تم سچی تمہاری مجلسی سچے اور اگر کسی مین یہہ لفظ نہو اور ایران اور کوفہ
کی قرآنون مین بہی فانزل السّکینۃ علیھم لکھا ہو تو پھر تم ہی انصاف
کرو کہ تم اور تمہاری قاضی اور اونکی متقدّمین مشایخ جہوٹہی ہین یا سچے
آہی یارو افسوس کرنی کی بات ہی کہ صد ہا برس گذر گئی کہ مباحثہ ہوتا ہے

اور آج تک کسی نی سورۃ الفتح کو نکال کر بہی نہ دیکھا اور فانزل السکینۃ
علیہم پر خیال نہ کیا اور ابتک اونہین قاضی صاحب کی جہوٹہی قول پر
نازہی اور اونکی فضیلت اور قابلیت پر افتخار ہی اور سب سے زیادہ
افسوس اس پر ہی کہ حضرات امامیہ جنمین سی دو چار ہی ایسی شخص نکلینگے
جنکو قرآن کی سورتونکی نام بہی یاد ہون اور دو ایک ہی ایسی ہونگے جنکو
انا انزلناہ اور قل ہو اللہ کی سوائی کلام اللہ کی دو چار رکوع حفظ ہون
ورنہ خدا کی فضل سی سب کے سب قرآن شریف سی بیخبر کلام اللہ سی ناواقف
اور با این ناواقفیت یہ شوخی کہ اہل سنت و جماعت کے مقابلہ مین قرآن شریف
کی سند پیش کرتی ہین جنکی زبان پر ایک ایک لفظ قرآن مجید کا اور جنکی
دلمین ایک ایک حرف کلام اللہ کا لکہا ہوا ہی پس یہہ غلطی قاضی صاحب
اور اونکی مشایخ کبار سی قرآن مجید کی ناواقفیت سی ہوئی ہی اسلئی ہم
اونکو معذور سمجہتے ہین اور اونکی غلطی سی درگذر کرتی ہین تیسرا اعتراض
کہ اگر ضمیر علیہ کی فانزل اللہ سکینتہ علیہ مین راجع طرف ابی بکر کی
ہو تو تخلل فی الضمائر لازم آتا ہی اسلئی کہ پہلی جتنی ضمیرین اخرجہ اور لصاحبہ
وغیرہ مین ہین وہ سب رسول کیطرف راجع ہین اور پہر آگی جو ضمیر وایدہ
مین ہی وہ بہی راجع طرف پیغمبر کی ہی تو کیونکر ممکن ہی کہ ضمیر علیہ کی
بیچ مین راجع طرف ابوبکر کی ہو جواب اوسکا یہہ ہی کہ اول تو ضمیر کا عود
چاہئی کہ اقرب مذکورات کیطرف ہو سو اسمقام پر ابوبکر ہین اسلئے
کہ اونہین کیطرف لصاحبہ کا اشارہ ہی دوسرے تخلل ضمیر جب ہی کہ وایدہ

عطف ہو فانزل اللہ پر حالانکہ وایدہ عطف ہی اوپر فقد نصرہ اللہ
پر پس تخلل ضمیر بھی واقع نہین ہی تیسری تخلل فی الضمیر قرآن مجید مین
اکثر جگہ ہی جیسا کہ ان الانسان لربہ لکنود و انہ علی ذلک
لشہید الخ مین ہی پس جو اعتراض نزول سکینہ کا ابوبکر پر تھا رد ہوا
وبفضلہ تعالی نازل ہونا تشفی کا ابوبکر پر ثابت ہوا اور جو کچھ قاضی صاحب
اور ملا صاحب اور اونکی مشائخ اور مقلدین نے لکھا پڑھا تھا وہ سب
باطل ہوا اور اوسکی بیہودگی اور سفاہت کا حال بھی سب پر ظاہر ہو گیا
اور نہ فقط ہم اہلسنت ان اعتراضات کو بیہودہ سمجھتے ہین بلکہ بعض حضرات
امامیہ بھی کہتے ہین کہ شرما کر اقرار کرتے ہین اسکی سفاہت کا جیسا کہ صاحب
مجمع البیان طبرسی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی وقد ذکرت الشیعۃ فی
تخصیص النبی فی ہذہ الآیۃ بالسکینۃ کلاما رأینا الاضراب عن ذکرہ
احری لئلا ینسبنا ناسب الی شیء یعنی شیعون نے اس آیت مین تسلی کو پیغمبر صاحب
کی ساتھ مخصوص ہونے پر ایسی باتین لکھی ہین کہ ہم اونکا نہ لکھنا ہی مناسب
سمجھتے ہین تاکہ کوئی کہنی والا ہمکو بھی کچھ کہنے نہ لگی پس ان علامہ کی
لفظونسے صاف ظاہر ہی کہ وہ باتین جو شیعہ ذکر کرتی ہین ایسی پوچ
اور بیہودہ ہین کہ انکو بیان کرنی سے اوسکی شرم آتی ہی غرض کہ اب اچھی
طرح پر معلوم ہو گیا کہ ان آیتونسے وہ فضائل حضرت ابوبکر صدیق کی
ثابت ہوتی ہین جو اوپر ہمنے بیان کیے اور جو اعتراضات شیعونکی ہین
وہ بالکل پوچ اور بیہودہ ہین اور سیاق آیت بھی اسی پر شاہد ہی اسلیے

کہ اگر ان آیتون مین ابوبکر صدیق کی ذکر کرنی سی انکی رفاقت اور نصرت کا
بیان منظور نہوتا تو یہہ کوئی موقع انکی نفاق کی اظہار کا نہ تہا کہ یہہ بات خود
حضرات امامیہ جانتی ہین اور دل مین سمجہتے ہین مگر صرف اپنی مذہب
کی تعصب کے سبب سی ایسی صریح اور صاف آیت سی انکار کرتی ہین اور
باوجود کہل جانی امر حق کی فضیلت افضل الصحابہ کا اقرار نہین فرماتی ہین
اور اپنی سی آپکو ایسی آیات کی انکار سی مستحق جہنم بناتی ہین نعوذ باللہ
من شرور انفسہم ومن سیئات اعمالہم یقول المتمسک

بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

جو کچھ اوپر آپنی ظاہر کیا تہا تو وہین آپکی نیچی ہم جواب بہی داخل کر چکی
اب جو یہان ظاہر کرتی ہین اوسکو بہی ہم مدخول کئی دیتی ہین اور اگر سکین
باطن آپکی ہوگی تو پہر بہی العود احمد کی لئی ہم حاضر ہین محصل کلام
مضحکات فرجام آپکا اسمقام پر یہی ہی کہ اگر ضمیر علیہ کی راجع طرف
رسول خدا کی کیجاوی تو ایسا اختلال معنوی پڑیگا کہ کلام خدا معاذ اللہ
قابل مضحکہ و ملعبہ ہو جائیگا کہ جو سنیگا اوسکو ہنسی مین لائیگا بلکہ ایسا
غلط فاحش اور لغو فاحش ہو جائیگا کہ اوسکی اصلاح دینی ضرور پڑیگی
جواب اجمالی جواب اجمالی اسکا یہہ ہی کہ بعضی قدمائی مفسرین اہلسنت مثل زجاج وغیرہ کے
مصرح اسکی ہین کہ ضمیر علیہ کی علی التعین راجع طرف رسول خدا ہی کی ہے
اور اکثر مفسرین متقدمین ومتاخرین معتبرین اہلسنت مثل قاضی بیضاوی وجلالین
وغیرہ کی مردد ہین درمیان اسکی کہ ہو سکتا ہی کہ ضمیر جناب رسول خدا صلعم

کیطرف پہری جیساکہ یہی احتمال اول ہی اور ہوسکتا ہی کہ طرف ابوبکر کی پہری جیساکہ یہی احتمال ثانی ہی چنانچہ کل تفاسیر موجودہ اہلسنت مین بعد لفظ سکینتہ وعلیہ کی علی النبی موجود ہے پس جب کل متقدمین اور متاخرین کے نزدیک ارجاع ضمیر علیہ طرف رسول خدا کی جائز ہوا بلکہ بعضو کے نزدیک واجب اور کسی کی نزدیک یہ معنی قابل مضحکہ نہوئی تو اس صورتمین ایسی معنونکو قابل مضحکہ کہنا حماقت اور جہالت اور نافہمی اور نادانی ہی کل مفسرین اہلسنت کی ثابت کرنا ہی اسلئی کہ ایسی معانی مضحکہ کے کلام خدامین مجوز ہوئی اور جب کہ مخاطب اپنی کل علماء کی ایسی نالایقی کا قایل ہوجاوی تو ہماری نزدیک کچھہ قباحت اسمین نظر نہین آتی کہ شیعہ فقط بپاس خاطر عاطر مخاطب کی کل قباحات سی قطع نظر کر کی جواز رجوع ضمیر کے طرف ابوبکر کی قائل ہوجائین اور کہین کہ جسطرح جائز ہی کہ جناب رسول خدا ایک بی دین اور بی یقین کو کہ جسکو باوجود دیکہنی آیات خدا کی تسکین نہوا اور رونا اور پیٹنا شروع کری بضرورت عدم افشاء راز تسکین فرماوین اسیطرح خدای رسول کو بہی جائز ہی کہ بضرورت عدم افشاء راز اوس بی یقین پر تسکین الجائی وجبری وقہری نازل کری تا یہ غل مچاوی اور افشاء راز لازم آوے اور جسطرح کفار کو اندہا بہرا کر دیا اوسی طرح ابوبکر کو بلجام سکون حرکت بیجا سی باز رکہی اور گونگا بہرا بناوی اور مصداق صم بکم عمی فہم لا یرجعون عمل مین لاوی بہرکیف بغیر اثبات ایمان ثبوت فضیلت بکری بمراحل دور ہی اب جواب تفصیلی سنئی کہ جو معنی آپ قابل مضحکہ فرماتی ہین وہ ناشی ہوئی ہین

جواب تفصیلی

بہکا

آپکی سوء فہم اور جہالت سی کہ ترکیب نحوی سی بہی آپ نی خبر نہین
بتصریح جملہ مفسرین مثل قاضی بیضا وغیرہ ان لا تنصروہ شرط ہی کہ
جسکے جزا محذوف ہی اسلئی کہ فقد نصرہ اللہ ماضی فقد ہی کہ صلاحیت
استقبال نہین رکہتی پس اول آپکے قاضی صاحب نی فسینصرہ اللہ محذوف
کیا ہی اور فرمایا ہی کہ فقد نصرہ اللہ بجای دلیل کے ہی کہ مقام جزا مین کہا گیا
وقیل اصاب فیما قال اور ثانیًا فرمایا ہی کہ او ان لا تنصروہ فقد اوجب
اللہ لہ النصرۃ حین نصرہ فی مثل ذالک الوقت اور اس جگہ موشہ کی ٹہوکر کہائی
ہی اسلئی کہ فقد اوجب اللہ بہی ماضی فقد ہی اسکو بہی صلاحیت وقوع جزا
نہین ہی چنانچہ محشیون نی اسکا مواخذہ کیا ہی بعد اسکی جناب باری نی
وقت فقد نصرہ اللہ کی بیان مین فرمایا اذا اخرجہ الذین کفروا
یعنی زمانہ ماضی مین وقت نصرت وہ تہا کہ جب کفار نی انکو ملجا بخروج
کیا تہا پہر فرمایا اذ ہما فی الغار بیضاوی صاحب فرمائی ہین کہ یہ بدل اول
ہی اذا اخرجہ سی یعنی وہ وقت نصرت غار مین تہا پہر فرمایا جناب
باری نی اذ یقول لصاحبہ بیضاوی صاحب فرماتی ہین کہ یہ بدل
ثانی ہے اذا اخرجہ سی یعنی وہی وقت نصرت وہ وقت تہا کہ جب
پیغمبر ہمارا اپنی ساتھی کو مخاطب بنہی لا تحزن فرماتا تہا پس محصل کلام
خدا یہ ہوا کہ جب ہماری پیغمبر کو کفار نی نکالا اور غار مین تہا اور اپنی
رفیق بے توفیق کو شور وغل مجانی سے منع کرتا تہا تب نازل کیا ہمنی ایسی
وقتو نمین یعنی وقت خروج اور وقت غار اور وقت منع اپنی سکینہ کو

اپنی پیغمبر پر کہ وہ کسی وقت مین مثل ابوبکر کے مضطر نہوا اور خوف بیجا
اوسکو لاحق نہوا اور نہ رویا نہ چلّایا اور تائید اور نصرت اوسکی بہ آئکہ
کی کہ ہر چند ابوبکر درپی افشاء راز ہوا مگر ملائکہ نی چشم و گوش کفار کو کور
و کر کر دیا یہ ہین معنی صحیح اور درست مطابق تفاسیر اہلسنّت کی پس ایسے
بیان بلیغ کو اگر کوئی بی جوڑ اور بی ربط کہی تو بجز اوسکی بیدانشی اور کج فہمی کے
کس چیز پر محمول ہوا اور اگر ایسی مربوط معنون پر ہنسی تو بجز دیوانگی اور جنون
سرشار کی کیا کہا جاوی قابل ہنسنی کے یہہ بات ہی کہ منظور خدا تو یہہ ہے
کہ اپنی پیغمبر صلعم کی نصرت کا حال اوقات اضطرار مین بیان فرماوی کہ ایسے ایسے
وقتو نمین ہمنے اوسکی نصرت اسطرح پر کی کہ اوسکی دل کو ثبات و قرار دیا
کہ ہرگز مضطر نہوا اور خوف بیجا اوسکو لاحق نہوا اور تائید اوسکی بلا نگہ کی
کہ اوسکی حافظ رہی اور بنا بر معنی ساختہ مخاطب محصّل یہہ ہوتا ہے
کہ ہمنی اوقات اضطرار اور اوقات نصرت پیغمبر مین ابوبکر پر تسلّی نازل کی
بہلا ابوبکر پر تسلّی نازل ہوئی اور نہوئی سہی اور پیغمبر صلعم کی نصرت سی کیا واسطہ
ہی کہ خدا کہی کہ ہمنی اوقات نصرت پیغمبر مین ابوبکر پر تسلّی نازل کی کیا
خوب محتاج نصرت تو اور شخص اور صفت خلعت تسلّی پہنی دوسری
دوسری صاحب ہوگئی اب ہم ابوبکر ہی کی قسم دیکر منصفان اہلسنّت
سی پوچھتی ہین کہ تقریر بی جوڑ اور بی ربط اور قابل ہنسنے کی یہہ ہے یا وہ
تقریر جو ہمنے مطابق بترکیب بیان کردہ مفسّرین اہلسنّت بیان کے
ہر چند بیان ہمارا الحمد للہ بہت واضح ہی مگر بلحاظ اسکی کہ تسکین مخاطب

بغیر نزول تسکین برابوبکر نہو اسلئی ہم واسطی زیادتی توضیح کی کہتی ہین
کہ ہرگز ترکیب نحوی مساعد نزول تسکین برابوبکر نہین ہی اسلئی کہ حاصل
کلام اس مقام پر یہہ ہی کہ حضرت مخاطب نی فانزل اللہ سکینتہ
کو فقط متعلق باذیقول لصاحبہ کیا ہی اور اذیقول کو کلام مستانف
ٹھہرایا ہی غافل اس سی کہ اسمقام پر کلام خدا مین تین ۳ اذ واقع ہوی ہین
کہ باعتبار بدلیت کی آپسمین دست وگریبان ہین اور حکم واحد مین ہین
جیسا کہ ہمنی عبارت قاضی بیضا سی بیان کیا پس اگر فانزل اللہ
جواب ہی ایک اذ کا تو ضرور ہی کہ جواب ہو تینون اذ کا اور چونکہ
اذ اول وثانی مین لفظ صاحبہ کا نہین ہی پس ضرور ہی کہ ضمیر علیہ
طرف رسول خدا کی پہری اور معنی کلام بلاغت نظام یہہ ہون کہ ان
تینون وقتون متقارب مین ہمنی اپنی رسول پر سکینہ نازل کیا اور اسکی
تائید بملائکہ کی اور اگر فانزل اللہ جواب اذ نہین ہی تو ضرور ہی کہ کہا جاوے
کہ عطف ہی اوپر فقد نصرہ اللہ کی بفاء تفریعیہ یعنی خدا نی نصرت
پیغمبر اسطرح پر کی کہ اولاً انزال سکینہ اوسپر کیا اور ثانیاً اوسکو مؤید
بملائکہ حفاظ فرمایا الغرض اذ آخر کو حکم دونو اذ اول سی جدا کر دینا
نہایت ہٹ دھرمی ہی اور اگر فانزل اللہ فقط جواب اذ آخر ہی تو پہر
دونو اذ اول کا جواب کہان ہی سنئے جوڑ اسی کو کہتی ہین جسمین ایک
بام دو ہوا لازم آتی ہی **قولہ** جسقدر اضطرار ہوا **اقول** ہان اسقدر
کہ رونی پیٹنے لگی اظہار جزع اور بیقراری کرنی لگی اور اگر غش مار اور خوف

کفار سدّ راه نہوتا تو شاید اضطرار باعث فرار بہی ہوتا مگر بیچاری بری
پہنسی تہی نہ جائی ماندن نہ پائی رفتن نہ یارای قرار نہ رای فرار
حضرت مخاطب خاطر جمع رکہین کہ شیعہ کچہہ زیادہ اس سی نہین کہتی ہین
بلکہ اسیقدر کو واسطی اثبات بی دینی اور بی ایمانی کے کافی سمجہتی ہین
اسلیئی کہ اگر وعدۂ خدا اور رسول پر یقین ہوتا اور ایمان بآیات خدا کہ جسکو
اپنی آنکہون سی پیہم دیکہتی تہے لائی ہوتے تو ہرگز باوجود منع رسول خدا
غلبۂ بکا اور قلق اور انزعاج نہوتا جیسا کہ ہم بیضاوی اور بروایت
ازالة الخفا صحیح مسلم اور بخاری سی ثابت کرچکی قوله جسکا بیان خدانی
ان لفظون سی فرمایا اقول ہرگز خدا نے ان لفظون مین ابو بکر کا نام
نہین لیا بلکہ علیہ فرمایا ہی کہ جسکو آپ برخلاف کل مفسرین معتبرین اہل سنت کے
مخصوص بابوبکر کرتی ہین قوله اول یہ کہ علیہ کی ضمیر راجع طرف پیغمبر خدا
کی ہی اقول لاریب فیہ ورنہ وہ کلام جو اعلی مرتبہ فصاحت و بلاغت
مین ہی بی جوڑ اور بی ربط اور بسبب تخلل ضمائر کی خلط و خبط ہوا جاتا ہی
کما عرفت و ستعرف قوله حزن و خوف تو ابوبکر کو تہا اقول حزن و
خوف تہا یا نتہا اسکا حال علام الغیوب جانی مگر لاریب کہ باوجود دیکہنی
آیات خداوندی کی از راه بیدینی اور بی ایمانی کی مظہر حزن خوف اضطراب
و بیقراری و گریہ و زاری ہوئی جو مفضی بافشاء راز خدا و رسول تہا یہان تک
کہ جناب رسول خدا کو نوبت منع کرنیکی آئی قوله تو آیت کی یہ معنی
ہونگی کہ جب ابوبکر کو خوف و اضطرار ہوا اقول محض دروغ بی فروغ اور

افترا علی اللہ ہی ہرگز کسی لفظ آیت کی یہ معنی نہین ہین کہ جب ابوبکر کو
خوف اور اضطراب ہوا افسوس ہی کہ آپ حضرت عثمان محرق القرآن
کی وقت مین نتھی نہین تو وہ جلاتی جاتی آپ بڑہاتی جاتی معنی الفاظ
قرآنی کی ہم بیان کر چکی کہ جناب باری فرماتا ہی کہ ہمنی پیغمبر کی نصرت کی
جسوقت کہ کفارنی اونکو نکالا جسوقت کہ وہ غار مین تھی جسوقت مین کہ
اپنی ساتھی کو نہی حزن سی کرتی تھی پس ہمنی اپنی سکینہ کو اونپر نازل کیا
اور اونکی تائید ملائکہ کی فوج جسکو ایک ذرہ بہی عقل ہوگی وہ اس نظم زبان
کو دیکہہ کر کہیگا کہ انزال سکینہ کو علاقہ نہین اوقات سی تھا نہ یہ کہ جب
ابوبکر کو خوف اور اضطراب ہوا اس مقام پر تین اذ تو خدانی اپنی پیغمبر
کی حال مین بیان فرمائی یہ چوتہا اذ کہان ہی کہ جسکا ترجمہ یہہ کیا جاوی
کہ جب ابوبکر کو خوف اور اضطراب ہوا اگر اسیطرح اپنی دل سی عبارتین
بنانی ہین تو ہر شخص کو اختیار ہی کہ جو جی چاہی اپنی مطلب کے موافق بنالیے
قولہ بی جوڑ اور بی ربط اقول ہمنی جوڑ اور ربط بخوبی ملادیا کہ جس سے
ابوبکر کیطرف ضمیر پہیرنا محض بیجوڑ اور بی ربط ہوگیا قولہ کون شخص
ہی جو نہ ہنسیگا اقول پہلی اس بات کو اپنی قاضی اور جلال الدین سی پوچہو
جو ارجاع ضمیر طرف رسول خدا مقدم رکہتی ہین پہر ہنسی پوچہنا تو ہم کہدینگے
کہ کوئی عاقل نہ ہنسیگا بلکہ وہ دیوانی اور مجنون ہنسینگے جنکو سیاق اور سباق
آیت سی خبر نہین ہی الا تنصروہ سی لیکر تا اصحابہ جناب رسول خدا
کی حال کا بیان ہوتا ہی اور سب ضمیرین اونہین حضرتؐ کے طرف پہرتی ہین

اور لاحق مین ایدٰه که بجنوده بهی جناب رسول خدا صہی کا حال ہی یهه
بیچ مین ابو بکر کیا فسی کو دبر ٹہی که جنکا حال براسه بیان ہونی لگا اسکو
بی جوڑ اور ربط کہنا چاہی نه یه که بیان حال رسول خدا صہ بی جوڑ اور
بے ربط کہا جاوی **قوله** که خوف اور اضطراب تو ابو بکر کو ہوا
اقول یہی خوف اور اضطراب ابو بکر کا جو باوجود وعدهٔ خدا اور رسول
اور دیکہنی آیات خداوندی کی دلیل ہے یہی اور بی یقینی هی اوّل دلیل ہی
اوپر اس بات کی که ابو بکر سکینه خداوندی سی محض بے بہره تہی اگر سکینه
انپر نازل ہوا ہوتا تو مثل جناب رسول خدا کی انکو ہی کبهی خوف و اضطراب
لاحق ہی نہوتا توضیح مقال و تفصیل اجمال یهه هی که مقتضائی لطف خداوندی
یہه ہی که محتاج الیه ہر مقام کا قبل از لحوق اوس قباحت و شناعت کے
جسکو مقام مقتضی ہو عنایت کیا جاوی تا که غرض اس لطف و عنایت
سی بچانا ہی فعل قبیح سی پس بعد ابتلا بالفعل قبیح لطف و عنایت مین کیا
لطف ہی جسطرح جناب باری فرماتا ہی که لولا ان ثبتناك لقد كدت
تركن اليهم شيئا قليلا ٥ یعنی ای پیغمبر صہ اگر ہم تیری دل کو ثبات نه دیتی
اور تجکو موفق بثبات قدمی نکرتی اله قریب ہوتا که تو میلان کری طرف
کفار کی تہوڑا سا پس جناب باری نی ثبات اپنی پیغمبر صہ کو قبل از رکون الی
الکفار عنایت فرمایا نه یه جبکه رکون الی الکفار ہو لیا تب ثابت قدمی
عنایت ہوئی پس ما نحن فیه مین اگر سکینه ابو بکر پر نازل ہوا ہوتا تو چاہئی تہا
که قبل از لحوق اضطراب و خوف نازل ہوا ہوتا تا که وه خوف و اضطراب

جو بعد وعدۂ خدا و رسول اور دیکہنی آیات خدا کی محض بیجا اور قبیح تہا لاحق
نہونی پاتا جسطرح سی جناب رسول خدا صلعم کو نہ لاحق ہوا اور بعد اسکی کہ چند
افعال قبیحہ ابوبکر سی صادر ہو چکی مثل خوف اور اضطراب بیجا اور رونا چلانا
اور موجبات افشاء راز خدا و رسول مین لانا اگر سکینہ ابوبکر پر نازل ہوا ہو
تو کیا لطف اسمین ہوا یہ بعینہ مثل اسکی ہی کہ بنا بر تصریح امام رازی حشویۂ
حضرات اہلسنت درباره حضرت یوسف علی نبینا و آلہ و علیہ السلام کی
تفسیر ہم بہا مین قایل اسکی ہین کہ اوس پیغمبر برگزیدہ خدا نی العیاذ باللہ
قصد زناکاری با زلیخا کیا بلکہ نامحرم پر دست درازی کی اور نوبت
بگشادن بند نیفہ پہنچی اور مقام مجامعت مین بیٹہی تب حضرت یعقوب ع
کو انگشت بدندان یا ایک دست قدرت کو بر سر دیوار نویسان دیکہا
کہ انفعل فعل السفہاء واسمک مکتوب فی الانبیاء اوسوقت اوس حرکت
ناشایستہ سی باز آئی حالانکہ جناب باری اس مقام پر ایک شرطیہ
فرماتا ہی کہ ہم بہا لولا ان رای برہان ربہ یعنی حضرت یوسف ع
قصد زلیخا کرتی اگر برہان ربّ نہ دیکہی ہوتی لیکن اونہون نی قصد زلیخا
نہین کیا کہ بیشتر سی برہان ربّ کو دیکہا تہا نہ بعد صدور چند معصیتون
کی اونہون نی برہان ربّ کو دیکہا پس اسیطرح اگر سکینہ ابوبکر پر نازل
ہوا ہوتا تو چاہئی تہا کہ قبل اسکی نازل ہوتا کہ خوف و اضطراب بیجا لاحق
ہو اور جزع و فزع اور افشاء راز خدا بہی دیکہی و بی یقینی لازم آوی
الغرض اس بیان سی بخوبی واضح ہو گیا کہ لحوق خوف و اضطراب بیجا

اولیٰ دلیل ہی اوسپر عدم نزول سکینہ کی ابوبکر پر اور جب ابوبکر پر نزول سکینہ
باطل ہوگیا تو ضرور ہی کہ مخصوص ہی سکینہ رسولخدا صلعم ہون اسلیٔ کہ سوای
ان دونو احتمالونکی کوئی احتمال ثالث کا ہمسر قائم پر ہونا بالاجماع باطل
ہی فثبت المطلوب والحمد للہ **قوله** پیغمبر خدا صلعم اونکی تشفی کرین اور
خدا کی تسلی پیغمبر صاحبؐ پر نازل ہوا **اقول** آری اگر پیغمبر خدا صلعم پر تسلی
نہ نازل ہوئی ہوتی تو بقول تمھاری اونکی تشفی کیونکر کرتی بلکہ مثل اونکی
خود ہی العیاذ باللہ رونی لگتے **قوله** اگر حضرات امامیہ یہ فرماوین کہ
پیغمبر خدا کو بھی خوف تھا **اقول** سابق مین گذرا کہ امامیہ خوف انبیا
کی منکر نہین ہین لیکن اوس خوف کو بدلیل عصمت خوف مستحسن اور رجا بلکہ عین
طاعت اور عبادت خدا جانتی ہین نہ اوس خوف کو مثل خوف ابوبکر بعد
وعدۂ خدا اور رسول اور دیکھنی آیات خدا کی قبیح اور زشت اور ناشی از
بیدینی اور بی یقینی سمجھتی ہین پس جو شخص کہ ایسا بیدین اور بی ایمان ہی وہ
قابلیت نزول سکینۂ خدا کیونکر رکھیگا **قوله** تو پھر اوسی خوف کو
کس مونہہ سی حضرتؐ کی طرف منسوب کرتی ہین **اقول** معاذ اللہ کہ
ہم اوسی خوف بیدینی اور بی ایمانی کو جو ابوبکر کو لاحق ہوتا تھا اور حضرات
ثلثہ کی لیٔ موجب فرار عن الزحف ہوتا تھا کسی نبی کیطرف انبیاء کرام
سی منسوب کرین بلکہ سابق مین گذرا کہ ہر خوف قبیح نہین ہی بلکہ بعض خوف
عین طاعت اور عبادت خدا ہی اور خوف انبیاءؑ بدلیل عصمت اسی قبیل
سی ہی پس نہایت غباوت اور جہالت یا تجاہل واسطی اضلال کی ہی

کہ خوف مستحسن اور خوف مستہجن مین کوئی فرق نکری **قولہ** تو عبارت
آیہ کی قابل اصلاح معلوم ہوتی ہی **اقول** حضرت عثمان ہی بابت
ھٰذان لساحران کو قابل اصلاح جانتی تہی جیسا کہ کتب معتبرہ قوم
مین مذکور ہی لیکن اُنہون نی غلطی لفظی سمجہہ کر چہوڑ دیا لیکن تعجب ہے کہ
مفسرین اہلسنت کو کیا ہو گیا کہ باوجود مقدم کرنی کی رسولخدا کو مرجع
ضمیر مین پہر اس غلطی معنوی کی طرف اشارہ تک بہی نکیا پس شاید ہے
اپنی مفسرین کی عبارت کی اصلاح فرمایئی تب کلام خدا کی اصلاح کیطرف
رجوع فرمائیگا ٭ تو کار زمین را نکو ساختی + کہ بر آسمان نیز پرداختی ٭
اور یہی جواب اجمالی و تفصیلی ہین معنی آیہ بخوبی واضح کردی اور اوس سے
ثابت ہو گیا کہ اگر ضمیر طرف ابوبکر کی پہیری جائی تو واسطی دفع تخلل ضمائر
کی اونکی جوڑا اور بی ربط ہونی کلام کی آیہ قابل اصلاح ہو جائیگا
اور تخئیل مخاطب خالی از تحصیل اور بناء فاسد علی الفاسد ہی **قولہ**
پس حضرت کی اس کہنی سی خدا نی اپنی تسلی ابوبکر پر نازل کی **اقول** که
ہرگز مفاد کلام خدا یہ نہین ہی بلکہ مفاد کلام خدا یہ ہی کہ یہی اپنی پیغمبر
کی نصرت کی جبکہ اونکو کافرون نی نکالا اور وہ حضرت اس اس حال مین
تہی پس یہی سکینہ اوپر نازل کیا اور تائید اونکی بملائکہ کی آیہ اور سوا اسکی
تو کہ معنی آیت کی یون بنتی ہین جو مہی کہا گیا اوسطرح پر جو تم کہتی ہو اور
خلاف سیاق و سباق بی جوڑ باتین بناتی ہو **قولہ** دوسرا اعتراض
اقول ابوبکر کیطرف ضمیر علیہ پہیرنی پر یہہ تقریر اعتراض نہین ہے بلکہ اعتراض

اوسپر بہ تخلل ضمائر وغیرہ ہی اور یہ تقریر اثبات کفر ونفاق ابوبکر ہی بعد
اثبات اس امر کی کہ ضمیر علیہ طرف رسول خداصلعم کی پہرتی ہی جیسا کہ
مفسرین اہل سنت اسی احتمال کو مقدم کرتی ہین اور شیعہ اسی احتمال
کو مثل زجاج وغیرہ قدمای مفسرین اہلسنت کی معین کرتی ہین سو تقریر
دلپذیر بایں اسلوب بی نظیر ہی کہ جس جس مقام پر جناب رسولخداؐ کی
ساتہہ مومنین تہی وہان نزول سکینہ مخصوص برسول مقبول بلکہ مومنین
بہی شریک کرلئی گئی جیسا کہ مکرر جناب باری نی فرمایا فانزل اللہ
سکینتہ علی رسولہ وعلی المؤمنین نہ یہ کہ فقط علی رسولہ کہکر
خاموش ہوجاتا برخلاف اسمقام کی کہ یہان فقط رسولخداؐ پر نازل کرکی
خاموش ہورہا اور ابوبکر کو شریک نکیا ورنہ فرماتا علیہ وعلی صاحبہ
یا فرماتا علیہما اور جب یہ نکیا تو سمجہا گیا کہ رفیق نبی توفیق مومن نتہا
ورنہ ضرور سکینہ مین شریک رسول خداصلعم کیا جاتا جیسا کہ اور مومنین
جس جس مقام پر ہمراہ تہی شریک کی گئی پس بی ایمانی ابوبکر کا ثبوت
کامل ہوگیا والحمد للہ یہہ ہی محصل تقریر شیعہ اب اہل انصاف مخاطب
اور اوسکی پیر غوی دہلوی کی تقریرونکو دیکہین اور اس سی مطابق
کرین کہ کیسی کیسی تقریرین توجیہ القول بمالا یرضی بہ قائلہ مین بناتی ہین
اور کیا بی تال دوسری گاتی ہین **قولہ** اسلئے کہ خدانی بغیر شرکت
رسول کے کسی پر تسلی نازل نہین کی **اقول** جہوٹہی کی موںہہ مین گہہ
کبہی کسی شیعہ نی یہہ نہین کہا کہ بغیر شرکت رسول کسی پر تسلی نہین نازل کی

بلکہ شیعوں نے یوں کہا کہ جب ساتھ رسول خدا کے مومنین بھی ہوئے تو بغیر شرکت
مومنین کے فقط رسول صلعم پر تسلی نہیں نازل ہوئی جیسا کہ دلالت کرتی ہے

اوپر اسکے یہہ عبارت کہ درہیچ جائے کہ تسلی از اہل ایمان با حضرت پیغمبر
بودہ اند انزال سکینہ نہ نمودہ الا اینکہ نزول آنرا شامل جمیع ایشان داشتہ انتہی

قولہ جھوٹھی موتی نکالکر **اقول** جھوٹھی کا مونہہ دنیا اور آخرت میں کالا
انشاء اللہ تعالی جھوٹھا وہ ہے جو سچون پر جھوٹھ جھوٹھ افترا کرتا ہے
قولہ کوئی آنکھہ کھولکر نہیں دیکھتا **اقول** جنکو خدا نے آنکھیں دی ہیں
وہ بیشک جھوٹھی سچی موتی پہچان لیتے ہیں اور جنکی آنکھیں نزول آب
عصبیت سے موتیا بند ہے وہ مثل تمھاری ہزار آنکھوں کو پھاڑ پھاڑ کے
دیکھیں مگر تمیز نہوگا اور ساتھہ سچے موتیونکی جھوٹھی موتی ملا کر دونوں کو ایسا
سمجھیں گے **قولہ** خلاصہ اس ساری تقریر کا یہہ ہے **اقول** حضرت
سلامت یہہ عبارت عربی نہیں ہے کہ جسمیں آپ کچھہ کا کچھہ بنا کے عوام
کو فریب دیں یہہ صاف صاف فارسی دری ہے اسمیں کانہون کے معنے
ہی کوئی پہلو نہیں نکل سکتا ہے کہ جسمیں آپ کچھہ کا کچھہ بناویں **قولہ**
کہ خدا نے تسلے جہان مومنین پر نازل کی ہے **اقول** ہرگز کسی لفظ کا یہہ
مودی نہیں ہے کہ جہان تسلی مومنین پر نازل کی ہے تو وہاں اول رسول صلعم
پر نازل کی ہے بلکہ موداے عبارت منقولہ یہہ ہے کہ جہان تسلی رسول صلعم پر
نازل کی اور مومنین بھی وہاں ساتھہ تھے تو فقط رسول پر نازل نکی بلکہ
مومنین کو بھی شریک کر لیا اہل انصاف دیکھیں کہ ان دونوں مضمونوں

مین کسقدر فرق ہی **قولہ** کسی جگہ فقط مومنین پر تسلی نہین نازل کی ہے
اقول لعنة اللہ علی الکاذبین ہرگز اس عبارت کی کسی لفظ کو دلالت
اسپر نہین ہی کہ فقط مومنین پر تسلی نہین نازل ہوئی اور نہ آج تک کسی
شیعہ نی یہ دعویٰ کیا بلکہ دعویٰ یہہ ہی کہ فقط رسولخدا ص پر باوجود ہمراہ
ہونی مومنین کی تسلی نہین نازل ہوئی بلکہ ایسی وقت مین جب نازل ہوئی
تو دونو پر نازل ہوئی اور اسکو ہرگز دلالت اسپر نہین ہی کہ فقط مومنین
پر تسلی کبھی نازل نہین ہوئی فما لهؤلاء القوم لا یکادون یفقهون
قولاً **قولہ** تو کیونکر ممکن ہی کہ غار مین پیغمبر صاحب کو چھوڑ کر ا
اقول یہ ہرگز بیان شیعہ نہین بلکہ بیان اونکا یون ہی کہ کیونکر ممکن ہی
کہ غار مین باوجود مومن ہونی ابوبکر کے ابوبکر کو چھوڑ کر فقط رسول ص پر
تسلی نازل ہو کجا ابوبکر کو چھوڑ کر کجا پیغمبر ص کو چھوڑ کر ان دونون مین کچھ
کچھہ فرق نہین سوجھتا اس آندھی پن کی لئی کوئی سرمہ ہمارے پاس نہین ہی
قولہ پس اسی آیہ سی ابوبکر کا عدم ایمان ثابت ہوا الی **قولہ** نازل کرتا
اقول یہہ بیشک تقریر شیعہ ہی لیکن اسکو تمہاری تقریر سابق سی کچھہ واسطہ
نہین ہی بلکہ یہ متفرع ہماری تقریر کا ہی کما لا یخفی علی من لہ مسکة
قولہ کہ تشفی فقط مومنین پر خدا نازل نہین کرتا محض غلط **اقول**
سچ ہی یہہ محض غلط ہی لیکن اسکو دعویٰ قاضی علیہ الرحمہ اور اونکے
مشایخ کا ٹھہرانا یہہ بھی محض غلط ہی پس یہہ دونو غلطیان تمہاری ہین کہ
دعویٰ بھی غلط کرتی ہو اور دوسرونکی طرف منسوب بھی بغلط کرتی ہو **قولہ**

قوله کسی آیت سے صراحةً کیا کنایةً **اقول** یہ طرح سے کسی عبارت شیعہ
سے صراحةً کیا کنایةً بھی یہ بات نہیں پائی جاتی کہ تسلّی سوائے پیغمبرؐ
کے دوسرے پر تنہا نازل نہیں ہوئی بلکہ شیعہ یہ کہتے ہیں کہ باوجود
مومنین کی تنہا پیغمبرؐ پر تسلی نہیں نازل ہوئی اور اگر ہوئی تو بتا دو
قوله مومنین پر بشمول نبیؐ **اقول** یہ نہیں بلکہ نبی بشمول مومنین
جب مومنین ہمراہ ہوئے تب یونہیں ہوا **قوله** ذکر نزول سکینہ کا فقط
مومنین پر **اقول** یہ تمہارا دعوئے تراشیدہ ہے از پیش خود اسکو تم اپنی
غلطی کہو بیچاری شیعوں کی طرف کیوں نسبت دیتے ہو **قوله** قرآن مجید میں
مذکور ہے **اقول** بے شبہہ قرآن میں مذکور ہے لیکن یہ مذکور ہونا تمہیں نے تنہا ہے
شیعوں نے نہیں کہا ہے تم اپنی غلطی اپنے سر پر مارو **قوله** مگر حضرات ائمّہ
سے سلفاً عن خلفٍ کوئی حافظ قرآن تو ہوا ہی نہیں **اقول** تمہاری سلف
و خلف کی اندھے حافظ ہونے کا ثمرہ یہی ہوا کہ شیعوں پر افترا کرنا شروع
کیا بڑی بے انصافی ہے بلکہ انتہا کی بیغیرتی اور بیباکی ہے کہ عبارت وہ
نقل کرتے ہیں کہ جسکا مطلب صاف صاف یہ ہے کہ فقط رسولخداؐ پر
سکینہ نازل ہونا اور ابوبکر پر نہ نازل ہونا جیسا کہ رائے قدماء اور احتمال اوّل
متاخرین اہلسنّت ہے دلیل بے ایمانی ابوبکر ہے اسلئے کہ جب اہل ایمان سے
کوئی ساتھ ہوا تو کبھی خدا نے اہل ایمان کو چھوڑ کر فقط رسولؐ پر سکینہ نہیں نازل کیا
مخاطب بے انصاف زبردستی فرماتے ہیں کہ اس عبارت کا یہ مطلب ہے
کہ کبھی سکینہ فقط مومنین پر رسول خداؐ کو چھوڑ کر نہیں نازل ہوا اور پھر اس

جواب ایک تکرار بیجا طالب نوی

دعوی کاذب بر کشد و بدروغ وکذب یہ ہی کہ خلف وسلف شیعہ سی تو
کبھی کوئی حافظ قرآن ہوا ہی نہین ہم جواب مین اسکی بمقتضای اینکہ
دروغی را جزا باشد دروغی بجز اسکی کیا کہین کہ آپ سچ فرماتی ہین
آپکے سلف مثل شیوخ ثلثہ کی حافظ قرآن تہی خصوصًا مثل حضرت عمر
کی جنکی صاحبزادی سی علی ما نقل تفسیر در منثور مین منقول ہی کہ حضرت عمر
نی بارہ برس مین ایک سورۂ بقر سیکھا اور اوسکی شکریہ مین بمناسبت
قد و قامت موزون ایک اونٹ قربانی کیا اور اس بات کو کسی شاعر
نی اونہین کی زبان حال یا مقال سی سلک نظم مین کھینچا ہی کہ فرماتی تہی
دو شش سال من مغز خود سوختم کہ یک سورۂ بقرہ آموختم
اور بقول تمہاری شیعونکی سلف مثل جناب امیر علیہ السلام کہ جنکی شان
مین ملا جامی شواہد النبوۃ مین کہتی ہین کہ روایات صحیحہ سی ثابت
ہوا ہی کہ جناب ولایت مآب اس عرصہ مین کہ ایک قدم کی بعد دوسرا
قدم رکاب مین رکھتی تہی ختم قرآن فرماتی تہے اور اسیطرح دیگر ائمہ
صلوات اللہ علیہم جنکی گھر مین قرآن نازل ہوا اور جنکی شان مین خود
جناب رسول خدا نی فرمایا کہ یہ لوگ ہرگز قرآن سی جدا نہونگی حتی یردا
علی الحوض یہ لوگ ہرگز قرآن سی واقف ہی نہ تہی اس سی سچ تو یہ ہی کہ مخاطب
نی شاید عمر بھر مین کوئی بات سچ کہی ہوگی بسا تعجب ہے کہ جنکی سلف ایسے
بلید ہون کہ بارہ برس مین ایک سورۂ بقر سیکھین وہ حافظ ہو سکین اور
حافظان طریقہ مصحف ناطق حافظ نہو سکین ایک حکایت لطیفہ

حکایت لطیفہ ظریفہ

ظریفہ یہ ھی کہ جس زمانہ مین شہر غازیپور مین دورہ غلط العام فصیح تہا یہ رہ نورد
وادئ نادانی و بوادی گمنامی بہی حسب اتفاق وارد اوس شہر کا ہوا تو
زبانی بعض احباب اولی الالباب کی سُنا مینی کہ ایک جلسہ پیر صاحب
مین کہ مریدان خاص اور معتقدان باختصاص سی معمور تہا اور دس پانچ
اہل تشیع سی بہی تفننًا و تفریحًا تماشائیان حسن مفاکہات و غرائب مکالمات
اوس جلسہ سی تہے اتفاقًا ذکر حفظ قرآن درمیان مین آیا تا اینکہ بمقتضائے
الکلام یجر الی الکلام نوبت بذکر مذہب شیعہ پہنچی کہ اس مذہب والون کو
توجہ طرف حفظ الفاظ قرآنی کے نہین ہی بعض حضرات اہلسنت ازراہ
مہربانی بوکالت فضولی بہ توجیہ عدم توجہ آئی اور یون فرمانی لگے
کہ چونکہ شیعونکی نزدیک ترتیب قرآنی ترتیب تنزیل یزدانی نہین ہے بلکہ
ترتیب عثمانی ہے اسلئے اس مذہب والی ازبر کرنی کیطرف چندان متوجہ
نہین ہوتی بلکہ اعتقاد اسکا رکہتی ہین کہ پہر ایک عہد مین مامور بحفظ بہ ترتیب
تنزیل یزدانی ہونگے اور علاوہ اسکے کہتے ہین کہ جب ثواب ناظرہ
پڑہنے کا زیادہ تر ہی تو الفاظ ازبر کرنی سی کچہہ ایسا فائدہ نہین ہے
کوئی دوسری صاحب ازراہ کمال لطف و عنایت یون گوہر فشان ہوئے
کہ ہان یہہ بہی ہی اور علاوہ اسکے انکو چندان احتیاج بہی طرف ازبر کرنی کے
نہین ہی اسلئے کہ یہہ لوگ نماز تراویح نہین پڑہتے اور پڑاتی کہ حاجت اسکی ہو
ورنہ خواہی نخواہی یاد کرتے ایک تیسری صاحب کہ نہایت سیاہ چشم و بیباک اور
بیچاری شیعون پر کلاب معاویہ سی بہی زیادہ تر غضبناک تہی تعصب مذہبی نے اونکی سینہ

پر کینہ مین جوش مارا اور یہہ میٹھی باتین اونپر نہایت تلخ گذرین لاجرم
بی تاب ہوکر اور اپنی سیہ بختی اور سیہ کاری اور سیہ قلبی سی مثل مار سیاہ
پیچ و تاب کھاکر یون زہر اوگلنی لگے کہ یہہ سب غلط ہی اور اصل یہ ہے
کہ شیعون کی قلب سیاہ ہوتی ہین اونکو کلام اللہ یاد ہی نہین ہوسکتا ہے
وہ کیا یاد کرینگی یہ بات شیعون پر بہت گران گزری بلکہ خود پیر صاحب
کو بہی ناگوار گزری اسلئے کہ جو دام مکر و فریب پیری و مریدی کا واسطے
پہنسانی عوام و خواص کے بچھایا تھا اوسکی خلاف تھا بدین لحاظ متوجہ
استمالت ہوکر فرمانی لگی کہ یہ کیا گفتگو ہی بلکہ شاید یہہ مضمون بہی ادا فرمایا
کہ ایسا نہین ہی ورنہ کل قرآن اور جزء قرآن قرآنیت مین مساوی ہی پس
سورہای قصار و طوال کو وسطی فرائض اور نوافل لیلیہ اور نہاریہ کے کیونکر
ازبر کرسکتی لیکن ایک مرد مقدس مشہدی کہ وہ بہی حاضرین جلسہ سی تہا
اوسکو تاب ضبط نرہی اور پیر صاحب کیطرف متوجہ ہوکر کہنی لگا کہ مولانا صاحب
آیا حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان ہم حافظ جملہ قرآن بودہ اند
مولانا صاحب نے بعد غور و فکر کی آہستہ فرمایا کہ نہین اور ہان کیونکر فرماتے
کہ وہ مشہدی فوراً گلا دباتا اور طالب سند ہوتا تو سند کہان سی لاتی لاجرم
مولانا اپن مین بٹا لگتا اور وہ اون احادیث صحاح کو سند لاتا کہ جنکا مضمون
یہ ہی کہ ان حضرات نی وقت ارادہ جمع قرآن صحابہ دیگر سی اعانت چاہی
اور مشکوۃ شریف مین موجود ہی کہ خلیفہ اول نی بمشورہ خلیفہ ثانی کے
زید بن ثابت پر تاکید جمع کرنی قرآن کی کی چنانچہ زید نی جابجا سی آیات کو

تلاش کرکی جمع کیا اور آخر سورۂ توبہ کو سوائے ابو خزیمہ انصاری کے کسی کے
پاس نہ پایا اور اسیطرح آیہ سورۂ احزاب کا خزیمہ بن ثابت انصاری
کی پاس ملا کما رواہ البخاری پس اگر حضرات ثلثہ حافظ کل قرآن ہوتے
تو تخصیص بعض آیات کی پیش فلان و بہمان محض لغو اور بیمعنی ہوتی +
الحاصل جب پیر صاحب نی اقرار بعدم حافظیت حضرات ثلثہ کیا تب
وہ مشہدی بی تقیہ کہنی لگا کہ پس ثابت شد کہ قلب حضرت ابوبکر ہم
سیاہ بودہ است و قلب عمر ہم سیاہ بودہ است و قلب عثمان ہم سیاہ
بودہ است کہ این ہمہ را حفظ جملہ کلام اللہ میسر نشد یہ کلام بہت ناگوار
خاطر حضرات اہلسنت ہوا اور ایک بارہ لوگ اوٹھ کہڑی ہوئی اور
جلسہ درہم و برہم ہوگیا شیعہ ہنستی ہوئی اور مشہدی کو اضحک اللہ
سنّک کہتی ہوئی بمقتضای رجعوا الی اہلہم مسرورًا اپنی گہروں کو
خوش و خرم پہری اور جب کسی نی یہہ حکایت سنی حق مین اوس متقدس
مشہدی کی مضمون شعر حافظ کو ادا کیا سے زچشم بد رخ خوب ترا
خدا حافظ ٭ کہ کردہ جمانہ نکوئی بجای ما حافظ ٭ یہہ کلام متعلق بسلف
تہا لیکن بنسبت خلف کی پس بعنایات خدا ہمیشہ کاملین ہر فن کے
شیعون مین ہوتی ہین اور اب بہی زمانہ کاملین سی بفضل اللہ خالی نہین ہے
چنانچہ جناب حافظ[1] سید جعفر علی صاحب چارجہ مین اور حافظ[2] سید انور علی صاحب
لکہنؤ مین اور سید الحفاظ[3] مرزا محمد تقی صاحب فیض آباد مین اور حافظ[4]
سید مہدی حسین صاحب حسین گنج مین اور حافظ[5] محمد سبحان صاحب

ٹانڈہ مین اور حافظ مرزا حیدر بیگ صاحب سہارنپور مین اور حافظ
ولی محمد صاحب نانوتی مین اور حافظ عابد علی صاحب میرٹہہ مین اور
حافظ محمد حسین صاحب منگلور مین اور حافظ خیرات علی صاحب مفتی گنج مین
اور حافظ فیض اللہ صاحب قصبہ ہیمن مین اور حافظ محمد جانصاحب
فیض آباد مین اور امثال انکی کثرہم اللہ تعالی حضرت مخاطب ان لوگونسی
ملاقات کرین اور اونسی بہلی نشانی شیعہ گری کی اور پہر کلام اللہ کو انسی
اور بعد اسکی فرمائی کہ شیعو نمین کوئی حافظ ہوتا ہی نہین ہی تا کہ مثل
دروغ گو ہم پر روشن ہو صادق آجاتی [illegible] آپکی فرق درمیان مذہبین اسقدر
ہی شیعون کی حفاظ بحمد اللہ جملہ بالبصر و بصیرت ہین اور انہین مثل سنیونکے
اندہی حافظ نہین ہوتی کہ تراویحو نمین سنیون سے وضو ڈہونڈہی کرتی ہین
اور زبان حال انکی گویا متکلم باین مقال ہوتی ہی سے از مہتاکی معدہ
مراریح میکشد ٭ افغان اگر نکشت تراویح میکشد ٭ الغرض شیعہ
انکی ٹکی پر دورہ کلام اللہ کو تراویحون مین سنتے نہین پہرتی اسلیے کہ
تراویح کو بشہادت خود حضرت عمر کہ البدعۃ نعم البدعۃ فرمائی تہی بدعت
سمجہتے ہین اور حدیث جناب رسول خدا کو کہ کل بدعۃٍ ضلالۃٌ و کل
ضلالۃٍ سبیلہا الی النار از بر رکہتی ہین قولہ یہہ نفرمائی کہ خدای تعالی ہرگز
در ہیچ جائی کسی از اہل ایمان با حضرت رسول بودہ انزال سکینہ نہ نمود
اقول اس مقام مین مستثنی منہ کا ذکر کرنا اور مستثنی کو چہوڑ دینا
نہایت حق پوشی اور بے انصافی سے ہے حالانکہ بعد اسکے مذکور ہی

الا آنکه نزول آنرا شامل جمیع الیشان داشته اس استثنا سی خاصہ بات
ثابت ہی کہ سکینہ رسول ضرور ہی کہ شامل جمیع مومنین ہو جب مومنین
ہمراہ ہوں پس مودی اسکا یہہ ہوا کہ فقط رسولؐ پر تنہا سکینہ باوجود مومنین
کی نازل نہیں ہوتا اور اسی سی ثبوت عدم ایمان ابوبکر ہوتا ہی بایں تقریر
کہ اگر مومن ہوتا تو ضرور تہا کہ انزل اللہ سکینتہ علیہ وعلی صاحبہ ہوتا
یا انزل اللہ سکینتہ علیہما ہوتا نہ یہ کہ سکینہ مومنین ضرور ہی کہ شامل رسول
بہی ہو کہ جسکا مودی یہہ ہی کہ فقط مومنین پر تنہا سکینہ نہیں نازل ہوتا
اسلئی کہ فقط مومنین پر سکینہ نہ نازل ہونی سے اور عدم ایمان ابوبکر سے
کیا واسطہ ہی جو کوئی شیعہ اسکا مدعی ہو اسلئی اثبات عدم ایمان ابوبکر کی ہوتا
اور کسی شیعہ کو کیا غرض اس سی تھی کہ فقط مومنین پر سکینہ نازل ہونیکا
انکار کرتا لیکن مخاطب بحذف متعلقات قاضی علیہ الرحمہ چاہتا ہی کہ شیعوں کو
مدعی اوس امر کا ٹہرا دی کہ جسکو اثبات عدم ایمان ابوبکر سی کچہہ واسطہ نہو مگر اس فریب دہی
سی بجز خیانت اور عدم دیانت حضرت مخاطب کے کچہہ حاصل نہیں ہے
جسکو کچہہ بہی عقل ہوگی وہ سمجھے گا کہ کہاں یہہ بات کہ باوجود مومنین فقط
رسولؐ پر سکینہ نہیں نازل ہوا اور کہاں یہ بات کہ کہیں فقط مومنین پر سکینہ
نہیں نازل ہوا اور شیعہ مدعی سخن اول ہین نہ مدعی سخن ثانی لیکن نافہمی و
کج فہمی مرض لاعلاج ہی **قوله** اور آج تک شیعی یعنی سورہ الفتح کو نکالکر
نہیں دیکہا **اقول** شیعوں نی تو ہر ہر سورت دیکہی اور سنیوں کو نکال کر
ہمیشہ دکہلایا مگر کیا کیجئے کہ آج تک اندہی حافظوں کو کچہہ نہ سوجہا فقط

مومنین پر سکینہ نازل ہونا تو ہی کہ شیعہ جسکی منکر نہین مگر فقط رسول ص پر
باوجود موجود ہونی مومنین کی کہین نہین ہی کہ جس سی ایمان ابو بکر ثابت
ہو سکی ورنہ کئی سو برس سی یہ دعوی شیعو نکا باقی نہ رہ جاتا **قولہ** جنکی
زبان پر ایک ایک لفظا **اقول** آری زبان پر فقط لفظین ہین لیکن مثل
تیبجی بھیجو کی میان مٹھو کی طرح یاد کر لیا ہی اور جب معانی نہین سمجھتے تو
اوسپر عمل کیا کرینگے پس البتہ مصداق کما یحمل الحمار اسفارا کی ہین
فقط تراویح پڑھانی کے لیے سب حافظ لفظی ہی ہین بحمد اللہ کوئی ایک
حافظ معنوی نظر آیا سب حافظون کو انکا مصداق ام علی قلوب
اقفالها کا پایا ولقد حق القول انها لا تعمی الابصار ولاکن
تعمی القلوب التی فی الصدور **قولہ** ہم اونکو معذور سمجھتے ہین
اقول ہم آپکو دلکی آنکھونسی معذور سمجھتے ہین لیکن پیش خدا اس آفت
پر جو شیعون پر آپ کرتی ہین ہرگز معذور نہین سمجھی عنقریب مرتی دم
آنکھین کھلینگے تو اسکا تماشا دیکھ لینا **قولہ** تخلل فی الضمائر
لازم آتا ہی **اقول** آپ یہ نہین سمجھے کہ تخلل اور تشتت فی الضمائر
مین کیا خلل لازم آتا ہی جناب والا یہ بڑا نقص عظیم ہی کہ جس سے
کلام اللہ جو اعلای مرتبہ فصاحت و بلاغت مین حد اعجاز کو پہنچا ہی
غیر فصیح ہوتا ہی اسلئے کہ مثل اضمار قبل الذکر خلاف قیاس لغوی ہی
کہ باتفاق علمای فصاحت مخل فصاحت ہی اور مشتمل ہونا کلام اللہ کا
ایک کلمہ غیر فصیح پر بھی جایز نہین ہی لانہ مما یفضی الی النسبة الجہل

او العجز الیہ تعم کما صرح بہ التفتازانی ۱۲ **قولہ** اول تو ضمیر کا عود
چاہیئے کہ اقرب مذکورات کی طرف ہو ۱۲ **اقول** یہ سچ ہی مگر
اوسی وقت جب اقرب کیطرف ضمیر پہیرنی سے کوئی مانع نہو اور
یہان مانع قوی موجود ہی یعنی لزوم تخلل و تشتت فی الضمائر کیونکہ
کل ضمائر بالاتفاق جناب رسول خدا صلعم کے واسطے ہین اگر بیچ مین ایک ضمیر
طرف ابوبکر کی پہیر یگی تو کلام خدا بالکلیہ درجۂ فصاحت سے گر جائیگا
پس جب اقرب کیواسطی ایک مانع موجود ہی تو متعین ہوگیا غیر اقرب
علاوہ اسکی بنا بر اس قاعدہ کی ضرور ہوگا کہ ضمیر ایدہ کا جو بعد
اسکی ہے وہ بھی طرف صاحب کی راجع کیجیئے حالانکہ کوئی مفسر
اس قول بیہودہ کا قایل نہین ہی اور نہ کسی مسلمان کا یہ عقیدہ ہی کہ
تائید بملائکہ حضرت عتیق کیواسطے ہوئی مگر جب آپ اول سکینہ کو
اور بعد اوسکی تائید بجنود کو جناب ختمی مآب سے چہین کر حضرت عتیق کو
عنایت فرمائینگی تو دیکہیئے کہ نبوت کو بہی اونحضرت صلعم کی واسطے
رکہتی ہین یا اوسکو بہی چہین لیتی ہین **قولہ** دوسری تخلل ضمیر جب ہو
کہ ایدہ عطف ہو فانزل اللہ پر **اقول** یہ اور طرہ ہی کہ کمال
فہم و فراست اور نحویت پر آپکی دلالت کرتا ہی علت تخلل و تشتت
ضمائر متشتت ہونا مرجع ضمائر کا ہی ایک کلام متسق النظام مین پہلا
عطف اور معطوف کو اس سے کیا علاقہ خدا کی لئی ذرا بہی تو عقل کو راہ
دیجیئی کچہہ تو سمجہئے ہم کہان تک مثل اخفش آپکو مسائل نحویہ سمجہائین

اور آپ بہتر تک نہلائین گی انی علمائی نحو اور فصاحت سے آج تک تو
نہین کہا کہ عطف سی تشتت ضمائر جاتا رہتا ہی اگر آپ اپنی دعوی
مین سچے ہین تو کسی عالم کی قول سی سند لائی اور قواعد نحویہ اپنے
دل سی گڑھ کر نہ بنائیے علاوہ اسکے علمائی تفسیر نی آیۃ کی عطف مین
اس راہ سی گفتگو کی ہی کہ جنہون نی کہا ہی کہ تائید بملائکہ غار مین بھی ہوئی
اسطرح پر کہ ملائکہ واسطی حفظ و حراست جناب رسولخدا صلعم کی نازل ہوئی
اور وجوہ کفار کو جانب غار سی پھیرتی تھی اور اونکی آنکھون پر پردہ ڈالتی تھی
کہ وہ لوگ جناب رسولخدا صلعم کو نہین دیکھہ سکتی تھی اور جناب رسولخدا صلعم
کی حق مین دعا کرتی تھی اور اونکو تقویت دیتی تھی جیسا کہ قول زجاج
اور ابن عباس کا ہی اور آپکی قاضی بیضاوی نی بھی احتمال اول اور اقدم کیا ہے
پس بنابر اسکی متعین ہوگا عطف جملۂ ایدہ کا اوپر فانزل کی کہ وہ عطف
ہی اوپر اخرجہ کی پس ایدہ تحت اذ داخل ہو جائیگا اور محصل یہ ہوگا
کہ جسوقت مین انزال سکینہ ہوا تھا اوسیوقت مین تائید بملائکہ بھی
ہوئی تھی وہ زمانہ ہوا قرب ما بعد عن التاویل اور جنہون نی کہا ہی کہ تائید
بملائکہ بدر مین ہوئی جیسا کہ قول مجاہد اور کلبی کا ہی اونکی بنابر حاجت
بارتکاب تاویل بعطف بعید ہوگی لیکن یہہ عطف بعید محض بی قرینہ ہے
اور خصوصیت تائید بملائکہ بدر مین مفہوم آیہ سی خارج ہی اور جب
کسی لفظ آیہ کو اوپر اس عطف بعید کی کسیطرح کی دلالت نہین ہی تو بفرض
قول مخاطب رافع تخلل و تشتت ضمائر کیا چیز ہوگی اور جیسا کہ تمنی جواز

اول مین کہا کہ ضمیر کا عود چاہیئی کہ طرف اقرب مذکورات کی ہو اسیطرح کوئی شخص کہی کہ عطف کو بہی چاہیئے کہ اوپر اقرب مذکورات کی ہو تو اسکا کیا جواب دوگی فما ہو جوابکم فہو جوابنا بالجملہ مدار تشتت ضمائر اوپر تشتت مرجع کی ہی اور عطف قریب و بعید موجب اتحاد مرجع ضمائر نہین پہر کیونکر رفع تشتت ہوا ولاکن الغریق یتشبث بکل حشیش طرفہ تر یہہ ہی کہ جیسا کہ سابق مین آپ نی بیباکانہ حکم کیا کہ رجوع ضمیر علیہ طرف رسولخدا صلعم کی جائز نہین ہی حالانکہ بارہ ۱۲ سو برس ہوئی کہ آج تک کسی مفسر نی یہہ دعوی نہین کیا اقصی و غایت امر بعض متعصبین کا یہہ ہے کہ اُنہون نی کہا ہی کہ ابوبکر کیطرف بھی پہیرنا ضمیر کا جائز ہی غافل اس سے کہ تشتت و تخلل ضمائر لازم آویگا لیکن کسی نی یہ نہین کہا ہی کہ رسول خدا صلعم کیطرف ضمیر پہیرنی سے اصلاح آیت مین کرنا ضرور پڑیگا بجز آپکی وہ بہی یہان بہی آپ متعین کرتی ہین عطف اوپر نصرہ کی اور بلا حجت و دلیل عطف اوپر اخرج و انزل کی جائز نہین رکہتی بزعم باطل اس بات کی کہ اسمین کچہہ جواب جہلا کی نزدیک جو معنی عطف ہی نہین سمجہتی اشکال تخلل و تشتت ضمائر سی ہو جائیگا سو بحمد اللہ وہ بہی تسیط حسی رفع نہوا اور ایک نیا دعوی خلاف جملہ مفسرین کی جو واقع مین بہی محض باطل اور غلط ہی آپ کی ذمہ لازم پڑا و لنعم ما قیل ؎ ذہب الحمار یطلب لنفسہ قرنا فآب وماله اذنان ٭ قولہ تیسرے تخلل فی الضمائر قرآن مجید مین اکثر جگہ ہی اقول لانسلم یہ آپکا پندار باطل ہی کلام اللہ مین

کسی جگہہ کوئی امر خلاف فصاحت و بلاغت نہین ہی ورنہ بتصریح علامہ
تفتازانی نسبت جہل و عجز طرف خداوند قادر علام کی لازم آوی گی
تعالی اللہ عن ذلك علواً کبیراً اہ **قولہ** جیسا کہ ان الانسان
لربہ لکنود **اقول** بہت جگہونکی دعوی مین یہ ایک آیت آپ نے
نکالی کہ جسمین اپنی زعم باطل مین تخلل سے الضمائر سمجھی کاش تفسیر بیضاوی
ہی دیکھلی ہوتی کہ ایسی پوچ اور لغویات مونہہ سی نہ نکالتی جناب الا یہ
مرجع کل ضمایر کا ایک ہی ہی دو بھی نہین کہ جس سی تشتت کا احتمال ہو
فضلاً عن التخلل قال البیضاوی وانہ علی ذلك ای الانسان علی کنوده
انتہی اب یہہ ارشاد فرمایئے کہ اگر کوئی جاہل مثل آپ کی کہی کہ یہان تخلل
وتشتت فی الضمائر ہی تو ہم اوسکا کہنا مانین یا حضرت قاضی بیضاوی کا
محبت ثلثہ مین کیا کیا تحریفین کلام خدا مین کرتی ہین اور کیا کیا ٹھوکرین
کھاتی ہین ؎ فی بیر لاحور سری وما شعرا ہ **قولہ** بیہودگی اور سفاہت
کا حال سب پر کھل گیا **اقول** جب ہمنی معنی آیہ بموجب تفاسیر معتبر
اہلسنت اور اقوال مفسرین صحابہ وغیرہ مثل قاضی بیضاوی و ابن عباس و
زجاج سے لکھہ دیا تو اب جو نسبت سفاہت اور بیہودگی کی آپ دیتے
وہ سب رجوع انہین آپکے بزرگون کیطرف ہوگی اور حقیقت یہہ ہی کہ
آپکی موچی صاحب اور بساطی صاحب کی بیہودگی اور سفاہت او
ضلالت اور حماقت سب پر کھلی ہوئی ہی اور حاجت بیان نہین کہ
عیان راچہ بیان ؎ عزیز من جواب است این نہ جنگ است

کلوخ

حق نوخ اندازرا پاداش سنگ ہست ؛ **قوله** جیسا کہ صاحب مجمع البیان
طبرسی نی **اقول** جناب مولانای طبرسی رحمہ اللہ نی اسمقام بمقتضای
الکنایۃ ابلغ من التصریح بعبارت بلیغہ کفر صریح حضرت عتیق کا ثابت
کیا ہی کہ مومنین موقنین اوسکو سمجھتی ہین اور مکذبین ضالین کی آنکھون
پر خدانی پردی ڈالے ہین تا کہ شیعیان علی ابن ابیطالب علیہ السلام
شرور نفوس شریرہ سی محفوظ رہین اور جب اپکو انہ علی ذالک
لشہید کا ترجمہ لفظی بھی نہین معلوم ہوا تو آپ ان کتابون کی
باریکیان کیا سمجھےگا اگر اتنی ہی لیاقت آپ مین ہوتی تو آپ
یہہ رنگہای بوقلمونی کیون بدلتی اور شیعہ سی سُنّی اور سُنّی سی لیچر
کیون بنتے اور آپکے اوستاد گردن مروڑی مرغیون کا فتوای حلت
کیون دیتی بالجملہ مقدمات دلیل کو بوجہ اتم ثابت کردینا اور نتیجہ سی
خاموش رہنا ایک لطف عظیم رکھتا ہی کہ آپکو اسکے مذاق سے
بہرہ نہین آپکی لئے اسیقدر سمجہنا کافی ہے کہ اسمین شک نہین کہ
مولانای طبرسی علیہ الرحمہ شیعہ تہی پھر وہ عقائد شیعہ سی کیون کر
خالی ہوسکتے ہین **قوله** جو اعتراض شیعونکی ہین وہ بالکل پوچ اور بیہودہ
ہین **اقول** آپ خود پوچ اور بیہودہ ہین جو دوسرون کو پوچ
و بیہودہ کہکر کل اہلسنت کو زبان شیعہ سی پوچ اور بیہودہ کہلاتے ہین
اس بیہودگی سے آپکو کیا حاصل ہے اور جب ہمنی آپ کی تقریر دلکو
پوچ اور بیہودہ ہونا حضرات اہل سُنّت کی کتابون سی بخوبی ثابت کردیا

اور بعض عبارات واضح کردیا کہ جو کچھہ آپ نے کہا وہ سب خلاف
جملہ مفسرین اہل سنت ہی تو اب یقین ہی کہ اہل سنت بہی آپ سے
راضی نہونگے اور ازین در رانده و ازان در رانده ہوجائیگا لاالی
ہؤلاء ولا الی ہؤلاء * قوله اگر این آیت تو نمین ابو بکر صدیق کے
ذکر کرنی سے اونکی رفاقت اور نصرت کا بیان منظور نہوتا ہا اقول
وجہ وجیہ ذکر ابو بکر اس آیت مین ہم سابق مین بیان کر چکے کہ
جس سے ثابت ہوا کہ اس آیت مین جناب باری عز اسمہ اپنی نصرت
کو بیان کرتا ہی کہ ایسی وقت مین ہمنے اپنی پیغمبر کی نصرت کی
کہ پیغمبر ہمارا دشمنان ظاہری اور باطنی مین گرفتار رہتا غرض اوقات
نصرت کا بیان کرنا ہی کہ کس کس وقت مین نصرت کی یہ تو نہو کہا
کہ ابو بکر صدیق نی کیا کیا نصرت کی اور کس کس وقت اور کس کس طرح
پہ نصرت کی قول خدا مین نصره وانزل وایده کی نسبت جناب
باری نی اپنی طرف دی ہی یا ابو بکر کیطرف اور اگر جیسا آپ کہتی ہین
کہ اس آیت سے بیان فضیلت ابو بکر اور اونکی نصرت اور حمایت
کا بیان ہے تو چاہیئی تھا کہ بجای نصره اللہ کی نصره ابو بکر اور ایده
وحماه ہوتا برای خدا ذرا انصاف فرمایئی کہ جناب باری کو اگر فضیلت
ابو بکر ہی بیان کرنی منظور تہی تو نصرت اور تائید کی نسبت اپنی طرف
کیون دی صاف صاف کہدیا ہوتا کہ ان لا تنصروه فقد نصره ابو بکر
وایده ابو بکر عجیب حال ہی کہ حقوق رفاقت و نصرت و تائید ابو بکر کو

حق جلّ وعلی نی ایسی الفاظ سی بیان فرمایا کہ فضیلت ایک طرف
لاکہون آدمی اوس عبارت سی بجز رذیلون کے کچہہ نہین سمجہتے
معلوم نہین کہ کس شر ذمہ قلیلہ کا عیب العیاذ باللہ حضرت جلّ شانہ پر
چہایا کہ صاف صاف بہ تخصیص عبارت اون فضیلتون کو نہ بیان
کرسکا مگر یہ کہ کہا جاوی کہ شیعون سے ڈر کر بمقتضای مذہب شیعہ
کاربند تقیّہ ہوا لیکن ڈرنا سواد اعظم سی مناسب تر تہا نہ شیعون سی
کہ مصداق انّ ہؤلاء لشرذمة قلیلون ہین بہرکیف یہ کلام ہمارا
مطابق کلام مخاطب بافہم وفراست ہی جو سابق مین گذرا سخن
اصلی اسمقام پر اسیقدر ہے کہ ہمکو نہایت تعجب اور حیرت ہی
اونکے فہم وفراست اور عقل وکیاست پر کہ باوجود تحاشی از تقلید و
تعصب اور ادّعای لسانی انصاف پہر اسقدر نہین سمجہتے کہ اس
آیت مین خداوند تعالی تو اپنی نصرت کا حال بیان فرماتا ہی اور ہمارا
مخاطب زبردستی غل مچاتی ہین کہ نہین ابو بکر کی نصرت کا بیان ہے
نعوذ باللہ من شرور النفوس وسیّئات الاعمال

تمّ دفع التحریفات عن الایات التی سمّاها بالبیّنات
ویتلوه رفع التلبیسات عن المرویات بالاحاد وقد
زعمها من المتواترات کما ستعلم بناه بعد حین انشاء اللہ
الموفّق والمعین والحمد للہ ربّ العالمین

اشتہار

جو کہ یہ کتاب دفع التحریفات و رفع التلبیسات مسمیٰ

بہ رمی الجمرات بجواب کتاب آیات بینات خاص

واسطے شیعہ اثنا عشریہ کے طبع کی گئی ہے لہذا

کوئی صاحب اہل سنت و جماعت وغیرہ اس کتاب کو

نہ دیکھیں اور نہ خرید فرمائیں ✣ بر رسولان بلاغ

باشد و بس ✣ راقم اثم سید عابد علی عفی عنہ

لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج بتاریخ ۱۳ ماہ رجب المرجب یوم شنبہ ۱۳۰۹ھ مطبع اثنا عشری میں چھپا